چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن علیٰ کنز العرفان

جلد ششم

پارہ 26 ... تا 30

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

عنوانات

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ
لفظ بہ لفظ ترجمہ
مکمل بامحاورہ ترجمہ
مختصر حواشی
آیات کے عنوانات
مَعرِفَةُ القرآن
علیٰ
کنزُ العرفان
مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
www.dawateislami.net

نام کتاب : معرفۃ القرآن علی کنز العرفان (جلد ششم)

مترجم : شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

پہلی بار : ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ، جولائی 2018ء

تعداد : 5000(پانچ ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

01	کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی	021-34250168
02	لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	042-37311679
03	سردارآباد: (فیصل آباد) امین پور بازار	041-2632625
04	میر پور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیداں میر پور	05827-437212
05	حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن	022-2620123
06	ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192
07	راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ	051-5553765
08	نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB بینک	0244-4362145
09	سکھر: فیضانِ مدینہ مدینہ مارکیٹ بیراج روڈ	0310-3471026
10	گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ	055-4225653
11	گجرات: مکتبۃ المدینہ میلاد (فوارہ چوک)	053-3021911

E.mail: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

”مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن عَلٰی کَنْزِ الْعِرْفَان“ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1 قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتَّی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متنِ قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2 مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسمُ الْخط کو حتَّی الامکان متنِ قرآن کے رَسمُ الْخط کے مطابق رکھنے کے لئے ”اَلْمُصْحَف“ فاؤنٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3 قرآنِ مجید کا اصل رَسمُ الْخط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ”مِمَّا“ میں ”مِنْ“ اور ”مَا“ کو اور ”اَنْفُسَهُمْ“ میں ”اَنْفُس“ اور ”هُمْ“ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4 بعض مقامات پر معنیٰ سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ”فِی الْاَرْضِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5 صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ”لَمْ تُنْذِرْ“ اور ”لَا یَعْلَمُوْنَ“ اور ”لَنْ تَفْعَلُوْا“ یا دوسرا جیسے ”كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ“ مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ”فَتَابَ عَلَیْهِ“ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6 ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ”كَلٰمَ اللّٰهِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ”وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ“ میں مذکور ”وَ“ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ”اور

(حالانکہ)" البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتّی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بنتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے "بِمُؤْمِنِیْنَ" میں حرف "ب" اور "مُؤْمِنِیْنَ" کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک بامحاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر "صِرَاطُ الْجِنَان فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن" میں چھپا ہوا "کَنْزُ الْعِرْفَان فِیْ تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰن" لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنیٰ متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطورِ خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے "بِهٰذَا مَثَلًا" اور اس کا ترجمہ "اس مثال کے ساتھ"

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہلِ خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

ابُوالصّالح محمّد قاسم قادری

حٰمٓ
26
www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿٢﴾

مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿٢﴾	تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ	حٰمٓ ﴿١﴾
عزت والے حکمت والے اللہ کی طرف سے (ہے)	کتاب کا نازل فرمانا	حٰمٓ

حٰمٓ۝ کتاب کا نازل فرمانا اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے۝

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا

اِلَّا	بَیْنَهُمَاۤ	مَا	وَ	الْاَرْضَ	وَ	السَّمٰوٰتِ	مَا خَلَقْنَا
مگر	ان دونوں کے درمیان (ہے)	جو کچھ	اور	زمین (کو)	اور	آسمانوں	ہم نے نہ بنایا

ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب حق کے ساتھ ہی

بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ

عَمَّاۤ[3]	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	وَ	اَجَلٍ مُّسَمًّى[2]	وَ	بِالْحَقِّ[1]
جس چیز سے	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	اور	ایک مقررہ مدت (تک کے لئے)	اور	حق کے ساتھ

اور ایک مقررہ مدت تک (کیلئے) بنایا اور کافر اس چیز سے

حقانیتِ قرآن کا بیان

کائنات کی تخلیق بامقصد اور معین مدت تک ہونے اور کفار کے اعراض کا بیان

1 ...... آسمان وزمین اور ان کے درمیان موجود تمام چیزوں کو حق کے ساتھ پیدا فرمانے سے مراد یہ ہے کہ انہیں صحیح مقصد اور اعلیٰ درجے کی حکمت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔

2 ...... یہاں مقررہ مدت سے مراد قیامت کا دن ہے جس کے آجانے پر آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب فنا ہو جائیں گے۔

3 ...... اس چیز سے مراد عذاب، یا قیامت کے دن کی وحشت ہے، یا اس سے قرآنِ پاک مراد ہے جو قیامت اور اس کے حساب کا خوف دلاتا ہے۔

بت پرستی کے جواز پر عقلی اور نقلی دلیل پیش کرنے کا مطالبہ

اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ③ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

اُنْذِرُوْا	مُعْرِضُوْنَ ③	قُلْ	اَرَءَیْتُمْ	مَّا	تَدْعُوْنَ
انہیں ڈرایا گیا	منہ پھیرنے والے (ہیں)	تم کہو	بھلا بتاؤ	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

منہ پھیرے ہیں جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے○ تم فرماؤ: بھلا بتاؤ تو کہ اللہ کے سوا جن کی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَرُوْنِیْ	مَاذَا	خَلَقُوْا	مِنَ الْاَرْضِ	اَمْ	لَهُمْ
اللہ کے سوا	دکھاؤ مجھے	کیا	انہوں نے بنایا	زمین میں سے	یا	ان کا

تم عبادت کرتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا ذرہ بنایا ہے یا آسمانوں میں

شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِؕ اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ اَثٰرَةٍ

شِرْكٌ	فِی السَّمٰوٰتِ	اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ	مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ [1]	اَوْ	اَثٰرَةٍ
کوئی حصہ (ہے)	آسمانوں میں	تم لاؤ میرے پاس کوئی کتاب	اس سے پہلے (کی)	یا	بچا کھچا

ان کا کوئی حصہ ہے؟ میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کچھ بچا کھچا علم ہی

بت پرستوں کی گمراہی اور بتوں کی بے بسی کا بیان

مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ④ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ

مِّنْ عِلْمٍ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ④	وَ	مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ
کچھ علم (ہی لے آؤ)	اگر	تم ہو	سچے	اور	(اس) سے زیادہ گمراہ کون جو

لے آؤ اگر تم سچے ہو○ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو

یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

یَّدْعُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَنْ	لَّا یَسْتَجِیْبُ [2]	لَهٗۤ	اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
عبادت کرتا ہے	اللہ کی بجائے	(اس بت کی) جو	فریاد نہ سنے گا	اس کی	قیامت کے دن تک

اللہ کی بجائے ان بتوں کی عبادت کرے جو قیامت تک اس کی نہ سنیں گے

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ مجید توحید کی حقانیت اور شرک کے باطل ہونے کو بیان فرماتا ہے اور یہی بات تمام آسمانی کتابوں میں بھی موجود ہے، لہٰذا اگر تمہارے پاس بت پرستی کے درست ہونے کی کوئی نقلی دلیل موجود ہو تو اس قرآن سے پہلے کی کوئی آسمانی کتاب پیش کرو جس میں شرک کی اجازت دی گئی ہو اور اگر تم کتاب نہیں لاسکتے تو پہلے لوگوں سے منقول ہوتا ہوا کوئی مستند مضمون ہی لے آؤ جس میں بت پرستی کی اجازت کا ذکر ہو۔

2 ......بت بے جان ہونے کی وجہ سے نہ سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں تو جو ان کی پوجا کرے اس سے زیادہ گمراہ کوئی نہیں۔

روزِ قیامت بتوں کی اپنے پجاریوں سے دشمنی اور انکارِ عبادت

وَ هُمْ عَنْ دُعَآىٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝۵ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ

النَّاسُ	حُشِرَ	اِذَا	وَ	غٰفِلُوْنَ ۝۵	عَنْ دُعَآىٕهِمْ	هُمْ	وَ
لوگوں (کو)	اکٹھا کیا جائے گا	جب	اور	بے خبر (ہیں)	ان کی پوجا سے	وہ	اور

اور وہ ان کی پوجا سے بے خبر ہیں ۝ اور جب لوگوں کا حشر ہوگا

كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِیْنَ ۝۶

كٰفِرِیْنَ ۝۶	بِعِبَادَتِهِمْ	كَانُوْا	وَّ	اَعْدَآءً	لَهُمْ	كَانُوْا
انکار کرنے والے	ان کی عبادت کا	ہو جائیں گے	اور	دشمن	ان کے	(تو وہ بت) ہوں گے

تو وہ بت ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت سے منکر ہو جائیں گے ۝

کفار کا قرآنِ کریم پر کھلا جادو ہونے کا الزام

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	قَالَ	اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ	عَلَیْهِمْ	تُتْلٰى	اِذَا	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	(تو) کہتے ہیں	ہماری روشن آیتیں	ان پر	پڑھی جاتی ہیں	جب	اور

اور جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر قرآن گھڑنے کا الزام اور اس کا جواب

كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۷ؕ اَمْ یَقُوْلُوْنَ

یَقُوْلُوْنَ	اَمْ	سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۷ [1]	هٰذَا	جَآءَهُمْ	لَمَّا	لِلْحَقِّ	كَفَرُوْا
وہ کہتے ہیں	بلکہ	کھلا جادو (ہے)	یہ	وہ آیا ان کے پاس	جب	حق کے بارے میں	کفر کیا

اپنے پاس آئے ہوئے حق کے بارے میں کہتے ہیں: یہ کھلا جادو ہے ۝ بلکہ وہ یہ کہتے ہیں

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ

فَلَا تَمْلِكُوْنَ	افْتَرَیْتُهٗ	اِنِ	قُلْ	افْتَرٰىهُ [2]
تو تم مالک نہیں ہو	میں نے خود ہی بنایا ہوگا اسے	اگر	تم کہو	اس (نبی) نے خود ہی بنالیا ہے اس (قرآن) کو

کہ اس (نبی) نے خود ہی قرآن بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: اگر میں نے اسے خود ہی بنایا ہوگا تو تم اللہ کے سامنے

1...... قرآنِ کریم کے بارے میں کفار کہتے تھے کہ یہ کھلا جادو ہے۔ ان کی یہ بات باطل تھی جس کی ایک واضح دلیل یہ ہے کہ جادو کی مثل لانا ممکن ہے اور قرآن مجید کی مثل کلام لانا ممکن ہی نہیں، لہٰذا قرآن جادو ہرگز نہیں ہے۔ 2...... اس آیت مبارکہ میں موجودہ دور کے ان تمام لوگوں کے لئے بھی جواب موجود ہے جو قرآن پاک کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ اگر بالفرض حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم خود سے قرآن بنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے تو عذابِ الٰہی میں مبتلا ہو جاتے اور جب عذاب نہیں ہوا تو یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ قرآن کلامِ الٰہی ہی ہے۔

لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ

لِيْ	مِنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ
میرے لئے	اللّٰہ سے (کے سامنے)	کسی چیز (کے)	وہ	خوب جانتا ہے	(ان باتوں) کو جن میں تم مشغول ہو

میرے لئے کسی چیز کے مالک نہیں ہو۔ وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم مشغول ہو

كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ؕ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۸

كَفٰى	بِهٖ	شَهِيْدًۢا	بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ	وَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِيْمُ ۝۸
کافی ہے	وہ (اللّٰہ)	گواہ	میرے اور تمہارے درمیان	اور	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)

اور میرے اور تمہارے درمیان وہ کافی گواہ ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے ○

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ اَدْرِيْ مَا

قُلْ	مَا كُنْتُ	بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ [1]	وَ	مَاۤ اَدْرِيْ [2]	مَا
تم کہو	میں نہیں ہوں	رسولوں میں سے کوئی انوکھا (رسول)	اور	میں (از خود) نہیں جانتا	(کہ) کیا

تم فرماؤ: میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ

يُفْعَلُ بِيْ وَ لَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا

يُفْعَلُ	بِيْ	وَ	لَا	بِكُمْ	اِنْ	اَتَّبِعُ	اِلَّا	مَا
کیا جائے گا	میرے ساتھ	اور	نہ	تمہارے ساتھ	نہیں	میں پیروی کرتا	مگر	(اس کی) جو

میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا؟ میں تو اسی کا تابع ہوں جو

يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۹ قُلْ

يُوْحٰۤى	اِلَيَّ	وَ	مَاۤ	اَنَا	اِلَّا	نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۹	قُلْ
وحی کی جاتی ہے	میری طرف	اور	نہیں	میں	مگر	صاف ڈر سنانے والا	تم کہو

مجھے وحی ہوتی ہے اور میں تو صرف صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ تم فرماؤ:

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نت نئے اعتراضات کرنا کفارِ مکہ کا معمول تھا، ان کے جواب میں یہ فرمایا گیا کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں بلکہ مجھ سے پہلے بھی رسول آچکے ہیں، وہ بھی میری طرح انسان تھے اور کھاتے پیتے بھی تھے۔ 2 ...... اس نفی کی علماء کرام نے مختلف توجیہات بیان کی ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان اللّٰہ تعالٰی کے یہ بات بتانے سے پہلے کا ہے کہ قیامت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معاملہ کیسا عظیم ہوگا۔ (2) یہاں ذاتی طور پر جاننے کی نفی ہے یعنی خود جان لینے کی اور یہ نفی دائمی اور ابدی ہے، لیکن اس سے اللّٰہ تعالٰی کے بتانے سے ہر چیز

اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ كَفَرْتُمْ بِهٖ وَ شَهِدَ

شَهِدَ	وَ	بِهٖ	كَفَرْتُمْ	وَ	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	كَانَ	اِنْ	اَرَءَیْتُمْ
گواہی دی	اور	اس کا	تم نے انکار کیا	اور	اللہ کے پاس سے	وہ (قرآن) ہو	اگر	بھلا دیکھو

بھلا دیکھو اگر وہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو اور تم اس کا انکار کرو اور بنی اسرائیل کا

شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَ اسْتَكْبَرْتُمْؕ

اسْتَكْبَرْتُمْ	وَ	فَاٰمَنَ	عَلٰى مِثْلِهٖ	مِنْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	شَاهِدٌ[1]
تم نے تکبر کیا	اور	تو وہ ایمان لایا	اس (قرآن) پر	بنی اسرائیل میں سے	ایک گواہ (نے)

ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا ہے تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۠ ﴿۱۰﴾ ع وَ قَالَ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	قَالَ	وَ	الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰﴾	لَا یَهْدِی	اللّٰهَ	اِنَّ
وہ لوگ جنہوں نے	بولے	اور	ظالم لوگوں (کو)	ہدایت نہیں دیتا	اللہ	بیشک

بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا○ اور کافروں نے

كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَیْرًا

خَیْرًا	كَانَ	لَوْ	اٰمَنُوْا[2]	لِلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
کوئی بھلائی	(اسلام میں) ہوتی	اگر	ایمان لائے	ان لوگوں کے متعلق جو	کفر کیا

مسلمانوں کے متعلق کہا: اگر اس (اسلام) میں کچھ بھلائی ہو

مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَیْهِؕ وَ اِذْ لَمْ یَهْتَدُوْا بِهٖ

بِهٖ	لَمْ یَهْتَدُوْا	اِذْ	وَ	اِلَیْهِ	مَّا سَبَقُوْنَاۤ
اس (قرآن) سے	انہیں ہدایت نہ ملی	جب	اور	اس کی طرف	(تو مسلمان) سبقت نہ لے جاتے ہم سے

تو یہ مسلمان اس کی طرف ہم سے سبقت نہ لے جاتے اور جب ان کہنے والوں کو اس قرآن سے ہدایت نہ ملی

کفار کا مسلمانوں سے متکبرانہ کلام اور قرآن پر اعتراض

ع-١

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے جاننے کی نفی نہیں ہوتی۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۹، ص۲۴۹ تا ۲۵۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

1 ...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں بنی اسرائیل کے گواہ سے مراد حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

2 ...... کفار نے یہ جملہ غریب صحابہ جیسے حضرت عمار، حضرت صُہیب اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم وغیرہ کے متعلق کہا کہ اگر قرآن اور دین اسلام میں کچھ بھلائی ہوتی تو یہ غریب مسلمان اسلام قبول کرنے میں ہم سے سبقت نہ لے جاتے۔

قرآن کریم اور تورات کی عظمت و شان

فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ⑪ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا

فَسَيَقُوْلُوْنَ	هٰذَاۤ	اِفْكٌ قَدِيْمٌ ⑪	وَ	مِنْ قَبْلِهٖ	كِتٰبُ مُوْسٰۤى [1]	اِمَامًا
تو اب وہ کہیں گے	یہ	ایک پرانا بہتان (ہے)	اور	اس سے پہلے	موسیٰ کی کتاب	پیشوا

تو اب کہیں گے کہ یہ ایک پرانا گھڑا ہوا جھوٹ ہے ○ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا

وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا

وَّ	رَحْمَةً	وَ	هٰذَا	كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ	لِّسَانًا عَرَبِيًّا
اور	رحمت (تھی)	اور	یہ (قرآن)	تصدیق کرنے والی ایک کتاب (ہے)	عربی زبان (میں)

اور رحمت تھی اور یہ (قرآن) عربی زبان میں ہوتے ہوئے تصدیق کرنے والی ایک کتاب ہے

توحید و رسالت پر ایمان لانے اور اس پر ثابت قدم رہنے والوں کی جزا

لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ⑫ ج اِنَّ

لِّيُنْذِرَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	وَ	بُشْرٰى	لِلْمُحْسِنِيْنَ ⑫	اِنَّ
تاکہ وہ ڈرائے	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	اور	بشارت (ہو)	نیکوں کے لئے	بیشک

تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکوں کیلئے بشارت ہو ○ بیشک

الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ

الَّذِيْنَ	قَالُوْا	رَبُّنَا [2]	اللّٰهُ	ثُمَّ	اسْتَقَامُوْا	فَلَا	خَوْفٌ
وہ لوگ جنہوں نے	کہا	ہمارا رب	اللہ (ہے)	پھر	وہ ثابت قدم رہے	تو نہیں	کوئی خوف

جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے تو نہ ان پر

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ⑬ ج اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ

عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ⑬	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	خٰلِدِيْنَ
ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	یہ لوگ	جنت والے (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے

خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ وہ جنت والے ہیں، ہمیشہ اس میں

1 ......اس کتاب سے مراد تورات ہے، اس کے پیشوا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت میں تورات کی پیروی کی جاتی تھی اور تورات کا رحمت ہونا ان لوگوں کے لئے تھا جو اس پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کے احکام پر عمل کیا۔

2 ......"ہمارا رب اللہ ہے" کے اقرار سے مراد اللہ تعالیٰ پر مکمل اور صحیح ایمان ہے اور صحیح ایمان میں رسالت پر ایمان بھی داخل ہے اور اس پر استقامت سے مراد یہ ہے کہ مرتے دم تک ایمان پر قائم رہا جائے۔

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید اور اولاد کے لیے ماں کی قربانیاں

فِیْهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ

فِیْهَا	جَزَآءً	بِمَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ (1)	وَ	وَصَّیْنَا (2)	الْاِنْسَانَ
اس میں	بدلہ	(اس) کا جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	ہم نے حکم دیا	آدمی (کو)

رہیں گے، انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اور ہم نے آدمی کو حکم دیا کہ

بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًاؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا

بِوَالِدَیْهِ	اِحْسٰنًا	حَمَلَتْهُ	اُمُّهٗ (3)	كُرْهًا
اس کے ماں باپ کے ساتھ	بھلائی کرنے (کا)	پیٹ میں اٹھائے رکھا اسے	اس کی ماں (نے)	مشقت (سے)

اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں مشقت سے رکھا اور

حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت کا بیان

وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًاؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًاؕ

وَّ وَضَعَتْهُ	كُرْهًا	وَ	حَمْلُهٗ	وَ	فِصٰلُهٗ	ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا
اور جنا اسے	مشقت (سے)	اور	اس کے حمل	اور	اس کے دودھ چھڑانے (کی مدت)	تیس مہینے (ہے)

مشقت سے اس کو جنا اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے

والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بیٹے کا وصف

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةًۙ

حَتّٰۤى	اِذَا	بَلَغَ	اَشُدَّهٗ	وَ	بَلَغَ	اَرْبَعِیْنَ سَنَةً
یہاں تک کہ	جب	وہ پہنچا	اپنی کامل قوت (کو)	اور	پہنچ گیا	چالیس سال (کی عمر کو)

یہاں تک کہ جب وہ اپنی کامل قوت کی عمر کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

قَالَ	رَبِّ	اَوْزِعْنِیْۤ	اَنْ	اَشْكُرَ	نِعْمَتَكَ
(تو) اس نے عرض کی	اے میرے رب	توفیق دے مجھے	کہ	میں شکر ادا کروں	تیری نعمت (کا)

تو اس نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں

(1)...... نیک اعمال جنت کے حصول کا ظاہری سبب ہیں جبکہ ان کا حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، لہٰذا جن آیات میں اعمال کے بدلے جنت ملنے کا ذکر ہے ان میں ظاہری سبب کا بیان ہے اور جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنت ملنے کا ذکر ہے ان میں حقیقی سبب کا بیان ہے۔ (2)...... یہاں لفظ "وصیت" کا معنی ہے تاکیدی حکم اور احسان کا معنی ہے حسنِ سلوک کرنا۔ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک میں ان کی خدمت و اطاعت کرنا اور ان کی عزت و تکریم کرنا دونوں داخل ہیں۔ (3)...... اللہ تعالیٰ نے پہلے ماں باپ دونوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی، پھر ماں کا بطورِ خاص جداگانہ ذکر کیا اور اس کی ان سختیوں اور تکلیفوں کو

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَلَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا

اَلَّتِیْۤ	اَنْعَمْتَ	عَلَیَّ	وَ	عَلٰى وَالِدَیَّ	وَ	اَنْ	اَعْمَلَ	صَالِحًا
وہ جو	تو نے نعمت فرمائی	مجھ پر	اور	میرے ماں باپ پر	اور	یہ کہ	میں عمل کروں	نیک

جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی ہے اور میں وہ نیک کام کروں

تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚۛ اِنِّیْ

تَرْضٰىهُ[1]	وَ	اَصْلِحْ	لِیْ	فِیْ ذُرِّیَّتِیْ[2]	اِنِّیْ
تو راضی ہو جائے اس سے	اور	نیکی رکھ دے	میرے لیے	میری اولاد میں	بیشک میں

جس سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد میں نیکی رکھ، میں نے

تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ

تُبْتُ	اِلَیْكَ	وَ	اِنِّیْ	مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾	اُولٰٓىٕكَ
میں نے رجوع کیا	تیری طرف	اور	بیشک میں	مسلمانوں میں سے (ہوں)	یہ لوگ

تیری طرف رجوع کیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں ○ یہی وہ لوگ ہیں

اعمال کی قبولیت اور خطاؤں سے درگزر کا وعدہ

الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ

الَّذِیْنَ	نَتَقَبَّلُ	عَنْهُمْ	اَحْسَنَ	مَا	عَمِلُوْا	وَ
وہ لوگ ہیں جو	ہم قبول کریں گے	ان سے	(وہ) اچھا کام	جو	انہوں نے کیا	اور

جن کے اچھے اعمال ہم قبول فرمائیں گے اور

نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ

نَتَجَاوَزُ	عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ	فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ	وَعْدَ الصِّدْقِ	الَّذِیْ
ہم درگزر کریں گے	ان کی خطاؤں سے	(یہ) جنت والوں میں (ہوں گے)	سچا وعدہ	جو

ان کی خطاؤں سے درگزر فرمائیں گے، یہ لوگ جنت والوں میں سے ہوں گے۔ یہ سچا وعدہ ہے جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بیان فرمایا جو اسے حمل وولادت اور دو سال تک اپنے دودھ پلانے میں پیش آئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اولاد پر ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔

1 ...... نعمت پر شکر اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے نیک اعمال کی توفیق بارگاہِ الٰہی سے ہی ملتی ہے، اس لئے ہمیں بھی اس توفیق کی دعا مانگتے رہنا چاہئے۔

2 ...... نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، لہٰذا والدین کو اولاد کے نیک و پرہیزگار ہونے کی دعا اور انہیں نیک بنانے کی عملی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

کافر بیٹے کا رویّہ اور مومن والدین کا حال

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾ وَ الَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾	وَ	الَّذِيْ	قَالَ [1]	لِوَالِدَيْهِ	اُفٍّ	لَّكُمَاۤ
اِن سے وعدہ کیا جاتا تھا	اور	جس نے	کہا	اپنے ماں باپ سے	اُف	تم دونوں کیلئے

اِن سے کیا جاتا تھا○ اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا: تمہارے لئے اُف (تم سے دل بیزار ہو گیا ہے)

اَتَعِدٰنِنِيْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَ قَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ

اَتَعِدٰنِنِيْۤ	اَنْ	اُخْرَجَ	وَ	قَدْ	خَلَتِ	الْقُرُوْنُ
کیا تم ڈراتے ہو مجھے	کہ	میں نکالا جاؤں گا	اور (حالانکہ)	تحقیق	گزر چکے	کئی زمانے

کیا مجھے ڈراتے ہو کہ میں نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے

مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَ هُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ

مِنْ قَبْلِيْ	وَ	هُمَا	يَسْتَغِيْثٰنِ	اللّٰهَ	وَيْلَكَ	اٰمِنْ
مجھ سے پہلے	اور	وہ دونوں	فریاد کرتے ہیں	اللہ (سے)	(اور بیٹے سے کہتے ہیں) تیری خرابی ہو	ایمان لے آ

کئی زمانے گزر چکے ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں، (اور بیٹے سے کہتے ہیں) تیری خرابی ہو، ایمان لے آ،

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٧﴾

اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	فَيَقُوْلُ	مَا	هٰذَاۤ	اِلَّاۤ	اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٧﴾
بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	تو وہ کہتا ہے	نہیں	یہ	مگر	پہلے لوگوں کی کہانیاں

بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو وہ کہتا ہے یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں○

منکرینِ آخرت کا انجام

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ

اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِيْنَ	حَقَّ	عَلَيْهِمُ	الْقَوْلُ	فِيْۤ اُمَمٍ	قَدْ
یہ لوگ	وہ ہیں جو	ثابت ہو گئی	ان پر	بات	(یہ ان) گروہوں میں (شامل ہیں)	تحقیق

یہ وہ لوگ ہیں جن پر بات ثابت ہو چکی ہے (یہ) جنوں اور انسانوں کے

[1]...... سابقہ آیات میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بیٹے کا وصف بیان ہوا اور اس آیت میں اس بیٹے کا ذکر کیا گیا جو انتہائی سرکش اور والدین کا اس قدر نافرمان تھا کہ جب انہوں نے اسے دینِ حق کی دعوت دی، قیامت اور حشر و نشر کو تسلیم کرنے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا اور تکبر کیا، والدین نے بارگاہِ الٰہی میں فریاد کی اور بیٹے کو سمجھایا تو وہ انہیں جھٹلاتے ہوئے کہنے لگا کہ جسے تم اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہہ رہے ہو اس کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جنہیں کتابوں میں لکھ دیا گیا ہے۔

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا
جو گزر گئے	ان سے پہلے	جنوں اور انسانوں میں سے	بیشک وہ	تھے

ان گروہوں میں (شامل) ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں، بیشک وہ

خٰسِرِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْاۚ

خٰسِرِیْنَ ﴿۱۸﴾	وَ	لِكُلٍّ	دَرَجٰتٌ	مِّمَّا	عَمِلُوْا
نقصان اٹھانے والے	اور	سب کے لیے	درجات (ہیں)	(اس کی) وجہ سے جو	انہوں نے عمل کیے

نقصان اٹھانے والے تھے ○ اور سب کے لیے ان کے اعمال کے سبب درجات ہیں

روزِ قیامت ہر کسی کو اعمال کے مطابق درجات ملیں گے

وَ لِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

وَ	لِیُوَفِّیَهُمْ	اَعْمَالَهُمْ	وَ	هُمْ	لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ
اور	تاکہ (اللہ) پورا دے انہیں	ان کے اعمال (کا بدلہ)	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	اور

اور تاکہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہیں ہوگا ○ اور

جہنم پر پیشی کے وقت کفار کو ملامت

یَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِؕ اَذْهَبْتُمْ

یَوْمَ	یُعْرَضُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	عَلَى النَّارِ	اَذْهَبْتُمْ
(جس) دن	پیش کیے جائیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	آگ پر	تم لے چکے

جس دن کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے (تو کہا جائے گا) تم اپنے حصے کی

طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَاۚ فَالْیَوْمَ

طَیِّبٰتِكُمْ [1]	فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا	وَ	اسْتَمْتَعْتُمْ	بِهَا	فَالْیَوْمَ
اپنی پاک چیزیں	اپنی دنیا کی زندگی میں	اور	تم نے فائدہ اٹھالیا	ان سے	تو آج

پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے تو آج

1 ...... اس آیت میں دنیاوی لذتوں اور عیش و عشرت میں منہمک رہنے پر کفار کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ مسلمانوں کو بھی دنیا کی لذتوں اور عیش و عشرت میں منہمک ہونے سے بچنا چاہیے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور امت کے دیگر نیک لوگ دنیا کے عیش و عشرت اور اس کی لذتوں سے کنارہ کش رہتے اور زہد و قناعت والی زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے تھے تاکہ آخرت میں ان کا ثواب زیادہ ہو۔ یاد رہے کہ دنیا کی لذیذ اور پسندیدہ حلال چیزوں سے فائدہ اٹھانا مباح ہے اور اچھی نیت کے ساتھ باعثِ ثواب بھی ہے البتہ افضل و اولیٰ یہی ہے کہ دنیا کی حلال لذتوں میں بھی پڑ جانے سے احتراز کیا جائے۔

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ

تُجْزَوْنَ	عَذَابَ الْهُوْنِ	بِمَا	كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ	فِی الْاَرْضِ
تمہیں بدلہ دیا جائے گا	ذلت کا عذاب	(اس کے) سبب کہ	تم تکبر کرتے تھے	زمین میں

تمہیں ذلت کے عذاب کا بدلہ دیا جائے گا کیونکہ تم زمین میں ناحق

بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَ اذْكُرْ

بِغَیْرِ الْحَقِّ	وَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	اذْكُرْ
حق کے بغیر، ناحق	اور	(اس) لئے کہ	تم نافرمانی کرتے تھے	اور	یاد کرو

تکبر کرتے تھے اور اس لئے کہ تم نافرمانی کرتے تھے ○ اور عاد کے

اَخَا عَادٍ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَ قَدْ

اَخَا عَادٍ[1]	اِذْ	اَنْذَرَ	قَوْمَهٗ	بِالْاَحْقَافِ[2]	وَ	قَدْ
عاد کے (قومی) بھائی (کو)	جب	اس نے ڈرایا	اپنی قوم (کو)	احقاف (کی سرزمین) میں	اور	بیشک

ہم قوم کو یاد کرو جب اس نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں ڈرایا اور بیشک

خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا

خَلَتِ	النُّذُرُ	مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ	وَ	مِنْ خَلْفِهٖ	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّا
گزر چکے	ڈر سنانے والے	اس سے پہلے	اور	اس کے بعد	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر

اس سے پہلے اور اس کے بعد کئی ڈر سنانے والے گزر چکے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت

اللّٰهَ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْۤا

اللّٰهَ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	عَلَیْكُمْ	عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۲۱﴾	قَالُوْۤا
اللہ (کی)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تم پر	بڑے دن کے عذاب (کا)	انہوں نے کہا

نہ کرو، بیشک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○ انہوں نے کہا:

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سرزمین احقاف میں اپنی قوم کو تبلیغ و نصیحت

قوم کی طرف سے جواب اور عذاب کا مطالبہ

ع ۲

[1]...... یہاں عاد کے بھائی سے مراد عاد کی قوم اور قبیلہ کا فرد ہے اور وہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ آپ کا پورا نام عبد اللہ بن رباح بن الخلود بن عاد ہے۔

[2]...... قومِ عاد کی ریگستانی بستیوں کا نام احقاف ہے۔ یہ جگہ عمان اور عدن کے درمیان سمندر کا ساحل ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یمن میں حضر موت کے پاس ایک وادی ہے۔

اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا

اَجِئْتَنَا	لِتَاْفِكَنَا	عَنْ اٰلِهَتِنَا	فَاْتِنَا بِمَا
کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ پھیر دو ہمیں	ہمارے معبودوں سے	تو لے آؤ ہمارے پاس جس کی

کیا تم اس لیے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو، اگر تم سچے ہو

تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ

تَعِدُنَآ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٢﴾	قَالَ	اِنَّمَا الْعِلْمُ
تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	اس نے کہا	(اس کا) علم صرف

تو ہم پر لے آؤ جس کی تم ہمیں وعیدیں سناتے ہو ○ فرمایا: علم تو اللہ ہی کے

عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اُبَلِّغُكُمْ	مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ	وَ
اللہ ہی کے پاس (ہے)	اور	میں تبلیغ کرتا ہوں تمہیں	(اس کی) جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا	اور

پاس ہے اور میں تمہیں اسی چیز کی تبلیغ کرتا ہوں جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے

لٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ

لٰكِنِّيْٓ	اَرٰىكُمْ	قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ (1)	فَلَمَّا	رَاَوْهُ (2)
لیکن میں	سمجھتا ہوں تمہیں	جاہل لوگ	پھر جب	انہوں نے دیکھا اسے (یعنی عذاب کو)

لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم سمجھتا ہوں ○ پھر جب

عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا

عَارِضًا	مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ	قَالُوْا	هٰذَا
(بادل کی صورت میں) پھیلا ہوا	ان کی وادیوں کی طرف آتا ہوا	(تو) کہنے لگے	یہ

انہوں نے اسے (یعنی عذاب کو) بادل کی صورت میں پھیلا ہوا اپنی وادیوں کی طرف آتا ہوا دیکھا تو

مطالبۂ عذاب پر حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

بادل کی شکل میں عذاب، اُن کا خوش ہونا اور قوم کا حشر

1 ...... قومِ عاد کی جہالت یہ تھی کہ وہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عذاب نازل کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے حالانکہ یہ ان کے دائرۂ اختیار میں تھا ہی نہیں اور یہ بھی ان کی جہالت تھی کہ ایک طرف توحید کا انکار کر رہے تھے اور دوسری طرف اپنے ہی منہ سے مصیبت و بلا مانگ رہے تھے۔ 2 ...... کفر و شرک پر اصرار و سرکشی کے سبب قومِ عاد کے علاقوں میں بارش رک گئی تھی، ایک دن انہوں نے آسمان کے کناروں میں پھیلا ہوا ایک بادل اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو خوش ہو کر کہنے لگے: یہ ہمیں بارش دینے والا بادل ہے۔ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: یہ برسنے والا بادل نہیں بلکہ وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قومِ عاد کا حال و انجام اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ

عَارِضٌ	مُّمْطِرُنَا	بَلْ	هُوَ	مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ
بادل (ہے)	ہمیں بارش دینے والا	(نہیں) بلکہ	(یہ) وہ (ہے)	جس کی تم نے جلدی مچائی تھی

کہنے لگے: یہ ہمیں بارش دینے والا بادل ہے۔ (کہا گیا کہ، نہیں) بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم نے جلدی مچائی تھی،

رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ

رِیْحٌ	فِیْهَا	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۴﴾	تُدَمِّرُ [1]	كُلَّ شَیْءٍۭ
(یہ) ایک آندھی (ہے)	اس میں	دردناک عذاب (ہے)	وہ تباہ کر دیتی ہے	ہر چیز (کو)

یہ ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے ○ یہ اپنے رب کے حکم سے

بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ

بِاَمْرِ رَبِّهَا	فَاَصْبَحُوْا	لَا یُرٰۤى	اِلَّا	مَسٰكِنُهُمْ
اپنے رب کے حکم سے	تو وہ صبح کے وقت ہو گئے	(ایسے کہ) دکھائی نہ دیتے تھے	مگر	ان کے (ویران) مکانات

ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے تو صبح کو ان کی ایسی حالت تھی کہ ان کے خالی مکان ہی نظر آ رہے تھے۔

كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ

كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾	وَ	لَقَدْ	مَكَّنّٰهُمْ
ایسی ہی	ہم سزا دیتے ہیں	مجرم لوگوں (کو)	اور	ضرور بیشک	ہم نے قدرت دی تھی ان کو

ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○ اور بیشک ہم نے ان کو ان چیزوں میں قدرت دی تھی

فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا

فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ	وَ	جَعَلْنَا	لَهُمْ	سَمْعًا	وَّ	اَبْصَارًا
(ان چیزوں) میں جن میں نہیں قدرت دی تمہیں	اور	ہم نے بنائے	ان کیلئے	کان	اور	آنکھیں

جن میں (اے اہلِ مکہ) تمہیں قدرت نہیں دی اور ان کے لیے کان اور آنکھیں اور دل

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مچا رہے تھے، اس بادل میں ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ بادل کے آتے ہی قومِ عاد پر آندھی کا عذاب آیا جس نے ان کے مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں سب کو ہلاک اور مکانات کو ویران کر دیا۔

1 ......قومِ عاد پر آنے والی آندھی نے ان کے مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں سب کو ہلاک کر دیا، ان کے اموال آسمان و زمین کے درمیان اڑتے پھرتے تھے، ان کی چیزیں پارہ پارہ ہو گئیں اور صبح کے وقت ان کے خالی مکان ہی نظر آ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آندھی سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: آندھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار سے ہے، یہ رحمت بھی لاتی ہے اور

وَّ اَفْـِٕدَةًۚ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَ لَاۤ

وَّ	اَفْـِٕدَةً	فَمَآ اَغْنٰى	عَنْهُمْ	سَمْعُهُمْ	وَ	لَاۤ	اَبْصَارُهُمْ	وَ	لَاۤ
اور	دل	تو کام نہ آئے	ان کے	ان کے کان	اور	نہ	ان کی آنکھیں	اور	نہ

بنائے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے دل ان کے

اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَۙ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ

اَفْـِٕدَتُهُمْ	مِّنْ شَیْءٍ	اِذْ	كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	حَاقَ	بِهِمْ
ان کے دل	کچھ	جبکہ	وہ انکار کرتے تھے	اللہ کی آیتوں کا	اور	اتر آیا	ان پر

کچھ کام نہ آئے جبکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انہیں اس عذاب نے گھیر لیا

مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ۠ ﴿۲۶﴾ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا

مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ [1]	وَ	لَقَدْ	اَهْلَكْنَا	مَا
(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	ضرور بیشک	ہم نے ہلاک کر دیں	جو

جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے ○ اور (اے اہلِ مکہ!) بیشک ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیوں کو

حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَ صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾

حَوْلَكُمْ	مِّنَ الْقُرٰى	وَ	صَرَّفْنَا	الْاٰیٰتِ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾
تمہارے ارد گرد (تھیں)	بستیاں	اور	ہم بار بار لائے	نشانیاں	تاکہ وہ	باز آئیں

ہلاک کر دیا اور بار بار نشانیاں لائے تاکہ وہ باز آجائیں ○

فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

فَلَوْلَا	نَصَرَهُمْ	الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
تو کیوں نہیں	مدد کی ان کی	انہوں نے جن کو	انہوں نے بنا رکھا تھا	اللہ کے سوا

تو جن بتوں کو قرب حاصل کرنے کیلئے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا

سابقہ اُمتوں کی ہلاکت کے سبب کی طرف اشارہ اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

ع ۳

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) عذاب بھی لاتی ہے، تم آندھی کو برا نہ کہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔(ابو داؤد، ۴/۴۲۱، الحدیث: ۵۰۹۷)

[1]......اس پوری آیت سے مقصود اہلِ مکہ کو یہ بتانا ہے کہ قومِ عاد ان سے زیادہ طاقت و قوت اور اقتدار والی اور ان سے زیادہ مالدار تھی، اس کے باوجود ان کی قوت و طاقت اور مال و دولت انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچا سکے اور تم تو ان کے ہم پلہ بھی نہیں، پھر تم عذابِ الٰہی سے کیسے بچ سکتے ہو۔

قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ

قُرْبَانًا[1]	اٰلِهَةً	بَلْ	ضَلُّوْا	عَنْهُمْ	وَ	ذٰلِكَ	اِفْكُهُمْ
قرب حاصل کرنے (کیلئے)	معبود	بلکہ	وہ گم ہوگئے	ان سے	اور	یہ	ان کا بہتان (تھا)

انہوں نے ان کافروں کی مدد کیوں نہیں کی بلکہ وہ ان سے گم گئے اور یہ ان کا بہتان تھا

وَ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَيْكَ نَفَرًا

وَ	مَا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ	اِذْ	صَرَفْنَاۤ	اِلَيْكَ	نَفَرًا[2]
اور	جو	وہ گھڑتے تھے	اور	جب	ہم نے پھیر دی	تمہاری طرف	ایک جماعت

اور جو وہ گھڑتے رہتے تھے ○ اور (اے حبیب! یاد کرو) جب ہم نے تمہاری طرف جنوں کی ایک جماعت

مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ

مِّنَ الْجِنِّ[3]	يَسْتَمِعُوْنَ	الْقُرْاٰنَ	فَلَمَّا	حَضَرُوْهُ
جنوں میں سے	وہ غور سے سنتے تھے	قرآن	پھر جب	وہ حاضر ہوئے اس (نبی) کے پاس

پھیری جو کان لگا کر قرآن سنتی تھی پھر جب وہ نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ

قَالُوْۤا	اَنْصِتُوْا	فَلَمَّا	قُضِيَ	وَلَّوْا	اِلٰى قَوْمِهِمْ
(تو آپس میں) کہنے لگے	خاموش رہو	پھر جب	(تلاوت) ختم ہوگئی	(تو) وہ پلٹ گئے	اپنی قوم کی طرف

تو کہنے لگے: خاموش رہو (اور سنو) پھر جب تلاوت ختم ہوگئی تو وہ اپنی قوم کی طرف

مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا

مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾	قَالُوْا	يٰقَوْمَنَاۤ	اِنَّا	سَمِعْنَا	كِتٰبًا
ڈراتے ہوئے	کہنے لگے	اے ہماری قوم	بیشک	ہم نے سنی ہے	ایک کتاب

ڈراتے ہوئے پلٹ گئے ○ کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے

جنوں کے ایمان لانے کا واقعہ

[1]......بتوں کو اپنا شفیع، مدد گار اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہونے کا ذریعہ سمجھنا کفر ہے جبکہ اس کے محبوب بندوں کو اس کی عطا سے مدد گار اور شفیع ماننا اور انہیں قربِ الٰہی حاصل ہونے کا ذریعہ سمجھنا عین ایمان ہے، اس عظیم فرق کو پسِ پشت ڈال کر یہ آیت اللہ تعالیٰ کے کسی نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ولی پر چسپاں کرنا اور اسے ان کے عطائے الٰہی سے مدد گار اور شفیع نہ ہونے کی دلیل بنانا غلط ہے۔ [2]...... مشہور قول کے مطابق "نفر" کا اطلاق تین سے لے کر دس تک افراد پر ہوتا ہے اور جنوں کی جو جماعت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھیجی گئی وہ 7 یا 9 جنات پر مشتمل تھی۔ [3]...... محقق علماء کا اس بات پر اتفاق

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اُنۡزِلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا

اُنۡزِلَ	مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰى (1)	مُصَدِّقًا	لِّمَا
(جو) نازل کی گئی ہے	موسیٰ کے بعد	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں) کی جو

جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے وہ پہلی کتابوں کی

بَيۡنَ يَدَيۡهِ يَهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ وَاِلٰى طَرِيۡقٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۳۰﴾

بَيۡنَ يَدَيۡهِ	يَهۡدِىۡۤ	اِلَى الۡحَـقِّ	وَ	اِلٰى طَرِيۡقٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۳۰﴾
اس سے پہلے (اتاری گئیں)	رہنمائی کرتی ہے	حق کی طرف	اور	سیدھے راستے کی طرف

تصدیق فرماتی ہے، حق اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے ○

يٰقَوۡمَنَاۤ اَجِيۡبُوۡا دَاعِىَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوۡا بِهٖ

يٰقَوۡمَنَاۤ	اَجِيۡبُوۡا	دَاعِىَ اللّٰهِ	وَ	اٰمِنُوۡا	بِهٖ
اے ہماری قوم	تم بات مانو	اللہ کے بلانے والے (کی)	اور	ایمان لے آؤ	اس پر

اے ہماری قوم! اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ

يَغۡفِرۡ لَـكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُجِرۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۳۱﴾

يَغۡفِرۡ	لَـكُمۡ	مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ (2)	وَ	يُجِرۡكُمۡ	مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۳۱﴾
(اللہ) بخش دے گا	تمہارے لئے	تمہارے گناہوں سے	اور	بچالے گا تمہیں	دردناک عذاب سے

وہ تمہارے گناہوں میں سے بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا ○

وَمَنۡ لَّا يُجِبۡ دَاعِىَ اللّٰهِ فَلَيۡسَ بِمُعۡجِزٍ

وَ	مَنۡ	لَّا يُجِبۡ	دَاعِىَ اللّٰهِ	فَلَيۡسَ	بِمُعۡجِزٍ
اور	جو	بات نہ مانے	اللہ کے بلانے والے (کی)	تو وہ نہیں ہے	عاجز کرنے والا

اور جو اللہ کے بلانے والے کی بات نہ مانے تو وہ زمین میں قابو سے نکل کر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے کہ جن سب کے سب مکلف ہیں۔ 1 ...... قرآنِ کریم حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد نازل کیا گیا تھا اور جنوں نے آپ کی بجائے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام لیا، اس کی ایک توجیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جنات یہودی تھے اس لئے انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر کیا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام نہ لیا۔ 2 ...... ایمان لانے سے جو گناہ بخشے جائیں گے ان سے مراد وہ گناہ ہیں جن کا تعلق حقوقُ اللہ سے ہے اور جو لوگوں کا مال وغیرہ چھینا ہو تو وہ محض ایمان قبول کرنے سے معاف نہیں ہو گا بلکہ اس کی تلافی ضروری ہے۔

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کے منکرین کا رد

فِی الْاَرْضِ وَ لَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءُ ؕ اُولٰٓىٕكَ

فِی الْاَرْضِ	وَ	لَیْسَ	لَهٗ	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اَوْلِیَآءُ	اُولٰٓىٕكَ
زمین میں	اور	نہیں ہے	اس کے لیے	اس (اللہ) کے سامنے	کوئی مددگار	وہ

جانے والا نہیں ہے اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ وہ

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۲﴾	اَوَ لَمْ یَرَوْا	اَنَّ	اللّٰهَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ
کھلی گمراہی میں (ہیں)	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	اللہ	جس نے	بنایا	آسمانوں

کھلی گمراہی میں ہیں ○ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمان

وَ الْاَرْضَ وَ لَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ

وَ	الْاَرْضَ	وَ	لَمْ یَعْیَ	بِخَلْقِهِنَّ	بِقٰدِرٍ (1)	عَلٰۤى	اَنْ
اور	زمین (کو)	اور	وہ نہ تھکا	ان کے بنانے سے	قادر (ہے)	(اس) پر	کہ

اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں نہ تھکا، وہ اس بات پر قادر ہے کہ

بارگاہِ ربِّ عظیم میں پیشی کے وقت عذاب کی حقانیت کا اقرار

یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۳﴾ وَ یَوْمَ

یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى	بَلٰۤى	اِنَّهٗ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۳۳﴾	وَ	یَوْمَ
وہ زندہ کردے مردوں (کو)	کیوں نہیں	بیشک وہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	اور	(جس) دن

مردوں کو زندہ کرے؟ کیوں نہیں، بیشک وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور جس دن

یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ

یُعْرَضُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	عَلَى النَّارِ	اَلَیْسَ	هٰذَا	بِالْحَقِّ
پیش کیا جائے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	آگ پر	کیا نہیں ہے	یہ	حق

کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے (تو کہا جائے گا) کیا یہ حق نہیں؟

(1)...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے، جس کی ایک دلیل یہ ہے کہ اس نے کسی سابقہ مثال کے بغیر ابتداء سے آسمان اور زمین جیسی عظیم اور بڑی مخلوق بنادی اور انہیں بنانے میں وہ تھکا نہیں اور جو اللہ تعالیٰ آسمان و زمین بنا سکتا ہے وہ مردوں کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے، اور روح کا جسم کے ساتھ تعلق قائم ہونے کو دیکھا جائے تو یہ بھی ممکن ہے کیونکہ اگر یہ ممکن نہ ہوتا تو پہلی بار بھی قائم نہ ہوتا اور جب یہ ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ تمام ممکنات پر قادر ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ وہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

کفار کی ایذا پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کی نصیحت

قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَاؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

قَالُوْا	بَلٰى	وَ رَبِّنَا	قَالَ	فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ
وہ کہیں گے	کیوں نہیں	ہمارے رب کی قسم	(اللہ) فرمائے گا	تو چکھو	عذاب

کہیں گے: کیوں نہیں، ہمارے رب کی قسم، اللہ فرمائے گا: تو اپنے کفر کے بدلے

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ

بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾	فَاصْبِرْ[1]	كَمَا	صَبَرَ	اُولُوا الْعَزْمِ[2]
(اس کے) بدلے جو	تم کفر کرتے تھے	تو تم صبر کرو	جیسے	صبر کیا	عزم و ہمت والوں (نے)

عذاب چکھو ○ تو (اے حبیب!) تم صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے

مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْؕ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ

مِنَ الرُّسُلِ	وَ	لَا تَسْتَعْجِلْ	لَّهُمْ	كَاَنَّهُمْ	یَوْمَ	یَرَوْنَ
رسولوں میں سے	اور	جلدی نہ کرو	ان (کافروں) کیلئے	گویا کہ وہ	(جس) دن	دیکھیں گے

صبر کیا اور ان کافروں کے لیے جلدی نہ کرو۔ جس دن وہ دیکھیں گے

مَا یُوْعَدُوْنَۙ لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍؕ

مَا	یُوْعَدُوْنَ	لَمْ یَلْبَثُوْۤا	اِلَّا	سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ
(وہ) جس کی	انہیں وعید سنائی جاتی ہے	(تو سمجھیں گے کہ) نہ ٹھہرے تھے	مگر	دن کی ایک گھڑی

اسے جس کی وعید انہیں سنائی جاتی ہے (تو سمجھیں گے کہ) گویا وہ دنیا میں دن کی صرف ایک گھڑی بھر ٹھہرے تھے۔

بَلٰغٌۚ فَهَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

بَلٰغٌ	فَهَلْ	یُهْلَكُ	اِلَّا	الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾
(یہ) ایک تبلیغ (ہے)	تو کیا (یعنی نہیں)	ہلاک کیا جاتا	مگر	نافرمان لوگوں (کو)

یہ ایک تبلیغ ہے تو نافرمان لوگ ہی ہلاک کئے جاتے ہیں ○

1 ...... حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راہِ حق میں آنے والی تمام تر تکالیف پر بے مثال صبر کا مظاہرہ فرمایا اور اس وصف میں آپ کا مقام تمام انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بلند تھا۔ 2 ...... یوں تو تمام انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عزم و ہمت اور صبر والے تھے البتہ ان کی مقدس جماعت میں پانچ رسول ایسے تھے جن کا راہِ حق میں صبر و مجاہدہ دیگر سے زیادہ تھا اس لئے انہیں بطورِ خاص ''اولوا العزم رسول'' کہا جاتا ہے، اور وہ یہ ہیں (1) حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ (2) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (3) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (4) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (5) حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

کفر کرنے اور راہِ خدا سے روکنے والوں کے لیے وعید

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ

اَلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اَضَلَّ (1)
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	روکا	اللہ کی راہ سے	(اللہ نے) برباد کردیئے

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا، اللہ نے ان کے اعمال

باعمل مومنوں کے لیے بشارت

اَعْمَالَهُمْ ۝١ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ

اَعْمَالَهُمْ ۝١	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	وَ
ان کے اعمال	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	اور

برباد کردیئے ۝ اور جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور

اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ

اٰمَنُوْا	بِمَا	نُزِّلَ (2)	عَلٰى مُحَمَّدٍ (3)	وَّ	هُوَ	الْحَقُّ
وہ ایمان لائے	(اس) پر جو	اتارا گیا	محمد پر	اور	وہی	حق (ہے)

اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا اور وہی ان کے رب کے پاس سے

1 ...... حالتِ کفر میں کئے گئے نیک اعمال کا آخرت میں کوئی ثواب نہ ملے گا کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں اور حالتِ ایمان میں کیے گئے نیک اعمال بھی کفر کرنے کی صورت میں ضائع ہو جاتے ہیں، لہٰذا آخرت میں نیک اعمال کا ثواب پانے کے لیے صحیح ایمان لا کر نیک اعمال کرنا اور ایمان پر ثابت قدم رہنا دونوں بہت ضروری ہیں۔ 2 ...... قرآن مجید پر ایمان لانے کو جداگانہ ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ اس کی شان انتہائی بلند ہے اور جن پر یہ قرآن نازل ہوا ہے ان کی شان بھی بہت عظیم ہے۔ 3 ...... ایمان کے لئے ان تمام چیزوں کو ماننا ضروری ہے جو حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں،

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اعمالِ کفار کی بربادی اور اہلِ ایمان کی سرخروئی کا سبب

مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ

اَصْلَحَ	وَ	سَيِّاٰتِهِمْ	عَنْهُمْ	كَفَّرَ	مِنْ رَّبِّهِمْ
اصلاح کردی	اور	ان کی خطائیں	ان سے	(تو اللہ نے) مٹا دیں	ان کے رب کی طرف سے

حق ہے تو اللہ نے ان کی برائیاں مٹا دیں اور ان کی حالتوں کی

بَالَهُمْ ﴿٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ

الْبَاطِلَ (1)	اتَّبَعُوا	كَفَرُوا	الَّذِيْنَ	بِاَنَّ	ذٰلِكَ	بَالَهُمْ ﴿٢﴾
باطل (کی)	انہوں نے پیروی کی	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	(اس) لیے کہ	یہ	ان کے حال (کی)

اصلاح فرمائی ○ یہ اس لیے کہ کافر باطل کے پیروکار ہوئے

وَ اَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ

الْحَقَّ (2)	اتَّبَعُوا	اٰمَنُوا	الَّذِيْنَ	اَنَّ	وَ
حق (کی)	انہوں نے پیروی کی	ایمان لائے	وہ لوگ جو	(اس لیے) کہ	اور

اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی

مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ

لِلنَّاسِ	اللّٰهُ	يَضْرِبُ	كَذٰلِكَ	مِنْ رَّبِّهِمْ
لوگوں کیلئے	اللہ	بیان فرماتا ہے	اسی طرح	(جو) ان کے رب کی طرف سے (ہے)

جو ان کے رب کی طرف سے ہے۔ اللہ ان کے حالات لوگوں سے

دورانِ جنگ کفار سے متعلق حکم

اَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ	لَقِيْتُمُ	فَاِذَا	اَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾
کفر کیا	ان لوگوں سے جنہوں نے	تمہارا سامنا ہو	تو جب	ان کے حالات

یونہی بیان فرماتا ہے ○ تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اگر کسی نے ان میں سے ایک کا بھی انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ 1 ...... یہاں باطل سے مراد شیطان، یا نفسِ اَمّارہ، یا برے سردار ہیں۔ 2 ...... یہاں حق سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت ہے۔ اُمت کا اجماع اور مجتہد علماء کا قیاس چونکہ سنت کے ساتھ لاحق ہے اس لئے یہ بھی حق میں داخل ہے۔ یا حق سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہر قول اور فعل شریف برحق ہے اور حق آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسے وابستہ ہے جیسے نور سورج سے، یا خوشبو پھول سے وابستہ ہے۔

جہاد کا حکم دینے کی حکمت اور شہیدوں کے فضائل

مع ۱۳

فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ

فَضَرْبَ الرِّقَابِ	حَتّٰۤى	اِذَاۤ	اَثْخَنْتُمُوْهُمْ (1)	فَشُدُّوا	الْوَثَاقَ
تو گردنیں مارنا (ہے)	یہاں تک کہ	جب	تم خوب قتل کرلو انہیں	تو مضبوط کرلو	باندھنا

تو گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم انہیں خوب قتل کرلو تو (قیدیوں کو) مضبوطی سے باندھ دو

فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ

فَاِمَّا	مَنًّۢا	بَعْدُ	وَ	اِمَّا	فِدَآءً	حَتّٰى	تَضَعَ
پھر یا	احسان کرنا (ہے)	(اس کے) بعد	اور	یا	فدیہ لینا	یہاں تک کہ	رکھ دے

پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو یا فدیہ لے لو، یہاں تک کہ لڑائی

الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛۚ ذٰلِكَ ؕۛ وَ لَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ

الْحَرْبُ	اَوْزَارَهَا (2)	ذٰلِكَ	وَ	لَوْ	یَشَآءُ	اللّٰهُ	لَانْتَصَرَ	مِنْهُمْ
جنگ	اپنے بوجھ	(حکم) یہ (ہے)	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور بدلہ لے لیتا	ان سے

اپنے بوجھ رکھ دے۔ (حکم) یہی ہے اور اگر اللہ چاہتا تو آپ ہی اُن سے بدلہ لے لیتا

وَ لٰكِنْ لِّیَبْلُوَاۡ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَ الَّذِیْنَ

وَلٰكِنْ	لِّیَبْلُوَاۡ (3)	بَعْضَكُمْ	بِبَعْضٍ	وَ	الَّذِیْنَ
لیکن	(تمہیں قتال کا حکم دیا) تاکہ وہ جانچے	تمہارے بعض (کو)	بعض سے	اور	وہ لوگ جنہیں

مگر (تمہیں قتال کا حکم دیا) تاکہ تم میں سے ایک کو دوسرے کے ذریعے جانچے اور جو

قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴

قُتِلُوْا	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	فَلَنْ یُّضِلَّ	اَعْمَالَهُمْ ۝۴
قتل کردیا گیا	اللہ کی راہ میں	تو (اللہ) ہرگز ضائع نہیں فرمائے گا	ان کے اعمال

اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہیں فرمائے گا ○

(1)......دورانِ جنگ کفار کو کثرت سے قتل کرنے کی حد یہ ہے کہ کافروں کا زور ٹوٹ جائے اور مسلمانوں پر غالب آنے کا امکان نہ رہے۔ (2)......یعنی قتل اور قید کرنے کا حکم اس وقت تک ہے کہ لڑائی کرنے والے کافر اپنا اسلحہ رکھ دیں اور جنگ یوں ختم ہوجائے کہ مشرکین مسلمانوں کی اطاعت قبول کرلیں یا اسلام لائیں۔ (3)......یہاں اللہ تعالٰی کے جانچنے سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ اللہ تعالٰی کو پہلے معلوم نہ تھا اور اس جانچ کے ذریعے اسے معلوم ہوا، بلکہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی لوگوں کے ساتھ ایسا معاملہ فرماتا ہے جیسا امتحان لینے اور آزمانے والا کرتا ہے تاکہ فرشتوں اور جن وانس کے سامنے معاملہ ظاہر ہوجائے اور اس آدمی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

سَيَهْدِيْهِمْ وَ يُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝٥ ۚ وَ يُدْخِلُهُمُ

يُدْخِلُهُمُ	وَ	بَالَهُمْ ۝٥	يُصْلِحُ	وَ	سَيَهْدِيْهِمْ
داخل کرے گا انہیں	اور	ان کے حال (کی)	اصلاح کردے گا	اور	عنقریب (اللہ) راستہ دکھائے گا انہیں

عنقریب اللہ انہیں راستہ دکھائے گا اور ان کے حال کی اصلاح فرمائے گا ○ اور انہیں جنت میں

الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ

اِنْ	اٰمَنُوْۤا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	لَهُمْ ۝٦	عَرَّفَهَا	الْجَنَّةَ
اگر	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	ان کو	(اللہ نے) پہچان کرادی تھی اس کی	جنت (میں)

داخل فرمائے گا، اللہ نے انہیں اس کی پہچان کروادی تھی ○ اے ایمان والو! اگر

دینِ الٰہی کے مددگاروں کو بشارت

تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝٧

اَقْدَامَكُمْ ۝٧	يُثَبِّتْ	وَ	يَنْصُرْكُمْ	اللّٰهَ	تَنْصُرُوا [1]
تمہارے قدموں (کو)	جمادے گا	اور	(تو) وہ مدد کرے گا تمہاری	اللہ (کے دین کی)	تم مدد کروگے

تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا ○

کفار کی بربادی اور اس کا سبب

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ

اَضَلَّ	وَ	لَّهُمْ	فَتَعْسًا	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ	وَ
(اللہ نے) برباد کردیا	اور	ان کے لئے	تو تباہی و بربادی (ہے)	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	اور

اور جنہوں نے کفر کیا تو ان کیلئے تباہی و بربادی ہے اور اللہ نے

اَعْمَالَهُمْ ۝٨ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ

اَنْزَلَ	مَاۤ	كَرِهُوْا	بِاَنَّهُمْ	ذٰلِكَ	اَعْمَالَهُمْ ۝٨
نازل کیا	(اسے) جو	انہوں نے ناپسند کیا	(اس) وجہ سے کہ وہ	یہ	ان کے اعمال (کو)

ان کے اعمال برباد کردیئے ○ یہ (سزا) اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کئے ہوئے کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر بھی حجت قائم ہو جائے۔ 1 ......اللہ تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے، اسے اپنے دین کی ترویج و اشاعت اور غلبہ کے لئے بندوں کی مدد کی کوئی حاجت نہیں، یہاں جو بندوں کو دینِ الٰہی کی مدد کرنے کا فرمایا گیا یہ دراصل ان کے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے کہ اس صورت میں انہیں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوگی اور اس کی طرف سے انہیں ثابت قدمی نصیب ہوگی۔ نیز اس آیت سے ثابت ہوا کہ بندگانِ خدا کی مدد لینا شرک نہیں، کیونکہ جب بندوں کی مدد سے غنی اور بے نیاز رب تعالیٰ نے بندوں کو اپنے دین کی مدد کرنے کا فرمایا ہے تو عام بندے کا کسی سے مدد طلب کرنا کیوں شرک ہوگا؟

گزشتہ امتوں کے انجام کا بیان اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اللّٰهُ	فَاَحْبَطَ	اَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا	فِي الْاَرْضِ
اللہ (نے)	تو (اللہ نے) ضائع کردیا	ان کے اعمال (کو)	تو کیا انہوں نے سفر نہیں کیا	زمین میں

ناپسند کیا تو اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے ○ تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ

فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	دَمَّرَ	اللّٰهُ
تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا	ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے (گزرے)	تباہی ڈال دی	اللہ (نے)

تو دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ اللہ نے ان پر

مسلمانوں کی مدد اور کافروں پر قہر کا سبب

عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

عَلَيْهِمْ	وَ	لِلْكٰفِرِيْنَ	اَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ
ان پر	اور	(ان) کافروں کے لیے	اس کے جیسی (سزائیں ہیں)	یہ	(اس) وجہ سے کہ	اللہ

تباہی ڈالی اور ان کافروں کے لیے بھی پہلوں کے انجام جیسی بہت سی سزائیں ہیں ○ یہ اس لیے کہ اللہ

مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى

مَوْلَى الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	اَنَّ	الْكٰفِرِيْنَ	لَا	مَوْلٰى [1]
ان لوگوں کا مددگار ہے جو	ایمان لائے	اور	(اس لیے) کہ	کافر	نہیں	کوئی مددگار

مسلمانوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مددگار

باعمل مسلمانوں اور کفار کا اخروی حال

لَهُمْ ﴿١١﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

لَهُمْ ﴿١١﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	يُدْخِلُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
ان کا	بیشک	اللہ	داخل کرے گا	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے

نہیں ○ بیشک اللہ ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال

ع ۵ ۱

[1] اس سے مراد یہ ہے کہ کافروں کا کوئی ایسا مددگار نہیں جو ان سے عذابِ الٰہی دور کر سکے حتی کے ان کے خود ساختہ معبود بت بھی ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے کیونکہ وہ تو خود بے جان، بے بس اور مجبور ولاچار ہیں کسی اور کی مدد کیا کریں گے۔

الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

الصّٰلِحٰتِ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
اچھے، نیک	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کرنے والوں کو ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور کافر

یَتَمَتَّعُوْنَ وَ یَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى

یَتَمَتَّعُوْنَ (1)	وَ	یَاْكُلُوْنَ	كَمَا	تَاْكُلُ	الْاَنْعَامُ (2)	وَ	النَّارُ	مَثْوًى
وہ فائدہ اٹھا رہے ہیں	اور	کھاتے ہیں	جیسے	کھاتے ہیں	جانور	اور	آگ	ٹھکانہ (ہے)

فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ایسے کھاتے ہیں جیسے جانور کھاتے ہیں اور آگ ان کا

ہجرت کے موقع پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تسلی

لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ هِیَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْیَتِكَ

لَّهُمْ ﴿۱۲﴾	وَ	كَاَیِّنْ	مِّنْ قَرْیَةٍ	هِیَ	اَشَدُّ قُوَّةً	مِّنْ قَرْیَتِكَ
ان کا	اور	کتنے ہی	شہر	وہ	قوت میں زیادہ سخت (تھے)	تمہارے شہر سے

ٹھکانہ ہے ○ اور کتنے ہی ایسے شہر ہیں جو تمہارے اِس شہر سے زیادہ قوت والے تھے

الَّتِیْۤ اَخْرَجَتْكَۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ

الَّتِیْۤ	اَخْرَجَتْكَ	اَهْلَكْنٰهُمْ	فَلَا	نَاصِرَ
جس نے	نکال دیا تمہیں	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	تو نہیں	کوئی مددگار

جس نے تمہیں باہر نکال دیا، ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تو ان کیلئے

مومن و کافر میں فرق کا بیان

لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ

لَهُمْ ﴿۱۳﴾	اَفَمَنْ	كَانَ	عَلٰى بَیِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّهٖ
ان کے لئے	تو کیا جو شخص	ہو	روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے

کوئی مددگار نہیں ○ تو جو شخص اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو

(1)......کافر بھی دنیا سے فائدہ اٹھا رہے اور مسلمان بھی لیکن ان دونوں کے فائدہ اٹھانے میں بہت فرق ہے کیونکہ کافر کے پیشِ نظر صرف دنیاوی عیش و عشرت کا سامان جمع کرنا، پیٹ بھرنا، شہوت پوری کرنا، اور اپنی نسل بڑھانا ہوتا ہے، آخرت کی جانب بالکل توجہ نہیں ہوتی جبکہ کامل مسلمان دنیا کی جس چیز سے بھی فائدہ اٹھاتا ہے تو اس کے پیشِ نظر اطاعتِ الٰہی، اطاعتِ رسول اور اپنی آخرت کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔ (2)......جانوروں کو یہ تمیز نہیں ہوتی کہ کہاں سے اور کیا کھانا ہے، اس لئے انہیں جہاں سے جو مل جائے اسے کھانا شروع کر دیتے ہیں، اسی طرح کھاتے وقت جانور اس چیز سے غافل ہوتے ہیں کہ اس کے بعد انہیں ذبح کر دیا

كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾

كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ	سُوْٓءُ عَمَلِهٖ	وَ	اتَّبَعُوْۤا	اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾
(وہ اس) جیسا (ہوگا) جس کے لئے آراستہ کر دیا	اس کا برا عمل	اور	وہ پیچھے چلے	اپنی خواہشوں (کے)

کیا وہ اُس جیسا ہوگا جس کے برے عمل اس کیلئے خوبصورت بنادیئے گئے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے ○

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ

مَثَلُ الْجَنَّةِ	الَّتِیْ	وُعِدَ	الْمُتَّقُوْنَ	فِیْهَاۤ	اَنْهٰرٌ
جنت کا حال	جس کا	وعدہ کیا گیا ہے	پرہیزگاروں (سے)	(یہ ہے کہ) اس میں	نہریں (ہیں)

اس جنت کا حال جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں

مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ

مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ	وَ	اَنْهٰرٌ	مِّنْ لَّبَنٍ	لَّمْ یَتَغَیَّرْ	طَعْمُهٗ	وَ
خراب نہ ہونے والے پانی کی	اور	نہریں	دودھ کی	نہیں بدلتا	اس کا مزہ	اور

خراب نہ ہونے والے پانی کی نہریں ہیں اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلے اور

اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ

اَنْهٰرٌ	مِّنْ خَمْرٍ (1)	لَّذَّةٍ	لِّلشّٰرِبِیْنَ	وَ	اَنْهٰرٌ	مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى
نہریں	شراب کی	لذت (ہے)	پینے والوں کیلئے	اور	نہریں	صاف کئے گئے شہد کی

ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کیلئے سراسر لذت ہے اور صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں

وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ

وَ	لَهُمْ	فِیْهَا	مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	وَ	مَغْفِرَةٌ	مِّنْ رَّبِّهِمْ
اور	ان کیلئے	اس میں	ہر (قسم کے) پھل (ہیں)	اور	مغفرت (ہے)	ان کے رب کی طرف سے

اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے۔

جنت کے اوصاف اور جنتی و جہنمی میں فرق کا بیان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جائے گا۔ یہی حال کفار کا ہے کہ وہ حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر کھاتے رہتے ہیں، غفلت کے ساتھ دنیا طلب کرنے اور اس کے عیش و عشرت سے فائدہ اٹھانے میں مشغول ہیں اور آنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے حالانکہ جہنم کی آگ ان کا ٹھکانہ ہے۔

1 ......دنیا کی شراب خراب ذائقے اور میل کچیل والی ہوتی ہے، اس میں خراب چیزوں کی آمیزش ہوتی اور سڑ کر بنتی ہے، اس کے پینے سے عقل زائل ہوتی، سر چکراتا، خمار آتا اور دردِ سر پیدا ہوتا ہے جبکہ جنت کی شراب ان سب عیوب سے پاک، انتہائی لذیذ، فرحت بخش اور خوش گوار ہے۔

كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَ سُقُوْا

كَمَنْ (1)	هُوَ	خَالِدٌ	فِی النَّارِ	وَ	سُقُوْا
(کیا یہ جنتی) اس شخص جیسا (ہوگا) جو	وہ	ہمیشہ رہنے والا (ہے)	آگ میں	اور	انہیں پلایا جائے گا

کیا (یہ جنتی) اس کے برابر ہو سکتا ہے جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے اور انہیں کھولتا پانی

مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ⑮ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

مَآءً حَمِیْمًا	فَقَطَّعَ	اَمْعَآءَهُمْ ⑮	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
کھولتا پانی	تو وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا	ان کی آنتوں (کے)	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

پلایا جائے گا تو وہ ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا؟ ○ اور لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو

یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ حَتّٰۤی اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ

یَّسْتَمِعُ	اِلَیْكَ	حَتّٰۤی	اِذَا	خَرَجُوْا	مِنْ عِنْدِكَ
کان لگا کر سنتا ہے	تمہاری طرف	یہاں تک کہ	جب	وہ نکل کر جاتے ہیں	تمہارے پاس سے

تمہاری طرف کان لگا کر سنتے ہیں یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں

قَالُوْا لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ قف

قَالُوْا	لِلَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ	مَاذَا	قَالَ	اٰنِفًا
(تو) کہتے ہیں	ان لوگوں سے جنہیں	دیا گیا	علم	کیا	اس (نبی) نے کہا	ابھی

تو علم والوں سے کہتے ہیں: ابھی انہوں نے کیا کہا؟

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَ اتَّبَعُوْۤا

اُولٰٓئِكَ	الَّذِیْنَ	طَبَعَ	اللّٰهُ	عَلٰی قُلُوْبِهِمْ	وَ	اتَّبَعُوْۤا
یہ لوگ	وہ ہیں جو	مہر لگا دی	اللہ (نے)	ان کے دلوں پر	اور	انہوں نے پیروی کی

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی اور وہ اپنی خواہشوں کے

(1).....اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ آخرت میں کفار اور مومنین کا حال ایک جیسا نہیں بلکہ بہت مختلف ہوگا، مومنین جنت کے باغات، محلات اور عیش و آرام میں ہوں گے جبکہ کافر نارِ جہنم میں جل رہے ہوں گے۔ مومنین کے پینے کے لئے انواع و اقسام کے لذیذ ترین مشروبات ہوں گے جبکہ کافروں کے لئے ایسا کھولتا ہوا پانی ہوگا جو ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

ہدایت کا صلہ

اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٦﴾ وَ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى

اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٦﴾	وَ	الَّذِیْنَ	اهْتَدَوْا	زَادَهُمْ	هُدًى
اپنی خواہشوں (کی)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ہدایت پائی	(اللہ نے) زیادہ کر دیا انہیں	ہدایت (میں)

تابع ہوگئے ○ اور جنہوں نے ہدایت پائی تو اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمادی

کفار کے لیے نصیحت سے فائدہ اٹھانے کا موقع

وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿١٧﴾ فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ

وَّ	اٰتٰىهُمْ	تَقْوٰىهُمْ ﴿١٧﴾	فَهَلْ	یَنْظُرُوْنَ	اِلَّا	السَّاعَةَ
اور	عطا کی انہیں	ان کی پرہیز گاری	تو کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے ہیں	مگر	قیامت (کا)

اور انہیں ان کی پرہیز گاری عطا فرمائی ○ تو وہ قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں

اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةًۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَاۚ فَاَنّٰى

اَنْ	تَاْتِیَهُمْ	بَغْتَةً	فَقَدْ	جَآءَ	اَشْرَاطُهَا	فَاَنّٰى
کہ	وہ آجائے ان پر	اچانک	تو بیشک	آچکی ہیں	اس کی (کئی) علامتیں	تو کہاں (مفید ہوگا)

کہ ان پر اچانک آجائے تو بیشک اس کی (کئی) علامتیں تو آہی چکی ہیں پھر جب

توحید کا بیان اور استغفار کا حکم

لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿١٨﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ

لَهُمْ	اِذَا	جَآءَتْهُمْ	ذِكْرٰىهُمْ ﴿١٨﴾	فَاعْلَمْ [1]	اَنَّهٗ	لَاۤ
ان کیلئے	جب	وہ آجائے گی ان پر	ان کا نصیحت ماننا	تو جان لو	کہ	نہیں

قیامت آجائے گی تو ان کا نصیحت ماننا انہیں کہاں مفید ہوگا؟ ○ تو جان لو کہ اللہ کے سوا

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ

اِلٰهَ	اِلَّا	اللّٰهُ	وَ	اسْتَغْفِرْ	لِذَنْۢبِكَ [2]	وَ
کوئی معبود	مگر	اللہ	اور	مغفرت طلب کرو	اپنے (خاص غلاموں) کے گناہوں کی	اور

کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اے حبیب! اپنے خاص غلاموں اور

1 ...... یہاں جاننے سے پہلی بار جاننا نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں جو علم اور یقین رکھتے ہیں اس پر قائم رہیں۔ 2 ...... یہاں آیت میں اگر خطاب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی گناہ ہوا تھا جس کی معافی مانگنے کا فرمایا گیا کیونکہ آپ یقینی طور پر گناہوں سے معصوم ہیں بلکہ یہ اس لئے فرمایا گیا ہے کہ استغفار کے معاملے میں اُمت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرے یا یہاں بظاہر خطاب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے اور مراد آپ کے اہلِ بیت اور خاص غلام ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ آپ اپنے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	مُتَقَلَّبَكُمْ	وَ
مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں (کے گناہوں) کی	اور	اللّٰه	جانتا ہے	تمہارا چلنا پھرنا	اور

عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو اور (اے لوگو!) اللّٰه دن کے وقت تمہارے پھرنے اور

مَثْوٰىكُمْ ﴿١٩﴾ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ لَا نُزِّلَتْ

مَثْوٰىكُمْ ﴿١٩﴾	وَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا [1]	لَوْ لَا	نُزِّلَتْ
تمہارا (آرام کا) ٹھکانہ	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے	کیوں نہیں	اتاری گئی

رات کو تمہارے آرام کرنے کو جانتا ہے ○ اور مسلمان کہتے ہیں: کوئی سورت

جہاد پر مشتمل سورت اترنے پر منافقوں کا حال

سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّ ذُكِرَ فِيْهَا

سُوْرَةٌ	فَاِذَاۤ	اُنْزِلَتْ	سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ	وَّ	ذُكِرَ	فِيْهَا
کوئی سورت	پھر جب	اتاری جاتی ہے	کوئی واضح سورت	اور	ذکر کیا جاتا ہے	اس میں

کیوں نہیں اتاری گئی؟ پھر جب کوئی واضح سورت اتاری جاتی ہے اور اس میں جہاد کا حکم

الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ

الْقِتَالُ	رَاَيْتَ	الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	يَّنْظُرُوْنَ
جہاد (کا)	(تو) تم دیکھو گے	ان لوگوں کو جن کے دلوں میں	بیماری (ہے)	وہ دیکھتے ہیں

دیا جاتا ہے تو تم ان لوگوں کو دیکھو گے جن کے دلوں میں بیماری ہے کہ تمہاری طرف

اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿٢٠﴾ ۚ

اِلَيْكَ	نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ	مِنَ الْمَوْتِ	فَاَوْلٰى	لَهُمْ ﴿٢٠﴾
تمہاری طرف	(جیسے اس کا) دیکھنا جس پر چھائی ہوئی ہو	موت	تو بہتر تھا	ان کے لیے

ایسے دیکھتے ہیں جیسے وہ دیکھتا ہے جس پر موت چھائی ہوئی ہو تو ان کے لئے بہتر تھا ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اہلِ بیت اور خاص غلاموں کے گناہوں کی مغفرت طلب فرمائیں۔

1 ...... ایمان والے راہِ خدا میں جہاد کے بے پناہ شوق کی بنا پر کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں اترتی جس میں جہاد کا حکم ہو تا کہ ہم جہاد کریں، یہی بات منافق بھی کہہ دیا کرتے تھے، پھر جب کوئی واضح، قطعی حکمِ جہاد والی سورت نازل ہو جاتی تو منافقین خوف اور بزدلی کا مظاہرہ کرتے اور حکمِ الٰہی پر عمل کرنے سے جی چراتے تھے۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں منافقوں کا حال بیان کرکے انہیں نصیحت کی گئی ہے۔

اللہ پر ایمان کا تقاضا

طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۟ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۟ فَلَوْ صَدَقُوا

طَاعَةٌ	وَّ	قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ	فَاِذَا	عَزَمَ	الْاَمْرُ	فَلَوْ	صَدَقُوا
فرمانبرداری کرنا	اور	اچھی بات کہنا	پھر جب	قطعی ہوگیا	(جہاد کا) حکم	تو اگر	وہ سچے رہتے

فرمانبرداری کرنا اور اچھی بات کہنا، پھر جب (جہاد کا) حکم قطعی ہوگیا تو اگر اللہ سے

اسلامی جہاد کو سببِ فساد کہنے والوں کو جواب

اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ

اللّٰهَ	لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ ﴿٢١﴾	فَهَلْ	عَسَيْتُمْ	اِنْ
اللہ (سے)	(تو) ضرور وہ ہوتا	بہتر	ان کیلئے	تو کیا	تم قریب ہو	اگر

سچے رہتے تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا ○ تو کیا تم اس بات کے قریب ہو کہ اگر

تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾

تَوَلَّيْتُمْ	اَنْ	تُفْسِدُوْا [1]	فِي الْاَرْضِ	وَ	تُقَطِّعُوْٓا	اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾
تم حکومت حاصل کرلو	کہ	تم فساد پھیلاؤ	زمین میں	اور	کاٹ دو	اپنے رشتے

تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو ○

منافقین پر لعنتِ الٰہی اور اس کا اثر

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى

اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	فَاَصَمَّهُمْ	وَ	اَعْمٰٓى
یہ لوگ	وہ ہیں جو	لعنت کی ان پر	اللہ (نے)	تو بہرا کردیا انہیں	اور	اندھی کردیں

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو اللہ نے انہیں بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں

منافق قرآن میں تدبر نہیں کرسکتے

اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ

اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ	الْقُرْاٰنَ	اَمْ	عَلٰى قُلُوْبٍ
ان کی آنکھیں	تو کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے	قرآن (میں)	یا، بلکہ	دلوں پر

اندھی کردیں ○ تو کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ بلکہ دلوں پر

[1]......جب منافقوں کو مشرکوں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا گیا تو یہ کہنے لگے کہ ہم مشرکوں کے خلاف جہاد کیسے کریں کیونکہ انسانوں کو قتل کرنا زمین میں فساد پھیلانا ہے، نیز عرب والے ہمارے رشتہ دار ہیں تو ان سے جنگ کرکے انہیں قتل کرنا رشتے داری کو توڑ دینا ہے اور یہ کوئی اچھے کام نہیں ہیں۔ ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ فی زمانہ بھی اسلام کے دشمن اسلامی جہاد پر اسی طرح کے اعتراضات کرتے ہیں، ان کے اعتراضات اسلام دشمنی کے سوا کچھ نہیں۔

ایمان سے کفر کی طرف پلٹنے والے شیطان کے شکار ہیں

اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ [1]	اِنَّ	الَّذِیْنَ [2]	ارْتَدُّوْا	عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	مَا
ان کے تالے (لگے ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو	پلٹ گئے	اپنی پیٹھوں پر	(اس کے) بعد	کہ

ان کے تالے لگے ہوئے ہیں ○ بیشک وہ لوگ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے اس کے بعد کہ

تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى

تَبَیَّنَ	لَهُمُ	الْهُدٰى	الشَّیْطٰنُ	سَوَّلَ [3]	لَهُمْ	وَ	اَمْلٰى
واضح ہوچکی تھی	ان کیلئے	ہدایت	شیطان	اس نے دھوکا دیا	ان کو	اور	امید دلائی

ان کیلئے ہدایت بالکل واضح ہوچکی تھی شیطان نے انہیں فریب دیا اور انہیں

منافقوں کے ایمان سے کفر کی طرف پھرنے کا سبب

لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا

لَهُمْ ﴿۲۵﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْا	لِلَّذِیْنَ	كَرِهُوْا
ان کو	یہ	(اس) لیے کہ وہ	انہوں نے کہا	ان لوگوں سے جنہوں نے	ناپسند کیا

(لمبی لمبی) امیدیں دلائیں ○ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کردہ کو

مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَ

مَا	نَزَّلَ	اللّٰهُ	سَنُطِیْعُكُمْ	فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ	وَ
(اسے) جو	نازل کیا	اللہ (نے)	عنقریب ہم اطاعت کریں گے تمہاری	کسی کام میں	اور

ناپسند کرنے والوں سے کہا: کسی کام میں ہم تمہاری اطاعت کریں گے اور

موت کے وقت منافقوں کا عبرتناک حال اور اس کا سبب

اللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ

اللّٰهُ	یَعْلَمُ	اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾	فَكَیْفَ	اِذَا	تَوَفَّتْهُمُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ
اللہ	جانتا ہے	ان کی چھپی باتیں	تو کیسا (ہوگا)	جب	روح قبض کریں گے ان کی	فرشتے

اللہ ان کی چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے ○ تو ان کا کیسا حال ہوگا جب فرشتے ان کے منہ

1 ...... دل پر قفل لگ جانے سے مراد دل کا سخت اور بے حس ہوجانا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل کسی صورت نصیحت قبول نہیں کرتا۔

2 ...... اس آیت میں اہلِ کتاب کے ان کفار کا حال بیان کیا گیا ہے جنہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچانا، آپ کی نعت وصفت اپنی کتاب میں دیکھی، پھر جاننے پہچاننے کے باوجود کفر اختیار کیا اور ایک قول یہ ہے کہ ان لوگوں سے مراد منافق ہیں جو ایمان لاکر کفر کی طرف پھر گئے۔

3 ...... شیطان کا فریب یہ تھا کہ اس نے برے اعمال کو ان کی نظر میں ایسا مزین کر دیا کہ وہ انہیں اچھا سمجھنے لگے۔

منافقوں کا گھمنڈ اور ان کی پہچان کروانے سے متعلق مشیتِ الٰہی

يَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَاَدۡبَارَهُمۡ ۝٢٧ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ

بِاَنَّهُمُ	ذٰلِكَ	اَدۡبَارَهُمۡ ۝٢٧	وَ	وُجُوۡهَهُمۡ	يَضۡرِبُوۡنَ
(اس) لیے کہ وہ	یہ	ان کی پیٹھوں (پر)	اور	ان کے چہروں	ضربیں مارتے ہوئے

اور ان کی پیٹھوں پر ضربیں مارتے ہوئے ان کی روح قبض کریں گے ○ یہ اس لیے ہے کہ

اتَّبَعُوۡا مَاۤ اَسۡخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوۡا

كَرِهُوۡا	وَ	اللّٰهَ	اَسۡخَطَ[1]	مَاۤ	اتَّبَعُوۡا
انہوں نے پسند نہ کیا	اور	اللہ (کو)	ناراض کر دیا	(اس بات کی) جس نے	انہوں نے پیروی کی

انہوں نے اللہ کو ناراض کرنے والی بات کی پیروی کی اور انہوں نے اللہ کی خوشنودی کو

رِضۡوَانَهٗ فَاَحۡبَطَ اَعۡمَالَهُمۡ ۝٢٨ ع اَمۡ حَسِبَ

حَسِبَ	اَمۡ	اَعۡمَالَهُمۡ ۝٢٨	فَاَحۡبَطَ	رِضۡوَانَهٗ[2]
گمان کر لیا	کیا	ان کے اعمال	تو اس نے ضائع کر دیئے	اس کی خوشنودی (کو)

پسند نہ کیا تو اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے ○ کیا جن کے دلوں میں

الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ اَنۡ لَّنۡ يُّخۡرِجَ

لَّنۡ يُّخۡرِجَ	اَنۡ	مَّرَضٌ	الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ
ہرگز ظاہر نہ کرے گا	کہ	بیماری (ہے)	ان لوگوں نے جن کے دلوں میں

بیماری ہے وہ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اللہ ان کے چھپے ہوئے بغض و کینے کو

اللّٰهُ اَضۡغَانَهُمۡ ۝٢٩ وَلَوۡ نَشَآءُ لَاَرَيۡنٰكَهُمۡ

لَاَرَيۡنٰكَهُمۡ	نَشَآءُ	لَوۡ	وَ	اَضۡغَانَهُمۡ ۝٢٩	اللّٰهُ
(تو) ضرور دکھا دیتے تمہیں وہ منافقین	ہم چاہتے	اگر	اور	ان کے بغض و کینے	اللہ

ظاہر نہ فرمائے گا ○ اور اگر ہم چاہتے تو تمہیں وہ منافقین دکھا دیتے

[1]...... اللہ تعالٰی کو ناراض کرنے والی بات سے مراد لوگوں کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں جانے سے روکنا اور کافروں کی مدد کرنا ہے۔ یا وہ بات تورات کے ان مضامین کو چھپانا ہے جن میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر ہے۔

[2]...... یہاں اللہ تعالٰی کی خوشنودی سے مراد ایمان وطاعت، مسلمانوں کی مدد اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا ہے۔

فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ

فَلَعَرَفْتَهُمْ	بِسِيْمٰهُمْ	وَ	لَتَعْرِفَنَّهُمْ	فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ (1)
توضرور تم پہچان لیتے انہیں	ان کی نشانی سے	اور	ضرور تم پہچان لوگے انہیں	گفتگو کے انداز میں

توتم انہیں ان کی صورت سے پہچان لیتے اور ضرور تم انہیں گفتگو کے انداز میں پہچان لوگے

وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى

وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ	اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾	وَ	لَنَبْلُوَنَّكُمْ	حَتّٰى
اور	اللہ	جانتا ہے	تمہارے اعمال	اور	ضرور ہم آزمائیں گے تمہیں	یہاں تک کہ

اور اللہ تمہارے اعمال جانتا ہے ○ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ

نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ ۙ وَ نَبْلُوَاۡ

نَعْلَمَ (2)	الْمُجٰهِدِیْنَ	مِنْكُمْ	وَ	الصّٰبِرِیْنَ	وَ	نَبْلُوَاۡ
دیکھ لیں	جہاد کرنے والوں (کو)	تم میں سے	اور	صبر کرنے والوں (کو)	اور	ہم آزمالیں

ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو دیکھ لیں اور تمہاری خبریں

اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا

اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا
تمہاری خبریں	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	انہوں نے روکا

آزمالیں ○ بیشک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے

عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ

عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	شَآقُّوا	الرَّسُوْلَ	مِنْۢ بَعْدِ
اللہ کی راہ سے	اور	مخالفت کی	رسول (کی)	(اس کے) بعد

روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد کہ

مسلمانوں کی جہاد کے ذریعے آزمائش

منافقین اور کفار کو تنبیہ

1...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منافقوں کو ان کی صورت، باتوں اور اندازِ کلام سے پہچان لیا کرتے تھے اور یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کیے جانے والے کثیر علوم میں سے علم کی ایک قسم ہے۔

2...... اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ سے ہی ہر شخص کے اعمال و افعال کا علم رکھتا ہے اور یہاں علم سے مراد ظہور ہے یعنی جو چیز پہلے سے ہی اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہو جائے۔

مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰىۙ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ

مَا	تَبَیَّنَ	لَهُمُ	الْهُدٰى	لَنْ یَّضُرُّوا	اللّٰهَ
کہ	ظاہر ہوچکی تھی	ان کے لئے	ہدایت	وہ ہرگز نقصان نہ پہنچاسکیں گے	اللہ (کو)

ان کیلئے ہدایت بالکل ظاہر ہوچکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان

شَیْــٴًـاؕ وَ سَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ (۳۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

شَیْــٴًـا	وَ	سَیُحْبِطُ	اَعْمَالَهُمْ (۳۲)	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ
کچھ	اور	عنقریب وہ برباد کردے گا	ان کے اعمال	اے	وہ لوگو جو

نہیں پہنچاسکیں گے اور بہت جلد اللہ ان کے اعمال برباد کردے گا ○ اے ایمان

اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا

اٰمَنُوْۤا	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوا	الرَّسُوْلَ	وَ	لَا تُبْطِلُوْۤا [1]
ایمان لائے	تم حکم مانو	اللہ (کا)	اور	حکم مانو	رسول (کا)	اور	باطل نہ کرو

والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال

اَعْمَالَكُمْ (۳۳) اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

اَعْمَالَكُمْ (۳۳)	اِنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	ثُمَّ
اپنے اعمال	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	پھر

باطل نہ کرو ○ بیشک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر

مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (۳۴)

مَاتُوْا	وَ	هُمْ	كُفَّارٌ	فَلَنْ یَّغْفِرَ [2]	اللّٰهُ	لَهُمْ (۳۴)
وہ مرگئے	اور	وہ	کافر (تھے)	توہرگز مغفرت نہ فرمائے گا	اللہ	ان کی

کافر ہی مرگئے تو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا ○

1 ...... عمل کو باطل کرنا ممنوع ہے، لہٰذا ان تمام افعال سے بچنا ضروری ہے جن کی وجہ سے اعمال باطل ہوجاتے ہیں جیسے کفر و شرک کرنا، مسلمان ہونے کے بعد دینِ اسلام چھوڑ دینا، منافقت اختیار کرنا، رضائے الٰہی کی بجائے کسی اور غرض سے عمل کرنا اور نیک عمل شروع کرکے اسے قصداً فاسد کردینا وغیرہ۔

2 ...... اُخروی نجات کے لئے ایمان پر خاتمہ ضروری ہے اور جس کی موت حالتِ کفر میں ہوئی اس کی کسی صورت مغفرت نہ ہوگی۔ ہمارے بزرگانِ دین لمحہ لمحہ نیک اعمال میں گزارنے کے باوجود ایمان پر خاتمے کے لئے بہت فکر مند رہتے تھے، ہمیں بھی ایمان پر خاتمے کی فکر کرنی چاہئے۔

کفار سے مقابلے میں بزدلی دکھانے کی ممانعت

فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَ اللّٰهُ

فَلَا تَهِنُوْا (1)	وَ	تَدْعُوْۤا	اِلَى السَّلْمِ	وَ	اَنْتُمُ	الْاَعْلَوْنَ	وَ	اللّٰهُ
تو تم سستی نہ کرو	اور	(نہ) بلاؤ	صلح کی طرف	اور	تم	غالب ہوگے	اور	اللہ

تو تم سستی نہ کرو اور خود صلح کی طرف دعوت نہ دو اور تم ہی غالب ہوگے اور اللہ

دنیا کی ناپائیداری کا بیان اور ایمان و تقویٰ کی فضیلت

مَعَكُمْ وَ لَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

مَعَكُمْ	وَ	لَنْ يَّتِرَكُمْ	اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾	اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
تمہارے ساتھ (ہے)	اور	وہ ہرگز نقصان نہ دے گا تمہیں	تمہارے اعمال (میں)	دنیا کی زندگی صرف

تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا ○ دنیا کی زندگی تو یہی

لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا

لَعِبٌ	وَّ	لَهْوٌ	وَ	اِنْ	تُؤْمِنُوْا	وَ	تَتَّقُوْا
کھیل	اور	تماشا (ہے)	اور	اگر	تم ایمان لاؤ	اور	پرہیز گاری کرو

کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو

يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَ لَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾

يُؤْتِكُمْ	اُجُوْرَكُمْ	وَ	لَا يَسْـَٔلْكُمْ (2)	اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾
(تو) وہ دے گا تمہیں	تمہارے ثواب	اور	نہیں مانگے گا تم سے	تمہارے مال

تو وہ تمہیں تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور کچھ تم سے تمہارے مال نہ مانگے گا ○

بندوں کی آزمائش میں کرمِ الٰہی

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ

اِنْ	يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا	فَيُحْفِكُمْ	تَبْخَلُوْا	وَ
اگر	اللہ طلب کرے تم سے وہ مال	پھر وہ زیادہ طلب کرے تم سے	(تو) تم بخل کروگے	اور

اگر اللہ تم سے تمہارے مال طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تو تم بخل کروگے اور

1...... اس آیت میں بطورِ خاص صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے خطاب ہے اور عمومی طور پر تمام مسلمانوں کے لئے بھی یہی احکام ہیں کہ وہ دشمنانِ اسلام سے مقابلہ کرنے میں سستی نہ کریں اور نہ ہی کمزوری دکھائیں اور انہیں خود صلح کی دعوت نہ دیں کہ اس میں ذلت کا پہلو ہے۔ 2...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی تم سے تمہارے تمام اموال طلب نہیں کرے گا، یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالٰی تم سے اپنی حاجت وضرورت کے لئے مال طلب نہیں کرے گا کیونکہ اللہ تعالٰی غنی اور بے نیاز ہے۔ زکوٰۃ وصدقات وغیرہ میں جو مال خرچ کرنے کا حکم دیا گیا اس میں بھی بندوں ہی کا فائدہ ہے کہ وہ اس پر ثواب پائیں گے۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے میں بخل کرنے والوں کی مذمت اور انہیں تنبیہ

يُخۡرِجۡ اَضۡغَانَكُمۡ ﴿٣٧﴾ هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ تُدۡعَوۡنَ

يُخۡرِجۡ	اَضۡغَانَكُمۡ ﴿٣٧﴾	هٰۤاَنۡتُمۡ	هٰۤؤُلَآءِ	تُدۡعَوۡنَ
وہ (بخل) ظاہر کردے گا	تمہارے دلوں کے کھوٹ	ہاں ہاں تم ہو	یہ لوگ	تمہیں بلایا جاتا ہے

وہ بخل تمہارے دلوں کے کھوٹ کو ظاہر کردے گا○ ہاں ہاں یہ تم ہو جو بلائے جاتے ہو

لِتُنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنۡكُمۡ مَّنۡ یَّبۡخَلُ ۚ وَ مَنۡ

لِتُنۡفِقُوۡا	فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ	فَمِنۡكُمۡ	مَّنۡ	یَّبۡخَلُ (1)	وَ	مَنۡ
تاکہ تم خرچ کرو	اللہ کی راہ میں	تو تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	بخل کرتا ہے	اور	جو

تاکہ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو

یَّبۡخَلۡ فَاِنَّمَا یَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ الۡغَنِیُّ

یَّبۡخَلۡ	فَاِنَّمَا یَبۡخَلُ	عَنۡ نَّفۡسِهٖ	وَ	اللّٰهُ	الۡغَنِیُّ
بخل کرتا ہے	تو وہ بخل کرتا ہے صرف	اپنی جان سے	اور	اللہ	بے نیاز (ہے)

بخل کرے وہ اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے

وَ اَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ ۚ وَ اِنۡ تَتَوَلَّوۡا یَسۡتَبۡدِلۡ

وَ	اَنۡتُمُ	الۡفُقَرَآءُ	وَ	اِنۡ	تَتَوَلَّوۡا (2)	یَسۡتَبۡدِلۡ
اور	تم (سب)	محتاج (ہو)	اور	اگر	تم منہ پھیرو گے	(تو اللہ) بدل دے گا

اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم منہ پھیرو گے تو وہ تمہارے سوا

قَوۡمًا غَیۡرَكُمۡ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَكُمۡ ﴿٣٨﴾ ع

قَوۡمًا	غَیۡرَكُمۡ	ثُمَّ	لَا یَكُوۡنُوۡۤا	اَمۡثَالَكُمۡ ﴿٣٨﴾
(دوسرے) لوگ	تمہارے سوا	پھر	وہ نہ ہوں گے	تم جیسے

اور لوگ بدل دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ○

1..... بخل کے لغوی معنی ہیں "کنجوسی" اور اصطلاح میں جہاں خرچ کرنا شرعاً، عادتاً یا مروّتاً لازم ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل کہلاتا ہے۔ بخل کے بہت سے دینی اور دنیاوی نقصانات ہیں جن کا سامنا بخل کرنے والے کو ہی کرنا پڑتا ہے، جیسے بخل کرنے والا کامل مومن نہیں بن سکتا اور مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں پا سکتا یونہی بخل آدمی کی بدتر خامی اور ملامت و رسوائی کا ذریعہ ہے، خونریزی اور فساد کی جڑ اور ہلاکت و بربادی کا سبب ہے۔ 2..... اس آیت میں خطاب اگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے ہے تو یہ تبدیلی بالفعل واقع نہیں ہوئی کیونکہ بعد والوں میں سے کوئی بھی صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے افضل نہیں ہے اور شرط کے لیے

آیات: 29 — رکوع: 04

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ

روشن فتح کا فیصلہ فرمادینے کی بشارت اور دیگر بشارتیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّیَغْفِرَ لَكَ

اِنَّا	فَتَحْنَا	لَكَ	فَتْحًا مُّبِیْنًا ﴿۱﴾ (1)	لِّیَغْفِرَ	لَكَ
بیشک	ہم نے فیصلہ فرمادیا	تمہارے لیے	روشن فتح (کا)	تاکہ بخش دے	تمہارے سبب

بیشک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح کا فیصلہ فرمادیا○ تاکہ اللہ تمہارے صدقے

اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ

اللّٰهُ	مَا	تَقَدَّمَ	مِنْ ذَنْۢبِكَ (2)	وَ	مَا	تَاَخَّرَ	وَ	یُتِمَّ
اللہ	جو	پہلے ہوئے	تمہارے اپنوں کے گناہ	اور	جو	پیچھے ہوں گے	اور	پوری کردے

تمہارے اپنوں کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور اپنا انعام

نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَ یَهْدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَنْصُرَكَ

نِعْمَتَهٗ	عَلَیْكَ	وَ	یَهْدِیَكَ	صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ﴿۲﴾	وَّ	یَنْصُرَكَ
اپنی نعمت	تم پر	اور	دکھادے تمہیں	سیدھا راستہ	اور	مدد کرے تمہاری

تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے○ اور اللہ تمہاری

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ضروری نہیں کہ اس کا وقوع بھی ہو اور اگر یہ خطاب منافقین سے ہے تو یہ تبدیلی بالفعل واقع ہوئی اور بعد میں ایسے لوگ آئے جو منافقین جیسے بالکل نہ تھے۔

1 ...... اکثر مفسرین کے نزدیک روشن فتح سے صلحِ حدیبیہ مراد ہے جبکہ بعض مطلق اسلامی فتوحات مراد لیتے ہیں جیسے مکہ، خیبر، حنین، طائف، فارس و روم وغیرہ کی فتوحات۔ یہ فتوحات چونکہ یقینی تھیں اس لئے انہیں ماضی کے صیغہ سے بیان کیا گیا۔

2 ...... یہاں ذَنب کی نسبت بظاہر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہے اور مراد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اپنوں کے اگلے اور پچھلے گناہ ہیں۔

تسکین اطمینان کے ذریعے مسلمانوں کی مدد اور دیگر حکمتیں

اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝٣ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ

اللّٰهُ	نَصْرًا عَزِيْزًا ۝٣	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَنْزَلَ	السَّكِيْنَةَ(1)
اللہ	زبردست مدد	وہی (ہے)	جس نے	اتارا	اطمینان

زبردست مدد فرمائے ○ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں

فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَ

فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ	لِيَزْدَادُوْٓا	اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ	وَ
ایمان والوں کے دلوں میں	تاکہ وہ زیادہ ہو جائیں	اپنے یقین کے ساتھ یقین (میں)	اور

اطمینان اتارا تاکہ ان کے یقین پر یقین میں اضافہ ہو اور

لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝٤ۙ

لِلّٰهِ	جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ۝٤
اللہ ہی کی (ملکیت ہیں)	آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر	اور	ہے	اللہ	علم والا	حکمت والا

آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر اللہ ہی کی ملک ہیں اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

لِّيُدْخِلَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ
تاکہ وہ داخل کردے	ایمان والے مردوں	اور	ایمان والی عورتوں (کو)	باغوں (میں)	بہتی ہیں

تاکہ وہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان باغوں میں داخل فرمادے جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ

مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	وَ	يُكَفِّرَ	عَنْهُمْ
ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	اور	(تاکہ اللہ) مٹادے	ان سے

نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے اور تاکہ اللہ ان کی برائیاں

(1)......اس سے پہلی آیت میں مدد فرمانے کا ذکر ہوا اور اس آیت میں مدد کی صورت بیان کی جارہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی صلح اور امن کے ذریعے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا تاکہ ان کے یقین میں مزید اضافہ ہو جائے اور عقیدہ راسخ ہونے کے باوجود نفس کو اطمینان حاصل ہو اور یہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے جنگ وغیرہ کے دوران ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے۔

سَیِّاٰتِهِمْؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْمًاۙ﴿۵﴾ وَّ

سَیِّاٰتِهِمْ	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عِنْدَ اللّٰهِ	فَوْزًا عَظِیْمًا ﴿۵﴾	وَّ
ان کی برائیاں	اور	ہے	یہ	اللہ کے یہاں	بڑی کامیابی	اور

ان سے مٹادے، اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے ○ اور

یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ وَ

یُعَذِّبَ	الْمُنٰفِقِیْنَ	وَ	الْمُنٰفِقٰتِ	وَ	الْمُشْرِكِیْنَ	وَ
(تاکہ) وہ عذاب دے	منافق مردوں	اور	منافق عورتوں	اور	مشرک مردوں	اور

تاکہ وہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور

الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِؕ عَلَیْهِمْ

الْمُشْرِكٰتِ	الظَّآنِّیْنَ	بِاللّٰهِ	ظَنَّ السَّوْءِ[1]	عَلَیْهِمْ
مشرک عورتوں (کو)	(جو) گمان کرنے والے (ہیں)	اللہ پر	برا گمان	انہی پر (ہے)

مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ پر برا گمان کرتے ہیں بری گردش

دَآىٕرَةُ السَّوْءِۚ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ

دَآىٕرَةُ السَّوْءِ[2]	وَ	غَضِبَ	اللّٰهُ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَعَنَهُمْ	وَ	اَعَدَّ
بری گردش	اور	غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	اور	لعنت کی ان پر	اور	تیار کی

انہیں پر ہے اور اللہ نے اُن پر غضب فرمایا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لیے

لَهُمْ جَهَنَّمَؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۶﴾ وَ لِلّٰهِ

لَهُمْ	جَهَنَّمَ	وَ	سَآءَتْ	مَصِیْرًا ﴿۶﴾	وَ	لِلّٰهِ
ان کے لئے	جہنم	اور	وہ کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	اور	اللہ ہی کی (ملکیت ہیں)

جہنم تیار فرمائی اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اور آسمانوں

عظمت وشانِ الٰہی

1 ......منافقوں کا اللہ تعالٰی پر برا گمان یہ تھا کہ اللہ تعالٰی اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اہلِ ایمان کی مدد نہ فرمائے گا اور انہیں مکہ سے مدینہ کی طرف سلامتی کے ساتھ نہیں لوٹائے گا۔ اللہ تعالٰی کے بارے میں بدگمانیوں کا شکار ہونا منافقوں کا طرزِ عمل اور حرام فعل ہے، مسلمانوں کو ایسے خیالات سے بچتے ہوئے ہر حال میں اللہ تعالٰی پر بھروسہ اور اس سے حسنِ ظن رکھنا چاہئے۔

2 ......اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے برے گمان کا وبال عذاب اور ہلاکت کی صورت میں انہی پر پڑے گا۔

جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝٧

جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَزِیْزًا	حَكِیْمًا ۝٧
آسمانوں اور زمین کے سب لشکر	اور	ہے	اللہ	عزت والا	حکمت والا

اور زمین کے سب لشکر اللہ ہی کی ملکیت میں ہیں اور اللہ عزت والا، حکمت والا ہے ○

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام و مرتبہ

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًاۙ ۝٨

اِنَّاۤ	اَرْسَلْنٰكَ	شَاهِدًا [1]	وَّ	مُبَشِّرًا	وَّ	نَذِیْرًا ۝٨
بیشک	ہم نے بھیجا تمہیں	گواہ	اور	خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا (بناکر)

بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ○

بعثت کے تین مقاصد

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَ

لِّتُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	وَ	تُعَزِّرُوْهُ	وَ
تاکہ (اے لوگو) تم ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	اور	تعظیم کرو اس (رسول) کی	اور

تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر

بیعتِ رضوان کرنے والوں کی فضیلت اور ذمہ داری

تُوَقِّرُوْهُؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۝٩ اِنَّ

تُوَقِّرُوْهُ [2]	وَ	تُسَبِّحُوْهُ	بُكْرَةً	وَّ	اَصِیْلًا ۝٩	اِنَّ
توقیر کرو اس کی	اور	تم پاکی بیان کرو اس (اللہ) کی	صبح	اور	شام	بیشک

کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو ○ بیشک

الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَؕ یَدُ اللّٰهِ

الَّذِیْنَ	یُبَایِعُوْنَكَ	اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ	اللّٰهَ	یَدُ اللّٰهِ
وہ لوگ جو	بیعت کرتے ہیں تمہاری	وہ بیعت کرتے ہیں صرف	اللہ (کی)	اللہ کا ہاتھ

جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر

[1]......اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شاہد و گواہ بنایا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بروزِ قیامت اپنی امت کے اعمال و احوال اور انبیاء کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔ نیز شاہد کا ایک معنی مشاہدہ کرنے والا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ مرتبہ بھی عطا فرمایا ہے کہ اُمت کے تمام اعمال و احوال کا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشاہدہ فرماتے ہیں، جیسا کہ خود فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھا دی تو میں اسے اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (کنز العمال، ۶/۱۸۹، الجزء الحادی عشر، الحدیث: ۳۱۹۶۸) [2]......اکثر مفسرین کے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ

فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ	فَمَنْ	نَّكَثَ	فَاِنَّمَا يَنْكُثُ	عَلٰى نَفْسِهٖ
ان کے ہاتھوں پر (ہے)	تو جس نے	عہد توڑا	تو وہ عہد توڑتا ہے صرف	اپنی جان کے خلاف

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا تو وہ اپنی جان کے خلاف ہی عہد توڑتا ہے

وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ

وَ	مَنْ	اَوْفٰى	بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ	اللّٰهَ	فَسَيُؤْتِيْهِ
اور	جس نے	پورا کیا	(اس) کو جس پر اس نے عہد کیا	اللہ (سے)	تو عنقریب اللہ دے گا اسے

اور جس نے اللہ سے کئے ہوئے اپنے عہد کو پورا کیا تو بہت جلد اللہ اسے

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٠﴾ ع سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٠﴾	سَيَقُوْلُ[1]	لَكَ	الْمُخَلَّفُوْنَ	مِنَ الْاَعْرَابِ
عظیم ثواب	اب کہیں گے	تم سے	پیچھے رہ جانے والے	دیہاتیوں میں سے

عظیم ثواب دے گا ○ پیچھے رہ جانے والے دیہاتی اب تم سے کہیں گے کہ

شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ

شَغَلَتْنَآ	اَمْوَالُنَا	وَ	اَهْلُوْنَا	فَاسْتَغْفِرْ
مشغول رکھا ہمیں	ہمارے مالوں	اور	ہمارے گھر والوں (نے)	تو آپ مغفرت کی دعا کر دیں

ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے مشغول رکھا تو آپ ہمارے لئے

لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ قُلْ

لَنَا	يَقُوْلُوْنَ	بِاَلْسِنَتِهِمْ	مَّا	لَيْسَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	قُلْ
ہمارے لئے	وہ کہتے ہیں	اپنی زبانوں سے	(وہ بات) جو	نہیں ہے	ان کے دلوں میں	تم کہو

مغفرت کی دعا کر دیں، وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ تم فرماؤ

منافقوں سے متعلق غیبی خبر اور ان کا جواب

ع ۹

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نزدیک اس آیت میں تعظیم و توقیر کا حکم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہے۔

[1]...... جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حدیبیہ کے سال عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ فرمایا تو قریبی گاؤں والے اور دیہاتی آپ کے ساتھ نہ گئے اور کام کا بہانہ بنا کر وہیں رہ گئے اور حقیقت میں ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں، مسلمان ان سے بچ کر واپس نہ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے معاملہ ان کے گمان کے بالکل برخلاف ہوا اور اس آیت میں ان لوگوں کی معذرت سے متعلق غیبی خبر دی گئی جو ہو بہو پوری ہوئی۔

فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ

فَمَنْ	يَّمْلِكُ (1)	لَكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	اِنْ	اَرَادَ
تو کون	اختیار رکھتا ہے	تمہارے لئے	اللہ سے (کے مقابلہ میں)	کسی چیز (کا)	اگر	وہ ارادہ کرے

اگر اللہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا وہ تمہاری بھلائی کا

بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًاؕ بَلْ كَانَ

بِكُمْ	ضَرًّا	اَوْ	اَرَادَ	بِكُمْ	نَفْعًا	بَلْ	كَانَ
تمہارے ساتھ	نقصان (کا)	یا	وہ ارادہ کرے	تمہارے ساتھ	بھلائی (کا)	بلکہ	ہے

ارادہ فرمائے تو اللہ کے مقابلے میں کون تمہارے لئے کسی چیز کا اختیار رکھتا ہے؟ بلکہ اللہ

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ

اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾	بَلْ	ظَنَنْتُمْ	اَنْ
اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خبردار	بلکہ	تم نے گمان کرلیا	یہ کہ

تمہارے کاموں سے خبردار ہے ○ بلکہ تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ

لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّ

لَّنْ يَّنْقَلِبَ	الرَّسُوْلُ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ (2)	اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ	اَبَدًا	وَّ
ہرگز واپس نہ آئیں گے	رسول	اور	ایمان والے	اپنے گھر والوں کی طرف	کبھی	اور

رسول اور مسلمان ہرگز کبھی اپنے گھر والوں کی طرف واپس نہ آئیں گے اور

زُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَ

زُيِّنَ	ذٰلِكَ	فِيْ قُلُوْبِكُمْ	وَ	ظَنَنْتُمْ	ظَنَّ السَّوْءِ	وَ
خوبصورت بنادیا گیا	یہ (گمان)	تمہارے دلوں میں	اور	تم نے گمان کیا	برا گمان	اور

یہ بات تمہارے دلوں میں بڑی خوبصورت بنادی گئی تھی اور تم نے (یہ) بہت برا گمان کیا تھا اور

(1)...... کسی کو ضرر اور نفع پہنچانے کا حقیقی اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے: جسے وہ ضرر پہنچانا چاہے اسے کوئی اس کے ضرر سے نہیں بچا سکتا اور جسے وہ نفع پہنچانا چاہے تو اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا، لہٰذا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کے معاملے میں ان کے حکم کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے دنیا کے نفع و نقصان کا خوف نہیں کرنا چاہئے۔ (2)...... عمرہ کے اس سفر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جانے والے تمام حضرات کو اللہ تعالیٰ نے ''مومنون'' فرمایا، گویا ان صحابہ کا ایمان خدائی گواہی سے ثابت ہے۔

توحید و رسالت پر ایمان نہ لانے والے کے لیے وعید

كُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَ مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

كُنْتُمْ	قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾	وَ	مَنْ	لَّمْ یُؤْمِنْۢ	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
تم تھے	ہلاک ہونے والے لوگ	اور	جو	ایمان نہ لایا	اللہ اور اس کے رسول پر

تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے ○ اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے

فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَعِیْرًا ﴿۱۳﴾ وَ لِلّٰهِ

فَاِنَّاۤ	اَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِیْنَ	سَعِیْرًا ﴿۱۳﴾	وَ	لِلّٰهِ
تو بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہے	کافروں کے لیے	بھڑکتی آگ	اور	اللہ ہی کے لیے (ہے)

تو بیشک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے ○ اور آسمانوں

اللہ تعالیٰ کی شانِ مالکیت اور مغفرت و عذاب سے متعلق مشیتِ الٰہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	یَغْفِرُ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ	یُعَذِّبُ
آسمانوں اور زمین کی سلطنت	وہ بخش دیتا ہے	(اس) کو جسے	وہ چاہتا ہے	اور	عذاب دیتا ہے

اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے، جس کی چاہے مغفرت فرمائے اور جسے چاہے

مَنْ یَّشَآءُؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۴﴾ سَیَقُوْلُ

مَنْ	یَّشَآءُ (1)	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا ﴿۱۴﴾ (2)	سَیَقُوْلُ
جسے	وہ چاہتا ہے	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اب کہیں گے

عذاب دے اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے ○ جب

غزوۂ خیبر کے لیے روانگی کے وقت منافقوں کے بارے میں غیبی خبر

الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا

الْمُخَلَّفُوْنَ	اِذَا	انْطَلَقْتُمْ	اِلٰى مَغَانِمَ	لِتَاْخُذُوْهَا	ذَرُوْنَا
پیچھے رہ جانے والے	جب	تم چلو گے	غنیمتوں کی طرف	تاکہ تم حاصل کرو انہیں	چھوڑ دو ہمیں

تم غنیمتیں حاصل کرنے کیلئے ان کی طرف چلو گے تو پیچھے رہ جانے والے کہیں گے: ہمیں بھی

1..... گناہگار مسلمان کی مغفرت فرما دینا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اسے عذاب دینا اس کا عدل ہے، اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔

2..... اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر حاوی اور عذاب کے مقابلے میں مغفرت زیادہ ہے لیکن اس کی وجہ سے نیک اعمال چھوڑ دینا اور نافرمانیوں میں مبتلا ہو جانا بہت بڑی نادانی ہے۔ نیز توحید و رسالت پر صحیح طریقے سے ایمان لانا اور ایمان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی مغفرت حاصل ہونے کے بنیادی اور اصولی ذرائع ہیں، انہیں اختیار کرنے کے بعد اس کے فضل کی امید رکھنی اور اس کے عدل سے ڈرنا چاہئے۔

نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ

نَتَّبِعْكُمْ	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يُّبَدِّلُوْا	كَلٰمَ اللّٰهِ [1]	قُلْ
(تاکہ) ہم پیچھے آئیں تمہارے	وہ چاہتے ہیں	کہ	بدل دیں	اللّٰه کا کلام	تم کہو

اپنے پیچھے آنے دو۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللّٰه کا کلام بدل دیں۔ تم فرماؤ:

لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ

لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا	كَذٰلِكُمْ	قَالَ	اللّٰهُ	مِنْ قَبْلُ	فَسَيَقُوْلُوْنَ
تم ہرگز پیچھے نہ آؤ ہمارے	اسی طرح	فرمادیا	اللّٰه (نے)	پہلے سے	تو اب وہ کہیں گے

ہرگز ہمارے پیچھے نہ آؤ۔ اللّٰه نے پہلے سے اسی طرح فرمادیا ہے، تو اب کہیں گے:

بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۱۵ قُلْ

بَلْ	تَحْسُدُوْنَنَا	بَلْ	كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ	اِلَّا	قَلِيْلًا ۝۱۵	قُلْ
بلکہ	تم حسد کرتے ہو ہم سے	بلکہ	وہ (منافق) نہ سمجھتے تھے	مگر	تھوڑی (بات)	تم کہو

بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ وہ منافق بہت تھوڑی بات سمجھتے ہیں ○ پیچھے رہ جانے والے

لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ

لِّلْمُخَلَّفِيْنَ	مِنَ الْاَعْرَابِ	سَتُدْعَوْنَ	اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ [2]
پیچھے رہ جانے والوں سے	دیہاتیوں میں سے	عنقریب تمہیں بلایا جائے گا	ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف

دیہاتیوں سے فرماؤ: عنقریب تمہیں ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلایا جائے گا

تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ

تُقَاتِلُوْنَهُمْ	اَوْ	يُسْلِمُوْنَ	فَاِنْ	تُطِيْعُوْا	يُؤْتِكُمُ
تم لڑو گے ان سے	یا	وہ مسلمان ہوجائیں گے	پھر اگر	تم فرمانبرداری کرو گے	(تو) دے گا تمہیں

تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہوجائیں گے پھر اگر تم فرمانبرداری کرو گے تو اللّٰه تمہیں

منافقوں کی آزمائش کے لیے ایک کسوٹی

[1]...... یہاں اللّٰه تعالیٰ کے کلام کو بدلنے کا محمل یہ ہے کہ اللّٰه تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ وحی فرمائی تھی کہ خیبر کا مالِ غنیمت حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کے لئے ہے، تو منافق خیبر کا مالِ غنیمت حاصل کرکے اللّٰه تعالیٰ کے اس کلام کو بدلنا چاہتے ہیں۔

[2]...... سخت لڑائی والی قوم سے یمامہ کے رہائشی بنو حنیفہ مراد ہیں جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں اور ان سے جنگ کرنے کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو دعوت دی یا ان سے مراد فارس اور روم کے لوگ ہیں جن سے جنگ کرنے کیلئے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دعوت دی۔

اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ

اللّٰهُ	اَجْرًا حَسَنًا	وَ	اِنْ	تَتَوَلَّوْا	كَمَا	تَوَلَّيْتُمْ	مِّنْ قَبْلُ
اللہ	اچھا ثواب	اور	اگر	تم منہ پھیروگے	جیسے	تم نے منہ پھیرا	(اس سے) پہلے

اچھا ثواب دے گا اور اگر پھر وگے جیسے تم اس سے پہلے پھر گئے تھے

معذوروں کے لئے شرکتِ جہاد سے رخصت

يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱٦﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا

يُعَذِّبْكُمْ	عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱٦﴾	لَيْسَ	عَلَى الْاَعْمٰى	حَرَجٌ [1]	وَّ	لَا
(تو اللہ) عذاب دے گا تمہیں	دردناک عذاب	نہیں ہے	اندھے پر	کوئی تنگی	اور	نہ

تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا ○ اندھے پر کوئی تنگی نہیں اور نہ

اطاعتِ رسول کی فضیلت اور نافرمانی کی وعید

عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۗ وَ مَنْ يُّطِعِ

عَلَى الْاَعْرَجِ	حَرَجٌ	وَّ	لَا	عَلَى الْمَرِيْضِ	حَرَجٌ	وَ	مَنْ	يُّطِعِ
لنگڑے پر	کوئی مضائقہ	اور	نہ	بیمار پر	کوئی حرج	اور	جو	حکم مانے

لنگڑے پر کوئی مضائقہ اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	يُدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا
اللہ اور اس کے رسول (کا)	(تو اللہ) داخل کرے گا اسے	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے

حکم مانے تو اللہ اسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں

النصف ع

الْاَنْهٰرُ ۚ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾

الْاَنْهٰرُ	وَ	مَنْ	يَّتَوَلَّ	يُعَذِّبْهُ	عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾
نہریں	اور	جو	منہ پھیرے	(تو اللہ) عذاب دے گا اسے	دردناک عذاب

بہتی ہیں اور جو پھرے اللہ اسے دردناک عذاب دے گا ○

[1] ......جب اس سے پہلی آیت نازل ہوئی تو اپاہج اور معذور لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا: جہاد سے رہ جانے کی صورت میں نہ اندھے پر کوئی تنگی ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی مضائقہ اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور ان کے لئے جہاد میں حاضر نہ ہونا جائز ہے کیونکہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے اور اس کے حملہ سے بچنے اور بھاگنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس حکم میں بوڑھے، ضعیف اور وہ بیمار بھی داخل ہیں جنہیں چلنا، پھرنا دشوار ہے۔

بیعتِ رضوان میں شریک صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے فضائل

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ

لَقَدْ	رَضِیَ	اللّٰهُ	عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ	اِذْ	یُبَایِعُوْنَكَ (1)
ضرور بیشک	راضی ہوا	اللہ	ایمان والوں سے	جب	وہ بیعت کرتے تھے تمہاری

بیشک اللہ ایمان والوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے

تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ

تَحْتَ الشَّجَرَةِ	فَعَلِمَ	مَا	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	فَاَنْزَلَ	السَّكِیْنَةَ
درخت کے نیچے	تو اللہ جانتا تھا	جو	ان کے دلوں میں (ہے)	تو اس نے اتارا	اطمینان

تمہاری بیعت کررہے تھے تو اللہ کو وہ معلوم تھا جو ان کے دلوں میں تھا تو اس نے ان پر

عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۱۸﴾ وَّ مَغَانِمَ كَثِیْرَةً یَّاْخُذُوْنَهَا

عَلَیْهِمْ	وَ	اَثَابَهُمْ	فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۱۸﴾ (2)	وَّ	مَغَانِمَ كَثِیْرَةً	یَّاْخُذُوْنَهَا
ان پر	اور	انعام دیا انہیں	نزدیک آنے والی فتح (کا)	اور	بہت سی غنیمتیں	وہ لیں گے انہیں

اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا ○ اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ لیں گے

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے غنیمتوں کا وعدۂ الٰہی

وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِیْرَةً

وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَزِیْزًا	حَكِیْمًا ﴿۱۹﴾	وَعَدَكُمُ	اللّٰهُ	مَغَانِمَ كَثِیْرَةً
اور	ہے	اللہ	عزت والا	حکمت والا	وعدہ کیا ہے تم سے	اللہ (نے)	بہت سی غنیمتوں (کا)

اور اللہ عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے

تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَ كَفَّ اَیْدِیَ النَّاسِ

تَاْخُذُوْنَهَا	فَعَجَّلَ	لَكُمْ	هٰذِهٖ	وَ	كَفَّ	اَیْدِیَ النَّاسِ
تم لوگے انہیں	تو اس نے جلد عطا فرمادی	تمہیں	یہ	اور	روک دیئے	لوگوں کے ہاتھ

جو تم حاصل کروگے تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے

1 ...... اس بیعت سے مراد بیعتِ رضوان ہے جو حدیبیہ کے مقام پر ہوئی۔ بیعتِ رضوان میں شرکت کرنے والوں کو کسی تخصیص کے بغیر مومن فرمایا گیا اور رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیعتِ رضوان میں شریک تمام حضرات مخلص مومن تھے اور ان سب سے اللہ تعالیٰ خاص طور پر راضی ہو چکا ہے۔

2 ...... جلد آنے والی فتح سے خیبر کی فتح مراد ہے جو کہ حدیبیہ سے واپسی کے چھ ماہ بعد حاصل ہوئی۔

عَنۡكُمۡ ۚ وَ لِتَكُوۡنَ اٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ يَهۡدِيَكُمۡ

عَنۡكُمۡ (1)	وَ	لِتَكُوۡنَ	اٰيَةً	لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ	وَ	يَهۡدِيَكُمۡ
تم سے	اور	تاکہ وہ (غنیمت) ہو	نشانی	ایمان والوں کے لیے	اور	اللہ دکھائے تمہیں

روک دیئے اور تاکہ ایمان والوں کے لیے نشانی ہو اور تاکہ وہ تمہیں

صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ﴿۲۰﴾ وَّ اُخۡرٰى لَمۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَيۡهَا قَدۡ

صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ﴿۲۰﴾	وَّ	اُخۡرٰى (2)	لَمۡ تَقۡدِرُوۡا	عَلَيۡهَا	قَدۡ
سیدھا راستہ	اور	دوسری (غنیمتوں کا بھی وعدہ کیا)	تم قادر نہ تھے	ان پر	بیشک

سیدھا راستہ دکھائے ○ اور دوسری غنیمتوں کا (بھی وعدہ فرمایا ہے) جن پر تمہیں قدرت نہیں،

اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرًا ﴿۲۱﴾ وَ

اَحَاطَ	اللّٰهُ	بِهَا	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ	قَدِيۡرًا ﴿۲۱﴾	وَ
گھیر رکھا ہے	اللہ (نے)	ان کو	اور	ہے	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا	اور

انہیں اللہ نے گھیر رکھا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ اور

لَوۡ قٰتَلَكُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوَلَّوُا الۡاَدۡبَارَ ثُمَّ

لَوۡ	قٰتَلَكُمُ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	لَوَلَّوُا	الۡاَدۡبَارَ	ثُمَّ
اگر	لڑیں گے تم سے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	(تو) ضرور وہ پھیر جائیں گے	پیٹھیں	پھر

اگر کافر تم سے لڑیں گے تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے پھر

لَا يَجِدُوۡنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيۡرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِىۡ قَدۡ

لَا يَجِدُوۡنَ	وَلِيًّا	وَّ	لَا	نَصِيۡرًا ﴿۲۲﴾	سُنَّةَ اللّٰهِ	الَّتِىۡ	قَدۡ
وہ نہ پائیں گے	کوئی حمایتی	اور	نہ	مددگار	اللہ کا دستور (ہے)	جو	تحقیق

وہ کوئی حمایتی اور مددگار نہ پائیں گے ○ اللہ کا دستور ہے جو

جنگ کی صورت میں کفار کی یقینی شکست کی خبر

اہلِ ایمان کی مدد اور کفار کو ذلیل
کرنا دستورِ الٰہی ہے

1...... لوگوں کے ہاتھ روکنے سے مراد یہ ہے کہ خیبر والوں کے ہاتھ مسلمانوں سے روک دیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا تو وہ افرادی اور حربی قوت زیادہ ہونے کے باوجود مسلمانوں پر فتح حاصل نہ کر سکے۔ یا، یہ مراد ہے کہ مسلمانوں کے اہل و عیال سے لوگوں کے ہاتھ روک دیئے کہ وہ خوفزدہ ہو کر انہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔ 2...... اس سے فارس اور روم کی فتح مراد ہے، اہلِ عرب ان سے جنگ کرنے پر قادر نہ تھے، قبولِ اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں اہلِ فارس اور روم سے جنگ کرنے کی قدرت عطا فرما دی۔ یا، اس سے مکہ کی فتح مراد ہے۔

حدیبیہ میں فضلِ الٰہی

خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلُ ۚۖ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا ﴿۲۳﴾ وَ

وَ	تَبۡدِيۡلًا ﴿۲۳﴾	لِسُنَّةِ اللّٰهِ	لَنۡ تَجِدَ	وَ	مِنۡ قَبۡلُ	خَلَتۡ
اور	تبدیلی	اللہ کے دستور کیلئے	تم ہرگز نہ پاؤ گے	اور	پہلے سے	چلا آرہا ہے

پہلے لوگوں میں گزر چکا ہے اور تم ہرگز اللہ کے دستور میں تبدیلی نہ پاؤ گے ○ اور

هُوَ الَّذِىۡ كَفَّ اَيۡدِيَهُمۡ عَنۡكُمۡ وَاَيۡدِيَكُمۡ عَنۡهُمۡ

عَنۡهُمۡ	اَيۡدِيَكُمۡ	وَ	عَنۡكُمۡ	اَيۡدِيَهُمۡ	كَفَّ	الَّذِىۡ	هُوَ
ان سے	تمہارے ہاتھ	اور	تم سے	ان کے ہاتھ	روک دیئے	جس نے	وہی (ہے)

وہی ہے جس نے وادیٔ مکہ میں کافروں کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ

بِبَطۡنِ مَكَّةَ مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ اَظۡفَرَكُمۡ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	كَانَ	وَ	عَلَيۡهِمۡ	اَظۡفَرَكُمۡ	اَنۡ	مِنۡۢ بَعۡدِ	بِبَطۡنِ مَكَّةَ[1]
اللہ	ہے	اور	ان پر	اس نے قابو دے دیا تمہیں	کہ	(اس کے) بعد	وادیٔ مکہ میں

ان سے روک دیئے حالانکہ اللہ نے تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا اور اللہ

حدیبیہ میں کفارِ مکہ سے جنگ کی اجازت نہ دیئے کی حکمت

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ

وَ	كَفَرُوۡا	الَّذِيۡنَ	هُمُ	بَصِيۡرًا ﴿۲۴﴾	تَعۡمَلُوۡنَ	بِمَا
اور	کفر کیا	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	وہ	دیکھنے والا	تم عمل کرتے ہو	(اس) کو جو

تمہارے کام دیکھتا ہے ○ وہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور

صَدُّوۡكُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ وَالۡهَدۡىَ مَعۡكُوۡفًا اَنۡ

اَنۡ	مَعۡكُوۡفًا	الۡهَدۡىَ	وَ	عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ	صَدُّوۡكُمۡ
(اس سے) کہ	(وہ) رکا ہوا (تھا)	قربانی کے جانور (کو روکا)	اور	مسجد حرام سے	روکا تمہیں

تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو (روکا) اس حال میں کہ

[1]......اہلِ مکہ میں سے 80 ہتھیار بند جوان جبلِ تنعیم سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادہ سے اُترے، مسلمانوں نے انہیں گرفتار کر کے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کر دیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں معاف فرمایا اور چھوڑ دیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہ معاملہ فتح مکہ کے دن ہوا اور اسی سے امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ مکہ مکرمہ صلح سے نہیں بلکہ قوت سے فتح ہوا تھا اور بعض مفسرین کے نزدیک صلح حدیبیہ کے موقع پر ایسا ہوا۔

يَبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَ لَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ

يَبْلُغَ	مَحِلَّهٗ	وَ	لَوْ لَا	رِجَالٌ	مُّؤْمِنُوْنَ	وَ
پہنچ جائے	اپنی قربانی کی جگہ	اور	اگر نہ ہوتے	کچھ مرد	ایمان والے	اور

وہ اپنی قربانی کی جگہ پہنچنے سے رُکے ہوئے تھے اور اگر (مکہ میں) کچھ مسلمان مرد اور

نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ

نِسَآءٌ	مُّؤْمِنٰتٌ [1]	لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ	اَنْ	تَطَـُٔوْهُمْ
کچھ عورتیں	ایمان والیاں	تم نہیں جانتے انہیں	کہ	تم روند ڈالو گے انہیں

مسلمان عورتیں نہ ہوتے جن کی تمہیں خبر نہیں (اور یہ بات نہ ہوتی) کہ تم انہیں روند ڈالو گے

فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ

فَتُصِيْبَكُمْ	مِّنْهُمْ	مَّعَرَّةٌۢ	بِغَيْرِ عِلْمٍ
پھر پہنچے گی تمہیں	ان کی طرف سے	کوئی ناپسندیدہ بات	لاعلمی میں (تو تمہیں کفارِ مکہ سے جہاد کی اجازت دیدیتے)

پھر تمہیں ان کی طرف سے لاعلمی میں کوئی ناپسندیدہ بات پہنچے گی (تو ہم تمہیں کفارِ مکہ سے

لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ

لِيُدْخِلَ	اللّٰهُ	فِيْ رَحْمَتِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	لَوْ
(ان کا بچاؤ اس لیے ہے) کہ داخل کرتا ہے	اللہ	اپنی رحمت میں	جسے	وہ چاہتا ہے	اگر

جہاد کی اجازت دیدیتے۔ ان کا یہ بچاؤ) اس لیے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے جسے چاہتا ہے۔ اگر

تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

تَزَيَّلُوْا	لَعَذَّبْنَا	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا مِنْهُمْ
وہ (مسلمان) ہٹ جاتے (وہاں سے)	(تو) ضرور ہم عذاب دیتے	ان لوگوں کو جنہوں نے	ان میں سے کفر کیا

مسلمان (وہاں سے) ہٹ جاتے تو ہم ضرور ان میں سے کافروں کو

[1]...... ان سے مراد وہ مسلمان مرد اور عورتیں ہیں جو کمزور ہونے کی وجہ سے مدینہ نہیں جا سکے تھے اور مکہ کے وسط میں رہتے تھے۔ ان کی وجہ سے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت نہ دی گئی۔ نیک مسلمانوں کی وجہ سے کفار سے عذاب ٹلا رہا، اس سے معلوم ہوا کہ نیک بندوں کے طفیل بدکاروں سے عذاب ٹل جاتا ہے، نیز یہ معاملہ صرف دنیا میں ہی نہیں بلکہ گناہگار مسلمانوں کو قبر میں بھی نیکوں کے قرب کی برکتیں نصیب ہوتی ہیں اور آخرت میں بھی نصیب ہوں گی۔

کفارِ مکہ کی ہٹ دھرمی اور مسلمانوں پر فضلِ الٰہی کا بیان

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۲۵﴾	اِذْ	جَعَلَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
دردناک عذاب	جب	رکھی	ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا

دردناک عذاب دیتے ○ (اے حبیب! یاد کریں) جب کافروں نے اپنے دلوں میں

فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ

فِیْ قُلُوْبِهِمُ	الْحَمِیَّةَ[1]	حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ	فَاَنْزَلَ
اپنے دلوں میں	ہٹ دھرمی	جاہلیت کی ہٹ دھرمی (جیسی)	تو اتارا

زمانہ جاہلیت کی ہٹ دھرمی جیسی ضد رکھی تو اللہ نے

اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ

اللّٰهُ	سَكِیْنَتَهٗ	عَلٰی رَسُوْلِهٖ	وَ	عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
اللہ (نے)	اپنا اطمینان	اپنے رسول پر	اور	ایمان والوں پر

اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اتارا

وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰی وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ

وَ	اَلْزَمَهُمْ	كَلِمَةَ التَّقْوٰی[2]	وَ	كَانُوْۤا	اَحَقَّ
اور	لازم کر دیا ان پر	پرہیز گاری کا کلمہ	اور	وہ (مسلمان) تھے	زیادہ حق دار

اور پرہیز گاری کا کلمہ ان پر لازم فرما دیا اور مسلمان اس کلمہ کے

بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۲۶﴾ ع

بِهَا	وَ	اَهْلَهَا	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمًا ﴿۲۶﴾
اس (کلمہ) کے	اور	اس کے اہل (تھے)	اور	ہے	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا

زیادہ حق دار اور اس کے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ○

ع ۳ ۹

1 ...... کفارِ مکہ کی ضد یہ تھی کہ انہوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُم کو مکہ میں داخلے اور طوافِ کعبہ سے روکا۔

2 ...... پرہیز گاری کے کلمے سے مراد "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" ہے اور اسے "تقویٰ" کی طرف اس لئے منسوب کیا گیا کہ یہ تقویٰ و پرہیز گاری حاصل ہونے کا سبب ہے۔ پرہیز گاری کا کلمہ لازم کر دینے سے معلوم ہوا کہ ایمان اور اخلاص حدیبیہ میں شریک ہونے والوں سے جدا ہو ہی نہیں سکتا۔ اس میں ان سب کے حسنِ خاتمہ کی یقینی خبر ہے کہ ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُم سے دنیا میں، وفات کے وقت، قبر میں اور حشر میں تقویٰ جدا نہ ہو سکے گا۔

خوابِ رسول کی صداقت

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ

لَقَدْ	صَدَقَ	اللّٰهُ	رَسُوْلَهُ	الرُّءْیَا بِالْحَقِّ (1)
ضرور بیشک	سچ کردکھایا	اللہ (نے)	اپنے رسول (کا)	سچا خواب

بیشک اللہ نے اپنے رسول کا سچا خواب سچ کردیا۔

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۙ

لَتَدْخُلُنَّ	الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ	اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	اٰمِنِیْنَ
ضرور تم داخل ہوگے	مسجد حرام (میں)	اگر	چاہا	اللہ (نے)	امن والے (ہوکر)

اگر اللہ چاہے تو تم ضرور مسجد حرام میں امن وامان سے داخل ہوگے،

مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ

مُحَلِّقِیْنَ	رُءُوْسَكُمْ	وَ	مُقَصِّرِیْنَ	لَا تَخَافُوْنَ
منڈاتے ہوئے	اپنے سروں (کو)	اور	بال ترشواتے ہوئے	تمہیں ڈرنہ ہوگا (کسی کا)

کچھ اپنے سروں کے بال منڈاتے ہوئے اور کچھ بال ترشواتے ہوئے، تمہیں کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ

فَعَلِمَ	مَا	لَمْ تَعْلَمُوْا	فَجَعَلَ	مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ
تو اسے معلوم ہے	جو	تمہیں معلوم نہیں	تو اس نے رکھی ہے	اس (مکہ میں داخلہ) سے پہلے

تو اللہ کو وہ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں تو اس نے مکے میں داخلے سے پہلے

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کا ایک اہم مقصد غلبۂ اسلام

فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ

فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۲۷﴾	هُوَ	الَّذِیْۤ	اَرْسَلَ	رَسُوْلَهُ
ایک نزدیک آنے والی فتح	وہی (اللہ ہے)	جس نے	بھیجا	اپنے رسول (کو)

ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی ہے ○ وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول کو

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے پہلے مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا کہ آپ اپنے اصحاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ مکہ میں امن سے داخل ہوئے اور اصحاب میں سے بعض نے سر کے بال منڈائے اور بعض نے ترشوائے۔ یہ خواب آپ نے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ جب مسلمان حدیبیہ سے صلح کے بعد واپس ہوئے تو منافقین نے مذاق اڑایا، طعنے دیئے اور کہا: اس خواب کا کیا ہوا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی گئی کہ ضرور ایسا ہوگا، چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اوصاف اور ان کی ایک مثال کا بیان

بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ	لِیُظْهِرَهٗ	عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ
ہدایت اور سچے دین کے ساتھ	تاکہ وہ غالب کردے اسے	تمام دینوں پر	اور	کافی ہے	اللہ

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کردے اور اللہ کافی

شَهِیْدًاؕ ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ

شَهِیْدًا ﴿۲۸﴾	مُحَمَّدٌ	رَّسُوْلُ اللّٰهِ	وَ	الَّذِیْنَ	مَعَهٗ (1)	اَشِدَّآءُ
گواہ	محمد	اللہ کے رسول (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	اس کے ساتھ (ہیں)	سخت (ہیں)

گواہ ہے ○ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر

عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا

عَلَى الْكُفَّارِ	رُحَمَآءُ	بَیْنَهُمْ	تَرٰىهُمْ	رُكَّعًا
کافروں پر	نرم دل (ہیں)	اپنے درمیان	تو دیکھے گا انہیں	رکوع کرنے والے

سخت، آپس میں نرم دل ہیں۔ تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے،

سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘

سُجَّدًا	یَّبْتَغُوْنَ	فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	رِضْوَانًا
سجدہ کرنے والے	وہ چاہتے ہیں	اللہ کا فضل	اور	رضا

سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ہیں،

سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ

سِیْمَاهُمْ	فِیْ وُجُوْهِهِمْ	مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ	ذٰلِكَ	مَثَلُهُمْ
ان کی علامت	ان کے چہروں میں (ہے)	سجدوں کے نشان سے	یہ	ان کی صفت

ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔ یہ ان کی صفت

1 ...... اس آیت میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے متعدد اوصاف اور ان کی عظمت و شان بیان کی گئی ہے، (1) وہ کافروں پر سخت ہیں۔ (2) آپس میں نرم دل اور ایک دوسرے پر مہربان ہیں۔ (3) کثرت سے اور پابندی کے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں۔ (4) وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ (5) ان کی عبادت کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر سے ظاہر ہے۔ (6) ان کے اوصاف تورات و انجیل میں بھی مذکور ہیں۔ (7) ان کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم کی بشارت ہے۔

فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛۚ كَزَرْعٍ

فِي التَّوْرٰىةِ	وَ	مَثَلُهُمْ	فِي الْاِنْجِيْلِ	كَزَرْعٍ
تورات میں (مذکور ہے)	اور	ان کی صفت	انجیل میں (مذکور ہے)	جیسے ایک کھیتی (ہو)

تورات میں (مذکور) ہے اور ان کی صفت انجیل میں (مذکور) ہے۔ (ان کی صفت ایسے ہے) جیسے ایک کھیتی ہو

اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى

اَخْرَجَ	شَطْـَٔهٗ	فَاٰزَرَهٗ	فَاسْتَغْلَظَ	فَاسْتَوٰى
اس نے نکالی	اپنی باریک سی کونپل	پھر طاقت دی اسے	پھر وہ موٹی ہوگئی	پھر سیدھی کھڑی ہوگئی

جس نے اپنی باریک سی کونپل نکالی پھر اسے طاقت دی پھر وہ موٹی ہوگئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی

عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ

عَلٰى سُوْقِهٖ	يُعْجِبُ	الزُّرَّاعَ	لِيَغِيْظَ	بِهِمُ	الْكُفَّارَ [1]
اپنے تنے پر	وہ اچھی لگتی ہے	کسانوں (کو)	تاکہ دل جلائے	ان (مسلمانوں) سے	کافروں (کے)

ہوگئی، کسانوں کو اچھی لگتی ہے (اللہ نے مسلمانوں کی یہ شان اس لئے بڑھائی) تاکہ ان سے کافروں کے دل جلائے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

وَعَدَ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے

اللہ نے ان میں سے ایمان والوں اور اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ ع

الصّٰلِحٰتِ	مِنْهُمْ	مَّغْفِرَةً	وَّ	اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ [2]
اچھے، نیک	ان میں سے	بخشش	اور	بڑے ثواب (کا)

کرنے والوں سے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے ○

1 ......بارگاہِ الٰہی میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا مقام بہت بلند ہے: ان کی عظمتیں اور اوصاف خود ربِّ کائنات نے بیان فرمائے اور اس سے کافروں کے دل جلائے۔ عظمتِ صحابہ بیان کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے جلنا کفار کا طریقہ ہے۔

2 ......تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم صاحبِ ایمان اور نیک اعمال کرنے والے ہیں اس لئے مغفرت واجرِ عظیم کا یہ وعدہ سبھی صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے ہے۔

آیات:18 رکوع:02

آدابِ بارگاہِ نبوی، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے بڑھنے کی ممانعت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا						
اتَّقُوا	وَ	بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (2)	لَا تُقَدِّمُوْا (1)	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا
ڈرو	اور	اللہ اور اس کے رسول کے آگے	تم آگے نہ بڑھو	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے
اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے						

بارگاہِ رسالت میں آواز بلند کرنے کی ممانعت اور اس پر وعید

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ① يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا							
اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	عَلِيْمٌ ①	سَمِيْعٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ
ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	جاننے والا (ہے)	سننے والا	اللہ	بیشک	اللہ (سے)
ڈرو بیشک اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ اے ایمان والو!							

لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ					
لَهٗ	لَا تَجْهَرُوْا	وَ	فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ	اَصْوَاتَكُمْ (3)	لَا تَرْفَعُوْۤا
ان کے (حضور)	بلند آواز سے نہ کہو	اور	نبی کی آواز پر	اپنی آوازیں	تم بلند نہ کرو
اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو اور ان کے حضور زیادہ بلند آواز سے					

1 ...... بعض لوگ رمضان سے ایک دن پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے نہ بڑھو۔ اس آیت کا شانِ نزول اگرچہ خاص ہے لیکن آگے بڑھنے کی ممانعت عام ہے یعنی کسی بات میں، کسی کام میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے ہونا منع ہے، ہاں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم کی حیثیت سے یا کسی ضرورت کی بنا پر آپ سے اجازت لے کر آگے بڑھنا اس ممانعت میں داخل نہیں۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنا ناممکن ہے اور یہاں اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنے کی ممانعت سے مقصود یہ بتانا ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ

بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ

تَحْبَطَ	اَنْ	لِبَعْضٍ	كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ	بِالْقَوْلِ
برباد (نہ) ہوجائیں	کہ	بعض سے	جیسے تمہارے بعض کا بلند آواز سے بات کرنا	بات

کوئی بات نہ کہو جیسے ایک دوسرے کے سامنے بلند آواز سے بات کرتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال

اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ

یَغُضُّوْنَ	الَّذِیْنَ	اِنَّ	لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲	اَنْتُمْ	وَ	اَعْمَالُكُمْ
نیچی رکھتے ہیں	وہ لوگ جو	بیشک	تمہیں خبر نہ ہو	تم	اور	تمہارے اعمال

برباد نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ○ بیشک جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس

اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	امْتَحَنَ	الَّذِیْنَ	اُولٰٓىِٕكَ	عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	اَصْوَاتَهُمْ
اللہ (نے)	پرکھ لیا ہے	وہ ہیں جو	یہ لوگ	اللہ کے رسول کے پاس	اپنی آوازیں

اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے

قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝۳ اِنَّ

اِنَّ	اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝۳	وَّ	مَّغْفِرَةٌ	لَهُمْ	لِلتَّقْوٰى[1]	قُلُوْبَهُمْ
بیشک	بڑا ثواب (ہے)	اور	بخشش	ان کیلئے	پرہیزگاری کیلئے	ان کے دلوں (کو)

پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○ بیشک

الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝۴ وَ

وَ	لَا یَعْقِلُوْنَ ۝۴	اَكْثَرُهُمْ	مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ	یُنَادُوْنَكَ[2]	الَّذِیْنَ
اور	عقل نہیں رکھتے	ان میں اکثر	حجروں کے باہر سے	پکارتے ہیں تمہیں	وہ لوگ جو

جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ○ اور

بارگاہِ رسالت میں آواز پست رکھنے والوں کی تعریف

حجروں کے باہر سے پکارنے والوں کو ادب کی تلقین

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے آگے بڑھنا گویا اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنا ہے۔ 3 ...... بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم میں ایسی آواز بلند کرنا منع ہے جو آپ کی تعظیم وتوقیر کے برخلاف اور بے ادبی کے زمرے میں داخل ہے اور اگر اس سے بے ادبی اور توہین کی نیت ہو تو یہ کفر ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... جن کے دلوں میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی کامل تعظیم ہے وہ دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقویٰ کے لئے منتخب کئے ہوئے ہیں۔ 2 ...... بنو تمیم کے چند لوگ دوپہر کے وقت حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پہنچے، اس وقت آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم آرام فرمارہے تھے، ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

خبر کو قبول کرنے سے پہلے تحقیق کرنے کا حکم اور اس کی حکمت

لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ

لَوْ	اَنَّهُمْ	صَبَرُوْا	حَتّٰى	تَخْرُجَ	اِلَيْهِمْ	لَكَانَ
اگر	بیشک وہ	صبر کرتے	یہاں تک کہ	تم نکل آتے	ان کی طرف	(تو) ضرور وہ ہوتا

اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم ان کے پاس خود تشریف لے آتے تو یہ

خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

خَيْرًا	لَّهُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۝۵	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا
بہتر	ان کے لئے	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ان کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ اے ایمان والو!

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ

اِنْ	جَآءَكُمْ	فَاسِقٌ	بِنَبَاٍ	فَتَبَيَّنُوْۤا[1]	اَنْ
اگر	آئے تمہارے پاس	کوئی فاسق	کسی خبر کے ساتھ	تو تم تحقیق کرلو	کہ

اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو کہ

تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ

تُصِيْبُوْا	قَوْمًا	بِجَهَالَةٍ	فَتُصْبِحُوْا	عَلٰى مَا	فَعَلْتُمْ
تم تکلیف (نہ) پہنچادو	کسی قوم (کو)	لاعلمی کی وجہ سے	پھر تم ہوجاؤ	(اس) پر جو	تم نے کیا

کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر

اطاعتِ نبوی کا حکم اور صحابہ پر انعامِ الٰہی

نٰدِمِيْنَ ۝۶ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ

نٰدِمِيْنَ ۝۶	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	فِيْكُمْ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	لَوْ
پچھتانے والے	اور	جان لو	کہ	تم میں	اللہ کا رسول (تشریف فرما ہے)	اگر

شرمندہ ہونا پڑے ۝ اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول تشریف فرما ہیں، اگر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو پکارنا شروع کردیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ باہر تشریف لے آئے، ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اس طرح پکارنا جہالت و بے عقلی ہے۔

[1]..... اگر کوئی فاسق کسی شخص یا قوم کی شکایت کرے تو صرف اس کی بات پر اعتماد نہ کیا جائے بلکہ تحقیق کرلی جائے کہ وہ صحیح ہے یا نہیں کیونکہ جو فسق سے نہیں بچا وہ جھوٹ سے بھی نہ بچے گا۔ اس اصول پر عمل کریں تو آج بھی ہمارا معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے کیونکہ ہمارے ہاں لڑائی جھگڑے اور فسادات کی ایک وجہ یہ ہے کہ بغیر تصدیق کئے سنی سنائی بات پر غضبناک ہو کر ردِّعمل دکھادیتے ہیں اور

يُطِيۡعُكُمۡ فِىۡ كَثِيۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	لٰكِنَّ	وَ	لَعَنِتُّمۡ	فِىۡ كَثِيۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ	يُطِيۡعُكُمۡ (1)
اللہ	لیکن	اور	(تو) ضرور تم مشقت میں پڑ جاؤ گے	بہت سے معاملات میں	وہ بات مانیں تمہاری

بہت سے معاملات میں وہ تمہاری بات مانیں تو تم ضرور مشقت میں پڑ جاؤ گے لیکن اللہ نے

حَبَّبَ اِلَيۡكُمُ الۡاِيۡمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَ

وَ	فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ	زَيَّنَهٗ	وَ	الۡاِيۡمَانَ	اِلَيۡكُمُ	حَبَّبَ
اور	تمہارے دلوں میں	آراستہ کر دیا اسے	اور	ایمان	تمہیں	اس نے محبوب بنا دیا

تمہیں ایمان محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور

كَرَّهَ اِلَيۡكُمُ الۡكُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ

هُمُ	اُولٰٓئِكَ	الۡعِصۡيَانَ (3)	وَ	الۡفُسُوۡقَ	وَ	الۡكُفۡرَ	اِلَيۡكُمُ (2)	كَرَّهَ
وہی	یہ لوگ	نافرمانی	اور	حکم عدولی	اور	کفر	تمہیں	ناگوار کر دیا

کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی، ایسے ہی لوگ

الرّٰشِدُوۡنَ ۙ﴿۷﴾ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعۡمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ

عَلِيۡمٌ	اللّٰهُ	وَ	نِعۡمَةً	وَ	فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ	الرّٰشِدُوۡنَ ﴿۷﴾
علم والا	اللہ	اور	احسان (سے)	اور	اللہ کے فضل	رشد و ہدایت والے (ہیں)

رشد و ہدایت والے ہیں ○ اللہ کا فضل اور احسان ہے اور اللہ علم والا،

حَكِيۡمٌ ﴿۸﴾ وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا

مسلمانوں میں صلح کروانے سے متعلق ہدایات

فَاَصۡلِحُوۡا	اقۡتَتَلُوۡا	مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ (4)	طَآئِفَتٰنِ	اِنۡ	وَ	حَكِيۡمٌ ﴿۸﴾
تو تم صلح کرا دو	آپس میں لڑیں	ایمان والوں میں سے	دو گروہ	اگر	اور	حکمت والا (ہے)

حکمت والا ہے ○ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان میں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پھر ساری زندگی پریشان رہتے ہیں، بیوی کو طلاق دینے میں بھی یہ وجہ کثرت سے پائی جاتی ہے۔ 1 ...... یعنی اگر رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہر خبر پر بلا تحقیق عمل کر لیں تو تم سب مشقت میں پڑ جاؤ۔ 2 ...... نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیضانِ صحبت سے تربیت یافتہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کفر و فسق اور گناہ سے دلی بیزار ہیں، ان کے دلوں میں ایمان، تقویٰ اور رشد و ہدایت ایسی رچ گئی ہے جیسے گلاب کے پھول میں رنگ و بو۔ 3 ...... گناہ نہ کرنا بھی کمال ہے لیکن گناہ سے دل میں نفرت پیدا ہو جانا بڑا کمال ہے کیونکہ یہ نفرت گناہوں سے مستقل طور پر بچا لیتی ہے۔ 4 ...... جنگ و جدال گناہ ہے، مگر یہاں دونوں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

بَیْنَهُمَاۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا

فَقَاتِلُوا (2)	عَلَى الْاُخْرٰى	اِحْدٰىهُمَا	بَغَتْ	فَاِنْۢ	بَیْنَهُمَا (1)
تو تم لڑو	دوسرے پر	ان دو میں سے ایک	زیادتی کرے	پھر اگر	ان دونوں کے درمیان

صلح کرادو پھر اگر ان میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی کرنے والے سے

الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِۚ فَاِنْ

فَاِنْ	اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ	تَفِیْٓءَ	حَتّٰى	تَبْغِیْ	الَّتِیْ
پھر اگر	اللہ کے حکم کی طرف	وہ پلٹ آئے	یہاں تک کہ	زیادتی کرے	اس سے جو

لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر

فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْاؕ اِنَّ

اِنَّ	اَقْسِطُوْا	وَ	بِالْعَدْلِ	بَیْنَهُمَا	فَاَصْلِحُوْا	فَآءَتْ
بیشک	عدل کرو	اور	انصاف کے ساتھ	ان دونوں کے درمیان	تو صلح کرادو	وہ پلٹ آیا

وہ پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کروادو اور عدل کرو، بیشک

اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

اِخْوَةٌ	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ	الْمُقْسِطِیْنَ ﴿۹﴾	یُحِبُّ	اللّٰهَ
(آپس میں) بھائی بھائی (ہیں)	صرف مسلمان	عدل کرنے والوں (سے)	محبت فرماتا ہے	اللہ

اللہ عدل کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں

مسلمان بھائی بھائی ہیں

فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع

تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾	لَعَلَّكُمْ	اللّٰهَ	اتَّقُوا	وَ	بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ	فَاَصْلِحُوْا
تم پر رحم کیا جائے	تاکہ تم	اللہ (سے)	ڈرو	اور	اپنے دو بھائیوں کے درمیان	تو تم صلح کرادو

تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو ○

ع ۱ | ۱۳ الثلٰثۃ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فریقوں کو مومن فرمایا گیا، اس سے ثابت ہوا کہ کبیرہ گناہ سے مسلمان کافر نہیں ہوتا۔ 1 ...... مسلمانوں میں صلح کرانا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت اور اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے، البتہ ان میں وہی صلح کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو جبکہ ایسی صلح جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کردے وہ جائز نہیں ہے۔ 2 ...... مظلوم کی حمایت اور فریاد رسی کرنے کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جو کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے، اللہ تعالیٰ اس کیلئے 73 مغفرتیں لکھے گا، ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستی ہو جائے گی اور 72 سے قیامت کے دن اس کے درجے بلند ہوں گے۔ (شعب الایمان، ۶/۱۲۰، الحدیث: ۷۶۷۰)

چند معاشرتی احکام: مذاق اڑانے، طعنہ زنی کرنے اور برے نام سے پکارنے کی ممانعت اور تفہیم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا يَسْخَرْ (1)	قَوْمٌ	مِّنْ قَوْمٍ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ ہنسے	(مردوں کا) کوئی گروہ	(دوسرے) گروہ سے (پر)

اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں،

عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ

عَسٰۤى	اَنْ	يَّكُوْنُوْا	خَيْرًا	مِّنْهُمْ	وَ	لَا	نِسَآءٌ
ہوسکتا ہے	کہ	وہ ہوں	بہتر	ان (ہنسنے والوں) سے	اور	نہ	عورتیں

ہوسکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں

مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ

مِّنْ نِّسَآءٍ	عَسٰۤى	اَنْ	يَّكُنَّ	خَيْرًا	مِّنْهُنَّ	وَ
(دوسری) عورتوں سے (پر ہنسیں)	ہوسکتا ہے	کہ	وہ ہوں	بہتر	ان (ہنسنے والیوں) سے	اور

دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور

لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ

لَا تَلْمِزُوْۤا	اَنْفُسَكُمْ (2)	وَ	لَا تَنَابَزُوْا	بِالْاَلْقَابِ (3)	بِئْسَ
نہ عیب لگاؤ	اپنی جانوں (کو)	اور	ایک دوسرے کو نہ بلاؤ	(برے) ناموں کے ساتھ	کیا ہی برا

آپس میں کسی کو طعنہ نہ دو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد

الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ

الِاسْمُ	الْفُسُوْقُ	بَعْدَ الْاِيْمَانِ	وَ	مَنْ	لَّمْ يَتُبْ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ
نام (ہے)	فاسق کہلانا	ایمان کے بعد	اور	جو	توبہ نہ کرے	تو یہ لوگ	وہی

فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں تو وہی

(1)..... اہانت اور تحقیر کیلئے زبان یا اشارات، یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اڑانا حرام و گناہ ہے، البتہ گناہ سے پاک ایسا مذاق جو خوش کردے، جسے خوش طبعی اور خوش مزاجی کہتے ہیں، جائز ہے، بلکہ کبھی کبھی خوش طبعی کرنا سنت بھی ہے۔ (2)..... اپنی جانوں کو عیب لگانے سے مراد ایک دوسرے کو عیب لگانا ہے کیونکہ مومن ایک جان کی طرح ہیں جب کسی دوسرے مومن پر عیب لگایا جائے تو گویا اپنے پر ہی عیب لگایا جائے گا۔ (3)..... ایک دوسرے کے برے نام رکھنے سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو تو اسے توبہ کے بعد اس برائی سے عار دلائی جائے۔ بعض علماء کے نزدیک برے نام رکھنے سے مراد

بدگمانی، عیب تلاش کرنے اور غیبت کرنے کی ممانعت

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اجْتَنِبُوْا (1)	كَثِیْرًا	مِّنَ الظَّنِّ
ظالم (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم بچو	بہت زیادہ	گمان کرنے سے

ظالم ہیں ○ اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ

اِنَّ	بَعْضَ الظَّنِّ	اِثْمٌ	وَّ	لَا تَجَسَّسُوْا	وَ	لَا یَغْتَبْ
بیشک	کوئی گمان	گناہ (ہے)	اور	(پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو	اور	غیبت نہ کریں

بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو اور ایک دوسرے کی

بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا

بَّعْضُكُمْ	بَعْضًا	اَیُحِبُّ	اَحَدُكُمْ	اَنْ	یَّاْكُلَ	لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا
تمہارے بعض	بعض (کی)	کیا پسند کرے گا	تم میں کوئی	کہ	وہ کھائے	اپنے مردہ بھائی کا گوشت

غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے

فَكَرِهْتُمُوْهُؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ

فَكَرِهْتُمُوْهُ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	تَوَّابٌ
تو تم ناپسند کرو گے اسے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت توبہ قبول کرنے والا

تو یہ تمہیں ناپسند ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا،

انسانوں کی قوموں قبیلوں میں تقسیم کی حکمت

رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ

رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	اِنَّا	خَلَقْنٰكُمْ	مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى	وَ
مہربان (ہے)	اے	لوگو	بیشک	ہم نے پیدا کیا تمہیں	ایک مرد اور ایک عورت سے	اور

مہربان ہے ○ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی مسلمان کو کتا، یا گدھا، یا سور وغیرہ کہنا ہے۔ 1 ..... اس آیت میں مسلمانوں کو تین احکام دیے گئے ہیں (1) بہت زیادہ گمان نہ کریں کیونکہ بعض گمان محض گناہ ہیں لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گمان کی کثرت سے بچا جائے۔ (2) مسلمانوں کے پوشیدہ عیب تلاش نہ کریں اور نہ ہی انہیں بیان کریں۔ (3) ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں۔ غیبت کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو جسے وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو اس کی برائی کرنے کے طور پر بلا کسی مقصدِ صحیح کے ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے۔

عزت و فضیلت کا حقیقی معیار

جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ

اَكْرَمَكُمْ	اِنَّ	لِتَعَارَفُوْا	قَبَآىِٕلَ	وَّ	شُعُوْبًا	جَعَلْنٰكُمْ
تم میں زیادہ عزت والا	بیشک	تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو	قبیلے	اور	قومیں	بنایا تمہیں

تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے یہاں

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾

خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾	عَلِیْمٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	اَتْقٰىكُمْ[1]	عِنْدَ اللّٰهِ
خبردار (ہے)	جاننے والا	اللہ	بیشک	(وہ ہے جو) تم میں زیادہ پرہیزگار (ہے)	اللہ کے نزدیک

تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے ○

دیہاتیوں کے دعوئ ایمان کی نفی اور انہیں نصیحت

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّاؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ

لٰكِنْ	وَ	لَّمْ تُؤْمِنُوْا	قُلْ	اٰمَنَّا	الْاَعْرَابُ	قَالَتِ
لیکن	اور	تم ایمان نہیں لائے	تم کہو	ہم ایمان لائے	دیہاتیوں (نے)	کہا

دیہاتیوں نے کہا: ہم ایمان لے آئے، تم فرماؤ: تم ایمان تو نہیں لائے ہاں

قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْؕ

فِیْ قُلُوْبِكُمْ	الْاِیْمَانُ	لَمَّا یَدْخُلِ	وَ	اَسْلَمْنَا[2]	قُوْلُوْۤا
تمہارے دلوں میں	ایمان	ابھی داخل نہیں ہوا	اور	ہم فرمانبردار ہوئے	تم کہو

یوں کہو کہ ہم فرمانبردار ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا

وَ اِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ

لَا یَلِتْكُمْ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	تُطِیْعُوا	اِنْ	وَ
(تو) وہ کمی نہ کرے گا تمہیں	اللہ اور اس کے رسول (کی)	تم فرمانبرداری کروگے	اگر	اور

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کروگے تو تمہارے اعمال سے

1 ...... بارگاہِ الٰہی میں عزت و فضیلت کا مدار نسب نہیں بلکہ پرہیزگاری ہے لہٰذا چاہئے کہ بندہ نسب پر فخر کرنے سے بچے اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرے تاکہ بارگاہِ الٰہی میں اسے عزت و فضیلت نصیب ہو۔

2 ...... یہاں اسلام کے لغوی معنی یعنی "اطاعت و فرمانبرداری" مراد ہیں، شرعی معنی مراد نہیں، شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں۔

سچے مومنوں کے اوصاف

مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْــٴًـاؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۱۴)

مِّنْ اَعْمَالِكُمْ	شَیْــٴًـا	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ (۱۴)
تمہارے اعمال میں سے	کچھ	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)

کچھ کمی نہیں کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
ایمان والے صرف	وہ لوگ ہیں جو	ایمان لائے	اللہ اور اس کے رسول پر

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے

ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ

ثُمَّ	لَمْ یَرْتَابُوْا	وَ	جٰهَدُوْا	بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ
پھر	انہوں نے شک نہ کیا	اور	جہاد کیا	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ

پھر انہوں نے شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے

اخلاص کے مدعی منافقوں کو تنبیہ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ(۱۵) قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الصّٰدِقُوْنَ (۱۵)	قُلْ	اَتُعَلِّمُوْنَ
اللہ کی راہ میں	یہ لوگ	وہی	سچے (ہیں)	تم کہو	کیا تم بتاتے ہو

اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں ○ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کو

اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

اللّٰهَ	بِدِیْنِكُمْ [1]	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ
اللہ (کو)	اپنا دین	اور (حالانکہ)	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں

اپنا دین بتاتے ہو حالانکہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں

1 ......جب اس سے پہلے کی دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو عرب کے دیہاتیوں نے قسمیں کھا کر کہا کہ ہم مخلص مومن ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا: اے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، تم ان سے فرمادو: کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کا بتاتے ہو حالانکہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں موجود ہے اسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ سب کچھ جانتا ہے، مومن کا ایمان بھی اسے معلوم ہے اور منافق کا نفاق بھی اس کے علم میں ہے، تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں۔

نبیِ کریم پر ایمان لانے کا احسان جتانا

وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ-وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ(۱۶) یَمُنُّوْنَ

یَمُنُّوْنَ	عَلِیْمٌ(۱۶)	بِكُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهُ	وَ	فِی الْاَرْضِ	مَا	وَ
وہ احسان جتاتے ہیں	جاننے والا (ہے)	ہر چیز کو	اللہ	اور	زمین میں (ہے)	جو کچھ	اور

اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ○ اے محبوب! وہ تم پر

عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْاؕ-قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْۚ-بَلِ

بَلِ	اِسْلَامَكُمْ	عَلَیَّ	لَّا تَمُنُّوْا(1)	قُلْ	اَسْلَمُوْا	اَنْ	عَلَیْكَ
بلکہ	اپنے اسلام (کا)	مجھ پر	تم احسان نہ رکھو	تم کہو	وہ مسلمان ہوگئے	کہ	تم پر

احسان جتاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوگئے۔ تم فرماؤ: اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ

اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ

لِلْاِیْمَانِ	هَدٰىكُمْ	اَنْ	عَلَیْكُمْ	یَمُنُّ	اللّٰهُ
ایمان کی	اس نے ہدایت دی تمہیں	کہ	تم پر	احسان رکھتا ہے	اللہ

اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت دی

علمِ الٰہی کی شان

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ(۱۷) اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ

یَعْلَمُ	اللّٰهَ	اِنَّ	صٰدِقِیْنَ(۱۷)	كُنْتُمْ	اِنْ
جانتا ہے	اللہ	بیشک	سچے	تم ہو	اگر

اگر تم سچے ہو ○ بیشک اللہ آسمانوں

غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۠(۱۸)

ع ۲ ۸ ۱۴

تَعْمَلُوْنَ(۱۸)(2)	بِمَا	بَصِیْرٌ	اللّٰهُ	وَ	غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
تم عمل کرتے ہو	(اس) کو جو	دیکھنے والا (ہے)	اللہ	اور	آسمانوں اور زمین کے غیب

اور زمین کے سب غیب جانتا ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

1 ...... فرمایا کہ اے لوگو! حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتاؤ کیونکہ یہ تمہارا کوئی احسان نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تم پر احسان ہے کہ تمہیں اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے دنیا و آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور فرماتا ہے۔

2 ...... اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے سب غیب جانتا ہے تو اس سے منافقوں کے دلی حالات کیسے چھپ سکتے ہیں، لہٰذا منافقوں کا اظہارِ ایمان بیکار ہے۔ مسلمانوں کا اپنے ایمان کا اظہار کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسان کا اعتراف کرنا ہوتا ہے۔

آیات:45 رکوع:03

سُوْرَۃُ قٓ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۟ۚ بَلْ عَجِبُوْۤا اَنْ

اَنْ	عَجِبُوْۤا	بَلْ	وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۟ (1)	قٓ
(اس بات پر) کہ	انہوں نے تعجب کیا	بلکہ	عزت والے قرآن کی قسم	قٓ

قٓ، عزت والے قرآن کی قسم ○ بلکہ انہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ

جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا

هٰذَا	الْكٰفِرُوْنَ	فَقَالَ	مِّنْهُمْ	مُّنْذِرٌ	جَآءَهُمْ
یہ (نبی کا آنا)	کافروں (نے)	تو کہا	انہیں میں سے	ایک ڈر سنانے والا	آیا ان کے پاس

ان کے پاس انہی میں سے ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا تو کافر کہنے لگے: یہ تو

شَیْءٌ عَجِیْبٌ ۟ۚ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ

تُرَابًا	كُنَّا	وَ	مِتْنَا	ءَاِذَا	شَیْءٌ عَجِیْبٌ ۟
مٹی (تو پھر زندہ کئے جائیں گے)	ہو جائیں گے	اور	ہم مر جائیں گے	کیا جب	عجیب چیز (ہے)

عجیب بات ہے ○ کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی ہو جائیں گے (تو اس کے بعد پھر زندہ کئے جائیں گے)

کفارِ مکہ کا حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت پر تعجب

دوبارہ زندہ کیے جانے پر کفارِ مکہ کا تعجب

(1)...... قرآنِ کریم دنیا میں بھی عزت والا ہے کہ تمام کلاموں پر فائق ہے اور آخرت میں بھی عزت والا ہے کہ یہ اپنے ماننے والے کی شفاعت فرمائے گا اور اس کی شفاعت قبول بھی کی جائے گی۔

ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ﴿۳﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ

مِنْهُمْ	الْاَرْضُ (1)	تَنْقُصُ	مَا	عَلِمْنَا	قَدْ	بَعِيْدٌ ﴿۳﴾	رَجْعٌ	ذٰلِكَ
ان سے	زمین	کم کردیتی ہے	جو کچھ	ہم جانتے ہیں	بیشک	دور (ہے)	پلٹنا	یہ

یہ پلٹنا دور ہے ○ ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان سے گھٹاتی ہے

وَ عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿۴﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا

لَمَّا	بِالْحَقِّ (3)	كَذَّبُوْا	بَلْ	كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿۴﴾ (2)	عِنْدَنَا	وَ
جب	حق کو	انہوں نے جھٹلایا	بلکہ	یاد رکھنے والی ایک کتاب (ہے)	ہمارے پاس	اور

اور ہمارے پاس ایک یاد رکھنے والی کتاب ہے ○ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا جب

جَآءَهُمْ فَهُمْ فِیْۤ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿۵﴾ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْۤا

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْۤا	فِیْۤ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿۵﴾ (4)	فَهُمْ	جَآءَهُمْ
تو کیا انہوں نے نہ دیکھا	ایک مضطرب کام (بات) میں (ہیں)	تو وہ	وہ آیا ان کے پاس

وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک ایسی بات میں ہیں جسے قرار نہیں ○ تو کیا انہوں نے

اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَ زَيَّنّٰهَا وَ مَا

مَا	وَ	زَيَّنّٰهَا	وَ	بَنَيْنٰهَا	كَيْفَ	فَوْقَهُمْ	اِلَى السَّمَآءِ
نہیں (ہے)	اور	آراستہ کیا اسے	اور	ہم نے بنایا اسے	کیسے	اپنے اوپر	آسمان کی طرف

اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ہم نے اسے کیسے بنایا اور سجایا اور

لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿۶﴾ وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا

فِيْهَا	اَلْقَيْنَا	وَ	مَدَدْنٰهَا	الْاَرْضَ	وَ	مِنْ فُرُوْجٍ ﴿۶﴾	لَهَا
اس میں	ڈالے	اور	ہم نے پھیلایا اسے	زمین	اور	کوئی شگاف	اس میں

اس میں کہیں کوئی شگاف نہیں ○ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں مضبوط پہاڑ

(1)...... زمین کے انسان کو کم کرنے سے مراد اس کا جسمانی حصے جیسے گوشت خون اور ہڈیاں وغیرہ کھانا ہے۔

(2)...... اس کتاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے جاننے کے لئے نہیں بلکہ خاص بندوں کو علم دینے کے لئے ہے۔

(3)...... حق سے مراد نبوت یا قرآن مجید ہے۔ (4)...... وہ بات یہ ہے کہ کفار کبھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شاعر، کبھی جادوگر اور کبھی کاہن کہتے ہیں، اسی طرح قرآن پاک کو کبھی شعر، کبھی جادو اور کبھی کہانت کہتے ہیں، کسی ایک بات پر قائم نہیں رہتے۔

دلائلِ قدرت سے فائدہ اٹھانے والا شخص

رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍۙ(۷) تَبْصِرَةً وَّ

وَّ	تَبْصِرَةً(1)	مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ(۷)	فِیْهَا	اَنْۢبَتْنَا	وَ	رَوَاسِیَ
اور	بصیرت	ہر بارونق جوڑا	اس میں	ہم نے اگایا	اور	مضبوط پہاڑ

ڈالے اور اس میں ہر بارونق جوڑا اگایا○ ہر رجوع کرنے والے

قدرتِ الٰہی کی ایک اور دلیل

ذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ(۸) وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

مَآءً مُّبٰرَكًا	مِنَ السَّمَآءِ	نَزَّلْنَا	وَ	لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ(۸)	ذِكْرٰى
برکت والا پانی	آسمان سے	ہم نے اتارا	اور	ہر رجوع کرنے والے بندے کیلئے	نصیحت (کیلئے)

بندے کیلئے بصیرت اور نصیحت کیلئے○ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِیْدِۙ(۹) وَ النَّخْلَ

النَّخْلَ	وَ	حَبَّ الْحَصِیْدِ(۹)	وَّ	جَنّٰتٍ	بِهٖ	فَاَنْۢبَتْنَا
کھجور کے درخت (اگائے)	اور	کاٹا جانے والا اناج	اور	باغات	اس سے	تو ہم نے اگائے

تو اس سے باغات اور کاٹا جانے والا اناج اُگایا○ اور کھجور کے

بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌۙ(۱۰) رِّزْقًا لِّلْعِبَادِۙ

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ	نَّضِیْدٌ(۱۰)	طَلْعٌ	لَّهَا	بٰسِقٰتٍ
بندوں کی روزی (کیلئے)	اوپر نیچے تہہ لگے ہوئے (ہیں)	گچھے	ان کے	لمبے

لمبے درخت (اگائے) جن کے گچھے اوپر نیچے تہہ لگے ہوئے ہیں○ بندوں کی روزی کے لیے

سابقہ امتوں کے حال اور انجام کی طرف اشارہ

وَ اَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًاؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ(۱۱) كَذَّبَتْ

كَذَّبَتْ	الْخُرُوْجُ(۱۱)	كَذٰلِكَ	بَلْدَةً مَّیْتًا	بِهٖ	اَحْیَیْنَا	وَ
جھٹلایا	نکلنا (ہوگا)	اسی طرح	مردہ شہر (کو)	اس (پانی) سے	ہم نے زندہ کیا	اور

اور ہم نے اس سے مردہ شہر کو زندہ کیا۔ یونہی (قبروں سے تمہارا) نکلنا ہوگا○ ان (کفارِ مکہ) سے پہلے

(1)......یعنی آسمان و زمین اور ان سے متعلق بیان کی گئی تمام چیزیں ہر اس بندے کے لئے بصیرت اور نصیحت حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی انوکھی چیزوں اور خلقت کے عجائبات میں غور و فکر کرکے اس کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾

ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾	وَ	اَصْحٰبُ الرَّسِّ	وَّ	قَوْمُ نُوْحٍ	قَبْلَهُمْ
ثمود (نے)	اور	رس (نامی کنویں) والوں	اور	نوح کی قوم	ان (کفارِ مکہ) سے پہلے

نوح کی قوم اور رس (نامی کنویں) والوں نے اور ثمود نے جھٹلایا○

وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ وَّ

وَّ	اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾	وَ	فِرْعَوْنُ	وَّ	عَادٌ	وَ
اور	لوط کے (قومی) بھائیوں (نے)	اور	فرعون	اور	عاد	اور

اور عاد اور فرعون نے اور لوط کے ہم قوم لوگوں نے○ اور

اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ

كَذَّبَ	كُلٌّ	قَوْمُ تُبَّعٍ	وَ	اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ
جھٹلایا	سب (نے)	تبع کی قوم (نے)	اور	ایکہ (نامی جنگل) والوں

جنگل والوں اور تبع کی قوم نے، ان سب نے رسولوں کو

الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ

بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ	اَفَعَیِیْنَا	وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾	فَحَقَّ	الرُّسُلَ
پہلی بار پیدا کرنے سے	تو کیا ہم تھک گئے	میری وعید	تو ثابت ہوگئی	رسولوں (کو)

جھٹلایا تو میرے عذاب کا وعدہ ثابت ہوگیا○ تو کیا ہم پہلی بار بنانے کی وجہ سے تھک گئے؟

دوبارہ زندہ کئے جانے کے منکرین کو جواب

بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾ ع وَ لَقَدْ

لَقَدْ	وَ	مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾	فِیْ لَبْسٍ (1)	هُمْ	بَلْ
ضرور بیشک	اور	نئی پیدائش سے متعلق	شبہ میں (ہیں)	وہ	بلکہ

بلکہ وہ نئی پیدائش کے متعلق شبہے میں ہیں○ اور بیشک

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور علم کا کمال

ع ۱۵

(1)...... کفارِ مکہ اللہ تعالیٰ کو خالق ماننے کے باوجود اس بات کو محال اور بعید سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو دوبارہ پیدا فرمائے گا۔ یہ ان کی کمال جہالت تھی کیونکہ ایجاد کے مقابلے میں دوبارہ بنانا ظاہری اعتبار سے زیادہ آسان ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لئے دونوں برابر ہیں اور یہ لوگ ایجاد پر تو قدرت مان رہے ہیں اور اس سے زیادہ آسان پر قدرت کا انکار کر رہے ہیں۔

لوگوں کے اعمال واقوال لکھنے کا انتظام

موت کی سختی آنے کا بیان

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَ

خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ	وَ	نَعْلَمُ	مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ	نَفْسُهٗ	وَ
ہم نے پیدا کیا	آدمی (کو)	اور	ہم جانتے ہیں	جس کے ساتھ وسوسہ ڈالتا ہے	اس کا نفس	اور

ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے اور

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ

نَحْنُ	اَقْرَبُ[1]	اِلَیْهِ	مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾	اِذْ
ہم	زیادہ قریب (ہیں)	اس کے	دل کی رگ سے	جب

ہم دل کی رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں ○ جب

یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ

یَتَلَقَّی	الْمُتَلَقِّیٰنِ[2]	عَنِ الْیَمِیْنِ	وَ	عَنِ الشِّمَالِ
لیتے ہیں	دو لینے والے (فرشتے)	(ایک) دائیں طرف سے	اور	(دوسرا) بائیں طرف سے

اس سے لینے والے دو فرشتے لیتے ہیں، ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب

قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ

قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾	مَا یَلْفِظُ	مِنْ قَوْلٍ	اِلَّا	لَدَیْهِ
بیٹھا ہوا (ہے)	وہ زبان سے نہیں نکالتا	کوئی بات	مگر	اس کے پاس

بیٹھا ہوا ہے ○ وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر یہ کہ

رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ

رَقِیْبٌ	عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾	وَ	جَآءَتْ	سَكْرَةُ الْمَوْتِ[3]
ایک محافظ (فرشتہ)	تیار بیٹھا ہوتا (ہے)	اور	آگئی	موت کی سختی

ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا ہے ○ اور موت کی سختی حق کے ساتھ

1...... یہاں علم اور قدرت کے اعتبار سے قریب ہونا مراد ہے حسی طور پر قرب مراد نہیں۔ 2...... اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بے نیاز ہے کیونکہ اس سے کچھ بھی چھپا نہیں، وہ نفس کے وسوسے تک جانتا ہے البتہ فرشتوں کا لکھنا اس حکمت سے ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص کے اعمال نامے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں۔ 3...... موت سے فرار ممکن نہیں بلکہ یہ بہر صورت آکر ہی رہے گی اور موت سے غافل رہنا، نزع کی حالت میں طاری ہونے والی سختیوں کی فکر نہ کرنا اور موت کے بعد برزخ اور حشر کی زندگی کے لئے کوئی تیاری نہ کرنا انتہائی نادانی ہے۔

وقوعِ قیامت کا ذکر

بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَ نُفِخَ

بِالْحَقِّ (1)	ذٰلِكَ	مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾	وَ	نُفِخَ
حق کے ساتھ	یہ	(وہ ہے) جس سے تو بھاگتا تھا	اور	پھونک ماری جائے گی

آگئی، یہ وہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا ○ اور صور میں

روزِ قیامت پیشی کے وقت کا حال اور نتیجہ

فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَ جَآءَتْ

فِي الصُّوْرِ	ذٰلِكَ	يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾	وَ	جَآءَتْ
صور میں	یہ	وعید کا دن (ہے)	اور	آئے گی

پھونک ماری جائے گی، یہ عذاب کی وعید کا دن ہے ○ اور ہر جان

كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ

كُلُّ نَفْسٍ	مَّعَهَا	سَآئِقٌ	وَّ	شَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ (2)	لَقَدْ
ہر جان	(اس طرح کہ) اس کے ساتھ	ایک ہانکنے والا	اور	ایک گواہ (ہوگا)	ضرور بیشک

یوں حاضر ہوگی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا ○ بیشک

كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ

كُنْتَ	فِيْ غَفْلَةٍ	مِّنْ هٰذَا	فَكَشَفْنَا	عَنْكَ
تو تھا	غفلت میں	اس سے	تو ہم نے اٹھادیا	تجھ سے

تو اس سے غفلت میں تھا تو ہم نے تجھ سے تیرا پردہ

کافر سے اس کے ساتھی فرشتے کا کلام

غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَ قَالَ

غِطَآءَكَ	فَبَصَرُكَ	الْيَوْمَ	حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾	وَ	قَالَ
تیرا پردہ	تو تیری نگاہ	آج	تیز (ہے)	اور	کہے گا

اٹھادیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے ○ اور اس کا ساتھی فرشتہ

1 ...... حق سے مراد حقیقی طور پر موت آنا ہے یا اس سے مراد آخرت کا معاملہ ہے جس کا انسان خود معائنہ کرتا ہے، یا اس سے مراد انجام کار سعادت اور شقاوت ہے۔

2 ...... ہانکنے والا فرشتہ ہوگا اور گواہ یا تو خود اس کا اپنا نفس ہوگا، یا اپنے بدن کے اعضاء ہاتھ پاؤں وغیرہ ہوں گے، یا گواہ بھی فرشتہ ہی ہوگا۔

فرشتوں کو حکمِ الٰہی اور جہنم کے مستحق لوگوں کا بیان

قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿٢٣﴾ اَلْقِيَا

قَرِيْنُهٗ	هٰذَا	مَا	لَدَيَّ	عَتِيْدٌ ﴿٢٣﴾	اَلْقِيَا
اس کا ساتھی (فرشتہ)	یہ (ہے)	جو	میرے پاس	تیار موجود (ہے)	(حکم ہوگا) تم دونوں ڈال دو

کہے گا: یہ ہے جو میرے پاس تیار موجود ہے ○ (حکم ہوگا) تم دونوں

فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ

فِيْ جَهَنَّمَ	كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٢٤﴾	مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ	مُعْتَدٍ
جہنم میں	ہر بڑے ناشکرے، ہٹ دھرم (کو)	(جو) بھلائی سے بہت روکنے والا	حد سے بڑھنے والا

ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو جہنم میں ڈال دو ○ جو بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے بڑھنے والا،

مُّرِيْبِ ﴿٢٥﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ

مُّرِيْبِ ﴿٢٥﴾ [1]	الَّذِيْ	جَعَلَ	مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ	فَاَلْقِيٰهُ
شک کرنے والا (ہے)	جس نے	ٹھہرالیا	اللہ کے ساتھ	دوسرا معبود	تو تم دونوں ڈال دو اسے

شک کرنے والا ہے ○ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تم دونوں اسے

گمراہ کرنے کے الزام پر شیطان کا جواب

فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا

فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿٢٦﴾	قَالَ	قَرِيْنُهٗ [2]	رَبَّنَا
سخت عذاب میں	کہے گا	اس کا ساتھی (شیطان)	اے ہمارے رب

سخت عذاب میں ڈال دو ○ اس کا ساتھی شیطان کہے گا: اے ہمارے رب!

روزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں کفار و شیاطین کا جھگڑا بے سود ہے

مَا اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ

مَا اَطْغَيْتُهٗ	وَ	لٰكِنْ	كَانَ	فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾	قَالَ
میں نے سرکش نہیں بنایا اسے	اور	لیکن	وہ (خود ہی) تھا	دور کی گمراہی میں	(اللہ) فرمائے گا

میں نے اسے سرکش نہیں بنایا تھا، ہاں یہ خود ہی دور کی گمراہی میں تھا ○ اللہ فرمائے گا:

1 ...... ناشکری، ہٹ دھرمی، بھلائی سے روکنا، حد سے بڑھنا اور دین میں شک کرنا دخولِ جہنم کے اسباب ہیں، ان سے سب مسلمانوں کو بچنا چاہئے۔

2 ...... قیامت کے دن جب کافر کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا تو اس وقت وہ کہے گا: اے ہمارے رب! مجھے اس شیطان نے ورغلایا اور کبھی بھی راہِ راست پر چلنے نہ دیا، اس لئے میں بے قصور ہوں۔ اس پر وہ شیطان جو دنیا میں اس پر مسلط تھا، کہے گا: اے ہمارے رب! میں نے اسے کبھی بھی سرکشی پر مجبور نہیں کیا تھا بلکہ میں تو اسے فقط مشورہ دیتا اور یہ اس پر عمل کرتا رہا اور گمراہی کی عمیق وادیوں میں جا گرا، لہٰذا میں اس سے بری ہوں۔

لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْكُمْ بِالْوَعِیْدِ ﴿۲۸﴾

لَا تَخْتَصِمُوْا	لَدَیَّ	وَ	قَدْ	قَدَّمْتُ	اِلَیْكُمْ	بِالْوَعِیْدِ ﴿۲۸﴾
تم نہ جھگڑو	میرے پاس	اور	بیشک	پہلے بھیج چکا تھا	تمہاری طرف	وعید

میرے پاس نہ جھگڑو، میں پہلے ہی تمہاری طرف عذاب کی وعید بھیج چکا تھا ○

مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَ مَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾ ع

مَا یُبَدَّلُ	الْقَوْلُ	لَدَیَّ	وَ	مَاۤ	اَنَا	بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾
تبدیل نہیں کی جاتی	بات	میرے ہاں	اور	نہیں	میں	ظلم کرنے والا	بندوں پر

میرے ہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں ○

ع ۱۴ / ۲ / ۱۲

روزِ قیامت جہنم سے سوال اور اس کا جواب

یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ

یَوْمَ	نَقُوْلُ	لِجَهَنَّمَ	هَلِ	امْتَلَاْتِ	وَ	تَقُوْلُ	هَلْ
(جس) دن	ہم فرمائیں گے	جہنم سے	کیا	تو بھر گئی	اور	وہ عرض کرے گی	کیا

جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے: کیا تو بھر گئی؟ وہ عرض کرے گی: کیا

مِنْ مَّزِیْدٍ ﴿۳۰﴾ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾

مِنْ مَّزِیْدٍ ﴿۳۰﴾	وَ	اُزْلِفَتِ	الْجَنَّةُ	لِلْمُتَّقِیْنَ	غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾
کچھ زیادہ (ہے)	اور	قریب لائی جائے گی	جنت	پرہیز گاروں کے	(ان سے) دور نہ (ہوگی)

کچھ اور زیادہ ہے؟ ○ اور جنت پرہیز گاروں کے قریب لائی جائے گی، ان سے دور نہ ہوگی ○

روزِ قیامت پرہیز گاروں کی عزت افزائی

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ﴿۳۲﴾ ج

هٰذَا	مَا	تُوْعَدُوْنَ	لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ﴿۳۲﴾ [1]
یہ (ہے)	(وہ جنت) جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا رہا	ہر رجوع کرنے والے، حفاظت کرنے والے کے لیے

(کہا جائے گا:) یہ ہے وہ (جنت) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا، ہر رجوع کرنے والے، حفاظت کرنے والے کے لیے ○

[1]...... "رجوع کرنے والے" سے مراد وہ شخص ہے جو معصیت و نافرمانی کو چھوڑ کر اطاعت اختیار کرے۔ یا، وہ شخص ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے، پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر توبہ کرے۔ "حفاظت کرنے والے" سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کا لحاظ رکھے۔ یا، وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور ان سے استغفار کرے۔ یا، وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے۔

جنت کے مستحق لوگ اور ان کا عزت کے ساتھ جنت میں داخلہ

مَنۡ خَشِیَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَیۡبِ وَ جَآءَ بِقَلۡبٍ مُّنِیۡبِۣ ﴿۳۳﴾ۙ

مَنۡ	خَشِیَ(1)	الرَّحۡمٰنَ	بِالۡغَیۡبِ	وَ	جَآءَ بِقَلۡبٍ مُّنِیۡبِۣ ﴿۳۳﴾
جو	ڈرا	رحمٰن (سے)	دیکھے بغیر	اور	آیا رجوع کرنے والے دل کے ساتھ

جو رحمٰن سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ آیا ○

اُدۡخُلُوۡهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ یَوۡمُ الۡخُلُوۡدِ ﴿۳۴﴾

اُدۡخُلُوۡهَا	بِسَلٰمٍ	ذٰلِكَ	یَوۡمُ الۡخُلُوۡدِ ﴿۳۴﴾
(فرمایا جائے گا) تم داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں	سلامتی کے ساتھ	یہ	ہمیشہ رہنے کا دن (ہے)

(ان سے فرمایا جائے گا) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے ○

اہلِ جنت پر انعامِ الٰہی

لَهُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ فِیۡهَا وَ لَدَیۡنَا

لَهُمۡ	مَّا	یَشَآءُوۡنَ	فِیۡهَا	وَ	لَدَیۡنَا
ان کے لیے (ہوں گی)	(وہ تمام چیزیں) جو	وہ چاہیں گے	اس (جنت) میں	اور	ہمارے پاس

ان کے لیے جنت میں وہ تمام چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس

سابقہ امتوں کی ہلاکت کی طرف اشارہ

مَزِیۡدٌ ﴿۳۵﴾ وَ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ

مَزِیۡدٌ ﴿۳۵﴾(2)	وَ	كَمۡ	اَهۡلَكۡنَا	قَبۡلَهُمۡ	مِّنۡ قَرۡنٍ	هُمۡ
(اس سے بھی) زیادہ (ہے)	اور	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	وہ

اس سے بھی زیادہ ہے ○ اور ان سے پہلے ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک فرما دیا، وہ

اَشَدُّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا فَنَقَّبُوۡا فِی الۡبِلَادِ ؕ هَلۡ

اَشَدُّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا	فَنَقَّبُوۡا	فِی الۡبِلَادِ	هَلۡ
گرفت میں ان سے زیادہ سخت (تھے)	تو وہ جگہ جگہ پھرے	شہروں میں	(تاکہ دیکھیں) کیا

گرفت میں ان سے زیادہ سخت تھیں تو انہوں نے شہروں میں کوشش کی کہ کیا

1 ...... یعنی جو شخص عذابِ الٰہی کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتا، اطاعتِ الٰہی کرتا اور ایسے دل کے ساتھ آتا ہے جو اخلاص مند، اطاعت گزار اور صحیح العقیدہ ہو، ایسے لوگوں سے قیامت کے دن فرمایا جائے گا: بے خوف و خطر، امن اور اطمینان کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، نہ تمہیں عذاب ہو گا اور نہ تمہاری نعمتیں زائل ہوں گی، یہ جنت میں ہمیشہ رہنے کا دن ہے اور اب نہ فنا ہے نہ موت۔

2 ...... یہاں زیادہ سے مراد اللہ تعالٰی کا دیدار اور اس کی تجلّی ہے جس سے وہ لوگ ہر جمعہ کو دارِ کرامت میں نوازے جائیں گے۔

عبرت انگیز واقعات سے نصیحت حاصل کرنے والے لوگ

مِنْ مَّحِيْصٍ ۝۳٦ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ

قَلْبٌ (1)	لِمَنْ كَانَ لَهٗ	لَذِكْرٰى	فِيْ ذٰلِكَ	اِنَّ	مِنْ مَّحِيْصٍ ۝۳٦
دل	(اس) کیلئے جس کا ہے	ضرور نصیحت (ہے)	اس میں	بیشک	کوئی بھاگنے کی جگہ (ہے)

کوئی بھاگنے کی جگہ ہے ○ بیشک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو دِل رکھتا ہو

6 دن میں تخلیقِ کائنات

اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝۳۷ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

خَلَقْنَا	لَقَدْ	وَ	شَهِيْدٌ ۝۳۷	هُوَ	وَ	السَّمْعَ	اَلْقَى	اَوْ
ہم نے بنایا	ضرور بیشک	اور	(دل سے) حاضر ہو	وہ	اور	کان	دھرے (لگائے)	یا

یا کان لگائے اور وہ متوجہ ہو ○ اور بیشک ہم نے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّ

وَّ	فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ	بَيْنَهُمَا	مَا	وَ	الْاَرْضَ	وَ	السَّمٰوٰتِ
اور	چھ دن میں	ان دونوں کے درمیان (ہے)	جو کچھ	اور	زمین (کو)	اور	آسمانوں

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر اور تسبیح کی تلقین

مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝۳۸ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ

وَ	يَقُوْلُوْنَ	مَا	عَلٰى	فَاصْبِرْ	مِنْ لُّغُوْبٍ ۝۳۸ (2)	مَا مَسَّنَا
اور	وہ کہتے ہیں	جو	(اس) پر	تو تم صبر کرو	کوئی تھکن	نہیں چھوئی ہمیں

ہمیں کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی ○ تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور

سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝۳۹ ج

قَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝۳۹	وَ	قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ	بِحَمْدِ رَبِّكَ	سَبِّحْ
غروب ہونے سے پہلے	اور	سورج طلوع ہونے سے پہلے	اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	پاکی بیان کرو

سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو ○

(1)......وعظ و نصیحت اور عبرت سے وہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جس کے پاس عبرت پکڑنے والا دل ہو، غور سے سننے والے کان ہوں اور وہ دل سے حاضر رہ کر وعظ و نصیحت سنے۔ (2)......اللہ تعالٰی تھکنے سے پاک ہے اور وہ اس پر قادر ہے کہ ایک آن میں سارا عالم بنادے لیکن وہ چونکہ ہر چیز کو حکمت کے تقاضے کے مطابق ہستی عطا فرماتا ہے اس لئے اس نے کائنات کو چھ دن میں تخلیق فرمایا۔ نیز اس میں بندوں کے لئے تعلیم بھی ہے کہ اللہ تعالٰی قادر ہو کر جلدی نہیں کرتا تو تم مجبور ہونے کے باوجود کیوں جلد بازی کرتے ہو۔

وَ مِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَ

وَ	مِنَ الَّیْلِ	فَسَبِّحْهُ	وَ	اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾	وَ
اور	رات کے کچھ حصے (میں)	تو تم تسبیح کرو اس کی	اور	نمازوں کے بعد	اور

اور رات کے کچھ حصے میں اس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد ○ اور

اسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ﴿۴۱﴾ یَّوْمَ

اسْتَمِعْ	یَوْمَ	یُنَادِ	الْمُنَادِ	مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ﴿۴۱﴾ [1]	یَّوْمَ
کان لگا کر سنو	(جس) دن	پکارے گا	ایک پکارنے والا	قریب کی جگہ سے	(جس) دن

کان لگا کر سنو جس دن ایک قریب کی جگہ سے پکارنے والا پکارے گا ○ جس دن

یَّسْمَعُوْنَ الصَّیْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا

یَسْمَعُوْنَ	الصَّیْحَةَ [2]	بِالْحَقِّ	ذٰلِكَ	یَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾	اِنَّا
لوگ سنیں گے	ایک چیخ	حق کے ساتھ	یہ	(قبروں سے) باہر آنے کا دن (ہوگا)	بیشک

لوگ حق کے ساتھ ایک چیخ سنیں گے، یہ (قبروں سے) باہر آنے کا دن ہوگا ○ بیشک

نَحْنُ نُحْیٖ وَ نُمِیْتُ وَ اِلَیْنَا الْمَصِیْرُ ﴿۴۳﴾ یَوْمَ

نَحْنُ	نُحْیٖ	وَ	نُمِیْتُ	وَ	اِلَیْنَا	الْمَصِیْرُ ﴿۴۳﴾	یَوْمَ
ہم	زندگی دیتے ہیں	اور	موت دیتے ہیں	اور	ہماری ہی طرف	پھرنا (ہے)	(جس) دن

ہم زندگی دیتے ہیں اور ہم موت دیتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھرنا ہے ○ جس دن

تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ

تَشَقَّقُ	الْاَرْضُ	عَنْهُمْ	سِرَاعًا	ذٰلِكَ	حَشْرٌ
پھٹ جائے گی	زمین	ان سے	(تو وہ) جلدی کرتے ہوئے (نکلیں گے)	یہ	حشر (جمع کرنا)

زمین ان پر سے پھٹ جائے گی تو وہ جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے، یہ حشر

1 ...... قریب کی جگہ سے بیت المقدس کا صخرہ مراد ہے۔ پکارنے والے سے مراد حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور آپ کی ندا یہ ہوگی: اے گلی ہوئی ہڈیو! بکھرے ہوئے جوڑو! ریزہ ریزہ شدہ گوشتو! پراگندہ بالو! اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ کے لئے جمع ہونے کا حکم دیتا ہے۔

2 ...... اس چیخ سے مراد دوسرا نفخہ ہے۔

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی اور ان کی ذمہ داری

عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَاۤ اَنْتَ

عَلَيْنَا	يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾	نَحْنُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَقُوْلُوْنَ (١)	وَ	مَاۤ	اَنْتَ
ہم پر	آسان ہے	ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو	وہ کہتے ہیں	اور	نہیں	تم

ہم پر آسان ہے ○ ہم خوب جان رہے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں اور تم

عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۟ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾ ع

عَلَيْهِمْ	بِجَبَّارٍ	فَذَكِّرْ	بِالْقُرْاٰنِ	مَنْ	يَّخَافُ	وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾
ان پر	جبر کرنے والے	تو تم نصیحت کرو	قرآن سے	(اسے) جو	ڈرتا ہے	میری دھمکی (سے)

ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو تو اس شخص کو قرآن سے نصیحت کرو جو میری دھمکی سے ڈرے ○

آیات: 60 | رکوع: 03

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ذریت، حاملات اور جاریات کی قسم

قیامت ضرور آئے گی اور نیک و بد کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾	فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾	فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾
بکھیر کر اڑا دینے والیوں کی قسم	پھر بوجھ اٹھانے والیوں (کی)	پھر آسانی سے چلنے والیوں (کی)

بکھیر کر اڑا دینے والیوں کی قسم ○ پھر بوجھ اٹھانے والیوں کی ○ پھر آسانی سے چلنے والیوں کی ○

(1)...... یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کفارِ قریش کا آپ کو جھٹلانا، قیامت کا انکار کرنا، ہماری قدرت میں تردد کرنا ہم سے چھپا ہوا نہیں ہے اور ہم ان سب کو اس کی سزا دیں گے اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں کہ انہیں طاقت کے ذریعے اسلام میں داخل کر دیں بلکہ آپ کی ذمہ داری دعوت دینا اور سمجھا دینا ہے، لہٰذا آپ قرآن مجید کے ذریعے کافروں کو میرے عقاب سے، غافلوں کو میرے عذاب سے اور اطاعت گزاروں کو میرے عتاب سے ڈرائیں۔

کفارِ قریش کا باہمی اختلاف و محرومی

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾	اِنَّمَا	تُوْعَدُوْنَ (1)	لَصَادِقٌ ﴿۵﴾
پھر حکم کو تقسیم کرنے والیوں (کی)	بیشک جس کی	تمہیں وعید سنائی جارہی ہے	(وہ) ضرور سچ (ہے)

پھر حکم کو تقسیم کرنے والیوں کی ○ بیشک جس کی تمہیں وعید سنائی جارہی ہے وہ ضرور سچ ہے ○

وَّ اِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾

وَّ	اِنَّ	الدِّیْنَ	لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾	وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾
اور	بیشک	بدلہ (دیا جانا)	ضرور واقع ہونے والا (ہے)	آرائش والے، راستوں والے آسمان کی قسم

اور بیشک بدلہ دیا جانا ضروری واقع ہونے والا ہے ○ راستوں والے آسمان کی قسم ○

اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾ یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾

اِنَّكُمْ	لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ (2)	یُّؤْفَكُ	عَنْهُ	مَنْ	اُفِكَ ﴿۹﴾
بیشک تم	ضرور مختلف بات میں (ہو)	اوندھا کیا جاتا ہے	اس (قرآن) سے	وہ جو	اوندھا کر دیا گیا ہو

تم طرح طرح کی بات میں ہو ○ اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جو اوندھا ہی کر دیا گیا ہو ○

گستاخانِ رسول کو اللہ کی طرف سے پُرجلال جواب

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾

قُتِلَ	الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ (3)	الَّذِیْنَ	هُمْ	فِیْ غَمْرَةٍ	سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾
مارے جائیں	جھوٹے اندازے لگانے والے	وہ لوگ جو	وہ	نشے میں	بھولے ہوئے (ہیں)

جھوٹے اندازے لگانے والے مارے جائیں ○ جو نشے میں بھولے ہوئے ہیں ○

یَسْــٴَـلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ؕ﴿۱۲﴾ یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾

یَسْــٴَـلُوْنَ	اَیَّانَ	یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۲﴾	یَوْمَ	هُمْ	عَلَى النَّارِ	یُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾
وہ پوچھتے ہیں	کب ہوگا	بدلہ (دیئے جانے) کا دن	(جس) دن	وہ	آگ پر	تپائے جائیں گے

پوچھتے ہیں کہ بدلے کا دن کب ہوگا؟ ○ (یہ اس دن واقع ہوگا) جس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے ○

1 ...... جس بات کی وعید سنائی گئی اس سے مراد دوبارہ زندہ کیا جانا، اعمال کا حساب لیا جانا ہے اور اس کے سچے ہونے سے مراد یہ ہے کہ ایسا بہر صورت ہو کر رہے گا۔

2 ...... اس سے مراد کفارِ مکہ کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کبھی شاعر، کبھی جادوگر، کبھی کاہن اور کبھی مجنون کہنا، یونہی قرآنِ پاک کو کبھی شعر، کبھی جادو، کبھی کہانت اور کبھی اگلوں کی داستانیں کہنا ہے۔

3 ...... ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن کریم کے بارے میں مختلف باتوں کے قائل تھے۔

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ

ذُوْقُوْا	فِتْنَتَكُمْ	هٰذَا	الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾	اِنَّ	الْمُتَّقِیْنَ
تم چکھو	اپنا عذاب	یہ (ہے)	وہ جس کی تم جلدی مچاتے تھے	بیشک	پرہیزگار لوگ

اور (فرمایا جائے گا) اپنا عذاب چکھو، یہ وہی عذاب ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے ○ بیشک پرہیزگار لوگ

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾	اٰخِذِیْنَ	مَاۤ	اٰتٰهُمْ	رَبُّهُمْ	اِنَّهُمْ
باغوں اور چشموں میں (ہوں گے)	لیتے ہوئے	جو	عطا کیا انہیں	ان کے رب (نے)	بیشک وہ

باغوں اور چشموں میں ہوں گے ○ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے، بیشک وہ

كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

كَانُوْا	قَبْلَ ذٰلِكَ	مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾	كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾
تھے	اس سے پہلے	نیکیاں کرنے والے	وہ رات سے (میں) کم سویا کرتے تھے

اس سے پہلے نیکیاں کرنے والے تھے ○ وہ رات میں کم سویا کرتے تھے ○

وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

وَ	بِالْاَسْحَارِ	هُمْ	یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (1)	وَ	فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ	حَقٌّ
اور	رات کے آخری پہروں میں	وہ	بخشش مانگتے تھے	اور	ان کے مالوں میں	حق (تھا)

اور رات کے آخری پہروں میں بخشش مانگتے تھے ○ اور ان کے مالوں میں مانگنے والے

لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ

لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ (2)	وَ	فِی الْاَرْضِ	اٰیٰتٌ	لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾	وَ
مانگنے والے اور محروم کا	اور	زمین میں	نشانیاں (ہیں)	یقین کرنے والوں کیلئے	اور

اور محروم کا حق تھا ○ اور زمین میں یقین والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور

پرہیزگاروں کا صلہ

پرہیزگاروں کی صفات: قیامُ اللیل اور انفاق فی سبیل اللہ

زمین، انسان اور آسمان میں قدرتِ الٰہی کی نشانیوں کی طرف اشارہ

(1)......رات کا آخری حصہ مغفرت طلب کرنے اور دعا کے لئے بہت موزوں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "ہمارا رب تعالیٰ ہر رات اس وقت دنیا کے آسمان کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے" کوئی ایسا ہے جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ایسا ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں، کوئی ایسا ہے جو مجھ سے معافی چاہے تاکہ میں اسے بخش دوں۔ (بخاری، ۱/۳۸۸، الحدیث: ۱۱۴۵)

(2)......مانگنے والے سے مراد وہ ہے جو اپنی حاجت کے لئے لوگوں سے سوال کرے اور محروم سے مراد وہ ہے جو حاجت مند ہو اور حیاء کی وجہ سے سوال بھی نہ کرے۔

فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا

مَا	وَ	رِزْقُكُمْ (1)	فِي السَّمَآءِ	وَ	اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾	فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ
جس کا	اور	تمہارا رزق (ہے)	آسمان میں	اور	تو کیا تم دیکھتے نہیں	تمہاری ذاتوں میں

خود تمہاری ذاتوں میں، تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ ○ اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ جس کا

تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ

لَحَقٌّ	اِنَّهٗ (2)	فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ	تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾
ضرور حق (ہے)	بیشک وہ	تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے

تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ○ تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم! بیشک یہ حق ہے

مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع هَلْ اَتٰىكَ

اَتٰىكَ	هَلْ	تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾	اَنَّكُمْ	مَآ	مِّثْلَ
آئی تمہارے پاس	کیا	تم بولتے ہو	کہ تم	جو	(اس) جیسی (زبان میں)

ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو ○ اے حبیب! کیا تمہارے پاس

حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا

فَقَالُوْا	عَلَيْهِ	دَخَلُوْا	اِذْ	حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ (3)
تو انہوں نے کہا	اس پر	وہ داخل ہوئے	جب	ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر

ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ○ جب وہ اس کے پاس آئے تو کہا:

سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ

فَرَاغَ	قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾	سَلٰمٌ	قَالَ	سَلٰمًا
پھر (ابراہیم) چپکے سے گیا	اجنبی لوگ (ہیں)	سلام	(ابراہیم نے) فرمایا	سلام

سلام، (ابراہیم نے) فرمایا، ''سلام'' اجنبی لوگ ہیں ○ پھر ابراہیم

حاشیہ: حقانیتِ قرآن کا بیان — حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے معزز مہمانوں کے واقعہ کی طرف اشارہ — معزز مہمانوں کی بارگاہِ ابراہیم میں حاضری اور سلام و جواب — مہمانوں کے سامنے بچھڑا پیش کرنا اور نہ کھانے پر مہمانوں سے سوال

ع ۲۳/۱۸ — وقف لازم

(1)......رزق سے مراد بارش اور برف وغیرہ ہے اور ان کے آسمان میں ہونے سے مراد آسمان کی طرف سے نازل ہونا ہے یا آسمان میں رزق ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو بھی رزق تمہارا مقدر ہے وہ آسمان میں لکھا ہوا ہے، نیز آخرت کا وہ ثواب و عذاب بھی آسمان میں لکھا ہوا ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا ہے۔

(2)......اس سے مراد قرآن کریم، یا آسمان میں رزق ہونا، یا اُخروی ثواب و عذاب کا وعدہ ہے۔

(3)......معزز مہمانوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی خدمت میں معزز مہمان بن کر حاضر ہوئے تھے۔

اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ

اِلٰۤى اَهْلِهٖ	فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴿۲۶﴾	فَقَرَّبَهٗۤ	اِلَیْهِمْ	قَالَ
اپنے گھر والوں کی طرف	تو لے آیا ایک موٹا تازہ بچھڑا	پھر قریب کیا اسے	ان کی طرف	کہا

اپنے گھر والوں کی طرف گئے تو ایک موٹا تازہ بچھڑا لے آئے ○ پھر اسے ان کے پاس رکھ دیا تو فرمایا:

اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَ

اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾	فَاَوْجَسَ	مِنْهُمْ	خِیْفَةً	قَالُوْا	لَا تَخَفْ	وَ
کیا تم کھاتے نہیں	تو اس نے محسوس کیا	ان سے	خوف	انہوں نے کہا	آپ نہ ڈریں	اور

کیا تم کھاتے نہیں؟ ○ تو اپنے دل میں ان سے خوف محسوس کیا، (فرشتوں نے) عرض کی: آپ نہ ڈریں اور

خوف محسوس کرنے پر مہمانوں کی طرف سے تسلی اور بیٹے کی بشارت

بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ

بَشَّرُوْهُ	بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾	فَاَقْبَلَتِ	امْرَاَتُهٗ [1]	فِیْ صَرَّةٍ
انہوں نے بشارت دی اسے	ایک علم والے لڑکے کی	تو آئی	اس کی بیوی	چلانے (کی حالت) میں

انہوں نے اسے ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری سنائی ○ تو ابراہیم کی بیوی چلاتی ہوئی آئی

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا

فَصَكَّتْ	وَجْهَهَا	وَ	قَالَتْ	عَجُوْزٌ	عَقِیْمٌ ﴿۲۹﴾	قَالُوْا
پھر ہاتھ مارا	اپنے چہرے (پر)	اور	کہا	بوڑھی	بانجھ عورت (بچہ جنے گی)	(فرشتوں نے) کہا

پھر اپنے چہرے پر ہاتھ مارا اور کہا: کیا بوڑھی بانجھ عورت (بچہ جنے گی۔) ○ فرشتوں نے کہا:

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ کا اظہارِ تعجب اور فرشتوں کا جواب

كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۰﴾

كَذٰلِكِ	قَالَ	رَبُّكِ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْحَكِیْمُ	الْعَلِیْمُ ﴿۳۰﴾
اسی طرح	فرمایا	تمہارے رب (نے)	بیشک وہ	وہی	حکمت والا	علم والا (ہے)

تمہارے رب نے یونہی فرمایا ہے، بیشک وہی حکمت والا، علم والا ہے ○

[1]......جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علم والے لڑکے کی خوشخبری سنائی تو یہ بات آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ حضرت سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بھی سن لی، اس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا چلاتی ہوئی آئیں اور حیرت سے اپنے چہرے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا: کیا وہ عورت بچہ جنے گی جو (90 یا 99 برس کی) بوڑھی ہے اور اس کے ہاں کبھی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ اس بات سے ان کا مطلب یہ تھا کہ ایسی حالت میں بچہ ہونا انتہائی تعجب کی بات ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ
27
www.dawateislami.net

آمد کے مقصد کا سوال اور فرشتوں کا جواب

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ

قَالَ	فَمَا	خَطْبُكُمْ	اَيُّهَا	الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣١﴾	قَالُوْۤا	اِنَّاۤ
(ابراہیم نے) کہا	پھر کیا	تمہارا مقصد (ہے)	اے	بھیجے ہوئے (فرشتو)	انہوں نے کہا	بیشک

ابراہیم نے فرمایا: تو اے بھیجے ہوئے فرشتو! پھر تمہارا کیا مقصد ہے؟○ انہوں نے کہا: بیشک ہم

اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ

اُرْسِلْنَاۤ	اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ [1]	لِنُرْسِلَ	عَلَيْهِمْ
ہمیں بھیجا گیا ہے	ایک مجرم قوم کی طرف	تاکہ ہم برسائیں	ان پر

ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں○ تاکہ ان پر گارے کے

حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿٣٣﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٤﴾

حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿٣٣﴾	مُّسَوَّمَةً [2]	عِنْدَ رَبِّكَ	لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٤﴾
گارے کے پتھر	(جن پر) نشان لگائے ہوئے (ہیں)	تمہارے رب کے پاس	حد سے بڑھنے والوں کیلئے

پتھر برسائیں○ جن پر تمہارے رب کے پاس حد سے بڑھنے والوں کے لیے نشان لگائے ہوئے ہیں○

قوم لوط کے اہل ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا

فَاَخْرَجْنَا	مَنْ	كَانَ	فِيْهَا	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٥﴾	فَمَا وَجَدْنَا
تو ہم نے نکال لیا	(انہیں) جو	تھے	اس (شہر) میں	ایمان والوں میں سے	تو ہم نے نہ پایا

تو ہم نے اس شہر میں موجود ایمان والوں کو نکال لیا○ تو ہم نے وہاں

قوم لوط کی بستی میں عبرت کی نشانی

فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَاۤ اٰيَةً

فِيْهَا	غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٦﴾ [3]	وَ	تَرَكْنَا	فِيْهَاۤ	اٰيَةً [4]
اس میں	مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا (کوئی گھر)	اور	ہم نے باقی رکھی	اس میں	ایک نشانی

ایک ہی گھر مسلمان پایا○ اور ہم نے اس میں ان لوگوں کے لیے

(1)..... یہاں مجرم قوم سے حضرت لوط عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم مراد ہے۔ (2)..... ان پتھروں پر ایسے نشان تھے جن سے یہ دنیاوی پتھروں سے ممتاز نظر آتے تھے اور بعض مفسرین کے نزدیک ہر پتھر پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جسے اس پتھر سے ہلاک کیا جاتا تھا۔

(3)..... یہ گھر وہ تھا جس میں حضرت لوط عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام، ان کی دو بیٹیاں اور ان کے متبعین تھے۔

(4)..... اس نشانی سے مراد عذاب کے وہ آثار ہیں جو قوم لوط کے شہروں میں بکھرے ہوئے تھے اور یہ ایک عرصہ تک ان بستیوں میں باقی رہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کے واقعہ میں عبرت کی نشانی

لِلَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ؕ﴿۳۷﴾ وَ فِیْ مُوْسٰۤى اِذْ

لِلَّذِیْنَ	یَخَافُوْنَ[1]	الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۳۷﴾	وَ	فِیْ مُوْسٰى	اِذْ
ان لوگوں کے لیے	جو ڈرتے ہیں	دردناک عذاب (سے)	اور	موسیٰ میں (بھی نشانی ہے)	جب

نشانی باقی رکھی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ○ اور موسیٰ میں (بھی نشانی ہے) جب

اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَ

اَرْسَلْنٰهُ	اِلٰى فِرْعَوْنَ	بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾	فَتَوَلّٰى	بِرُكْنِهٖ	وَ
ہم نے بھیجا اسے	فرعون کی طرف	روشن سند کے ساتھ	تو اس نے منہ پھیر لیا	اپنے لشکر سمیت	اور

ہم نے اسے روشن سند کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا ○ اور وہ (فرعون) اپنے لشکر سمیت پھر گیا اور

قَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ

قَالَ	سٰحِرٌ	اَوْ	مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾	فَاَخَذْنٰهُ	وَ	جُنُوْدَهٗ
کہا	(یہ موسیٰ) جادوگر (ہے)	یا	دیوانہ	تو ہم نے پکڑا اسے	اور	اس کے لشکروں (کو)

بولا: (موسیٰ تو) جادوگر ہے یا دیوانہ ○ اور ہم نے فرعون اور اس کے لشکر کو

قومِ عاد اور قومِ ثمود کے انجام میں عبرت کی نشانی

فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَ هُوَ مُلِیْمٌ ؕ﴿۴۰﴾ وَ

فَنَبَذْنٰهُمْ	فِی الْیَمِّ	وَ	هُوَ	مُلِیْمٌ ﴿۴۰﴾	وَ
پھر ڈال دیا انہیں	دریا میں	اور	وہ (فرعون)	(خود کو) ملامت کرنے والا (تھا)	اور

پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ (خود کو) ملامت کر رہا تھا ○ اور

فِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ۚ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ

فِیْ عَادٍ	اِذْ	اَرْسَلْنَا	عَلَیْهِمُ	الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ﴿۴۱﴾	مَا تَذَرُ
عاد میں (بھی نشانی ہے)	جب	ہم نے بھیجی	ان پر	خشک آندھی	وہ نہیں چھوڑتی

قومِ عاد میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی ○ وہ جس چیز پر

1 ...... حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کا جرم مردوں کا آپس میں اور لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا تھا، اس سے باز نہ آنے پر انہیں تباہ و برباد کر کے نشان عبرت بنا دیا گیا۔ ان کے دردناک انجام سے عبرت حاصل کرتے ہوئے بدفعلی اور ہم جنس پرستی سے بچنا اور عذابِ الٰہی سے ڈرنا چاہیے اور بطورِ خاص ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل اور اس کے نتائج پر غور کرنا چاہیے جو معاشرے میں ہم جنس پرستی کے فروغ کے لئے ترغیبی اور عملی سہولیات فراہم کرنے اور اسے قانونی جواز مہیا کرنے میں مصروف ہیں۔

مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ ﴿۴۲﴾ وَ

مِنْ شَیْءٍ	اَتَتْ	عَلَیْهِ	اِلَّا	جَعَلَتْهُ	كَالرَّمِیْمِ ﴿۴۲﴾	وَ
کوئی چیز	آتی	اس پر	مگر	کر دیتی اسے	گلی ہوئی چیز کی طرح	اور

گزرتی تھی اسے گلی ہوئی چیز کی طرح کر چھوڑتی ○ اور

فِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۴۳﴾

فِیْ ثَمُوْدَ	اِذْ	قِیْلَ	لَهُمْ	تَمَتَّعُوْا	حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۴۳﴾
ثمود میں (بھی نشانی ہے)	جب	کہا گیا	ان سے	تم فائدہ اٹھالو	ایک وقت تک

ثمود میں (نشانی ہے) جب ان سے فرمایا گیا: ایک وقت تک فائدہ اٹھالو ○

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَ هُمْ

فَعَتَوْا	عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ	فَاَخَذَتْهُمُ	الصّٰعِقَةُ	وَ	هُمْ
تو انہوں نے سرکشی کی	اپنے رب کے حکم سے	تو پکڑ لیا انہیں	کڑک (نے)	اور	وہ

تو انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی تو ان کی آنکھوں کے سامنے

یَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّ مَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ ﴿۴۵﴾

یَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾	فَمَا اسْتَطَاعُوْا	مِنْ قِیَامٍ (1)	وَّ	مَا كَانُوْا	مُنْتَصِرِیْنَ ﴿۴۵﴾
دیکھ رہے تھے	تو انہیں طاقت نہ تھی	کھڑے ہونے کی	اور	نہ وہ تھے	بدلہ لے سکنے والے

انہیں کڑک نے آلیا ○ تو وہ نہ کھڑے ہوسکے اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے ○

قدرت و وحدانیتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی نشانیاں

وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ

وَ	قَوْمَ نُوْحٍ	مِّنْ قَبْلُ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۴۶﴾	وَ
اور	نوح کی قوم (کو ہلاک کیا)	(اس) سے پہلے	بیشک	وہ تھے	نافرمانی کرنے والے لوگ	اور

اور ان سے پہلے قوم نوح کو ہلاک فرمایا، بیشک وہ فاسق لوگ تھے ○ اور

قوم نوح کی ہلاکت کی طرف اشارہ

ع ٢/ ٢٢

1 ...... کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ جب عذاب نازل ہوا اس وقت قوم ثمود کے لوگ کھڑے ہو کر بھاگ نہ سکے۔

وَ السَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾

لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾	اِنَّا	وَّ	بِاَيْىدٍ	بَنَيْنٰهَا	السَّمَآءَ
ضرور وسعت وقدرت والے (ہیں)	بیشک ہم	اور	(اپنے) دستِ قدرت سے	ہم نے بنایا اسے	آسمان

آسمان کو ہم نے (اپنی) قدرت سے بنایا اور بیشک ہم وسعت وقدرت والے ہیں ○

وَ الْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ

وَ	الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾	فَنِعْمَ	فَرَشْنٰهَا[1]	الْاَرْضَ	وَ
اور	بچھانے والے (ہیں)	تو (ہم) کیا ہی اچھے	ہم نے فرش بنایا اسے	زمین	اور

اور زمین کو ہم نے فرش بنایا تو ہم کیا ہی اچھا بچھانے والے ہیں ○ اور

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِؕ

اِلَى اللّٰهِ[2]	فَفِرُّوْۤا	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾	لَعَلَّكُمْ	زَوْجَيْنِ	خَلَقْنَا	مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
اللہ کی طرف	تو بھاگو	نصیحت حاصل کرو	تاکہ تم	دو قسمیں	ہم نے بنائیں	ہر چیز سے (کی)

ہم نے ہر چیز کی دو قسمیں بنائیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ اور اللہ کی طرف بھاگو

اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ وَ لَا تَجْعَلُوْا

لَا تَجْعَلُوْا	وَ	نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾	مِّنْهُ	لَكُمْ	اِنِّیْ
تم نہ ٹھہراؤ	اور	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	اس کی طرف سے	تمہارے لئے	بیشک میں

بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے کھلم کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○ اور اللہ کے ساتھ

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾	مِّنْهُ	لَكُمْ	اِنِّیْ	اِلٰهًا اٰخَرَ	مَعَ اللّٰهِ
کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	اس کی طرف سے	تمہارے لیے	بیشک میں	دوسرا معبود	اللہ کے ساتھ

کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے کھلم کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○

اطاعتِ الٰہی کی طرف جلد آنے کا حکم

اللہ کا شریک ٹھہرانے کی ممانعت

[1]...... زمین اپنی وسعت کی وجہ سے گول ہونے کے باوجود فرش کی طرح بچھی ہوئی معلوم ہوتی ہے، نیز یہ نہ تو لوہے کی طرح سخت ہے کہ اس پر چلنا پھرنا دشوار ہو جائے اور نہ اتنی نرم کہ مخلوق اس میں دھنس جائے بلکہ رہائش کے قابل اور ضروریاتِ انسانی کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

[2]...... اللہ کی طرف بھاگنے سے مراد یہ ہے کہ کفر سے ایمان کی طرف، نافرمانی سے اطاعت کی طرف، اپنے گناہوں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کی طرف دوڑتے ہوئے آؤ۔

كفار كی جاہلانہ باتوں پر حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم كو تسلی

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا

اِلَّا	مِّنْ رَّسُوْلٍ	مِنْ قَبْلِهِمْ	الَّذِيْنَ	مَآ اَتَى	كَذٰلِكَ (1)
مگر	كوئی رسول	ان سے پہلے (گزرے)	ان لوگوں كے پاس جو	نہيں آيا	اسی طرح

يونہی جب ان سے پہلے لوگوں كے پاس كوئی رسول تشريف لاياتو

قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا

اَتَوَاصَوْا	مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾	اَوْ	سَاحِرٌ	قَالُوْا
كيا انہوں نے ايك دوسرے كو وصيت كی تھی	ديوانہ	يا	(يہ) جادوگر (ہے)	انہوں نے كہا

وہ يہی بولے كہ (يہ) جادوگر ہے يا ديوانہ ○ كيا انہوں نے ايك دوسرے كو اس بات كی

كفار سے منہ پھير لينے كی اجازت

بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ

فَتَوَلَّ	قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾	هُمْ	بَلْ	بِهٖ
تو (اے حبيب) تم منہ پھير لو	سركشی كرنے والے لوگ (ہيں)	وہ	بلكہ	اس (بات) كی

وصيت كی تھی بلكہ وہ سركش لوگ ہيں ○ تو اے حبيب! تم ان سے

نصيحت كرتے رہنے كی تاكيد

عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى

الذِّكْرٰى	فَاِنَّ	ذَكِّرْ	وَّ	بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾	فَمَآ اَنْتَ	عَنْهُمْ
سمجھانا	پس بيشك	سمجھاؤ	اور	ملامت كيے جانے والے	تو تم نہيں ہو	ان سے

منہ پھير لو تو تم پر كوئی ملامت نہيں ○ اور سمجھاؤ كہ سمجھانا

جنوں اور انسانوں كی تخليق كا مقصد

تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا

اِلَّا	الْاِنْسَ	وَ	الْجِنَّ	مَا خَلَقْتُ	وَ	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ (2)	تَنْفَعُ
مگر	انسان	اور	جن	ميں نے پيدا نہيں كيے	اور	ايمان والوں (كو)	فائدہ ديتا ہے

ايمان والوں كو فائدہ ديتا ہے ○ اور ميں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے

(1)......اس آيت ميں حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم كو تسلی دی گئی ہے كہ جس طرح كفارِ مكہ نے آپ كی تكذيب كی اور آپ كو جادوگر يا ديوانہ كہا اسی طرح پہلی امت كے كفار نے بھی اپنے رسولوں كو جادوگر يا ديوانہ كہا ہے، لہٰذا آپ ان كے سب و شتم سے رنجيدہ اور ملول نہ ہوں۔

(2)......يہاں ايمان والوں سے مراد وہ لوگ ہيں جو فی الحال ايمان نہيں لائے تھے ليكن ان كے بارے ميں اللہ تعالٰی كو معلوم تھا كہ يہ ايمان لائيں گے، يا ان سے وہ لوگ مراد ہيں جو ايمان لا چكے تھے، اس صورت ميں انہيں نصيحت كرتے رہنے كا حكم اس ليے ہوگا كہ ان كا ايمان مزيد مضبوط اور مستحكم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی

لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ مَاۤ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِيْدُ

مَاۤ اُرِيْدُ	وَّ	مِّنْ رِّزْقٍ	مِنْهُمْ	مَاۤ اُرِيْدُ	لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ (1)
میں نہیں چاہتا	اور	کچھ رزق	ان سے	میں نہیں چاہتا	اس لیے کہ وہ عبادت کریں میری

کہ میری عبادت کریں ○ میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا اور نہ یہ چاہتا ہوں

اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ

ذُو الْقُوَّةِ	الرَّزَّاقُ	هُوَ	اللّٰهَ	اِنَّ	يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾ (2)	اَنْ
قوت والا	بڑا رزق دینے والا	وہی	اللہ	بیشک	وہ کھانا دیں مجھے	کہ

کہ وہ مجھے کھانا دیں ○ بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا، قوت والا،

کفار کو تنبیہ اور ان کے لیے وعید

الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا

ذَنُوْبًا	ظَلَمُوْا	لِلَّذِيْنَ	فَاِنَّ	الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾
(عذاب کا) ایک حصہ (ہے)	ظلم کیا	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	تو بیشک	قدرت والا (ہے)

قدرت والا ہے ○ تو بیشک ان ظالموں کے لیے عذاب کا ایک حصہ ہے

مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾ فَوَيْلٌ

فَوَيْلٌ	فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾	مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ
تو خرابی (ہے)	تو وہ (عذاب مانگنے میں) جلدی نہ کریں مجھ سے	ان کے ساتھیوں کے (عذاب کے) حصے جیسا

جیسے ان کے ساتھیوں کے عذاب کا حصہ تھا تو یہ مجھ سے (عذاب مانگنے میں) جلدی نہ کریں ○ تو کافروں کیلئے

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع

يُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾	الَّذِيْ	مِنْ يَّوْمِهِمُ	كَفَرُوْا	لِّلَّذِيْنَ
انہیں وعید سنائی جاتی ہے	جس کی	ان کے دن سے	کفر کیا	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے

ان کے اس دن سے خرابی ہے جس کی انہیں وعید سنائی جاتی ہے ○

ع ۲

(1)...... جنوں اور انسانوں کی تخلیق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں اور اس کی عبادت کریں اور زندگی کے تمام کام عبدیت یعنی بندگی کے تقاضوں کے مطابق سرانجام دیں، اس سے دین و دنیا کا بھلا ہوگا۔ حدیثِ قدسی میں فرمانِ الٰہی ہے: اے انسان! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کردوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔ (ترمذی، ۴/۲۱۱، الحدیث: ۲۴۷۴)

(2)...... اللہ تعالیٰ کھانا کھانے سے بھی پاک ہے اور اس سے بھی کہ مخلوق کو دینے کیلئے وہ لوگوں سے کھانا لے۔

آیات:49 رکوع:02

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

وقوعِ عذاب کے یقینی ہونے کی قسمیہ خبر

وَالطُّوْرِ ۙ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ ﴿۴﴾				
وَالطُّوْرِ (1)	وَ	كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ (2)	فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾	وَّ	الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾ (3)
طور کی قسم	اور	لکھی ہوئی کتاب (کی)	(جو) کھلے ہوئے صفحات میں (ہے)	اور	بیتِ معمور (کی)
طور کی قسم ○ اور لکھی ہوئی کتاب کی ○ (جو) کھلے ہوئے صفحات میں (ہے) ○ اور بیتِ معمور کی ○				

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ					
وَ	السَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾ (4)	وَ	الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾	اِنَّ	عَذَابَ رَبِّكَ
اور	بلند چھت (کی)	اور	سلگائے ہوئے سمندر (کی قسم)	بیشک	تیرے رب کا عذاب
اور بلند چھت کی ○ اور سلگائے جانے والے سمندر کی ○ بیشک تیرے رب کا عذاب					

قیامت کی منظر کشی اور جھٹلانے والوں کو وعید

لَوَاقِعٌ ۙ ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ					
لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾	مَّا	لَهٗ	مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾	يَّوْمَ	تَمُوْرُ
ضرور واقع ہونے والا (ہے)	نہیں (ہے)	اس کو	کوئی ٹالنے والا	(جس) دن	سختی سے ملے گا
ضرور واقع ہونے والا ہے ○ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ○ جس دن آسمان					

1...... یہاں طور سے مراد وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کلامِ الٰہی سننے کا شرف عطا فرمایا۔

2...... لکھی ہوئی کتاب سے تورات، یا لوحِ محفوظ، یا اعمال لکھنے والے فرشتوں کے دفتر، یا قرآنِ پاک مراد ہے۔

3...... بیتُ المعمور ساتویں آسمان میں کعبہ شریف کے بالکل اوپر ہے۔ یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے اور ہر روز ستر ہزار نئے فرشتے اس میں طواف اور نماز کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ 4...... اس چھت سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لئے چھت کی طرح ہے۔ یا، اس سے مراد عرش ہے جو جنت کی چھت ہے۔

السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾ وَّ تَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ؕ﴿۱۰﴾ فَوَيْلٌ

السَّمَآءُ	مَوْرًا ﴿۹﴾	وَّ	تَسِيْرُ	الْجِبَالُ	سَيْرًا ﴿۱۰﴾	فَوَيْلٌ
آسمان	سختی سے ہلنا	اور	(تیزی سے) چلیں گے	پہاڑ	چلنا	تو خرابی (ہے)

سختی سے ہلے گا ○ اور پہاڑ تیزی سے چلیں گے ○ تو اس دن

يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۘ﴿۱۲﴾

يَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾	الَّذِيْنَ	هُمْ	فِيْ خَوْضٍ	يَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾
اس دن	جھٹلانے والوں کے لیے	وہ لوگ جو	وہ	شغل میں	کھیل رہے ہیں

جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ○ وہ جو شغل میں پڑے کھیل رہے ہیں ○

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ

يَوْمَ	يُدَعُّوْنَ	اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ	دَعًّا ﴿۱۳﴾	هٰذِهِ	النَّارُ [1]
(جس) دن	انہیں دھکیلا جائے گا	جہنم کی آگ کی طرف	سختی سے دھکیلنا	یہ	آگ (ہے)

جس دن انہیں جہنم کی طرف سختی سے دھکیلا جائے گا ○ یہ وہ آگ ہے

الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۚ﴿۱۵﴾

الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾	اَفَسِحْرٌ	هٰذَاۤ	اَمْ	اَنْتُمْ	لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾
جس کو تم جھٹلاتے تھے	تو کیا جادو (ہے)	یہ	یا	تم	تم دیکھ نہیں رہے

جسے تم جھٹلاتے تھے ○ تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں دکھائی نہیں دے رہا ○

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ

اِصْلَوْهَا	فَاصْبِرُوْۤا	اَوْ	لَا تَصْبِرُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْكُمْ [2]
داخل ہو جاؤ اس میں	تو (اب) صبر کرو	یا	نہ صبر کرو	برابر (ہے)	تم پر

اس میں داخل ہو جاؤ، تو اب چاہے صبر کرو یا نہ کرو، سب تم پر برابر ہے، تمہیں

وقف لازم

ذکرِ جہنم اور جھٹلانے والوں کا انجام

1 ...... عذابِ الٰہی سے متعلق آیات کو کفار جھٹلاتے اور انہیں جادو کہا کرتے تھے، جب قیامت کے دن انہیں جہنم کی طرف سختی سے دھکیلا جائے گا تب انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا جائے گا کہ یہ وہی جہنم ہے جس سے متعلق آیات کو تم جھٹلاتے تھے، اب دیکھ کر بتاؤ کیا یہ جادو ہے یا اب بھی تمہیں نظر نہیں آ رہا۔

2 ...... کفار کو نہ تو واویلا کرنے پر جہنم سے نکالا جائے گا اور نہ ہی انہیں عذاب پر صبر کرنے سے نجات ملے گی بلکہ وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں ہی رہیں گے۔

پرہیز گاروں کا اُخروی صلہ

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾	اِنَّ	الْمُتَّقِيْنَ
تمہیں بدلہ دیا جارہا ہے صرف	(اس کا) جو	تم عمل کرتے تھے	بیشک	پرہیز گار لوگ

اسی کا بدلہ دیا جارہا ہے جو تم کرتے تھے ○ بیشک پرہیز گار

فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمْ

فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾ (1)	فٰكِهِيْنَ	بِمَاۤ	اٰتٰهُمْ
باغوں اور نعمتوں میں (ہوں گے)	خوش ہوتے ہوئے	(اس) پر جو	عطا کیا انہیں

باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے ○ اپنے رب کی عطاؤں پر

رَبُّهُمْ ۚ وَ وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَ

رَبُّهُمْ	وَ	وَقٰىهُمْ	رَبُّهُمْ	عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾	كُلُوْا	وَ
ان کے رب (نے)	اور	بچالیا انہیں	ان کے رب (نے)	آگ کے عذاب (سے)	تم کھاؤ	اور

خوش ہورہے ہوں گے اور انہیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچالیا ○ اپنے اعمال کے بدلے میں

اشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ

اشْرَبُوْا	هَنِيْٓـئًۢا	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾	مُتَّكِـِٕيْنَ
پیو	خوشگوار (نعمتیں)	(اس کے) بدلے جو	تم عمل کرتے تھے	(وہ) تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)

خوشگوار نعمتیں کھاؤ اور پیو ○ وہ قطار در قطار

جنت میں اولاد کو ماں باپ کا وسیلہ کام آنے کا بیان

عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَ

عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ	وَ	زَوَّجْنٰهُمْ	بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾	وَ
قطار میں بچھے ہوئے تختوں پر	اور	ہم نے نکاح کردیا ان کا	بڑی آنکھوں والی حوروں سے	اور

بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے اور ہم نے بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا نکاح کردیا ○ اور

(1)......بروزِ قیامت پرہیز گاروں کو یہ صلہ ملے گا (1) وہ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ (2) اپنے رب کی عطاؤں پر خوش ہورہے ہوں گے۔ (3) عذابِ جہنم سے محفوظ ہوں گے۔ (4) انہیں کھانے پینے میں خوشگوار نعمتیں عطا ہوں گی۔ (5) وہ خوبصورت ترتیب سے بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ (6) خوبصورت بڑی آنکھوں والی حسین حوروں سے ان کا نکاح ہوگا۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا

اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	اتَّبَعَتْهُمْ	ذُرِّیَّتُهُمْ	بِاِیْمَانٍ	اَلْحَقْنَا[1]
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	پیروی کی ان کی	ان کی اولاد (نے)	ایمان کے ساتھ	ہم نے ملادیا

جو لوگ ایمان لائے اور ان کی (جس) اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی

بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ

بِهِمْ	ذُرِّیَّتَهُمْ	وَ	مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ	مِّنْ عَمَلِهِمْ
ان کے ساتھ	ان کی اولاد (کو)	اور	ہم نے نقصان نہ دیا انہیں	ان کے عمل سے (میں)

پیروی کی تو ہم نے ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملادیا اور اُن (والدین) کے عمل میں کچھ

مِّنْ شَیْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ﴿۲۱﴾ وَ

مِّنْ شَیْءٍ	كُلُّ امْرِئٍۭ	بِمَا	كَسَبَ	رَهِیْنٌ ﴿۲۱﴾	وَ
کچھ	ہر آدمی	(اس) میں جو	اس نے کمایا	گروی (ہے)	اور

کمی نہ کی، ہر آدمی اپنے اعمال میں گروی ہے ○ اور

ہر شخص اپنے عمل کے بدلے گروی ہے

اہلِ جنت کی نعمتوں اور ان کے لطف و سرور کا بیان

اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

اَمْدَدْنٰهُمْ[2]	بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ	مِّمَّا	یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾
ہم نے مدد کی ان (جنتیوں) کی	پھل میووں اور گوشت سے	(اس) سے جو	وہ چاہیں گے

پھلوں، میووں اور گوشت جو وہ چاہیں گے ان کے ساتھ ہم نے ان کی مدد کی ○

یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِیْهَا وَ

یَتَنَازَعُوْنَ	فِیْهَا	كَاْسًا	لَّا	لَغْوٌ	فِیْهَا	وَ
وہ ایک دوسرے سے لیں گے	اس (جنت) میں	جام	نہیں (ہوگی)	کوئی بیہودگی	اس میں	اور

جنتی لوگ جنت میں ایسے جام ایک دوسرے سے لیں گے جس میں نہ کوئی بیہودگی ہوگی اور

1 ...... جنت میں والدین کے درجے اگر بلند ہوئے اور ان کی اولاد کے کم تو اللہ تعالیٰ والدین کی خوشی کے لیے ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ ملادے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جنت میں اولاد کو ان کے ماں باپ کا وسیلہ کام آئے گا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں نیک لوگوں کا وسیلہ مقبول ہے۔

2 ...... جنتیوں کی نعمتوں کے ساتھ مدد سے مراد یہ ہے کہ اہلِ جنت کی نعمتیں دم بدم بڑھتی ہی جائیں گی کبھی کم نہ ہوں گی۔

لَا تَاْثِیْمٌ ﴿۲۳﴾ وَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ

كَاَنَّهُمْ	لَّهُمْ	غِلْمَانٌ	عَلَیْهِمْ	یَطُوْفُ	وَ	تَاْثِیْمٌ ﴿۲۳﴾ (1)	لَا
گویا کہ وہ	ان کے (خدمت گار)	لڑکے	ان پر	چکر لگائیں گے	اور	کوئی گناہ کی بات	نہ

نہ گناہ کی کوئی بات ○ اور ان کے خدمت گار لڑکے ان کے گرد پھریں گے گویا وہ

لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

عَلٰى بَعْضٍ	بَعْضُهُمْ	اَقْبَلَ	وَ	لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾
بعض پر	ان کے بعض	متوجہ ہوں گے	اور	چھپا کر رکھے ہوئے موتی (ہیں)

چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہیں ○ اور آپس میں سوال کرتے ہوئے

یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا

فِیْۤ اَهْلِنَا	قَبْلُ	كُنَّا	اِنَّا	قَالُوْۤا	یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ (2)
اپنے گھر والوں میں	(اس سے) پہلے	ہم تھے	بیشک	وہ کہیں گے	ایک دوسرے سے سوال کرتے ہوئے

ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے ○ کہیں گے: بیشک ہم اس سے پہلے اپنے گھر والوں میں

مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ وَقٰىنَا

وَقٰىنَا	وَ	عَلَیْنَا	اللّٰهُ	فَمَنَّ	مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾
بچالیا ہمیں	اور	ہم پر	اللہ (نے)	تو احسان کیا	ڈرنے والے

ڈرنے والے تھے ○ تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں (جہنم کی)

عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

هُوَ	اِنَّهٗ	كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ	اِنَّا	عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ (3)
وہی	بیشک وہ	ہم (اس سے) پہلے عبادت کرتے تھے اس کی	بیشک	سخت گرم ہوا کے عذاب (سے)

سخت گرم ہوا کے عذاب سے بچالیا ○ بیشک ہم اس سے پہلے (دنیا میں) اللہ کی عبادت کرتے تھے، بیشک وہی

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں شراب پینے سے بندہ گناہگار ہوتا ہے جبکہ جنت کی شراب پینے سے جنتی کو کوئی گناہ نہ ہوگا۔

2 ...... جنتیوں کا ایک دوسرے سے دریافت کرنا معلومات کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اعتراف کرنے کے لیے ہوگا۔

3 ...... جہنم کی گرم ہوا سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: اگر اللہ تعالیٰ دنیا والوں پر (انگلی کے) ایک پورے کی مقدار گرم ہوا کے عذاب کو کھول دے تو زمین اور اس پر موجود تمام چیزیں جل جائیں گی۔ (در منثور، الطور، تحت الآیۃ: ۲۷، ۷/۶۳۴) اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم کی اس گرم ہوا سے اپنی پناہ میں رکھے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی اور نصیحت کرتے رہنے کی ہدایت

اَلْبَرُّ الرَّحِیْمُ ﴿۲۸﴾ع فَذَكِّرْ فَمَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ

بِكَاهِنٍ	بِنِعْمَتِ رَبِّكَ	فَمَاۤ اَنْتَ	فَذَكِّرْ (۱)	الرَّحِیْمُ ﴿۲۸﴾	اَلْبَرُّ
کاہن	اپنے رب کے فضل سے	تو تم نہیں	تو تم نصیحت کرو	مہربان (ہے)	احسان فرمانے والا

احسان فرمانے والا مہربان ہے ○ تو اے محبوب! تم نصیحت فرماؤ تو تم اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہو،

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر شاعر ہونے کا الزام اور اس کا جواب

وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ط اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ

نَّتَرَبَّصُ	شَاعِرٌ	یَقُوْلُوْنَ	اَمْ	مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾	لَا	وَّ
ہم انتظار کر رہے ہیں	(یہ) شاعر (ہے)	وہ (کافر) کہتے ہیں	بلکہ	مجنون	نہ (ہی)	اور

اور نہ ہی مجنون ○ بلکہ کافر کہتے ہیں: یہ شاعر ہیں، ہم ان پر

بِهٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ مَعَكُمْ

مَعَكُمْ	فَاِنِّیْ	تَرَبَّصُوْا	قُلْ	رَیْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾	بِهٖ
تمہارے ساتھ	پس بیشک میں (بھی)	تم انتظار کرتے رہو	تم کہو	زمانے کی گردش (کا)	اس پر

گردشِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں ○ تم فرماؤ: تم انتظار کرتے رہو، پس بیشک میں بھی تمہارے ساتھ

کفارِ مکہ کی مخالفت کا سبب ان کی سرکشی ہے

مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ﴿۳۱﴾ط اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَاۤ اَمْ هُمْ

هُمْ	اَمْ	بِهٰذَاۤ	اَحْلَامُهُمْ	تَاْمُرُهُمْ	اَمْ	مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ﴿۳۱﴾
وہ	بلکہ	اس کا	ان کی عقلیں	حکم دیتی ہیں انہیں	کیا	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)

انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ○ کیا ان کی عقلیں انہیں یہی حکم دیتی ہیں؟ بلکہ وہ

قرآن اپنی طرف سے گھڑنے کے الزام کا جواب

قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ج اَمْ یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ج بَلْ

بَلْ	تَقَوَّلَهٗ	یَقُوْلُوْنَ	اَمْ	قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾
بلکہ	اس (نبی) نے خود ہی بنالیا ہے یہ قرآن	وہ کہتے ہیں	بلکہ	سرکش لوگ (ہیں)

سرکش لوگ ہیں ○ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے یہ قرآن خود ہی بنالیا ہے بلکہ

(1)...... کفارِ مکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کاہن اور مجنون کہتے تھے، اس پر فرمایا گیا کہ کفار کی ان باتوں کی بنا پر آپ نصیحت کرنے سے باز نہ رہیں کیونکہ آپ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے نہ غیب کی جھوٹی خبریں دینے والے ہیں اور نہ ہی دیوانے ہیں۔ اس میں ہر مبلغ کے لیے بھی نصیحت ہے کہ نیکی کی دعوت دینے کے دوران اگر لوگوں کی طرف سے طعن و تشنیع کا سامنا ہو تو اس سے دلبرداشتہ ہو کر نیکی کی دعوت دینے کا عمل چھوڑنا نہیں چاہیے، بلکہ صبر اور برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دیتے رہنا چاہیے۔

لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ﴿ؕ۳۴﴾ اَمْ

لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾	فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ (1)	مِّثْلِهٖۤ	اِنْ	كَانُوْا	صٰدِقِیْنَ ﴿۳۴﴾	اَمْ
وہ ایمان نہیں لاتے	تو وہ لے آئیں ایک بات	اس جیسی	اگر	وہ ہیں	سچے	کیا

وہ ایمان نہیں لاتے ۝ اگر یہ سچے ہیں تو اس جیسی ایک بات تو لے آئیں ۝ کیا

خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿ؕ۳۵﴾ اَمْ

خُلِقُوْا	مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ	اَمْ	هُمُ	الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾	اَمْ
انہیں پیدا کر دیا گیا	کسی چیز کے بغیر	یا	وہ	(خود کو) پیدا کرنے والے (ہیں)	یا

وہ کسی شے کے بغیر ہی پیدا کر دیئے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں؟ ۝ یا

خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ﴿ؕ۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ

خَلَقُوا	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	بَلْ	لَّا یُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾	اَمْ	عِنْدَهُمْ
انہوں نے پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	بلکہ	وہ یقین نہیں رکھتے	یا	ان کے پاس

آسمان اور زمین انہوں نے پیدا کئے ہیں؟ بلکہ وہ یقین نہیں رکھتے ۝ یا ان کے پاس

خَزَآىِٕنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜیْطِرُوْنَ ﴿ؕ۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ

خَزَآىِٕنُ رَبِّكَ	اَمْ	هُمُ	الْمُصَۜیْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾	اَمْ	لَهُمْ	سُلَّمٌ
تمہارے رب کے خزانے (ہیں)	یا	وہ	بڑے حاکم (ہیں)	یا	ان کے پاس	کوئی سیڑھی (ہے)

تمہارے رب کے خزانے ہیں؟ یا وہ بڑے حاکم ہیں ۝ یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے

یَّسْتَمِعُوْنَ فِیْهِ ۚ فَلْیَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿ؕ۳۸﴾ اَمْ

یَّسْتَمِعُوْنَ	فِیْهِ	فَلْیَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾	اَمْ
وہ سنتے ہیں	اس میں (چڑھ کر)	(اگر ایسا ہے) تو چاہئے کہ لائے ان کا سننے والا کوئی روشن دلیل	کیا

جس میں چڑھ کر وہ سن لیتے ہیں۔ (اگر ایسا ہے) تو ان کے اس طرح سننے والے کو کوئی روشن دلیل لانی چاہیے ۝ کیا

(1)...... یہی چیلنج آج کے ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو قرآن کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو قرآن جیسا کلام بنا کر دکھا دیں جو حسن وخوبی اور فصاحت وبلاغت میں اس جیسا ہو۔ (2)...... یہاں کافروں کو بڑے احسن انداز میں سمجھایا گیا کہ وہ ان سوالوں پر غور کریں جن کا لامحالہ جواب یہ ہے کہ ان کا اور آسمان وزمین کا خالق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور ان کافروں کے پاس نہ تو رب کے خزانے ہیں اور نہ ہی یہ خود مختار ہیں اور نہ ہی غیبی خبروں تک انہیں کوئی رسائی ہے تو ان تمام باتوں کے باوجود یہ کیوں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہیں لاتے اور کیوں اطاعت وعبادتِ الٰہی نہیں کرتے۔

لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَمْ تَسْــَٔلُهُمْ

لَهُ	الْبَنٰتُ (1)	وَ	لَكُمُ	الْبَنُوْنَ ﴿٣٩﴾	اَمْ	تَسْــَٔلُهُمْ
اس (اللہ) کے لیے	بیٹیاں	اور	تمہارے لیے	بیٹے (ہیں)	کیا	تم مانگتے ہو ان سے

اللہ کیلئے بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں؟ ○ یا تم ان سے

اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ

اَجْرًا	فَهُمْ	مِّنْ مَّغْرَمٍ	مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٠﴾	اَمْ	عِنْدَهُمُ	الْغَيْبُ
کوئی اجرت	تو وہ	تاوان (کے بوجھ) سے	دبے ہوئے ہیں	یا	ان کے پاس	غیب (ہے)

کچھ اجرت مانگتے ہو کہ (جس سے) وہ تاوان کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں ○ یا ان کے پاس غیب ہے

فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤١﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

فَهُمْ	يَكْتُبُوْنَ ﴿٤١﴾ (2)	اَمْ	يُرِيْدُوْنَ	كَيْدًا (3)	فَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
تو وہ	(فیصلہ) لکھتے ہیں	یا	وہ ارادہ کر رہے ہیں	کسی فریب (کا)	تو وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کہ وہ (اس کے ذریعے فیصلہ) لکھتے ہیں ○ یا وہ کسی فریب کا ارادہ کر رہے ہیں تو کافر

هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ

هُمُ	الْمَكِيْدُوْنَ ﴿٤٢﴾	اَمْ	لَهُمْ	اِلٰهٌ	غَيْرُ اللّٰهِ
وہی	(اپنے) فریب کا شکار ہونے والے (ہیں)	یا	ان کا	کوئی (حقیقی) معبود (ہے)	اللہ کے سوا

خود ہی (اپنے) فریب کا شکار ہونے والے ہیں ○ یا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور خدا ہے؟

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ

سُبْحٰنَ اللّٰهِ	عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٤٣﴾	وَ	اِنْ	يَّرَوْا	كِسْفًا	مِّنَ السَّمَآءِ
اللہ پاک ہے	ان کے شرک سے	اور	اگر	وہ دیکھیں	کوئی ٹکڑا	آسمان سے

اللہ ان کے شرک سے پاک ہے ○ اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا

کفار کی بیٹیوں کی نسبت پر رد

حق کے خلاف سازش کرنے والوں کا انجام

اللہ تعالیٰ شرک سے پاک ہے

عذاب دیکھ کر بھی کفار کے عناد کا حال

1 ...... اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے، اس کی طرف بیٹا یا بیٹی کسی کی نسبت نہیں کی جا سکتی، یہاں فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہنے والے کفار کی جہالت و حماقت بیان کی گئی ہے کہ یہ اپنے لیے تو اعلیٰ درجہ کی چیز یعنی بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں جنہیں وہ خود اپنے لیے ناپسند کرتے اور انہیں حقیر سمجھتے ہیں۔ 2 ...... یہاں لکھنے سے مراد کافروں کا یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ مرنے کے بعد نہیں اٹھیں گے اور اگر اٹھے بھی تو انہیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ 3 ...... اس سے مراد وہ سازش ہے جو کفار نے حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کیلئے دارالندوہ میں تیار کی تھی، اس سازش کا وبال انہی

سازشی کفار سے متعلق حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہدایت

سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا

يُلٰقُوْا	حَتّٰى	فَذَرْهُمْ	سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿٤٤﴾	يَّقُوْلُوْا	سَاقِطًا
وہ ملیں	یہاں تک کہ	تو تم چھوڑ دو انہیں	(یہ) تہہ در تہہ بادل (ہے)	(تو) وہ کہیں گے	گرتا ہوا

دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ تہہ در تہہ بادل ہے ○ تو تم انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ

يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ

عَنْهُمْ	لَا يُغْنِيْ	يَوْمَ	يُصْعَقُوْنَ ﴿٤٥﴾	الَّذِيْ فِيْهِ	يَوْمَهُمُ (1)
انہیں	کام نہ دے گا	(جس) دن	انہیں بیہوش کر دیا جائے گا	جس میں	اپنے دن (سے)

اپنے اس دن سے ملیں جس میں بیہوش کر دیئے جائیں گے ○ جس دن ان کا کوئی فریب انہیں

کفارِ قریش کو عذابِ دنیا کی وعید

كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِنَّ

اِنَّ	وَ	يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٦﴾ (2)	هُمْ	لَا	وَّ	شَيْـًٔا	كَيْدُهُمْ
بیشک	اور	ان کی مدد کی جائے گی	وہ	نہ	اور	کچھ	ان کا فریب

کچھ کام نہ دے گا اور نہ ان کی مدد ہوگی ○ اور بیشک

لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ

لٰكِنَّ	وَ	دُوْنَ ذٰلِكَ (3)	عَذَابًا	ظَلَمُوْا	لِلَّذِيْنَ
لیکن	اور	اس سے پہلے	ایک عذاب (ہے)	ظلم کیا	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے

ظالموں کے لیے اس سے پہلے ایک عذاب ہے مگر

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو صبر اور مخصوص اوقات میں تسبیح و حمد کرنے کا حکم

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ

فَاِنَّكَ	لِحُكْمِ رَبِّكَ	اصْبِرْ	وَ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾	اَكْثَرَهُمْ
پس بیشک تم	اپنے رب کے حکم پر	تم ٹھہرے رہو	اور	نہیں جانتے	ان میں اکثر

ان میں اکثر لوگ جانتے نہیں ○ اور اے محبوب! تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو کہ بیشک تم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر پڑا اور غزوۂ بدر میں 70 کافر قتل کر دیئے گئے۔ 1 ...... اس دن سے قیامت کا دن، یا پہلی بار صور پھونکے جانے کا دن، یا ان کفار کی موت کا دن مراد ہے۔

2 ...... قیامت کے دن کفار کو نہ تو مخلوق کی طرف سے عذاب سے چھٹکارے میں کوئی مدد ملے گی اور نہ ہی خالق کی جانب سے اس کا کوئی امکان ہے البتہ مسلمانوں کے ساتھ یہ معاملہ نہ ہوگا بلکہ انہیں خالق و مخلوق دونوں کی طرف سے مدد حاصل ہوگی۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ ان کافروں کیلئے آخرت کے عذاب سے پہلے دنیا میں بھی ایک عذاب ہے۔ آخرت سے پہلے والے عذاب سے بدر میں قتل ہونا، یا بھوک و قحط کی سات سالہ مصیبت یا عذابِ قبر مراد ہے۔

بِاَعْيُنِنَا وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ

بِاَعْيُنِنَا	وَ	سَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ	حِيْنَ
ہماری نگاہوں (حفاظت) میں (ہو)	اور	پاکی بیان کرو	اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	جب

ہماری نگاہوں (حفاظت) میں ہو اور اپنے قیام کے وقت اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے

تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَ مِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾

تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ [1]	وَ	مِنَ الَّيْلِ	فَسَبِّحْهُ	وَ	اِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾
تم کھڑے ہو	اور	رات کے کچھ حصے (میں)	تو تم پاکی بیان کرو اس کی	اور	تاروں کے جانے (کے بعد)

پاکی بیان کرو ○ اور رات کے کچھ حصے میں اس کی پاکی بیان کرو اور تاروں کے جانے کے بعد ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَ

وَ النَّجْمِ	اِذَا	هَوٰى ﴿۱﴾	مَا ضَلَّ	صَاحِبُكُمْ [2]	وَ	مَا غَوٰى ﴿۲﴾	وَ
تارے کی قسم	جب	وہ اترے	نہیں بہکا	تمہارا ساتھی	اور	نہ وہ ٹیڑھا راستہ چلا	اور

تارے کی قسم، جب وہ اترے ○ تمہارے صاحب نہ بہکے اور نہ ٹیڑھا راستہ چلے ○ اور

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان

1...... اس قیام سے نماز کے لیے کھڑا ہونا مراد ہے۔ اس صورت میں حمد سے تکبیر اولیٰ کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا مراد ہے۔ یا اس سے سو کر اٹھنا، یا کسی بھی مجلس سے اٹھنا مراد ہے۔ 2...... "صَاحِب" سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور "نہ بہکنے" کا معنی یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی حق اور ہدایت کے راستے سے عدول نہیں کیا اور ہمیشہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی توحید پر قائم اور عبادت کرنے میں مشغول رہے اور "ٹیڑھا راستہ نہ چلنے" سے مراد یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ رشد و ہدایت کی اعلیٰ منزل پر فائز رہے: فاسد عقائد کا شائبہ بھی کبھی آپ کی مبارک زندگی تک نہ پہنچ سکا۔

حضرت جبریل کے اوصاف

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝٣ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ۝٤ۙ عَلَّمَهٗ

مَا يَنْطِقُ	عَنِ الْهَوٰى ۝٣	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	وَحْیٌ	یُّوْحٰى ۝٤ (1)	عَلَّمَهٗ
وہ نہیں بولتا	خواہش سے	نہیں	وہ	مگر	وحی	(جو) انہیں کی جاتی ہے	سکھایا اسے

وہ کوئی بات خواہش سے نہیں کہتے ○ وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے ○ انہیں سخت قوتوں والے،

شب معراج حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرب الٰہی

شَدِیْدُ الْقُوٰى ۝٥ۙ ذُوْ مِرَّةٍؕ فَاسْتَوٰى ۝٦ وَهُوَ

شَدِیْدُ الْقُوٰى ۝٥	ذُوْ مِرَّةٍ	فَاسْتَوٰى ۝٦	وَ	هُوَ
سخت قوتوں والے	طاقت والے (نے)	پھر اس نے قصد فرمایا	اور	وہ

طاقت والے نے سکھایا، پھر اس نے قصد فرمایا ○○ (2) اس حال میں کہ وہ

بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝٧ؕ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝٨ۙ

بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝٧	ثُمَّ	دَنَا (3)	فَتَدَلّٰى ۝٨
(آسمان کے) سب سے بلند کنارے پر (تھا)	پھر	وہ (جلوہ) قریب ہوا	پھر زیادہ قریب ہو گیا

آسمان کے سب سے بلند کنارہ پر تھے ○ پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا ○

فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝٩ۚ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ

فَكَانَ	قَابَ قَوْسَیْنِ	اَوْ	اَدْنٰى ۝٩ (4)	فَاَوْحٰى	اِلٰى عَبْدِهٖ
تو (فاصلہ) رہ گیا	دو کمانوں کے برابر	یا	اس سے بھی کم	پھر اس نے وحی فرمائی	اپنے بندے کی طرف

تو دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا ○ پھر اس نے اپنے بندے کو وحی فرمائی

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار الٰہی

مَاۤ اَوْحٰى ۝١٠ؕ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝١١

مَاۤ	اَوْحٰى ۝١٠	مَا كَذَبَ	الْفُؤَادُ	مَا	رَاٰى ۝١١ (5)
جو	اس نے وحی فرمائی	جھوٹ نہ کہا	دل (نے)	(اسے) جو	(آنکھ نے) دیکھا

جو اس نے وحی فرمائی ○ دل نے اسے جھوٹ نہ کہا جو (آنکھ نے) دیکھا ○

1 ...... یہاں قرآن کریم کے بارے میں فرمایا گیا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ اس قرآن کی ہر بات وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جاتی ہے۔ 2 ...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ 3 ...... کون کس کے قریب ہوا اس کے بارے میں مفسرین کے کئی قول ہیں۔ (1) حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہوئے۔ (2) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے قرب سے مشرف ہوئے۔ (3) اللہ تعالیٰ اپنی شان کے لائق اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَ لَقَدْ رَاٰهُ

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ	عَلٰى مَا	يَرٰى ﴿١٢﴾	وَ	لَقَدْ	رَاٰهُ
تو کیا تم جھگڑتے ہو اس سے	(اس) پر جو	اس نے دیکھا	اور	ضرور بیشک	اس نے دیکھا وہ جلوہ

تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو ○ اور انہوں نے تو وہ جلوہ

نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾ اِذْ

نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾ (1)	عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾	عِنْدَهَا	جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾	اِذْ
ایک اور بار	سدرۃ المنتہٰی کے پاس	اس کے پاس	جنت الماویٰ (ہے)	جب

دوبار دیکھا ○ سدرۃ المنتہٰی کے پاس ○ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے ○ جب

يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿١٧﴾

يَغْشَى	السِّدْرَةَ	مَا	يَغْشٰى ﴿١٦﴾	مَا زَاغَ	الْبَصَرُ	وَ	مَا طَغٰى ﴿١٧﴾ (2)
چھارہا تھا	سدرہ (پر)	جو	چھارہا تھا	(کسی طرف) نہ پھری	آنکھ	اور	نہ حد سے بڑھی

سدرہ پر چھارہا تھا جو چھارہا تھا ○ آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی ○

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَ

لَقَدْ	رَاٰى	مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾	اَفَرَءَيْتُمُ	اللّٰتَ	وَ
ضرور بیشک	اس نے دیکھیں	اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں	تو کیا تم نے دیکھا	لات	اور

بیشک اس نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں ○ تو (اے لوگو!) کیا تم نے لات اور

رب تعالیٰ کی بڑی نشانیوں کا مشاہدہ

بت پرستوں کی تردید

الْعُزّٰى ﴿١٩﴾ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ

الْعُزّٰى ﴿١٩﴾	وَ	مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾	اَلَكُمُ	الذَّكَرُ	وَ	لَهُ
عُزّٰی (کو)	اور	ایک اور تیسری منات (کو)	کیا تمہارے لیے	بیٹا	اور	اس کیلئے

عزّٰی دیکھا ○ اور ایک اور تیسری منات کو ○ کیا تمہارے لئے بیٹا اور اس کیلئے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے قریب ہوا۔ 4 ...... فاصلے کی یہ مقدار بتانے میں انتہائی قرب کی طرف اشارہ ہے کہ جو نزدیکی تصور کی جاسکتی ہے وہ اپنی انتہاء کو پہنچی۔ 5 ...... راجح قول یہ ہے کہ شبِ معراج حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سر کی آنکھوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا تھا۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... شبِ معراج حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ تعالیٰ کو دوسری بار یوں دیکھا کہ پچاس نمازیں فرض ہونے کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی درخواست پر ان میں تخفیف کروانے آپ بار بار اپنے رب کے پاس جا اور آرہے تھے۔ 2 ...... یعنی اس دیدار کے وقت آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ ادب کی حد سے بڑھی۔ اس میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قوت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰى ﴿٢٢﴾ اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ

الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾	تِلْكَ اِذًا	قِسْمَةٌ ضِیْزٰى ﴿٢٢﴾	اِنْ	هِیَ	اِلَّاۤ	اَسْمَآءٌ(1)
بیٹی (ہے)	جب تو یہ	غیر منصفانہ تقسیم (ہے)	نہیں	وہ (بت)	مگر	چند نام

بیٹی ہے ○ جب تو یہ غیر منصفانہ تقسیم ہے ○ یہ تو صرف چند نام ہیں

سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا

سَمَّیْتُمُوْهَاۤ	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ	مَّاۤ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	بِهَا
نام رکھ لیا ان کا	تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)	نہیں اتاری	اللہ (نے)	ان (کی حقانیت) پر

جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان (کی حقانیت) پر

مِنْ سُلْطٰنٍؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ مَا تَهْوَى

مِنْ سُلْطٰنٍ	اِنْ	یَّتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	مَا	تَهْوَى
کوئی دلیل	نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	(اس کی) جو	خواہش کرتے ہیں

کوئی سند نہیں اتاری، وہ تو نرے گمان اور نفس کی خواہشوں کے

الْاَنْفُسُۚ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰىؕ ﴿٢٣﴾ اَمْ

الْاَنْفُسُ	وَ	لَقَدْ	جَآءَهُمْ	مِّنْ رَّبِّهِمُ	الْهُدٰى ﴿٢٣﴾	اَمْ
نفس	اور	ضرور بیشک	آچکی ان کے پاس	ان کے رب کی طرف سے	ہدایت	کیا

پیچھے لگے ہوئے ہیں حالانکہ بیشک ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے ○ کیا

کفار کی بتوں سے وابستہ امیدیں باطل ہیں

لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾ۖ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ

لِلْاِنْسَانِ(2)	مَا	تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾	فَلِلّٰهِ	الْاٰخِرَةُ
انسان کیلئے (ہے)	(ہر وہ چیز) جس کی	اس نے تمنا کی	تو اللہ ہی کی (ملکیت ہے)	آخرت

انسان کو ہر وہ چیز حاصل ہے جس کی اس نے تمنا کی؟ ○ تو آخرت اور دنیا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے کمال کا اظہار ہے کہ اُس مقام میں آپ ثابت قدم رہے جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے مشرف ہوئے، دائیں بائیں کسی طرف توجہ نہ فرمائی اور نہ مقصود کے دیدار سے آنکھ پھیری اور نہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح بے ہوش ہوئے۔

1 ...... یعنی ان بتوں کا نام الٰہ اور معبود تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بالکل غلط طور پر رکھ لیا ہے، نہ یہ حقیقت میں الٰہ ہیں نہ معبود ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی حقانیت پر کوئی سند نہیں اتاری۔

2 ...... یہاں انسان سے مراد مشرک اور اس کی تمنا سے مراد بتوں کی شفاعت ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ کافر بتوں کے ساتھ جو جھوٹی امیدیں وابستہ رکھتے ہیں کہ

اجازتِ خدا کے بغیر فرشتے کسی کی شفاعت نہیں کرسکتے

وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ

وَ	الْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾	وَ	كَمْ	مِّنْ مَّلَكٍ	فِي السَّمٰوٰتِ	لَا تُغْنِيْ	شَفَاعَتُهُمْ[1]
اور	دنیا	اور	کتنے ہی	فرشتے (ہیں)	آسمانوں میں	کام نہیں آتی	ان کی شفاعت

سب کا مالک اللہ ہی ہے ○ اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ ان کی سفارش کچھ

شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

شَيْـًٔا	اِلَّا	مِنْۢ بَعْدِ	اَنْ	يَّاْذَنَ	اللّٰهُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ
کچھ	مگر	(اس کے) بعد	کہ	اجازت دیدے	اللہ	جس کے لیے	وہ چاہے	اور

کام نہیں آتی مگر جبکہ اللہ اجازت دیدے جس کے لیے چاہے اور

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہنے والوں کا رد

يَرْضٰى ﴿٢٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ

يَرْضٰى ﴿٢٦﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	لَيُسَمُّوْنَ
پسند فرمائے	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے	آخرت پر	ضرور وہ نام رکھتے ہیں

پسند فرمائے ○ بیشک آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے فرشتوں کے

الْمَلٰٓىِٕكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ

الْمَلٰٓىِٕكَةَ	تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾	وَ	مَا	لَهُمْ	بِهٖ	مِنْ عِلْمٍ
فرشتوں (کے)	عورتوں کے نام (جیسے)	اور	نہیں (ہے)	ان کو	اس کا	کوئی علم

عورتوں جیسے نام رکھتے ہیں ○ اور انہیں اس کا کوئی علم نہیں،

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ

اِنْ	يَّتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	اِنَّ	الظَّنَّ[2]	لَا يُغْنِيْ	مِنَ الْحَقِّ
نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	بیشک	گمان	کام نہیں دیتا	حق سے (کی جگہ)

وہ تو صرف گمان کے پیچھے ہیں اور بیشک گمان یقین کی جگہ کچھ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وہ ان کی شفاعت کریں گے اور ان کے کام آئیں گے، یہ امیدیں باطل ہیں۔ 1 ...... یعنی بارگاہِ الٰہی میں قرب اور مقام رکھنے کے باوجود فرشتے صرف اس کیلئے شفاعت کریں گے جس کیلئے اللہ تعالیٰ کی اجازت و مرضی ہو، جب شفاعت کے معاملے میں فرشتوں کا یہ حال ہے تو بتوں سے شفاعت کی اُمید رکھنا انتہائی جہالت اور حماقت ہے کیونکہ انہیں بارگاہِ الٰہی میں نہ قرب حاصل ہے اور نہ کفار شفاعت کے اہل ہیں۔ 2 ...... یہاں اس گمان کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمان کے مقابلے میں ہو، اس گمان کا ذکر نہیں جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمان کے موافق ہو۔ لہٰذا اس آیت کی بنا پر مجتہد علماء کے قیاس کو غلط کہنا باطل ہے۔

ہدایت سے منہ پھیرنے والے سے اعراض کا حکم

شَيْـًٔا ۚ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ۬ عَنْ ذِكْرِنَا وَ

شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾	فَاَعْرِضْ	عَنْ	مَّنْ	تَوَلّٰى	عَنْ ذِكْرِنَا	وَ
کچھ	تو تم منہ پھیر لو	(اس) سے	جس نے	منہ پھیرا	ہماری یاد سے	اور

کام نہیں دیتا ○ تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا اور

کفار کی علمی رسائی اور انہیں تہدید

لَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ

لَمْ یُرِدْ	اِلَّا	الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۲۹﴾ (1)	ذٰلِكَ (2)	مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ	اِنَّ
اس نے نہیں چاہا	مگر	دنیا کی زندگی (کو)	یہ	ان کے علم کی پہنچ (ہے)	بیشک

اس نے صرف دنیاوی زندگی کو چاہا ○ یہ ان کے علم کی انتہا ہے۔ بیشک

رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۙ وَ هُوَ اَعْلَمُ

رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	ضَلَّ	عَنْ سَبِیْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ
تمہارا رب	وہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	بہکا	اس کی راہ سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے

تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے

اللہ تعالیٰ کی بادشاہی اور اس کا لازمی نتیجہ

بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا

بِمَنِ	اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
(اس) کو جس نے	ہدایت پائی	اور	اللہ ہی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

جس نے ہدایت پائی ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِی الْاَرْضِ ۙ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا بِمَا

فِی الْاَرْضِ	لِیَجْزِیَ	الَّذِیْنَ	اَسَآءُوْا	بِمَا
زمین میں (ہے)	تاکہ وہ بدلہ دے	ان لوگوں کو جنہوں نے	برے کام کیے	(اس) کا جو

زمین میں ہے، تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے

ع ۳

1 ...... مشرکین چونکہ آخرت کو مانتے نہیں تھے لہٰذا اس کیلئے تیاری کیا کرنا، اس لئے ان کی ہر کوشش دنیا کیلئے ہوتی تھی۔ مسلمان آخرت کا انکار تو نہیں کرتے بلکہ اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن فی زمانہ آخرت کی تیاری سے عموماً انتہائی غافل اور صرف اپنی دنیا سنوارنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ 2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ کفار اس قدر کم عقل اور کم علم ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ رہنے والی آخرت پر فنا ہونے والی دنیا کو ترجیح دی۔ یا یہ مراد ہے کہ کفار کے علم کی انتہاء وہم و گمان ہیں جو انہوں نے باندھ رکھے ہیں۔

عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ﴿۳۱﴾

بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾	اَحْسَنُوْا	الَّذِیْنَ	یَجْزِیَ	وَ	عَمِلُوْا
بہترین	نیکی کی	ان لوگوں کو جنہوں نے	بدلہ دے	اور	انہوں نے عمل کیے

اعمال کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے ○

نیک لوگوں کے اوصاف اور اللہ تعالیٰ کی شانِ مغفرت

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ

الْفَوَاحِشَ [2]	وَ	كَبٰٓىٕرَ الْاِثْمِ [1]	یَجْتَنِبُوْنَ	اَلَّذِیْنَ
بے حیائیوں (سے)	اور	بڑے گناہوں	اجتناب کرتے ہیں	وہ لوگ جو

وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں

اپنی نیکی کا مصنوعی طور پر (صحیح) تعریف کرنے والوں کو تنبیہ

اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ

هُوَ	وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ	رَبَّكَ	اِنَّ	اللَّمَمَ	اِلَّا
وہ	وسیع مغفرت والا (ہے)	تمہارا رب	بیشک	(اتنا کہ) گناہ کے پاس گئے اور رک گئے	مگر

مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے، وہ

اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ

اِذْ	وَ	مِّنَ الْاَرْضِ	اَنْشَاَكُمْ	اِذْ	بِكُمْ	اَعْلَمُ
جب	اور	زمین (مٹی) سے	اس نے پیدا کیا تمہیں	جب	تمہیں	خوب جانتا ہے

تمہیں خوب جانتا ہے جب اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب

اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا

فَلَا تُزَكُّوْۤا [3]	فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ	اَجِنَّةٌ	اَنْتُمْ
تو تم پاکیزگی بیان نہ کرو	اپنی ماؤں کے پیٹوں میں	حمل کی صورت (تھے)	تم

تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل کی صورت میں تھے تو تم خود اپنی جانوں کی

(1)...... کبیرہ گناہ وہ ہے جس کے کرنے پر دنیا میں حد جاری ہو جیسے قتل، زنا اور چوری وغیرہ یا اس پر آخرت میں عذاب کی وعید ہو جیسے غیبت، چغل خوری، خود پسندی اور ریاکاری وغیرہ۔(روح المعانی، النجم، تحت الآیۃ: ۳۲، ۱۴/۸۸) (2)...... فواحش میں ہر قبیح قول، فعل اور تمام صغیرہ، کبیرہ گناہ داخل ہیں، البتہ یہاں فواحش سے وہ کبیرہ گناہ مراد ہیں جن کی قباحت اور فساد بہت زیادہ ہو جیسے زنا، قتل اور چوری کرنا وغیرہ۔ (3)...... ریاکاری، اپنی نمود و نمائش اور خود پسندی ممنوع ہے البتہ اگر اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اعتراف اور اطاعت و عبادت پر مسرت اور اس کے ادائے شکر کے لئے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو یہ جائز ہے۔

ع ٢

اسلام سے منحرف ہونے والے کو تنبیہ

اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ ع اَفَرَءَيْتَ

اَفَرَءَيْتَ	اتَّقٰى ﴿۳۲﴾	بِمَنِ	اَعْلَمُ	هُوَ	اَنْفُسَكُمْ
تو کیا تم نے دیکھا	پرہیزگار ہوا	(اس) کو جو	خوب جانتا ہے	وہ	اپنی جانوں (کی)

پاکیزگی بیان نہ کرو، وہ خوب جانتا ہے اسے جو پرہیزگار ہوا ○ تو کیا تم نے

الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ لا وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾

اَكْدٰى ﴿۳۴﴾	وَّ	قَلِيْلًا	اَعْطٰى	وَ	تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ [1]	الَّذِيْ
روک لیا	اور	تھوڑا سا (مال)	اس نے دیا	اور	پھر گیا	(اس کو) جو

اسے دیکھا جو پھر گیا ○ اور اس نے تھوڑا سا مال دیا اور روک رکھا ○

صحائف موسیٰ و ابراہیم کے مضمون کا حوالہ

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا

بِمَا	لَمْ يُنَبَّاْ	اَمْ	يَرٰى ﴿۳۵﴾	فَهُوَ	عِلْمُ الْغَيْبِ	اَعِنْدَهٗ
(اس) کی جو	اسے خبر نہیں دی گئی	یا، کیا	دیکھ رہا ہے	تو وہ	غیب کا علم (ہے)	کیا اس کے پاس

کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے ○ یا کیا اسے اس کی خبر نہیں دی گئی جو

فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ لا وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰۤى ﴿۳۷﴾ لا

وَفّٰۤى ﴿۳۷﴾	الَّذِيْ	اِبْرٰهِيْمَ	وَ	فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ [2]
پوری طرح ادا کیا	جس نے	ابراہیم (کے)	اور	موسیٰ کے صحیفوں میں (ہے)

موسیٰ کے صحیفوں میں ہے ○ اور ابراہیم کے جس نے (احکام کو) پوری طرح ادا کیا ○

کوئی کسی کا بارِ گناہ نہ اٹھائے گا

ہر انسان اپنے عمل کا بدلہ پائے گا

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ لا وَاَنْ لَّيْسَ

لَّيْسَ	اَنْ	وَ	وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾	وَازِرَةٌ	اَلَّا تَزِرُ
نہیں ہے	یہ کہ	اور	دوسری کا بوجھ	کوئی بوجھ اٹھانے والی	کہ بوجھ نہیں اٹھائے گی

(وہ بات یہ ہے) کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی ○ اور یہ کہ

[1]...... ولید بن مغیرہ نے اسلام قبول کیا اور مشرکین کے عار دلانے پر اس نے کہا کہ میں عذابِ الٰہی کے خوف سے مسلمان ہوا ہوں۔ عار دلانے والے نے اسلام سے منحرف ہونے کی صورت میں کچھ مال کے بدلے اس کا عذاب اپنے اوپر لینے کی ذمہ داری لی تو یہ دوبارہ مشرک ہو گیا۔ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ [2]...... صحیفوں سے تورات کی تختیاں یا وہ صحیفے مراد ہیں جو تورات سے پہلے نازل ہوئے۔ یہاں حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا پہلے ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ ان کا زمانہ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں کفارِ قریش سے زیادہ قریب ہے۔

لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾ وَ اَنَّ سَعْیَهٗ

سَعْیَهٗ	اَنَّ	وَ	سَعٰى ﴿٣٩﴾ [1]	مَا	اِلَّا	لِلْاِنْسَانِ
اس کی کوشش	یہ کہ	اور	اس نے کوشش کی	وہ جس کی	مگر	انسان کے لیے

انسان کیلئے وہی ہوگا جس کی اس نے کوشش کی ○ اور یہ کہ اس کی کوشش

سَوْفَ یُرٰى ﴿٤٠﴾ ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾ وَ اَنَّ

اَنَّ	وَ	الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾	یُجْزٰىهُ	ثُمَّ	سَوْفَ یُرٰى ﴿٤٠﴾
یہ کہ	اور	بھرپور بدلہ	اسے بدلہ دیا جائے گا اس کا	پھر	عنقریب دیکھی جائے گی

عنقریب دیکھی جائے گی ○ پھر اسے اس کا بھرپور بدلہ دیا جائے گا ○ اور یہ کہ

اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰى ﴿٤٣﴾

اَبْكٰى ﴿٤٣﴾	وَ	اَضْحَكَ	هُوَ	اَنَّهٗ	وَ	الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾	اِلٰى رَبِّكَ
رلایا	اور	(جس نے) ہنسایا	وہی (ہے)	یہ کہ وہ	اور	انتہا (ہے)	تمہارے رب کی طرف

بیشک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے ○ اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا ○

وَ اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ اَحْیَا ﴿٤٤﴾ وَ اَنَّهٗ خَلَقَ

خَلَقَ	اَنَّهٗ	وَ	اَحْیَا ﴿٤٤﴾	وَ	اَمَاتَ	هُوَ	اَنَّهٗ	وَ
اس نے بنائے	یہ کہ وہ	اور	زندگی عطا فرمائی	اور	(جس نے) موت دی	وہی (ہے)	یہ کہ وہ	اور

اور یہ کہ وہی ہے جس نے موت اور زندگی دی ○ اور یہ کہ اسی نے

الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾ وَ اَنَّ

اَنَّ	وَ	تُمْنٰى ﴿٤٦﴾	اِذَا	مِنْ نُّطْفَةٍ	الْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾	وَ	الذَّكَرَ	الزَّوْجَیْنِ
یہ کہ	اور	اسے ڈالا جاتا ہے	جب	نطفہ سے	مادہ	اور	نر	دو جوڑے

نر اور مادہ دو جوڑے بنائے ○ نطفہ سے جب اسے ڈالا جائے ○ اور یہ کہ

اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کی نشانیوں کا بیان

[1] ...... ایصالِ ثواب کے جائز و درست ہونے پر قرآن وحدیث کے دلائل کی روشنی میں علمائے اہلسنت کا اجماع ہے اور اس آیت کے مفسرین نے متعدد معانی بیان کئے ہیں، ایک یہ ہے کہ قیامت کے دن بندے کو اپنا ہی ایمان فائدہ دے گا کسی دوسرے کا ایمان کافر کے کام نہیں آئے گا۔ یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ آدمی کی خواہش سے دوسرے کی نیکیاں اسے نہیں مل سکتیں، ہاں دوسرا شخص اگر خود نیکیاں دینا چاہے یعنی ایصالِ ثواب کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

مختلف قوموں کی ہلاکت کا بیان

عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ

عَلَيْهِ [1]	النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾	وَ	اَنَّهٗ	هُوَ	اَغْنٰى	وَ
اسی پر (کے ذمہ ہے)	دوسری بار زندہ کرنا	اور	یہ کہ وہ	وہی (ہے)	(جس نے) غنی کیا	اور

دوبارہ زندہ کرنا اسی کے ذمہ ہے ○ اور یہ کہ وہی ہے جس نے غنی کیا اور

اَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ وَ اَنَّهٗۤ اَهْلَكَ

اَقْنٰى ﴿٤٨﴾	وَ	اَنَّهٗ	هُوَ	رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ [2]	وَ	اَنَّهٗ	اَهْلَكَ
قناعت دی	اور	یہ کہ وہ	وہی	شعریٰ کا رب (ہے)	اور	یہ کہ وہ	اسی نے ہلاک کیا

قناعت دی ○ اور یہ کہ وہی شعریٰ (نامی ستارے) کا رب ہے ○ اور یہ کہ اسی نے پہلی عاد کو

عَادَا الْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾ وَ ثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَ قَوْمَ نُوْحٍ

عَادَا الْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾ [3]	وَ	ثَمُوْدَاۡ	فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿٥١﴾	وَ	قَوْمَ نُوْحٍ
پہلی عاد (کو)	اور	ثمود (کو)	تو اس نے (کسی کو) باقی نہ چھوڑا	اور	نوح کی قوم (کو ہلاک کیا)

ہلاک فرمایا ○ اور ثمود کو تو اس نے (کسی کو) باقی نہ چھوڑا ○ اور ان سے پہلے

مِّنْ قَبْلُؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغٰى ﴿٥٢﴾ وَ

مِّنْ قَبْلُ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	هُمْ	اَظْلَمَ	وَ	اَطْغٰى ﴿٥٢﴾	وَ
(ان سے) پہلے	بیشک وہ	تھے	وہ	(ان دوسروں سے) زیادہ ظالم	اور	زیادہ سرکش	اور

نوح کی قوم کو (ہلاک کیا) بیشک وہ ان (دوسروں) سے بھی زیادہ ظالم اور سرکش تھے ○ اور

الْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾

الْمُؤْتَفِكَةَ	اَهْوٰى ﴿٥٣﴾	فَغَشّٰىهَا	مَا	غَشّٰى ﴿٥٤﴾
الٹنے والی بستیوں (کو)	اس نے نیچے گرایا	پھر ڈھانپ لیا انہیں	جس نے	ڈھانپ لیا

اس نے الٹنے والی بستیوں کو نیچے گرایا ○ پھر ان بستیوں کو اس نے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا ○

1 ...... اس آیت کا یہ معنی نہیں کہ دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب ہے بلکہ یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت میں زندہ فرمانے کا وعدہ فرمالیا ہے اس لئے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لیے وہ مخلوق کو ضرور اس کی موت کے بعد زندہ فرمائے گا۔ 2 ...... شعریٰ ایک ستارہ ہے شدید گرمی کے موسم میں جوزاء ستارے کے بعد طلوع ہوتا ہے۔ خزاعہ قبیلے کے لوگ اس کی عبادت کرتے تھے۔ اس آیت میں انہیں بتایا گیا کہ جس ستارے کی تم پوجا کرتے ہو اس کا رب بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے لہٰذا صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ 3 ...... اس سے مراد حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم ہے، طوفانِ نوح کے بعد سب سے پہلے یہ لوگ تیز آندھی سے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے منصبِ اِنذار کا بیان

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِیْرٌ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ	تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾	هٰذَا	نَذِیْرٌ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں میں	تو شک کرے گا	یہ	ایک ڈرسنانے والا (ہے)

تو اے بندے! تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں میں شک کرے گا؟○ یہ پہلے ڈرسنانے والوں

قربِ قیامت اور اس کے ظہور کا بیان

مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَیْسَ

مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾	اَزِفَتِ	الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾	لَیْسَ
پہلے ڈرسنانے والوں میں سے	قریب آگئی	قریب آنے والی (قیامت)	نہیں ہے

میں سے ایک ڈرسنانے والے ہیں○ قریب آنے والی (قیامت) قریب آگئی○ اللہ کے سوا

منکرینِ قرآن کا رد اور انہیں سجدہ و عبادتِ الٰہی کا حکم

لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ

لَهَا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ [1]	اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ [2]
اس کو	اللہ کے سوا	کوئی کھولنے والا	تو کیا اس بات سے

اسے کوئی کھولنے والا نہیں○ تو کیا اس بات پر

تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اَنْتُمْ

تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾	وَ	تَضْحَكُوْنَ	وَ	لَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾	وَ	اَنْتُمْ
تم تعجب کرتے ہو	اور	ہنستے ہو	اور	روتے نہیں ہو	اور	تم

تم تعجب کرتے ہو؟○ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو○ اور تم

سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ السجدة

سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾	فَاسْجُدُوْا [3]	لِلّٰهِ	وَ	اعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾
غفلت میں پڑے ہوئے (ہو)	تو سجدہ کرو	اللہ کیلئے	اور	عبادت کرو

غفلت میں پڑے ہوئے ہو○ تو اللہ کے لیے سجدہ کرو اور عبادت کرو○

السجدة ۱۲ ع ۳

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہلاک ہوئے، اس لئے انہیں پہلی عاد کہتے ہیں۔

1 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ جب قیامت قائم ہونے کا وقت آئے گا تو اسے اللہ تعالٰی ہی ظاہر فرمائے گا۔ یا، یہ معنی ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی تو اس کی ہولناکیوں اور شدتوں کو اللہ تعالٰی کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا اور اللہ تعالٰی انہیں دور نہ فرمائے گا۔ 2 ...... اس بات سے مراد حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قرآن نازل ہونا ہے۔ 3 ...... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

آیات:55 — رکوع: 03

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قربِ قیامت اور اس کی ایک نشانی کا ظہور

صدقِ نبوت کی نشانی دیکھ کر کفارِ مکہ کا رویہ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝١ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً

اِقْتَرَبَتِ	السَّاعَةُ	وَ	انْشَقَّ	الْقَمَرُ ۝١ [1]	وَ	اِنْ	يَّرَوْا	اٰيَةً [2]
قریب آگئی	قیامت	اور	پھٹ گیا	چاند	اور	اگر	وہ دیکھتے ہیں	کوئی نشانی

قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا ۝ اور اگر کفار کوئی نشانی دیکھتے ہیں

کفارِ مکہ کی تکذیب اور اتباعِ خواہش کا بیان

يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝٢ وَكَذَّبُوْا وَ

يُّعْرِضُوْا	وَ	يَقُوْلُوْا	سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝٢	وَ	كَذَّبُوْا	وَ
(تو) منہ پھیر لیتے ہیں	اور	کہتے ہیں	(یہ تو) کوئی دائمی جادو (ہے)	اور	انہوں نے جھٹلایا	اور

تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ تو کوئی دائمی جادو ہے ۝ اور انہوں نے جھٹلایا اور

کفارِ مکہ کا پچھلی قوموں کے انجام سے سبق حاصل نہ کرنا

اتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝٣ وَلَقَدْ

اتَّبَعُوْٓا	اَهْوَآءَهُمْ	وَ	كُلُّ اَمْرٍ	مُّسْتَقِرٌّ ۝٣ [3]	وَ	لَقَدْ
پیروی کی	اپنی خواہشات (کی)	اور	ہر کام	قرار پاچکا (ہے)	اور	ضرور بیشک

اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے اور ہر کام قرار پاچکا ہے ۝ اور بیشک

1 ...... چاند کا دو ٹکڑے ہونا نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا روشن معجزہ اور قربِ قیامت کی ایک نشانی ہے جو ظاہر ہوچکی ہے۔ 2 ...... اس آیت میں کفارِ مکہ کی ایک عادت بیان کی گئی کہ وہ اگر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی صداقت و نبوت پر دلالت کرنے والی کوئی نشانی جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہونا وغیرہ دیکھتے ہیں تو اس میں غور کرکے اس کی حقیقت جاننے، اس کی تصدیق کرنے اور حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے سے منہ پھیر لیتے اور کہتے ہیں: یہ تو کوئی دائمی طاقتور جادو ہے۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اور وہ وقت آنے پر کوئی اس کام کو ہونے سے

جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝۴ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ	مُزْدَجَرٌ ۝۴ [1]	مَا فِيْهِ	مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ	جَآءَهُمْ
(یہ قرآن انتہاء کو) پہنچی ہوئی حکمت (ہے)	ڈانٹ ڈپٹ (تھی)	جن میں	خبریں	آئیں ان کے پاس

ان کے پاس وہ خبریں آچکیں جن میں کافی ڈانٹ ڈپٹ تھی ۝ (یہ قرآن) انتہاء کو پہنچی ہوئی حکمت ہے

فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝۵ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ

يَدْعُ	يَوْمَ	عَنْهُمْ	فَتَوَلَّ	النُّذُرُ ۝۵ [2]	فَمَا تُغْنِ
پکارے گا	(جس) دن	ان سے	تو تم منہ پھیر لو	ڈرانے والے (امور)	تو (ایسوں کو) فائدہ نہیں دیتے

تو (ایسوں کو) ڈرانے والے امور فائدہ نہیں دیتے ۝ تو تم ان سے منہ پھیر لو، جس دن پکارنے والا

الدَّاعِ اِلٰى شَیْءٍ نُّكُرٍ ۝۶ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ

يَخْرُجُوْنَ	اَبْصَارُهُمْ	خُشَّعًا	اِلٰى شَیْءٍ نُّكُرٍ ۝۶	الدَّاعِ
وہ نکلیں گے	ان کی آنکھیں	جھکی ہوئی (ہوں گی)	ایک سخت انجانی چیز کی طرف	ایک پکارنے والا

ایک سخت انجان بات کی طرف بلائے گا ۝ (تو) ان کی آنکھیں نیچے جھکی ہوئی ہوں گی۔ قبروں سے

مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝۷ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ

مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ	جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝۷	كَاَنَّهُمْ	مِنَ الْاَجْدَاثِ
بلانے والے کی طرف دوڑتے ہوئے	پھیلی ہوئی ٹڈیاں (ہیں)	گویا کہ وہ	قبروں سے

یوں نکلیں گے گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں ۝ اس بلانے والے کی طرف دوڑتے ہوئے

يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝۸ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ

قَوْمُ نُوْحٍ	قَبْلَهُمْ	كَذَّبَتْ	يَوْمٌ عَسِرٌ ۝۸	هٰذَا	الْكٰفِرُوْنَ	يَقُوْلُ
نوح کی قوم (نے)	ان سے پہلے	جھٹلایا	بڑا سخت دن (ہے)	یہ	کافر	کہیں گے

کافر کہیں گے: یہ بڑا سخت دن ہے ۝ ان سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا

وقف لازم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) روک نہیں سکتا، لہٰذا ابھی اگرچہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دین غالب نہیں لیکن یہ اپنے مقررہ وقت پر ضرور غالب ہو کر رہے گا۔

1 ......جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے، ان کے حالات معلوم کرنا عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ 2 ......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ رسولوں کی تشریف آوری، نیز ان کا لوگوں کو آخرت سے ڈرانا یونہی قرآن پاک میں بیان کردہ گزشتہ قوموں کے عبرتناک واقعات سب سراسر حکمت ہیں لیکن اگر کفار رسولوں کی بات ہی نہ مانیں، عذابِ آخرت کی پرواہ ہی نہ کریں اور گزشتہ اقوام کے حالات

فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَ قَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّ

فَكَذَّبُوْا(1)	عَبْدَنَا	وَ	قَالُوْا	مَجْنُوْنٌ	وَّ
توانہوں نے جھوٹا کہا	ہمارے بندے (کو)	اور	کہنے لگے	(وہ) مجنون (ہے)	اور

توانہوں نے ہمارے بندے کو جھوٹا کہا اور کہنے لگے: یہ پاگل ہے اور

ازْدُجِرَ ۝٩ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝١٠

ازْدُجِرَ ۝٩	فَدَعَا(2)	رَبَّهٗۤ	اَنِّیْ	مَغْلُوْبٌ	فَانْتَصِرْ ۝١٠
(نوح کو) جھڑکا گیا	تواس نے دعا کی	اپنے رب (سے)	کہ میں	مغلوب (ہوں)	توتو بدلہ لے (میرا)

نوح کو جھڑکا گیا ○ تواس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں توتو (میرا) بدلہ لے ○

فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝١١ۖ وَّفَجَّرْنَا

فَفَتَحْنَاۤ	اَبْوَابَ السَّمَآءِ	بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝١١	وَّ	فَجَّرْنَا
توہم نے کھول دیئے	آسمان کے دروازے	تیز بہنے والے پانی کے ساتھ	اور	ہم نے بہادیا

توہم نے زور کے بہتے پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیئے ○ اور زمین کو

الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝١٢ۚ

الْاَرْضَ	عُیُوْنًا	فَالْتَقَى	الْمَآءُ	عَلٰۤى اَمْرٍ	قَدْ	قُدِرَ ۝١٢
زمین (کو)	چشمے (کرکے)	تومل گیا	پانی	اس امر (مقدار) پر	تحقیق	جو مقدر کیا گیا تھا

چشمے کرکے بہادیا توپانی اس مقدار پر مل گیا جو مقدر تھی ○

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝١٣ۙ تَجْرِیْ

وَ	حَمَلْنٰهُ	عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝١٣	تَجْرِیْ
اور	ہم نے سوار کیا اس (نوح) کو	تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر	وہ چلتی تھی

اور ہم نے نوح کو تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کیا ○ جو ہماری نگاہوں کے سامنے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے عبرت ہی نہ پکڑیں تو یہ سب چیزیں انہیں نفع نہیں دے سکتیں کیونکہ یہ سب چیزیں سمجھاتی ہیں، مجبور نہیں کرتیں۔ماننا، نہ ماننا تولوگوں کا اپنا اختیار ہے۔

1 ......اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے سابقہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے ہیں تاکہ ان کے حالات سن کر رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی حاصل ہو۔ 2 ......حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کئی صدیاں اپنی قوم کو تبلیغ کی اور ان کی اذیتوں پر صبر فرمایا، جب وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے کسی صورت باز نہ آئے اور ایمان قبول نہ کیا تو آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کے خلاف یہ دعا فرمائی۔

قومِ نوح کے عبرتناک انجام سے نصیحت لینے کی ترغیب

بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَ

بِاَعْيُنِنَا	جَزَآءً	لِّمَنْ	كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ (1)	وَ
ہماری نگاہوں (حفاظت) میں	جزا دینے (کیلئے ہوا)	(اس نوح) کو جس (کے ساتھ)	کفر کیا گیا تھا	اور

بہہ رہی تھی (سب کچھ) اس (نوح) کو جزا دینے کیلئے (ہوا) جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا○ اور

لَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾

لَقَدْ	تَّرَكْنٰهَاۤ (2)	اٰيَةً	فَهَلْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾
ضرور بیشک	ہم نے چھوڑا اس (واقعہ) کو	(بطور) نشانی	تو کیا (ہے)	کوئی نصیحت حاصل کرنے والا

ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا چھوڑا تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ؟○

قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لیے آسان ہے

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿١٦﴾ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

فَكَيْفَ	كَانَ	عَذَابِیْ	وَ	نُذُرِ ﴿١٦﴾	وَ	لَقَدْ	يَسَّرْنَا	الْقُرْاٰنَ
تو کیسا	ہوا	میرا عذاب	اور	میرا ڈرانا	اور	ضرور بیشک	ہم نے آسان کردیا	قرآن

تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا ؟○ اور بیشک ہم نے قرآن کو

قومِ عاد کے انجام کا بیان

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ

لِلذِّكْرِ (3)	فَهَلْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾	كَذَّبَتْ	عَادٌ	فَكَيْفَ
یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	تو کیا (ہے)	کوئی یاد کرنے والا، نصیحت لینے والا	جھٹلایا	عاد (نے)	تو کیسا

یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا ؟○ عاد نے جھٹلایا تو میرا عذاب

كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

كَانَ	عَذَابِیْ	وَ	نُذُرِ ﴿١٨﴾	اِنَّاۤ	اَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	رِيْحًا صَرْصَرًا
ہوا	میرا عذاب	اور	میرا ڈرانا	بیشک	ہم نے بھیجی	ان پر	ایک سخت آندھی

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا ؟○ بیشک ہم نے ان پر ایسے دن میں ایک سخت آندھی

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نجات دینا اور ان کی کافر قوم کو غرق کر دینا اس پیارے نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جزا دینے کیلئے ہوا جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا۔ 2 ...... یہاں ضمیر کا مرجع حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ یا آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کشتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ یا کشتی کو عبرت کی نشانی کے طور پر باقی رکھا تاکہ بعد میں آنے والی امتیں اس سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔

3 ...... ذکر کا معنی ہے یاد کرنا، نصیحت لینا، یہاں دونوں معنی درست ہیں اور بامحاورہ ترجمے میں امتیازی علامت کے ساتھ دونوں ترجمے ذکر کیے گئے ہیں۔

فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ

فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ (1)	تَنْزِعُ	النَّاسَ
ہمیشہ رہنے والی نحوست کے دن میں	وہ (آندھی) اکھیڑ دیتی (اٹھا مارتی) تھی	لوگوں (کو)

بھیجی جس کی نحوست (ان پر) ہمیشہ کے لیے رہی○ وہ آندھی لوگوں کو یوں اکھیڑ مارتی تھی

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَیْفَ كَانَ

كَاَنَّهُمْ	اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾	فَكَیْفَ	كَانَ
گویا کہ وہ	اکھڑی ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے (ہیں)	تو کیسا	ہوا

گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے ہوں○ تو میرا عذاب

عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿٢١﴾ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

عَذَابِیْ	وَ	نُذُرِ ﴿٢١﴾	وَ	لَقَدْ	یَسَّرْنَا	الْقُرْاٰنَ
میرا عذاب	اور	میرا ڈرانا	اور	ضرور بیشک	ہم نے آسان کر دیا	قرآن

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟○ اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

لِلذِّكْرِ (2)	فَهَلْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾	كَذَّبَتْ	ثَمُوْدُ
یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	تو کیا (ہے)	کوئی یاد کرنے، نصیحت لینے والا	جھٹلایا	ثمود (نے)

آسان کر دیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا؟○ ثمود نے ڈر سنانے والوں (رسولوں) کو

بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ

بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾	فَقَالُوْۤا	اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا	نَّتَّبِعُهٗۤ
ڈر سنانے والوں (رسولوں) کو	تو انہوں نے کہا	کیا ہم میں سے ایک آدمی	ہم تابعداری کریں اس کی

جھٹلایا○ تو انہوں نے کہا: کیا ہم اپنے میں سے ہی ایک آدمی کی تابعداری کریں

قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لیے آسان ہے

قومِ ثمود کے حال اور انجام کا بیان

ع ۲۲ / ۸

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ جس دن قومِ عاد پر عذاب نازل ہوا وہ دن ان کے حق میں ہمیشہ کے لیے منحوس رہا کہ اس دن کے عذاب سے برزخ کا عذاب اور برزخ کے عذاب سے قیامت کا عذاب متصل ہو گیا جو ان سے کبھی منقطع نہ ہوگا۔ قومِ عاد پر یہ عذاب مہینے کے آخری بدھ کے دن آیا تھا، اسی بنا پر بعض لوگ مہینے کے آخری بدھ کو منحوس کہتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا غلط ہے کیونکہ اس بدھ کی نحوست صرف قومِ عاد کے لئے تھی۔ 2 ...... سابقہ آسمانی کتابیں صرف انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زبانی یاد تھیں اور امتوں کے لوگ صرف دیکھ کر ہی ان کی تلاوت کر سکتے تھے جبکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کو یہ خصوصیت ملی

اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ

اِنَّاۤ	اِذًا	لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۲۴﴾	ءَاُلْقِیَ	الذِّكْرُ
بیشک ہم	اس وقت	ضرور گمراہی اور دیوانگی میں (ہیں)	کیا ڈالی گئی	وحی

جب تو ہم ضرور گمراہی اور دیوانگی میں ہیں ○ کیا ہم سب میں سے

عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَیَعْلَمُوْنَ

عَلَیْهِ	مِنْۢ بَیْنِنَا	بَلْ	هُوَ	كَذَّابٌ	اَشِرٌ ﴿۲۵﴾	سَیَعْلَمُوْنَ
اس پر	ہمارے درمیان میں سے	بلکہ	وہ	بڑا جھوٹا	متکبر (ہے)	عنقریب وہ جان لیں گے

(صرف) اس پر وحی ڈالی گئی؟ بلکہ یہ بڑا جھوٹا، متکبر ہے ○ بہت جلد کل

غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ

غَدًا	مَّنِ	الْكَذَّابُ	الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾	اِنَّا	مُرْسِلُوا (1)	النَّاقَةِ
کل	کون	بڑا جھوٹا	متکبر (تھا)	بیشک ہم	بھیجنے والے (ہیں)	اونٹنی (کو)

جان جائیں گے کہ کون بڑا جھوٹا، متکبر تھا ○ بیشک ہم ان کی آزمائش کیلئے اونٹنی کو

فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَ اصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَ نَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ

فِتْنَةً	لَّهُمْ	فَارْتَقِبْهُمْ	وَ اصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾	وَ	نَبِّئْهُمْ	اَنَّ	الْمَآءَ
آزمائش (کیلئے)	ان کی	تو تم انتظار کرو ان کا	اور صبر کرو	اور	خبر دیدو انہیں	کہ	پانی

بھیجنے والے ہیں تو (اے صالح!) تم ان کا انتظار کرو اور صبر کرو ○ اور انہیں خبر دے دو کہ

قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا

قِسْمَةٌ	بَیْنَهُمْ	كُلُّ شِرْبٍ	مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾	فَنَادَوْا
تقسیم (ہے)	ان کے درمیان	ہر پینے کی باری	حاضر (مقرر) کی ہوئی (ہے)	تو انہوں نے پکارا

ان کے درمیان پانی تقسیم ہے، ہر باری پر وہ حاضر ہو جس کی باری ہے ○ تو انہوں نے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے کہ ان میں چھوٹے بڑے بے شمار لوگوں کو قرآنِ پاک زبانی یاد ہے۔

1 ...... قوم نے پتھر سے ایک اونٹنی نکالنے کا مطالبہ کیا اور آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُن کے ایمان قبول کرنے کی شرط مقرر فرما کر یہ مطالبہ منظور کر لیا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اونٹنی بھیجنے کا وعدہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم ان کی آزمائش کیلئے اونٹنی کو بھیجنے والے ہیں تو اے صالح! عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، تم اس بات کا انتظار کرو کہ وہ کیا کرتے ہیں اور اُن کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے اور اُن کی ایذا پر صبر کرو اور انہیں خبر دے دو کہ ان کے درمیان پانی کی باری تقسیم کی گئی ہے کہ ایک دن اونٹنی کا ہے، اُس دن صرف اونٹنی ہی پانی پینے آئے اور ایک دن

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لیے آسان ہے

قومِ لوط کی ہلاکت کا واقعہ

صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ

صَاحِبَهُمْ (1)	فَتَعَاطٰى	فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾	فَكَيْفَ	كَانَ
اپنے ساتھی (کو)	تو اس نے پکڑا (اونٹنی کو)	پھر کونچیں کاٹ دیں (اس کی)	تو کیسا	ہوا

اپنے ساتھی کو پکارا: تو اس نے (اونٹنی کو) پکڑا پھر (اس کی) کونچیں کاٹ دیں○ تو میرا عذاب

عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿٣٠﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا

عَذَابِیْ	وَ	نُذُرِ ﴿٣٠﴾	اِنَّاۤ	اَرْسَلْنَا	عَلَیْهِمْ	صَیْحَةً وَّاحِدَةً	فَكَانُوْا
میرا عذاب	اور	میرا ڈرانا	بیشک	ہم نے بھیجی	ان پر	ایک زوردار چیخ	تو وہ ہوگئے

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟○ بیشک ہم نے ان پر ایک زوردار چیخ بھیجی تو اسی وقت وہ

كَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا

كَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾	وَ	لَقَدْ	یَسَّرْنَا
باڑ بنانے والے شخص کی بچ جانے والی روندی ہوئی خشک گھاس کی طرح	اور	ضرور بیشک	ہم نے آسان کردیا

باڑ بنانے والے شخص کی بچ جانے والی روندی ہوئی خشک گھاس کی طرح ہوگئے○ اور بیشک ہم نے قرآن کو

الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ

الْقُرْاٰنَ	لِلذِّكْرِ (2)	فَهَلْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾	كَذَّبَتْ
قرآن	یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	تو کیا (ہے)	کوئی یاد کرنے، نصیحت لینے والا	جھٹلایا

یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے آسان کردیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا؟○ لوط کی قوم نے

قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ

قَوْمُ لُوْطٍ	بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ (3)	اِنَّاۤ	اَرْسَلْنَا	عَلَیْهِمْ	حَاصِبًا	اِلَّاۤ
لوط کی قوم (نے)	ڈر سنانے والوں کو	بیشک	ہم نے بھیجا	ان پر	ایک پتھراؤ	سوائے

ڈر سنانے والوں (رسولوں) کو جھٹلایا○ بیشک ہم نے ان پر ایک پتھراؤ بھیجا سوائے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) قوم کا ہے، اُس دن قوم پانی لینے آئے۔ 1 ...... اس ساتھی کا نام قدار بن سالف تھا، اس نے اونٹنی کو پکڑا اور تیز تلوار سے اس کی کونچیں کاٹ کر اسے قتل کرڈالا۔ 2 ...... قرآنِ پاک کی ایک آیت حفظ کرنا ہر مکلف مسلمان پر فرضِ عین ہے اور پورا قرآن مجید حفظ کرنا فرضِ کفایہ ہے اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کو حفظ کرنا واجب عین ہے۔ 3 ...... قوم نے اگرچہ صرف حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا تھا مگر چونکہ ایک رسول کا انکار تمام رسولوں کا انکار شمار ہوتا ہے، اس لئے یہاں آیت میں جمع کا صیغہ ''اَلنُّذُر'' ذکر کیا گیا۔

اٰلَ لُوْطٍؕ نَجَّیْنٰهُمْ بِسَحَرٍۙ(۳۴) نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَاؕ

اٰلَ لُوْطٍ	نَجَّیْنٰهُمْ	بِسَحَرٍ(۳۴)	نِّعْمَةً	مِّنْ عِنْدِنَا
لوط کے گھر والوں (کے)	ہم نے بچالیا انہیں	رات کے آخری پہر میں	احسان فرما (کر)	اپنے پاس سے

لوط کے گھر والوں کے، ہم نے انہیں رات کے آخری پہر بچالیا○ اپنے پاس سے احسان فرما کر،

كَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ شَكَرَ(۳۵) وَ لَقَدْ اَنْذَرَهُمْ

كَذٰلِكَ	نَجْزِیْ	مَنْ	شَكَرَ(۳۵)	وَ	لَقَدْ	اَنْذَرَهُمْ
اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں	(اسے) جو	شکر کرے	اور	ضرور بیشک	اس نے ڈرایا انہیں

ہم یونہی شکر کرنے والے کو صلہ دیتے ہیں○ اور بیشک اس نے انہیں ہماری گرفت سے

بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ(۳۶) وَ لَقَدْ رَاوَدُوْهُ

بَطْشَتَنَا	فَتَمَارَوْا	بِالنُّذُرِ(۳۶)	وَ	لَقَدْ	رَاوَدُوْهُ [1]
ہماری گرفت (سے)	تو انہوں نے شک کیا	ڈر کے فرامین میں	اور	ضرور بیشک	انہوں نے پھسلانا چاہا اسے

ڈرایا تو انہوں نے ڈر کے فرامین میں شک کیا○ انہوں نے اسے اس کے مہمانوں کے متعلق

عَنْ ضَیْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْیُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَ

عَنْ ضَیْفِهٖ	فَطَمَسْنَاۤ	اَعْیُنَهُمْ	فَذُوْقُوْا	عَذَابِیْ	وَ
اس کے مہمانوں سے متعلق	تو ہم نے مٹادیں	ان کی آنکھیں	(اور فرمایا) تو چکھو	میرا عذاب	اور

پھسلانا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھوں کو مٹادیا (اور فرمایا) میرے عذاب اور

نُذُرِ(۳۷) وَ لَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّۚ(۳۸) فَذُوْقُوْا

نُذُرِ(۳۷)	وَ	لَقَدْ	صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً	عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ(۳۸) [2]	فَذُوْقُوْا
میرے ڈر کے فرامین	اور	ضرور بیشک	صبح سویرے آیا ان پر	ٹھہرنے والا عذاب	تو چکھو

میرے ڈر کے فرامین کا مزہ چکھو○ اور بیشک صبح سویرے ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا○ تو میرے عذاب

1 ...... اس واقعہ کا پسِ منظر یہ ہے کہ خوبصورت لڑکوں کی شکل میں فرشتے حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس مہمان بن کر آئے، قوم کو حسین لڑکوں کی آمد کا علم ہوا تو یہ لوگ آئے اور آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھر سے ان مہمان لڑکوں کو بری نیت سے لینا چاہا، پھر جیسے ہی یہ گھر میں داخل ہوئے تو حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنا پر پھیرا جس سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی آنکھیں مٹادیں اور وہ ایسی ناپید ہوگئیں کہ ان کا نشان بھی باقی نہ رہا اور چہرے سپاٹ ہوگئے۔ 2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ دنیاوی عذاب برزخی عذاب سے اور برزخی عذاب اُخروی عذاب سے ملا ہوا ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

عَذَابِیْ	وَ	نُذُرِ ﴿۳۹﴾	وَ	لَقَدْ	یَسَّرْنَا	الْقُرْاٰنَ
میرا عذاب	اور	میرے ڈر کے فرامین	اور	ضرور بیشک	ہم نے آسان کر دیا	قرآن

اور میرے ڈر کے فرمانوں کا مزہ چکھو ○ اور بیشک ہم نے قرآن کو یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ ع وَ لَقَدْ جَآءَ

لِلذِّكْرِ [1]	فَهَلْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾	وَ	لَقَدْ	جَآءَ
یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	تو کیا (ہے)	کوئی یاد کرنے، نصیحت لینے والا	اور	ضرور بیشک	آئے

آسان کر دیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا؟ ○ اور بیشک فرعونیوں کے پاس

اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ ج كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ

اٰلَ فِرْعَوْنَ	النُّذُرُ ﴿۴۱﴾	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا كُلِّهَا	فَاَخَذْنٰهُمْ
فرعون والوں (کے پاس)	ڈر سنانے والے	(فرعونیوں نے) جھٹلا دیا	ہماری سب نشانیوں کو	تو ہم نے پکڑ لیا انہیں

ڈر سنانے والے (رسول) آئے ○ انہوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلا دیا تو ہم نے ان پر ایسی گرفت کی

اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَیْرٌ مِّنْ اُولٰٓىٕكُمْ

اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ [2]	اَكُفَّارُكُمْ	خَیْرٌ	مِّنْ اُولٰٓىٕكُمْ
ایک عزت والے، عظیم قدرت والے کی پکڑ	کیا تمہارے کافر	بہتر (ہیں)	اُن (پہلوں) سے

جیسی ایک عزت والے، عظیم قدرت والے کی گرفت کی شان ہوتی ہے ○ کیا تمہارے کافر اُن (پہلوں) سے بہتر ہیں

اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِی الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ ج اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ

اَمْ	لَكُمْ	بَرَآءَةٌ	فِی الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾	اَمْ	یَقُوْلُوْنَ	نَحْنُ	جَمِیْعٌ
یا	تمہارے لیے	نجات (لکھی ہوئی ہے)	کتابوں میں	یا	وہ کہتے ہیں	ہم	سب

یا کتابوں میں تمہارے لئے نجات لکھی ہوئی ہے؟ ○ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم سب

قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لیے آسان ہے

قوم فرعون کے انجام کی طرف اشارہ

کفار قریش کو تنبیہ

کفار قریش کو عذاب دنیا اور عذاب آخرت کی وعید

ع ۲ / ۹ / ۱۸

1 ...... قرآنِ پاک یاد کرنے کی فضیلت سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے "جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کر لیا، اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا، اس کے گھر والوں میں سے دس ایسے شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔ (ترمذی، ۴/ ۴۱۴، الحدیث: ۲۹۱۴) 2 ...... سابقہ امتوں کی تباہی و بربادی کے واقعات سنانے سے مقصود اس امت کے لوگوں کو اس بات سے ڈرانا ہے کہ اگر انہوں نے بھی ان جیسے اعمال اختیار کئے، اللہ اور اس کے رسول کے فرامین کو پسِ پشت ڈالا تو ان کی بھی بڑی سخت گرفت ہو سکتی ہے۔

مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾

مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾	سَيُهْزَمُ (1)	الْجَمْعُ	وَ	يُوَلُّوْنَ	الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾
بدلہ لینے والے (ہیں)	عنقریب بھگا دیئے جائیں گے	سب	اور	وہ پھیر دیں گے	پیٹھیں

بدلہ لے لیں گے ○ عنقریب سب بھگا دیئے جائیں گے اور وہ پیٹھ پھیر دیں گے ○

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَ

بَلِ	السَّاعَةُ	مَوْعِدُهُمْ (2)	وَ	السَّاعَةُ	اَدْهٰى	وَ
بلکہ	قیامت	ان کا وعدہ (ہے)	اور	قیامت	سب سے زیادہ سخت	اور

بلکہ ان کا وعدہ قیامت ہے اور قیامت سب سے زیادہ سخت اور

اَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ

اَمَرُّ ﴿٤٦﴾	اِنَّ	الْمُجْرِمِيْنَ (3)	فِيْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿٤٧﴾	يَوْمَ
سب سے زیادہ کڑوی (ہے)	بیشک	مجرم لوگ	گمراہی اور دیوانگی میں (ہیں)	(جس) دن

سب سے زیادہ کڑوی ہے ○ بیشک مجرم گمراہی اور دیوانگی میں ہیں ○ جس دن

يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ اِنَّا

يُسْحَبُوْنَ	فِي النَّارِ	عَلٰى وُجُوْهِهِمْ	ذُوْقُوْا	مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾	اِنَّا
انہیں گھسیٹا جائے گا	آگ میں	ان کے چہروں کے بل	چکھو	دوزخ کا چھونا	بیشک ہم

وہ آگ میں اپنے چہروں کے بل گھسیٹے جائیں گے (فرمایا جائے گا)، دوزخ کا چھونا چکھو ○ بیشک

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا

كُلَّ شَيْءٍ	خَلَقْنٰهُ	بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾	وَ	مَاۤ	اَمْرُنَاۤ	اِلَّا
ہر چیز	ہم نے پیدا کیا اسے	ایک اندازے سے	اور	نہیں	ہمارا کام	مگر

ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی ○ اور ہمارا کام تو صرف

وقف لازم

1 ...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے دن کفارِ قریش نے کہا کہ ہم سب مل کر بدلہ لیں گے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۸ / ۴۷۰، الحدیث: ۱۰) جس میں انہیں بھگا دیئے جانے اور ان کے پیٹھ پھیرنے کی غیبی خبر دی گئی، چنانچہ ایسا ہی ہوا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فتح نصیب ہوئی اور کفار شکست سے دوچار ہوئے۔ 2 ...... یعنی بدر کی شکست کفارِ مکہ کا پورا عذاب نہیں بلکہ اس عذاب کے بعد انہیں قیامت کے دن اصل عذاب کا وعدہ ہے اور قیامت سب سے زیادہ سخت اور سب سے زیادہ کڑوی ہے کہ دنیوی عذاب کے مقابلے میں اس کا عذاب بہت زیادہ

وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ

اَهْلَكْنَاۤ	لَقَدْ	وَ	كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ (1)	وَاحِدَةٌ
ہم نے ہلاک کردیئے	ضرور بیشک	اور	جیسے آنکھ کا جھپکنا	ایک (بات ہے)

ایک بات ہے جیسے پلک جھپکنا ○ اور بیشک ہم نے تمہارے جیسے

اَشْیَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَیْءٍ

كُلُّ شَیْءٍ	وَ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾	فَهَلْ	اَشْیَاعَكُمْ
سب کچھ	اور	کوئی نصیحت حاصل کرنے والا	تو کیا (ہے)	تمہارے جیسے (بہت سے گروہ)

(بہت سے گروہ) ہلاک کردیئے تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ○ اور انہوں نے جو کچھ کیا

فَعَلُوْهُ فِی الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَكُلُّ صَغِیْرٍ وَّ كَبِیْرٍ

كُلُّ صَغِیْرٍ وَّ كَبِیْرٍ	وَ	فِی الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ (2)	فَعَلُوْهُ
ہر چھوٹی اور بڑی (چیز)	اور	(وہ) کتابوں میں (موجود ہے)	جسے انہوں نے کیا

وہ سب کتابوں میں موجود ہے ○ اور ہر چھوٹی اور بڑی چیز

مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ﴿۵۴﴾

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ﴿۵۴﴾	الْمُتَّقِیْنَ	اِنَّ	مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ (3)
باغوں اور نہروں میں (ہوں گے)	پرہیزگار لوگ	بیشک	لکھی ہوئی (ہے)

لکھی ہوئی ہے ○ بیشک پرہیزگار لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے ○

فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾ ع

عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾	فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ
عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور	سچ کی مجلس میں (ہوں گے)

عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور سچ کی مجلس میں ہوں گے ○

ہلاک شدہ قوموں سے نصیحت لینی چاہئے

بندوں کے عمل اعمال ناموں میں موجود اور لوحِ محفوظ میں لکھے ہیں

پرہیزگاروں کا اُخروی صلہ

ع ۳ ۱۵

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سخت ہے۔ 3..... یہاں مجرموں سے مراد مشرکین ہیں۔

(اس صفحے کا حاشیہ) یہاں سے 1..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت بیان فرمائی کہ ہم جس چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمائیں تو وہ ہمارے صرف ایک مرتبہ حکم فرمانے کے ساتھ ہی اتنی دیر میں ہو جاتی ہے جتنی دیر تم میں سے کسی کو پلک جھپکنے میں لگتی ہے اور یہ بھی حقیقتاً سمجھانے کیلئے صرف ایک مثال ہے۔ 2..... ان کتابوں سے مراد بندوں کے اعمال نامے ہیں۔ 3..... یعنی چھوٹے اور بڑے تمام اعمال اپنی تفصیل کے ساتھ لوحِ محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا

انسان کی پیدائش اور اس پر انعامِ الٰہی

اَلرَّحْمٰنُ ۟ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۟ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۟ عَلَّمَهُ

اَلرَّحْمٰنُ ۟	عَلَّمَ	الْقُرْاٰنَ ۟ (1)	خَلَقَ	الْاِنْسَانَ ۟ (2)	عَلَّمَهُ
رحمٰن	اس نے سکھایا	قرآن	اس نے پیدا کیا	انسان	اس نے سکھایا اسے

رحمٰن نے، قرآن سکھایا ○ (3) انسان کو پیدا کیا ○ اسے بیان

دو آسمانی نشانیاں سورج اور چاند

نباتات اور درختوں کی عاجزی

الْبَيَانَ ۟ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۟ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ

الْبَيَانَ ۟	اَلشَّمْسُ	وَ	الْقَمَرُ	بِحُسْبَانٍ ۟	وَّ	النَّجْمُ	وَ	الشَّجَرُ
بیان	سورج	اور	چاند	حساب سے (ہیں)	اور	بغیر تنے والی نباتات	اور	درخت

سکھایا ○ سورج اور چاند حساب سے ہیں ○ اور بغیر تنے والی نباتات اور درخت

آسمان اور میزان کا ذکر

يَسْجُدٰنِ ۟ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۟

يَسْجُدٰنِ ۟ (4)	وَ	السَّمَآءَ	رَفَعَهَا	وَوَضَعَ	الْمِيْزَانَ ۟
سجدہ کرتے ہیں	اور	آسمان	(اللہ نے) بلند کیا اسے	اور رکھی	ترازو

سجدہ کرتے ہیں ○ اور آسمان کو اللہ نے بلند کیا اور ترازو رکھی ○

1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس قرآن پاک بظاہر حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واسطے سے آیا لیکن در حقیقت اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سارا قرآن سکھایا ہے۔ 2 ...... یہاں انسان سے مراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور اگلی آیت میں بیان سے "مَاكَانَ وَمَايَكُوْنُ" یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہوگا، کا بیان مراد ہے۔ یا، انسان سے مراد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بیان سے مراد تمام چیزوں کے اسماء اور تمام زبانوں کا بیان ہے۔ یا یہاں انسان سے مراد جنسِ انسان ہے اور بیان سے مراد گفتگو کی صلاحیت ہے جس کی وجہ سے انسان دیگر حیوانوں سے ممتاز ہوتا ہے۔ 3 ...... یہاں

میزان رکھنے کی حکمت

انصاف کے ساتھ ناپ تول کرنے اور وزن کم نہ کرنے کا حکم

اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾ وَ اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ

اَلَّا تَطْغَوْا	فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾	وَ	اَقِیْمُوا	الْوَزْنَ	بِالْقِسْطِ	وَ
کہ ناانصافی نہ کرو	تولنے میں	اور	قائم کرو	تول	انصاف کے ساتھ	اور

کہ تولنے میں ناانصافی نہ کرو○ اور انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور

زمین کے عجائبِ قدرت کی طرف اشارہ اور جنوں، انسانوں سے خطاب

لَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾ وَ الْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾ۙ فِیْهَا

لَا تُخْسِرُوا (1)	الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾	وَ	الْاَرْضَ	وَضَعَهَا	لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾	فِیْهَا
کم نہ کرو	وزن	اور	زمین	اس نے رکھا اسے	مخلوق کیلئے	اس میں

وزن نہ گھٹاؤ○ اور اس نے مخلوق کے لیے زمین رکھی○ اس میں

فَاكِهَةٌ ۪ۙ وَّ النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ۖ وَ الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ

فَاكِهَةٌ	وَّ	النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾	وَ	الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ	وَ
پھل میوے	اور	غلاف والی کھجوریں (ہیں)	اور	بھوسے والا اناج	اور

پھل میوے اور غلاف والی کھجوریں ہیں○ اور بھوسے والا اناج اور

الرَّیْحَانُ ﴿۱۲﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾

الرَّیْحَانُ ﴿۱۲﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾
خوشبودار پھول	تو (اے جن وانسان) اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

خوشبودار پھول ہیں○ تو (اے جن وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟○

انسان اور جن کے مادۂ تخلیق کا بیان

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ۙ وَ خَلَقَ الْجَآنَّ

خَلَقَ	الْاِنْسَانَ (2)	مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾	وَ	خَلَقَ	الْجَآنَّ (3)
اس نے پیدا کیا	انسان (کو)	ٹھیکری جیسی بجنے والی سوکھی مٹی سے	اور	اس نے پیدا کیا	جن (کو)

اس نے انسان کو ٹھیکری جیسی بجنے والی سوکھی مٹی سے پیدا کیا○ اور اس نے جن کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ 4...... نباتات اور درخت کے سجدہ کرنے سے مراد ان کے سایوں کا سجدہ کرنا ہے، یا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے فرمانبردار ہیں۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... ناپ تول کے معاملات میں عدل وانصاف اور برابری کی تعلیم اسلام کی شاندار تعلیمات میں سے ایک ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ناپ تول میں ناانصافی سے معاشرے میں جھگڑے، فسادات برپا ہوں گے، باہمی بغض و عناد بھی پیدا ہوگا اور یہ چیز معاشرتی امن تباہ کردیتی ہے۔ 2...... یہاں انسان سے مراد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ

مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

مِنْ	مَّارِجٍ	مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
سے	بغیر دھوئیں والا خالص شعلہ	آگ کا	تو (اے جن وانسان) اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

بغیر دھویں والی آگ کے خالص شعلے سے پیدا کیا ○ تو (اے جن وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾

تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾	رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ	وَ	رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ (1)
تم دونوں جھٹلاؤ گے	(وہ) دونوں مشرقوں کا رب	اور	دونوں مغربوں کا رب (ہے)

جھٹلاؤ گے ؟○ وہ دونوں مشرقوں کا رب ہے اور دونوں مغربوں کا رب ہے ○

مشرق ومغرب کا رب اللہ تعالیٰ ہے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾	مَرَجَ	الْبَحْرَيْنِ (2)
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	اس نے بہائے	دو سمندر

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ اس نے دو سمندر بہائے

دو سمندر، ان میں قدرتِ الٰہی کا کرشمہ

يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾

يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾	بَيْنَهُمَا	بَرْزَخٌ (3)	لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾
دونوں ملے ہوئے (لگتے) ہیں	ان دونوں کے درمیان	ایک آڑ (ہے)	وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے

کہ دونوں ملے ہوئے (لگتے) ہیں ○ ان کے درمیان ایک آڑ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے ○

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾	يَخْرُجُ	مِنْهُمَا	اللُّؤْلُؤُ	وَ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	نکلتا ہے	ان دونوں سے	موتی	اور

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ ان سمندروں سے موتی اور

سمندروں میں موجود منافع کا بیان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیدائش کی کیفیت کا ایک انداز بیان فرمایا ہے۔ 3...... یہاں جن سے مراد ابلیس ہے۔ (یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... دونوں مشرق اور دونوں مغرب سے گرمیوں اور سردیوں کے موسم میں سورج طلوع اور غروب ہونے کے دونوں مقام مراد ہیں۔ 2...... ان سے مراد میٹھے اور کھاری دو سمندر ہیں جنہیں ایسے بہایا گیا ہے کہ دیکھنے میں ان کی سطح آپس میں ملی ہوئی لگتی ہے کیونکہ ان کے درمیان فاصلہ کرنے کے لئے ظاہری طور پر کوئی چیز حائل نہیں۔ 3...... اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ان کے درمیان ایک آڑ ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے بلکہ ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور دونوں میں سے کسی کا ذائقہ بھی تبدیل نہیں ہوتا۔

بڑی بڑی کشتیوں کی روانی کی نعمت

الْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَ لَهُ

لَهُ (1)	وَ	تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	الْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾
اسی کی (ہیں)	اور	تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	مرجان (موتی)

مرجان (موتی) نکلتا ہے○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ اور دریا میں

الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾	فِی الْبَحْرِ	الْمُنْشَئٰتُ	الْجَوَارِ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	پہاڑوں جیسی	دریا میں	اٹھی ہوئی	چلنے والیاں (کشتیاں)

پہاڑوں جیسی اٹھی ہوئی کشتیاں اسی کی ہیں○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

ہر چیز فنا ہونے اور ذاتِ رب باقی رہنے کا بیان

تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّ یَبْقٰى

یَبْقٰى	وَّ	فَانٍ ﴿٢٦﴾	عَلَیْهَا	مَنْ	كُلُّ	تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾
باقی رہے گی	اور	فنا ہونے والا (ہے)	اس (زمین) پر (ہے)	وہ جو	ہر	تم دونوں جھٹلاؤ گے

جھٹلاؤ گے ؟○ زمین پر جتنی مخلوق ہے سب فنا ہونے والی ہے○ اور تمہارے رب کی

وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾

تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾
تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تمہارے رب کی عظمت اور بزرگی والی ذات

عظمت اور بزرگی والی ذات باقی رہے گی○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○

مخلوق کی محتاجی، شانِ الٰہی

یَسْــٴَـلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾

فِیْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ (2)	هُوَ	كُلَّ یَوْمٍ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	مَنْ	یَسْــٴَـلُهٗ
کسی کام میں (ہے)	وہ	ہر دن	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	جو کوئی	مانگتا ہے اسی سے

آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اسی کے سوالی ہیں، وہ ہر دن کسی کام میں ہے○

(1)...... اس سے مراد یہ ہے کہ جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی گئیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور ان چیزوں کو باہم جوڑنے، کشتی بنانے اور کاریگری کرنے کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور دریاؤں میں ان کشتیوں کا چلنا اور تیرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔ (2)...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے، کسی کو روزی دیتا ہے، کسی کو مارتا ہے اور کسی کو زندہ کرتا ہے، کسی کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلت میں مبتلا کر دیتا ہے، کسی کو مالدار کرتا ہے اور کسی کو محتاج، کسی کے گناہ بخشتا ہے اور کسی کی تکلیف دور کرتا ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے "مصروف" اور "مشغول" کا لفظ استعمال نہیں

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ

سَنَفْرُغُ(1)	تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
عنقریب ہم قصد فرمائیں گے	تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ!

لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾	لَكُمْ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	اے (جنوں اور انسانوں کے) دو بھاری گروہ	تمہارے (حساب) کا

ابھی ہم تمہارے حساب کا قصد فرمائیں گے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا

تَنْفُذُوْا	اَنْ	اسْتَطَعْتُمْ	اِنِ	يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ	تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾
نکل جاؤ	کہ	تم طاقت رکھتے ہو	اگر	اے جنوں اور انسانوں کے گروہ	تم دونوں جھٹلاؤ گے

جھٹلاؤ گے ؟○ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور

مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾

بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾	اِلَّا	لَا تَنْفُذُوْنَ	فَانْفُذُوْا	مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
قوت و غلبہ سے (اور وہ تمہیں حاصل نہیں)	مگر	تم نہیں نکل سکتے	تو نکل جاؤ	آسمانوں اور زمین کے کناروں سے

زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ، تم جہاں نکل کر جاؤ گے (وہاں) اسی کی سلطنت ہے ○

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا

عَلَيْكُمَا	يُرْسَلُ	تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تم دونوں پر	بھیجا جائے گا	تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ تم پر آگ کا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کر سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان اوصاف سے پاک ہے۔

1 ......یہاں ''سَنَفْرُغُ'' سے اس کا حقیقی معنی ''فراغت'' مراد نہیں بلکہ اس کا مجازی معنی ''قصد کرنا'' مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ''فارغ'' کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ فراغت کے مفہوم سے پاک ہے۔ نیز اس آیت میں تمام انسانوں کے لئے نصیحت ہے کہ دنیا میں وہ جیسے چاہیں زندگی گزاریں لیکن مرنے کے بعد انہیں بہر حال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے کئے ہوئے اعمال کا حساب دینا ہو گا اور پھر جس طرح کے عمل کئے ہوں گے اسی طرح کی جزا ملے گی۔

شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ۚ

شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ	وَّ	نُحَاسٌ	فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾
آگ کا بغیر دھویں والا خالص شعلہ	اور	شعلے کے بغیر کالا دھواں	تو تم ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکو گے

بغیر دھویں والا خالص شعلہ اور بغیر شعلے والا کالا دھواں بھیجا جائے گا تو تم ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکو گے ۝

قیامت کا ایک ہولناک منظر

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾	فَاِذَا	انْشَقَّتِ	السَّمَآءُ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	پھر جب	پھٹ جائے گا	آسمان

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ۝ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا

فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

فَكَانَتْ	وَرْدَةً	كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تو وہ ہو جائے گا	گلاب کے پھول (جیسا سرخ)	جیسے سرخ چمڑا	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تو گلاب کے پھول جیسا (سرخ) ہو جائے گا جیسے سرخ چمڑا ۝ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

روزِ قیامت گناہگاروں سے سوال نہ ہونے کی خبر

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْــٴَـلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾	فَیَوْمَئِذٍ	لَّا یُسْــٴَـلُ (1)	عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ	وَّ	لَا
تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اس دن	نہیں پوچھا جائے گا	کسی آدمی (سے) اس کے گناہ سے متعلق	اور	نہ

جھٹلاؤ گے ؟ ۝ تو اس دن کسی آدمی اور جن سے اس کے گناہ کے متعلق

روزِ قیامت مجرموں کی پہچان و پکڑ کا بیان

جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ

جَآنٌّ ﴿۳۹﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾	یُعْرَفُ	الْمُجْرِمُوْنَ
کسی جن (سے)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	پہچانے جائیں گے	مجرم

نہیں پوچھا جائے گا ۝ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ۝ مجرم اپنے چہروں سے

(1)...... قیامت میں جنوں اور انسانوں سے سوالات ہوں گے، اس آیت میں جو سوال کی نفی ہے اس کی علماء نے متعدد تاویلات بیان کی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جب لوگ قبروں سے اُٹھائے جائیں گے اور آسمان پھٹے گا تو اس دن فرشتے مجرموں سے دریافت نہیں کریں گے بلکہ ان کی صورتیں دیکھ کر ہی انہیں پہچان لیں گے، ان سے سوال دوسرے وقت میں ہو گا جب کہ لوگ حساب کے مقام میں جمع ہوں گے۔

بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

بِسِیْمٰهُمْ	فَیُؤْخَذُ	بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اپنی نشانی سے	تو اسے پکڑا جائے گا	پیشانیوں اور قدموں سے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

پہچانے جائیں گے تو انہیں پیشانی اور پاؤں سے پکڑ اجائے گا ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ یَطُوْفُوْنَ

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾	هٰذِهٖ	جَهَنَّمُ[(1)]	الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾	یَطُوْفُوْنَ
تم دونوں جھٹلاؤ گے	یہ (ہے)	جہنم	جس کو جھٹلاتے تھے	مجرم	(جہنمی) چکر لگائیں گے

جھٹلاؤ گے ؟○ یہ وہ جہنم ہے جسے مجرم جھٹلاتے تھے ○ جہنمی جہنم

بَیْنَهَا وَ بَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾

بَیْنَهَا وَ بَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾
اس (جہنم) کے اور انتہائی کھولتے ہوئے پانی کے درمیان	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

اور انتہائی کھولتے ہوئے پانی میں چکر لگائیں گے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾

وَ	لِمَنْ	خَافَ[(2)]	مَقَامَ رَبِّهٖ	جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾
اور	(اس) کے لیے جو	ڈرا	اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے (سے)	دو جنتیں (ہیں)

اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں ○

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾	ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	(وہ جنتیں) شاخوں والیاں (ہیں)

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ شاخوں والی ہیں ○

اہلِ جہنم کا حال

خوفِ خدا رکھنے والے کو دو جنتوں کی بشارت

دو جنتوں کے اوصاف اور ان کی نعمتیں

وقفِ لازم

ع ۲

(1)......اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے تھے وہ ان سے دور نہیں بلکہ ان کے قریب ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب کفار جہنم کے قریب ہوں گے تو اس وقت جہنم کے خازن ان سے کہیں گے کہ یہ وہ جہنم ہے جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

(2)......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جسے دنیا میں قیامت کے دن اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ گناہ چھوڑ دے اور فرائض کی بجا آوری کرے تو اس کے لئے آخرت میں دو جنتیں ہیں۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾	فِیْهِمَا	عَیْنٰنِ	تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں میں	دو چشمے	بہہ رہے ہیں

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○ ان میں دو چشمے بہہ رہے ہیں ○

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾	فِیْهِمَا	مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں (جنتوں) میں	ہر پھل کی

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○ ان دونوں جنتوں میں ہر پھل کی

زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾

زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ [1]	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾
دو قسمیں (ہیں)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

دو دو قسمیں ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○

مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍؕ

مُتَّكِـِٕیْنَ	عَلٰى فُرُشٍ	بَطَآىِٕنُهَا	مِنْ اِسْتَبْرَقٍ
(جنتی) تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)	بچھونوں پر	ان کے اندرونی حصے	موٹے ریشم کے (ہوں گے)

(جنتی) ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جن کے اندرونی حصے موٹے ریشم کے ہیں

وَ جَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

وَ	جَنَا الْجَنَّتَیْنِ	دَانٍ ﴿۵۴﴾ [2]	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اور	دونوں جنتوں کے پھل	جھکے ہوئے (ہوں گے)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

اور دونوں جنتوں کے پھل جھکے ہوئے ہوں گے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

1 ...... دو قسموں سے مراد یہ ہے کہ بعض وہ پھل ہیں جو دنیا میں دیکھے گئے اور بعض وہ عجیب و غریب پھل ہیں جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھے گئے۔ یا اس سے مراد یہ ہے کہ بعض پھل خشک ہیں اور بعض تر۔ یا، یہ مراد ہے کہ بعض پھل خالص میٹھے ہیں اور بعض ترشی کی طرف مائل ہیں۔

2 ...... یعنی ان دونوں جنتوں کا پھل اتنا قریب ہوگا کہ کھڑا، بیٹھا اور لیٹا ہر شخص اسے چن لے گا جبکہ دنیا کے پھلوں میں یہ خاصیت نہیں ہے۔

تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ [2]	قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ [1]	فِیْهِنَّ	تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾
نہیں چھوا انہیں	نگاہ کو جھکا کر رکھنے والی (عورتیں ہیں)	ان (جنتوں) میں	تم دونوں جھٹلاؤ گے

جھٹلاؤ گے ؟○ ان جنتوں میں وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں، جنہیں ان کے

اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	جَآنٌّ ﴿۵۶﴾	لَا	وَ	قَبْلَهُمْ	اِنْسٌ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	کسی جن (نے)	نہ	اور	ان (کے شوہروں) سے پہلے	کسی انسان (نے)

شوہروں سے پہلے نہ کسی آدمی نے چھوا اور نہ کسی جن نے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	الْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾	وَ	الْیَاقُوْتُ	كَاَنَّهُنَّ	تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	مرجان (موتی ہیں)	اور	لعل	گویا کہ وہ	تم دونوں جھٹلاؤ گے

جھٹلاؤ گے ؟○ گویا وہ لعل اور مرجان (موتی) ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

نیکی کی جزا کا بیان

تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ ۚ

الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾	اِلَّا	جَزَآءُ الْاِحْسَانِ	هَلْ	تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾
نیکی	مگر	نیکی کا بدلہ	کیا (یعنی نہیں ہے)	تم دونوں جھٹلاؤ گے

جھٹلاؤ گے ؟○ نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہے ○

مزید دو جنتوں اور ان کے اوصاف و نعمتوں کا بیان

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَ مِنْ دُوْنِهِمَا

مِنْ دُوْنِهِمَا [3]	وَ	تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
ان دونوں کے علاوہ	اور	تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ اور ان کے علاوہ

1 ...... تقویٰ اور شرم و حیا عورت کا بہت بڑا کمال اور جنتی عورتوں کا عظیم وصف ہے۔

2 ...... ان بیویوں سے مراد حورعین ہیں کیونکہ وہ جنت میں پیدا کی گئی ہیں، اس لئے انہیں کسی نے نہیں چھوا ہوگا اور ان کے شوہر ہی انہیں چھوئیں گے۔ یہ بھی قول ہے کہ ان سے مراد دنیا کی عورتیں ہیں، انہیں دوبارہ کنواریاں پیدا کیا جائے گا اور اس پیدائش کے بعد انہیں کسی نے نہ چھوا ہو گا۔

3 ...... یعنی جن دو جنتوں کا ذکر اوپر گزرا ان کے علاوہ دو جنتیں اور بھی ہیں: مگر یہ دونوں ان پہلی جنتوں سے مرتبے، مقام اور فضیلت میں کم ہیں۔

جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾

جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾
دو جنتیں(ہیں)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

دو جنتیں (اور)ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ [1]	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
(وہ)دونوں انتہائی گہرے سبزے کی وجہ سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

وہ دونوں جنتیں نہایت سبز درختوں کی وجہ سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾	فِيْهِمَا	عَيْنٰنِ	نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں میں	دو چشمے(ہیں)	چھلکتے ہوئے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○ ان میں دو چھلکتے ہوئے چشمے ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿۶۸﴾

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾	فِيْهِمَا	فَاكِهَةٌ	وَّ	نَخْلٌ	وَّ	رُمَّانٌ ﴿۶۸﴾
تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں میں	میوے	اور	کھجوریں	اور	انار(ہیں)

جھٹلاؤ گے ؟ ○ ان جنتوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں ○

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾	فِيْهِنَّ	خَيْرٰتٌ [2]
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان میں	اچھی عادت والی

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○ ان میں اچھے اخلاق والی،

1 ...... سبز رنگ انتہائی خوشنما رنگ اور آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے ”سبز رنگ کی طرف دیکھنے سے بصارت میں اضافہ ہوتا ہے۔(مسند الشہاب، ۱/۱۹۳، الحدیث: ۲۸۹)

2 ...... جنت میں اچھی عادت واخلاق والی اور حسین وجمیل عورتیں ہیں۔ یہاں اخلاقی اچھائی کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ذکر کیا، اس سے معلوم ہوا کہ اچھی عادت اچھی صورت سے افضل ہے، لہٰذا نکاح کے لئے کسی عورت کا رشتہ دیکھتے وقت اس کے حسن وجمال کے مقابلے میں اس کی اچھی سیرت، اس کے اچھے کردار، اس کی دینداری اور اس کی اچھی عادات کو زیادہ ترجیح دینی چاہئے۔

حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ۚ

تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	حِسَانٌ ﴿۷۰﴾
تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	حسین صورت والی (عورتیں ہیں)

حسین شکل والی عورتیں ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ۚ

تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾	حُوْرٌ
تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	خیموں میں پردہ نشین	حوریں (ہیں)

خیموں میں پردہ نشین حوریں ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ۚ

جَآنٌّ ﴿۷۴﴾	لَا	وَ	قَبْلَهُمْ	اِنْسٌ	لَمْ یَطْمِثْهُنَّ [1]
کسی جن (نے)	نہ	اور	ان (کے شوہروں) سے پہلے	کسی انسان (نے)	نہیں چھوا انہیں

ان کے شوہروں سے پہلے انہیں نہ کسی آدمی نے چھوا اور نہ کسی جن نے ○

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ۚ مُتَّكِـِٕیْنَ

مُتَّكِـِٕیْنَ	تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
(جنتی) تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)	تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○ (جنتی) سبز قالینوں

عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾	وَّ	عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ [2]
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	انتہائی خوبصورت بچھونوں (پر)	اور	سبز قالینوں پر

اور انتہائی خوبصورت بچھونوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

1 ...... یعنی جیسے اُن سابقہ دو جنتوں کی حوریں اپنے جنتی شوہروں کے علاوہ جن وانس کے چھونے سے محفوظ تھیں ایسے ہی اب مذکورہ دونوں جنتوں کی حوریں بھی محفوظ ہیں۔ 2 ...... اللہ تعالٰی کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرنے والوں کو جو دو جنتیں عطا ہوں گی ان کے جنتی بچھونوں کا ظاہری حال بیان نہیں کیا گیا کیونکہ ان بچھونوں کی شان بہت بلند ہے اور ان کا ظاہری حال عقل و فہم کے ادراک سے باہر ہے جبکہ دوسری دو جنتوں میں اہلِ جنت کو عطا ہونے والے بچھونوں کا ظاہری حال یہاں بیان کر دیا گیا کہ وہ سبز اور منقش ہوں گے ، اس سے ان بچھونوں میں فرق صاف ظاہر ہو رہا ہے۔

عظمت و بزرگی والے رب کا نام بڑا بابرکت ہے

تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾ ع			
تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾	تَبٰرَكَ	اسْمُ رَبِّكَ	ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾ (1)
تم دونوں جھٹلاؤ گے	بڑی برکت والا ہے	تمہارے رب کا نام	(جو) عظمت اور بزرگی والا (ہے)
جھٹلاؤ گے ؟ ○ تمہارے رب کا نام بڑی برکت والا ہے جو عظمت اور بزرگی والا ہے ○			

آیات: 96 — رکوع: 03

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

وقوعِ قیامت کے وقت کوئی اسے جھٹلا نہ سکے گا

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا				
اِذَا	وَقَعَتِ	الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ (2)	لَیْسَ	لِوَقْعَتِهَا
جب	واقع ہوگی	واقع ہونے والی	(اس وقت) نہ ہوگی	اس کے واقع ہونے کا
جب واقع ہونے والی واقع ہوگی ○ (اس وقت) اس کے واقع ہونے میں کسی کو				

قیامت کے دو اوصاف

وقوعِ قیامت کے وقت خوفناک مناظر

كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ				
كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾	خَافِضَةٌ (3)	رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ (4)	اِذَا	رُجَّتِ
کوئی انکار کرنے والی (جان)	(کسی کو) نیچا کرنے والی	(کسی کو) بلندی دینے والی	جب	زور سے ہلائی جائے گی
انکار کی گنجائش نہ ہوگی ○ کسی کو نیچا کرنے والی، کسی کو بلندی دینے والی ○ جب زمین				

وقف لازم

(1)......ان الفاظ ”یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَام“ کو اپنی دعا میں شامل کرنا چاہئے کہ اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (2)......واقع ہونے والی سے مراد قیامت ہے اور قیامت چونکہ بہر صورت واقع ہوگی اس لئے اس کا نام واقعہ رکھا گیا ہے۔ (3)......اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت بدکاروں کو اعمال کی وجہ سے جہنم میں گرا کر اسے نیچا کرنے والی ہے، یا یہ مراد ہے کہ جو لوگ دنیا میں اونچا بنتے تھے قیامت انہیں پست اور ذلیل کرے گی۔ (4)......اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت صالحین کو ان کے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل کرکے مرتبہ بلند کرنے والی ہے۔ یا، یہ مراد ہے کہ جو لوگ دنیا میں اللہ کیلئے عاجزی اختیار کرتے تھے انہیں بلند کرے گی۔

الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾ فَكَانَتْ

الْاَرْضُ	رَجًّا ﴿۴﴾	وَّ	بُسَّتِ	الْجِبَالُ	بَسًّا ﴿۵﴾	فَكَانَتْ
زمین	زور سے ہلانا	اور	چُورا چُورا کر دیئے جائیں گے	پہاڑ	چُورا چُورا کرنا	تو وہ ہو جائیں گے

بڑے زور سے ہلادی جائے گی ○ اور پہاڑ خوب چُورا چُورا کر دیئے جائیں گے ○ تو وہ ہوا میں

هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿۶﴾ وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﳔ

هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿۶﴾	وَّ	كُنْتُمْ	اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾	فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ [1]
(جیسے) ہوا میں بکھرا ہوا غبار	اور	(اے لوگو) تم ہو جاؤ گے	تین قسموں (کے)	تو دائیں جانب والے

بکھرے ہوئے غبار جیسے ہو جائیں گے ○ اور (اے لوگو!) تم تین قسم کے ہو جاؤ گے ○ تو دائیں جانب والے (جنّتی)

مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿۸﴾ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﳔ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۹﴾ وَ

مَاۤ	اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿۸﴾	وَ	اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ [2]	مَاۤ	اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۹﴾	وَ
کیا ہی	دائیں جانب والے (ہیں)	اور	بائیں جانب والے	کیا ہی	بائیں جانب والے (ہیں)	اور

کیا ہی دائیں جانب والے ہیں ○ اور بائیں جانب والے (یعنی جہنمی) کیا ہی بائیں جانب والے ہیں ○ اور

السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾

السّٰبِقُوْنَ [3]	السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾	اُولٰٓىِٕكَ	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾
سبقت لے جانے والے	(تو) سبقت لے جانے والے (ہیں)	یہی لوگ	قرب والے (ہیں)

آگے بڑھ جانے والے تو آگے ہی بڑھ جانے والے ہیں ○ وہی قرب والے ہیں ○

فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ قَلِیْلٌ

فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾	ثُلَّةٌ	مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾ [4]	وَ	قَلِیْلٌ
نعمتوں کے باغوں میں (ہیں)	(وہ) ایک بڑا گروہ (ہوگا)	پہلے لوگوں میں سے	اور	تھوڑے (ہوں گے)

نعمتوں کے باغوں میں ہیں ○ وہ پہلے لوگوں میں سے ایک بڑا گروہ ہوگا ○ اور بعد والوں میں سے

روزِ قیامت لوگوں کے تین گروہ ہوں گے

تینوں گروہوں کی تفصیل

سبقت لے جانے والوں کا اجر

سبقت لے جانے والوں کی اجمالی تعداد

1 ...... دائیں جانب والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ یا، وہ لوگ مراد ہیں جو قیامت کے دن عرش کی دائیں جانب ہوں گے۔ 2 ...... بائیں جانب والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ یا، وہ لوگ مراد ہیں جو قیامت کے دن عرش کی بائیں جانب ہوں گے۔ 3 ...... سبقت لے جانے والوں سے مراد نیکیوں میں دوسروں سے آگے بڑھ جانے والے یا ہجرت کرنے یا اسلام قبول کرنے میں سبقت کرنے والے ہیں۔ 4 ...... صحیح قول کے مطابق پہلے لوگوں سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہی کے وہ لوگ مراد ہیں

جنت میں مقرب بندوں کا حال

مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ؕ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ۙ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا

مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ (1)	عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾	مُّتَّكِـِٕيْنَ	عَلَيْهَا
بعد والوں میں سے	(جواہرات سے) جڑے ہوئے تختوں پر (ہوں گے)	تکیہ لگائے ہوئے	ان پر

تھوڑے ہوں گے ○ (جواہرات سے) جڑے ہوئے تختوں پر ہوں گے ○ ان پر تکیہ لگائے ہوئے

جنت میں مقرب بندوں کی خصوصی خدمت

مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ۙ بِاَكْوَابٍ

مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾	يَطُوْفُ	عَلَيْهِمْ	وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾	بِاَكْوَابٍ
ایک دوسرے کے آمنے سامنے	چکر لگائیں گے	ان پر	ہمیشہ رہنے والے لڑکے	کوزوں کے ساتھ

آمنے سامنے ○ ان کے ارد گرد ہمیشہ رہنے والے لڑکے پھریں گے ○ کوزوں اور

وَّ اَبَارِيْقَ ۙ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ۙ لَّا يُصَدَّعُوْنَ

وَّ	اَبَارِيْقَ	وَ	كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾	لَّا يُصَدَّعُوْنَ
اور	صراحیوں	اور	آنکھوں کے سامنے بہنے والی شراب کے جام (کے ساتھ)	انہیں سر درد نہ ہو گا

صراحیوں اور آنکھوں کے سامنے بہنے والی شراب کے جام کے ساتھ ○ اس سے نہ انہیں

عَنْهَا وَ لَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ۙ وَ فَاكِهَةٍ

عَنْهَا	وَ	لَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	فَاكِهَةٍ (2)
اس (شراب) سے	اور	ان کی ہوش میں فرق نہ آئے گا	اور	پھل میوے (کے ساتھ)

سر درد ہو گا اور نہ ان کے ہوش میں فرق آئے گا ○ اور پھل میوے

مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ۙ وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا

مِّمَّا	يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	لَحْمِ طَيْرٍ	مِّمَّا
(ان میں) سے جو	وہ (جنتی) پسند کریں گے	اور	پرندے کے گوشت (کے ساتھ)	(ان میں) سے جو

جو جنتی پسند کریں گے ○ اور پرندوں کا گوشت جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جو مہاجرین و انصار میں سے اسلام قبول کرنے میں سابقین اوّلین ہیں۔

1 ......بعد والوں سے مہاجرین و انصار صحابہ میں سے سابقین اوّلین کے بعد والے لوگ مراد ہیں۔ 2 ......خدمت گار لڑکوں کا اہلِ جنت کو پھل اور گوشت پیش کرنا ان کی خصوصی خدمت کے طور پر ہو گا ورنہ جنتی درختوں پر لگے ہوئے پھل ان کے اتنے قریب ہوں گے کہ وہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حال میں اسے پکڑ سکیں گے اور جس پرندے کی تمنا کریں گے وہ بھنا ہوا ان کے سامنے حاضر ہو جائے گا، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: بے شک تم جنت میں اڑتے ہوئے پرندے کو دیکھو گے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

مقربین بندوں کی جنتی حوروں کا وصف

یَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ حُوْرٌ عِیْنٌ ﴿٢٢﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾

یَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾	وَ	حُوْرٌ عِیْنٌ ﴿٢٢﴾	كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾
وہ چاہیں گے	اور	بڑی آنکھ والی خوبصورت حوریں (ہیں)	جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی (ہوں)

وہ چاہیں گے ○ اور بڑی آنکھ والی خوبصورت حوریں ہیں ○ جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہوں ○

نیک اعمال جنتی نعمتیں ملنے کا ذریعہ ہیں

مقربین بندوں پر جنت میں ہونے والا انعام

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ

جَزَآءً	بِمَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾	لَا یَسْمَعُوْنَ	فِیْهَا	لَغْوًا	وَّ
بدلہ	(اس) کا جو	وہ عمل کرتے تھے	وہ نہیں سنیں گے	اس میں	کوئی بیکار بات	اور

ان کے اعمال کے بدلے کے طور پر ○ اس میں نہ کوئی بیکار بات سنیں گے اور

دائیں جانب والوں کی جزا

لَا تَاْثِیْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ

لَا	تَاْثِیْمًا ﴿٢٥﴾	اِلَّا	قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾	وَ	اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ
نہ	کوئی گناہ کی بات	مگر	سلام سلام کہنا	اور	دائیں جانب والے

نہ کوئی گناہ کی بات ○ مگر سلام سلام کہنا ○ اور دائیں جانب والے

مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ﴿٢٧﴾ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ وَّ

مَآ	اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ﴿٢٧﴾	فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ (1)	وَّ
کیا	دائیں جانب والے (ہیں)	بغیر کانٹوں والی بیری کے درخت میں (ہوں گے)	اور

کیا دائیں جانب والے ہیں ○ بغیر کانٹے والی بیریوں کے درختوں میں ہوں گے ○ اور

طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾

طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾	وَّ	ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ (2)	وَّ	مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾
جڑ سے چوٹی تک پھل سے بھرے ہوئے کیلے کے درخت (میں)	اور	دراز سائے (میں)	اور	بہائے گئے پانی (میں)

کیلے کے گچھوں میں ○ اور دراز سائے میں ○ اور جاری پانی میں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور تمہارے دل میں اسے کھانے کی خواہش پیدا ہو گی تو وہ اسی وقت بھنا ہوا تمہارے سامنے پیش ہو جائے گا۔ (رسائل ابن ابی دنیا، صفۃ الجنہ، ۷/۳۴۲، الحدیث: ۱۰۳)

1 ...... بیری کے دنیاوی درخت پر کانٹے لگے ہوتے ہیں لیکن جنتی درخت پر کانٹے نہیں ہوں گے، حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ اس کے کانٹے کاٹ دے گا اور ہر کانٹے کی جگہ پھل پیدا فرمائے گا، لہٰذا وہ درخت (کانٹوں کی بجائے) پھل اگائے گا اور اس کے پھل میں 72 رنگ ظاہر ہوں گے اور ان میں سے کوئی رنگ بھی دوسرے کے مشابہ نہ ہو گا۔ (مستدرک، ۳/۲۸۷، الحدیث: ۳۸۳۰)

2 ...... جنت میں سائے سے متعلق بعض مفسرین کا قول ہے کہ جنت میں سورج نہ ہونے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّ

وَّ	فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾	لَّا	مَقْطُوْعَةٍ	وَّ	لَا	مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾	وَّ
اور	بہت سے پھلوں (میں)	(جو) نہ	ختم ہوں گے	اور	نہ	روکے جائیں گے	اور

اور بہت سے پھلوں میں ○ جو نہ ختم ہوں گے اور نہ روکے جائیں گے ○ اور

فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾

فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾ [1]	اِنَّاۤ	اَنْشَاْنٰهُنَّ [2]	اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾
بلند بچھونوں (میں ہوں گے)	بیشک	ہم نے پیدا کیا ان (جنتی عورتوں) کو	(خاص انداز سے) پیدا کرنا

بلند بچھونوں میں ہوں گے ○ بیشک ہم نے ان جنتی عورتوں کو ایک خاص انداز سے پیدا کیا ○

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾

فَجَعَلْنٰهُنَّ	اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾	عُرُبًا	اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾	لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾
تو ہم نے بنایا انہیں	کنواریاں	محبت کرنے والیاں	ایک عمر والیاں	دائیں جانب والوں کے لیے

تو ہم نے انہیں کنواریاں بنایا ○ محبت کرنے والیاں، سب ایک عمر والیاں ○ دائیں جانب والوں کے لیے ○

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ

ثُلَّةٌ	مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ [3]	وَ	ثُلَّةٌ	مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ [4]	وَ	اَصْحٰبُ الشِّمَالِ
ایک بڑا گروہ	پہلے لوگوں میں سے	اور	ایک بڑا گروہ	بعد والوں میں سے	اور	بائیں جانب والے

پہلے لوگوں میں سے ایک بڑا گروہ ہے ○ اور بعد والے لوگوں میں سے بھی ایک بڑا گروہ ہے ○ اور بائیں جانب والے

مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّ

مَاۤ	اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾	فِيْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾	وَّ
کیا	بائیں جانب والے (ہیں)	شدید گرم ہوا اور کھولتے پانی میں (ہوں گے)	اور

کیا بائیں جانب والے ہیں ○ شدید گرم ہوا اور کھولتے پانی میں ہوں گے ○ اور

دائیں جانب والوں کے لیے پیدا کی گئی جنتی عورتوں کے اوصاف

دائیں جانب والوں کی اجمالی تعداد

بائیں جانب والوں کے عذابات

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے باوجود سایہ ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک جنت میں سایہ نہیں اور یہاں آیت میں سائے سے اس کا مجازی معنی راحت و آرام مراد ہے۔

1 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ دائیں جانب والے جنتوں میں آرام کے بستروں میں ہوں گے جو جواہرات سے سجے ہوئے اونچے اونچے تختوں پر بچھے ہوئے ہوں گے۔ 2 ...... بعض مفسرین کے نزدیک ان سے دنیا کی وہ عورتیں مراد ہیں جو جنت میں جائیں گی اور بعض کے نزدیک ان سے مراد حوریں ہیں۔

3 ...... پہلے لوگوں سے مراد صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں۔ 4 ...... بعد والوں سے قیامت تک کے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بعد والے مراد ہیں۔

بائیں جانب والوں کے جرائم

ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ

ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾	لَّا	بَارِدٍ	وَّ	لَا	كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾	اِنَّهُمْ
شدید سیاہ دھوئیں کے سائے (میں ہوں گے)	(جو) نہ	ٹھنڈا (ہوگا)	اور	نہ	آرام بخش	بیشک وہ

شدید سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے ○ جو (سایہ) نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ آرام بخش ○ بیشک وہ

كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾ وَ

كَانُوْا	قَبْلَ ذٰلِكَ	مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾	وَ	كَانُوْا يُصِرُّوْنَ (1)	عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾	وَ
تھے	اس سے پہلے	خوشحال لوگ	اور	وہ ڈٹے ہوئے تھے	بڑے گناہ پر	اور

اس سے پہلے خوشحال تھے ○ اور بڑے گناہ پر ڈٹے ہوئے تھے ○ اور

كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَىِٕذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا

كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ	اَىِٕذَا	مِتْنَا	وَ	كُنَّا	تُرَابًا	وَّ	عِظَامًا
وہ کہتے تھے	کیا جب	ہم مر جائیں گے	اور	ہو جائیں گے	مٹی	اور	ہڈیاں

کہتے تھے: کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ

ءَاِنَّا	لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾	اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾	قُلْ	اِنَّ	الْاَوَّلِيْنَ
کیا بیشک ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے	اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا (بھی)	تم کہو	بیشک	پہلے لوگ

تو کیا ضرور ہم اٹھائے جائیں گے ؟ ○ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی ○ تم فرماؤ: بیشک سب اگلے

وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ

وَ	الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾	لَمَجْمُوْعُوْنَ	اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾	ثُمَّ
اور	پچھلے لوگ	(سبھی) ضرور اکٹھے کیے جائیں گے	ایک معین دن کے وقت پر	پھر

اور پچھلے لوگ ○ ضرور ایک معین دن کے وقت پر اکٹھے کیے جائیں گے ○ پھر

(1)...... بڑے گناہ پر اصرار سے مراد شرک پر ڈٹے رہنا ہے۔ مشرک کا شرک جیسے بڑے گناہ پر قائم رہنا اور اسی حال میں مر جانا اس کے دائمی جہنمی ہونے کا اصل سبب ہے اور مسلمان کے لیے بھی گناہ پر اصرار ایسی خطرناک چیز ہے جس کا انجام ایمان سلب ہونے اور حالتِ کفر میں خاتمہ کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے، روح البیان میں ہے "گناہوں پر اصرار بہت سے گناہگار مسلمانوں کو کفر پر موت کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے۔ (روح البیان، الانعام، تحت الآیۃ: ۷۰، ۳/۵۱)

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾

مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ (1)	لَاٰكِلُوْنَ	الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾	الضَّآلُّوْنَ	اَیُّهَا	اِنَّكُمْ
زقوم (نام) کے درخت میں سے	ضرور کھاؤ گے	جھٹلانے والو	گمراہو	اے	بیشک تم

اے گمراہو، جھٹلانے والو! بیشک تم ○ ضرور زقوم (نام) کے درخت میں سے کھاؤ گے ○

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ

فَشٰرِبُوْنَ	مِنَ الْحَمِیْمِ ﴿۵۴﴾	عَلَیْهِ	فَشٰرِبُوْنَ	الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾	مِنْهَا	فَمَالِـُٔوْنَ
تو پیو گے	کھولتے ہوئے پانی سے	اس پر	پھر پیو گے	پیٹوں (کو)	اس سے	پھر بھرو گے

پھر اس سے پیٹ بھرو گے ○ پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے ○ تو ایسے پیو گے

شُرْبَ الْهِیْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ

نَحْنُ	یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۵۶﴾	نُزُلُهُمْ	هٰذَا	شُرْبَ الْهِیْمِ ﴿۵۵﴾
ہم	انصاف کے دن	ان کی مہمانی (ہے)	یہ	(جیسے) سخت پیاسے اونٹ کا پینا

جیسے سخت پیاسے اونٹ پیتے ہیں ○ انصاف کے دن یہ ان کی مہمانی ہے ○ ہم نے

انسان کی ابتدائی تخلیق سے قدرتِ الٰہی پر استدلال

خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾

تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾	مَّا	اَفَرَءَیْتُمْ	تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾	فَلَوْلَا	خَلَقْنٰكُمْ
تم منی گراتے ہو	وہ جو	تو بھلا دیکھو	تم سچ مانتے	تو کیوں نہیں	ہم نے پیدا کیا تمہیں

تمہیں پیدا کیا تو تم کیوں سچ نہیں مانتے؟ ○ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو تم گراتے ہو ○

موت کا تقرر اور قدرتِ الٰہی

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا

قَدَّرْنَا	نَحْنُ	الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾	نَحْنُ	اَمْ	تَخْلُقُوْنَهٗ	ءَاَنْتُمْ
ہم نے مقرر کردی	ہم	بنانے والے (ہیں)	ہم (ہی)	یا	بناتے ہو اسے (آدمی)	کیا تم

کیا تم اسے (آدمی) بناتے ہو یا ہم ہی بنانے والے ہیں؟ ○ ہم نے تمہارے درمیان

(1)..... یہاں سے جھٹلانے والوں اور گمراہوں کے جہنمی عذاب کی کیفیت بیان کی جارہی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنم میں ان پر بھوک مسلط کی جائے گی جس سے مجبور ہو کر وہ جہنم کا کانٹے دار، کڑوا درخت زقوم کھائیں گے اور یہ تھوڑا بہت تھوڑا نہیں بلکہ بھوک کی شدت سے پیٹ بھر کر کھائیں گے، اس کے بعد اُن پر پیاس مسلط کی جائے گی جس سے مجبور ہو کر کھولتا ہوا پانی ایسے پئیں گے جیسے سخت پیاسا اونٹ پیتا ہے۔ الامان والحفیظ۔

بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰۤى اَنْ

بَيْنَكُمُ	الْمَوْتَ (1)	وَ	مَا	نَحْنُ	بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾	عَلٰۤى	اَنْ
تمہارے درمیان	موت	اور	نہیں	ہم	پیچھے رہ جانے والے	(اس) پر (سے)	کہ

موت مقرر کردی اور ہم پیچھے رہ جانے والے نہیں ہیں ○ اس سے کہ

نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾

نُّبَدِّلَ	اَمْثَالَكُمْ	وَ	نُنْشِئَكُمْ	فِيْ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾
ہم بدل دیں	تمہارے جیسے	اور	بنادیں تمہیں	(ان صورتوں) میں	جن کا	تمہیں علم نہیں ہے

تم جیسے اور بدل دیں اور تمہیں ان صورتوں میں بنادیں جن کی تمہیں خبر نہیں ○

وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ لَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

وَ	لَقَدْ	عَلِمْتُمُ	النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى	فَلَوْلَا	تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾
اور	ضرور بیشک	تم نے جان لی	پہلی پیدائش	پھر کیوں نہیں	تم نصیحت حاصل کرتے

اور بیشک تم پہلی پیدائش جان چکے ہو تو پھر کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ

اَفَرَءَيْتُمْ	مَّا	تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾	ءَاَنْتُمْ	تَزْرَعُوْنَهٗ	اَمْ	نَحْنُ
تو بھلا بتاؤ	جو	تم کاشت کرتے ہو	کیا تم	اگاتے ہو اسے	یا	ہم (ہی)

تو بھلا بتاؤ تو کہ تم جو بوتے ہو ○ کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم ہی

الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا

الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾	لَوْ	نَشَآءُ	لَجَعَلْنٰهُ	حُطَامًا
اگانے والے (ہیں)	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور کردیتے اسے	چورا چورا گھاس

بنانے والے ہیں؟ ○ اگر ہم چاہتے تو اسے چورا چورا گھاس کردیتے

انعاماتِ الٰہی کا بیان اور کفار کو تنبیہ

1 ......اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور مشیت کے تقاضے کے مطابق لوگوں میں موت مقرر کردی اور ان کی عمریں مختلف رکھیں، اسی لئے کوئی بچپن میں، کوئی جوان ہو کر، کوئی بڑھاپے اور جوانی کے درمیان عمر میں اور کوئی بڑھاپے تک پہنچ کر مر جاتا ہے۔ نیز موت کیلئے کوئی جگہ بھی خاص نہیں بلکہ کہیں بھی آسکتی ہے اور اس سے کسی صورت فرار ہونا بھی ممکن نہیں، نیز کسی کو بھی اس بات کی خبر نہیں کہ اس کی موت کب اور عمر کے کس حصے میں اور کہاں پر آئے گی، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ہر وقت نیک اعمال میں مصروف رہے، اپنی لمبی عمر پر بھروسہ نہ کرے اور آخرت کی تیاری سے کسی بھی وقت غفلت نہ کرے۔

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾	اِنَّا	لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾	بَلْ	نَحْنُ
پھر تم باتیں بناتے رہ جاتے	(کہ) بیشک ہم (پر)	ضرور تاوان پڑ گیا (ہے)	بلکہ	ہم

پھر تم باتیں بناتے رہ جاتے ○ کہ ہم پر تاوان پڑ گیا ہے ○ بلکہ ہم

مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ

مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾	اَفَرَءَيْتُمُ	الْمَآءَ	الَّذِيْ	تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾	ءَاَنْتُمْ	اَنْزَلْتُمُوْهُ
بے نصیب رہے	تو بھلا بتاؤ	پانی	جسے	تم پیتے ہو	کیا تم	تم نے اتارا اسے

بے نصیب رہے ○ تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو تم پیتے ہو ○ کیا تم نے اسے بادلوں سے

مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ

مِنَ الْمُزْنِ	اَمْ	نَحْنُ	الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾	لَوْ	نَشَآءُ	جَعَلْنٰهُ
بادلوں سے	یا	ہم (ہی)	اتارنے والے (ہیں)	اگر	ہم چاہتے	(تو) کر دیتے اس (پانی) کو

اتارا یا ہم ہی اتارنے والے ہیں ؟ ○ اگر ہم چاہتے تو اسے

اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾

اُجَاجًا	فَلَوْلَا	تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾	اَفَرَءَيْتُمُ	النَّارَ	الَّتِيْ	تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾
سخت کھارا	پھر کیوں نہیں	تم شکر ادا کرتے	تو بھلا بتاؤ	آگ	جو	تم روشن کرتے ہو

سخت کھاری کر دیتے پھر تم کیوں شکر نہیں کرتے ؟ ○ تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ○

آگ کے دو فوائد

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ

ءَاَنْتُمْ	اَنْشَاْتُمْ	شَجَرَتَهَآ [1]	اَمْ	نَحْنُ	الْمُنْشِئُوْنَ ﴿٧٢﴾	نَحْنُ
کیا تم	تم نے پیدا کیا	اس کا درخت	یا	ہم (ہی)	پیدا کرنے والے (ہیں)	ہم

کیا تم نے اس کا درخت پیدا کیا یا ہم ہی پیدا کرنے والے ہیں ؟ ○ ہم نے

1 ......اہلِ عرب اس زمانے میں دو مخصوص لکڑیوں کو ایک دوسرے سے رگڑ کر آگ جلایا کرتے تھے ،اوپر والی لکڑی کو زَند اور نیچے والی لکڑی کو زَندہ کہتے تھے اور جن درختوں سے یہ لکڑیاں حاصل ہوتیں انہیں مَرْخ اور عَفَار کہتے تھے۔فی زمانہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایندھن حاصل کرنے کے بہت سے ذرائع جیسے کوئلہ ، گیس اور تیل وغیرہ ظاہر فرمادیئے اور ان سے ہم آسانی کے ساتھ اپنی ضروریات پوری کر رہے ہیں اور جس طرح اُس درخت کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا جسے رگڑ کر ایندھن حاصل کیا جاتا تھا اسی طرح کوئلہ ، گیس اور تیل وغیرہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے ،لہٰذا ان سب نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

تسبیح کا حکم

جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿٧٣﴾ۚ فَسَبِّحْ

جَعَلْنٰهَا	تَذْكِرَةً (1)	وَّ	مَتَاعًا	لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿٧٣﴾	فَسَبِّحْ
ہم نے بنایا اسے	یادگار	اور	نفع	جنگل میں سفر کرنے والوں کیلئے	تو تم پاکی بیان کرو

اسے یادگار بنایا اور جنگل میں سفر کرنے والوں کیلئے نفع بنایا○ تو اے محبوب! تم

ع ٢ ٣٦ ١٥

عظمتِ قرآن کا بیان اور حکمِ تعظیم

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ۙ وَ اِنَّهٗ

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿٧٤﴾	فَلَاۤ اُقْسِمُ	بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾	وَ	اِنَّهٗ
اپنے عظمت والے رب کے نام کی	تو مجھے قسم ہے	تاروں کے ڈوبنے کی جگہوں کی	اور	بیشک وہ

اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو○ تو مجھے تاروں کے ڈوبنے کی جگہوں کی قسم○ اور اگر

لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ ﴿٧٦﴾ۙ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ﴿٧٧﴾ۙ

لَقَسَمٌ	لَّوْ	تَعْلَمُوْنَ	عَظِیْمٌ ﴿٧٦﴾	اِنَّهٗ	لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ﴿٧٧﴾
ضرور قسم (ہے)	اگر	تم جانو	بہت بڑی	بیشک وہ	ضرور عزت والا قرآن (ہے)

تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے○ بیشک یہ عزت والا قرآن ہے○

فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ۙ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ؕ تَنْزِیْلٌ

فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ (2)	لَّا یَمَسُّهٗۤ	اِلَّا	الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ (3)	تَنْزِیْلٌ
پوشیدہ کتاب میں (ہے)	نہیں چھوتے اسے	مگر	پاک لوگ	اتارا ہوا (ہے)

پوشیدہ کتاب میں (ہے)○ اسے پاک لوگ ہی چھوتے ہیں○ یہ تمام جہانوں کے مالک

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ۙ وَ

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٨٠﴾	اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ	اَنْتُمْ	مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾	وَ
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	تو کیا اس بات میں	تم	سستی کرنے والے (ہو)	اور

کا اتارا ہوا ہے○ تو کیا تم اس بات میں سستی کرتے ہو؟○ اور

1 ...... یہاں آگ کے دو فوائد بیان فرمائے گئے، پہلا فائدہ یہ ہے کہ اس آگ کو جہنم کی آگ کی یادگار بنایا تاکہ دیکھنے والا اس آگ کو دیکھ کر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے، اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آگ کو جنگل میں سفر کرنے والوں کیلئے نفع مند بنایا گیا کہ وہ اپنے سفروں میں شمعیں جلا کر، کھانا وغیرہ پکا کر اور خود کو سردی سے بچا کر اس سے نفع اٹھاتے ہیں۔ 2 ...... پوشیدہ کتاب سے مراد لوحِ محفوظ ہے۔ 3 ...... قرآنِ عظیم کو چھونے کے لئے وضو کرنا فرض اور بے وضو شخص کا قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کو چھونا حرام ہے، البتہ چھوئے بغیر زبانی یا دیکھ کر کوئی آیت پڑھنے میں حرج نہیں۔

كفار کی بے حسی کا بیان

تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ

بَلَغَتِ	اِذَا	فَلَوْلَاۤ	تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾	اَنَّكُمْ	رِزْقَكُمْ	تَجْعَلُوْنَ
(جان) پہنچے	جب	پھر کیوں نہیں	جھٹلاتے رہو	یہ کہ تم	اپنا حصہ	تم بناتے ہو

تم اپنا حصہ یہ بناتے ہو کہ تم جھٹلاتے رہو○ پھر کیوں نہیں جب

الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَ اَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ

اَقْرَبُ[1]	نَحْنُ	وَ	تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾	حِيْنَئِذٍ	اَنْتُمْ	وَ	الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾
زیادہ قریب ہیں	ہم	اور	دیکھ رہے ہو	اس وقت	تم	اور	گلے (تک)

جان گلے تک پہنچے○ حالانکہ تم اس وقت دیکھ رہے ہو○ اور ہم تم سے زیادہ

اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَاۤ اِنْ كُنْتُمْ

كُنْتُمْ	اِنْ	فَلَوْلَاۤ	لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾	لٰكِنْ	وَ	مِنْكُمْ	اِلَيْهِ
تم ہو	اگر	تو کیوں نہیں	تم نہیں دیکھتے	لیکن	اور	تم سے	اس کی طرف

اس کے قریب ہیں مگر تم دیکھتے نہیں○ تو اگر تمہیں

مرنے والوں کے تین گروہ اور ان کی جزا

غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّاۤ

فَاَمَّاۤ	صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	تَرْجِعُوْنَهَاۤ	غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾
پھر بہرحال	سچے	تم ہو	اگر	تم لوٹا لیتے اس (روح) کو	بدلہ نہ دیئے جانے والے

بدلہ نہیں دیا جائے گا تو کیوں نہیں○ روح کو لوٹا لیتے، اگر تم سچے ہو○ پھر وہ

اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ ۙ وَّ

وَّ	رَيْحَانٌ	وَّ	فَرَوْحٌ	مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾	كَانَ	اِنْ
اور	خوشبودار پھول	اور	تو راحت	مقرب بندوں میں سے	وہ (فوت ہونے والا) ہو	اگر

فوت ہونے والا اگر مقرب بندوں میں سے ہے○ تو راحت اور خوشبودار پھول اور

[1]......یہاں قریب ہونے سے مراد علم اور قدرت سے قریب ہونا ہے۔

جَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾

مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾	كَانَ	اِنْ	اَمَّاۤ	وَ	جَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾
دائیں جانب والوں میں سے	وہ ہو	اگر	بہر حال	اور	نعمتوں کی جنت (ہے)

نعمتوں کی جنت ہے ○ اور اگر وہ دائیں جانب والوں میں سے ہو ○

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ

اِنْ	اَمَّاۤ	وَ	مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾	لَّكَ	فَسَلٰمٌ
اگر	بہر حال	اور	دائیں جانب والوں کی طرف سے	تم پر (اے حبیب)	تو سلام (ہو)

تو (اے حبیب!) تم پر دائیں جانب والوں کی طرف سے سلام ہو ○ اور اگر مرنے والا

كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ

فَنُزُلٌ	مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾	كَانَ
تو مہمانی (ہے)	جھٹلانے والوں، گمراہوں میں سے	وہ ہو

جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہو ○ تو کھولتے ہوئے گرم پانی

مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّ تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

لَهُوَ	هٰذَا (1)	اِنَّ	تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾	وَّ	مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾
ضرور وہ	یہ	بیشک	بھڑکتی آگ میں داخل کیا جانا	اور	کھولتے ہوئے گرم پانی کی

کی مہمانی ○ اور بھڑکتی آگ میں داخل کیا جانا ہے ○ یہ بیشک

حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾	فَسَبِّحْ	حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾
اپنے عظمت والے رب کے نام کی	تو تم پاکی بیان کرو	اعلیٰ درجہ کی یقینی بات (ہے)

اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے ○ تو اے محبوب! تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو ○

ع ٣ | ١٢ | ٢٢

(1)..... یعنی اس سورت کے مضامین مثلاً نیکوں کیلئے تیار کی گئی نعمتیں اور کافروں کیلئے تیار کئے گئے عذاب اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے متعلق بیان کردہ دلائل یہ سب بیشک اعلیٰ درجے کی یقینی بات ہے اور اس میں تردد کی کوئی گنجائش نہیں۔

آیات:29 | رکوع: 04

صفاتِ الٰہی کا بیان

کائنات کی ہر چیز تسبیح بیان کرتی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ

سَبَّحَ (1)	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ
پاکی بیان کی	اللہ کی	(ہر اس چیز نے) جو	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	وہی	عزت والا

اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت والا،

الْحَكِيْمُ ۝۱ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَ

الْحَكِيْمُ ۝۱	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	يُحْيٖ	وَ
حکمت والا (ہے)	اسی کے لیے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	وہ زندگی دیتا ہے	اور

حکمت والا ہے ۝ آسمانوں اور زمین کی سلطنت سب اسی کے لیے ہے، وہ زندگی اور

يُمِيْتُ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ

يُمِيْتُ	وَ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ۝۲	هُوَ	الْاَوَّلُ (2)	وَ	الْاٰخِرُ (3)	وَ
موت دیتا ہے	اور	وہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	وہی	اول	اور	آخر	اور

موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۝ وہی اول اور آخر اور

1 ...... یعنی جو کچھ زمین و آسمان میں ہے چاہے وہ جاندار ہو یا بے جان، سب زبانِ حال سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ذات وصفات، افعال اور احکام میں ہر نقص و عیب سے پاک ہے، نیز اس کے رب ہونے کا اقرار کرتے اور اس کی اطاعت کا یقین رکھتے ہیں۔ 2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے ہر چیز سے پہلے ہے کہ وہ اس وقت بھی تھا جب کسی چیز کا وجود نہ تھا، اس کے لئے کوئی ابتداء نہیں۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے ہلاک اور فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا ہے کہ سب فنا ہو جائیں گے اور وہ باقی ہوگا نیز حقیقی ذاتی ابدیت اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے۔

الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِي

الظَّاهِرُ (1)	وَ	الْبَاطِنُ (2)	وَ	هُوَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيمٌ ﴿٣﴾	هُوَ	الَّذِي
ظاہر	اور	باطن (ہے)	اور	وہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)	وہی (ہے)	جس نے

ظاہر اور باطن ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے ۝ وہی ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ	ثُمَّ	اسْتَوٰى
پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	چھ دن میں	پھر	اس نے (اپنی شان کے لائق) استوا فرمایا

آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے پھر عرش پر استوا فرمایا

عَلَى الْعَرْشِ ؕ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا

عَلَى الْعَرْشِ	يَعْلَمُ	مَا	يَلِجُ	فِي الْاَرْضِ	وَ	مَا	يَخْرُجُ	مِنْهَا
عرش پر	وہ جانتا ہے	جو کچھ	داخل ہوتا ہے	زمین میں	اور	جو کچھ	نکلتا ہے	اس سے

جیسا اس کی شان کے لائق ہے، وہ جانتا ہے جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور جو کچھ اس سے باہر نکلتا ہے

وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ

وَ	مَا	يَنْزِلُ	مِنَ السَّمَآءِ	وَ	مَا	يَعْرُجُ	فِيْهَا	وَ	هُوَ
اور	جو کچھ	اترتا ہے	آسمان سے	اور	جو کچھ	چڑھتا ہے	اس میں	اور	وہ

اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے اور وہ

مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

مَعَكُمْ (3)	اَيْنَ مَا	كُنْتُمْ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
تمہارے ساتھ (ہے)	جہاں کہیں	تم ہو	اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو

تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور اللہ تمہارے کام

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دلائل وبراہین سے ایسا ظاہر ہے کہ ذرے ذرے میں اس کے وجود پر دلالت کرنے والے دلائل موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہونے کے معنی یہ بھی ہیں کہ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ 2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ حواس اللہ تعالیٰ کا ادراک کرنے سے عاجز ہیں اور اس کی ذات ایسی پوشیدہ ہے کہ عقل کی اس تک رسائی نہیں اور یہ پوشیدگی دنیا اور آخرت دونوں میں ہے۔

3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عام طور پر اپنے علم وقدرت سے اور خاص طور پر اپنے فضل ورحمت سے تمہارے ساتھ ہے۔

بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ

بَصِيْرٌ ۝	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	اِلَى اللّٰهِ
دیکھنے والا (ہے)	اسی کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور	اللہ کی طرف

دیکھ رہا ہے ۝ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کیلئے ہے اور اللہ ہی کی طرف

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ

تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ ۝	يُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِي النَّهَارِ	وَ	يُوْلِجُ
لوٹایا جاتا ہے	سب کاموں (کو)	وہ داخل کرتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور	داخل کرتا ہے

سب کاموں کو لوٹایا جاتا ہے ۝ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ؕ وَ هُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اٰمِنُوْا

النَّهَارَ	فِي الَّيْلِ	وَ	هُوَ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝	اٰمِنُوْا
دن (کو)	رات میں	اور	وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں کی بات کو	ایمان لاؤ

داخل کرتا ہے اور وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے ۝ اللہ اور

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ [1]	وَ	اَنْفِقُوْا	مِمَّا	جَعَلَكُمْ	مُّسْتَخْلَفِيْنَ [2]
اللہ اور اس کے رسول پر	اور	خرچ کرو	(اس مال) سے جو	اس نے بنایا تمہیں	دوسروں کا جانشین

اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور (اس کی راہ میں) اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں

فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ اَنْفَقُوْا لَهُمْ

فِيْهِ	فَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْكُمْ	وَ	اَنْفَقُوْا	لَهُمْ
اس میں	تو وہ لوگ جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	انہوں نے خرچ کیا	ان کے لئے

دوسروں کا جانشین بنایا ہے تو تم میں جو ایمان لائے اور انہوں نے خرچ کیا ان کے لیے

ایمان لانے اور صدقہ کرنے والوں کیلئے بڑے اجر کی بشارت

1 ...... یہاں توحید و رسالت پر ایمان کو پہلے اور نیک عمل کو بعد میں ذکر کیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال سے پہلے عقائد کی اصلاح ضروری ہے۔

2 ...... جانشین بنانے سے مراد بطورِ وراثت دوسروں کے مال کا جانشین بنانا ہے، یا یہ مراد ہے کہ جو مال تمہارے قبضے میں ہے اس کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے اور تم نائب اور وکیل کی طرح ہو۔

اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝٧	وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ						
اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝٧	وَ	مَا	لَكُمْ	لَا تُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الرَّسُوْلُ
بڑا ثواب (ہے)	اور	کیا ہوا	تمہیں	تم ایمان نہیں لاتے	اللہ پر	اور (حالانکہ)	رسول

بڑا ثواب ہے ۝ اور (اے لوگو!) تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ رسول

يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ							
يَدْعُوْكُمْ	لِتُؤْمِنُوْا	بِرَبِّكُمْ	وَ	قَدْ	اَخَذَ	مِيْثَاقَكُمْ [1]	اِنْ
بلا رہا ہے تمہیں	کہ تم ایمان لاؤ	اپنے رب پر	اور	بیشک	(اللہ) لے چکا	تم سے عہد	اگر

تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور بیشک اللہ تم سے عہد لے چکا ہے۔ اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨	هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ					
كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨	هُوَ	الَّذِيْ	يُنَزِّلُ	عَلٰى عَبْدِهٖٓ	اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ
تم ہو	یقین رکھنے والے	وہی (ہے)	جو	اتارتا ہے	اپنے بندے پر	روشن آیتیں

تم یقین رکھتے ہو ۝ وہی ہے جو اپنے بندہ پر روشن آیتیں اتارتا ہے

لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ							
لِّيُخْرِجَكُمْ	مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُمْ	لَرَءُوْفٌ
تاکہ وہ نکالے تمہیں	اندھیروں سے	نور کی طرف	اور	بیشک	اللہ	تم پر	ضرور مہربان

تاکہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے اور بیشک اللہ تم پر ضرور مہربان

رَّحِيْمٌ ۝٩	وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ					
رَّحِيْمٌ ۝٩	وَ	مَا	لَكُمْ	اَلَّا تُنْفِقُوْا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ
رحمت والا (ہے)	اور	کیا ہے	تمہیں	کہ تم خرچ نہ کرو	اللہ کی راہ میں	اور (حالانکہ)

رحمت والا ہے ۝ اور تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ

میثاق کے بعد ایمان نہ لانے پر کفار کو ملامت

قرآن تاریکیوں سے نکالنے والا ہے

راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے والوں کو تنبیہ

[1] ......اس سے مراد وہ عہد بھی ہو سکتا ہے جو تمام ارواح کو جمع کرکے رب تعالیٰ کے بارے میں لیا گیا تھا جس کا قرآنِ کریم میں ''اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ'' کے الفاظ سے ذکر موجود ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ عہد مراد ہو جو گزشتہ انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور ان کی اُمتوں سے حضورِ اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے سے متعلق لیا گیا تھا۔

فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والے صحابۂ کرام کی فضیلت

لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ

مَّنْ	مِنْكُمْ	لَا يَسْتَوِيْ	مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (1)	لِلّٰهِ
وہ جس نے	تم میں سے	برابر نہیں ہے	آسمانوں اور زمین کی وراثت	اللہ ہی کی (ہے)

آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ ہی ہے۔ تم میں فتح سے پہلے خرچ کرنے والے

اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً

اَعْظَمُ دَرَجَةً (2)	اُولٰٓئِكَ	قٰتَلَ	وَ	مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ	اَنْفَقَ
مرتبے میں بڑے (ہیں)	یہ لوگ	جہاد کیا	اور	فتح سے پہلے	خرچ کیا

اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، وہ بعد میں خرچ کرنے والوں اور

مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا

كُلًّا	وَ	قٰتَلُوْا	وَ	مِنْۢ بَعْدُ	اَنْفَقُوْا	مِّنَ الَّذِيْنَ
سب سے	اور	انہوں نے جہاد کیا	اور	(فتح کے) بعد	خرچ کیا	ان لوگوں سے جنہوں نے

لڑنے والوں سے مرتبے میں بڑے ہیں اور ان سب سے

وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تَعْمَلُوْنَ	بِمَا	اللّٰهُ	وَ	الْحُسْنٰى	اللّٰهُ	وَّعَدَ
تم عمل کرتے ہو	(اس) سے جو	اللہ	اور	سب سے اچھی چیز (جنت کا)	اللہ (نے)	وعدہ کرلیا

اللہ نے سب سے اچھی چیز کا وعدہ فرمالیا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے

ع ۱۷

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت

خَبِيْرٌ ۝۱۰ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

قَرْضًا حَسَنًا	اللّٰهَ	يُقْرِضُ	الَّذِيْ	ذَا	مَنْ	خَبِيْرٌ ۝۱۰
اچھا قرض	اللہ (کو)	قرض دے	جو	وہ	کون (ہے)	خبردار (ہے)

خبردار ہے ۝ کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے

(1)...... یہاں اللہ تعالیٰ کے وارث ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ کائنات کی تمام چیزوں کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن اس نے اپنے فضل سے کچھ چیزوں کی ظاہری ملکیت لوگوں کو بھی عطا کی ہے اور بالآخر ان کی ظاہری ملکیت بھی ختم ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ (2)...... فتح مکہ سے پہلے اسلام لانے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی عظمت و مقام دیگر صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے بہت بلند ہے۔ انہیں میں حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم بھی شامل ہیں اور ان کی عظمت کی گواہی خود اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں

پل صراط پر اہلِ ایمان کو عطا ہونے والے نور اور جنت کی بشارت

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ ج يَوْمَ

يَوْمَ	اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾	لَهٗۤ	وَ	لَهٗ	فَيُضٰعِفَهٗ
(جس) دن	اچھا ثواب (ہے)	اس کے لیے	اور	اس کے لیے	تو وہ بڑھادے گا اسے

تو اللہ اس کیلئے اس کو کئی گنا بڑھادے گا اور اس کیلئے اچھا اجر ہے ○ جس دن

تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ

نُوْرُهُمْ (1)	يَسْعٰى	الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	تَرَى
ان کا نور	دوڑ رہا ہے	ایمان والی عورتوں (کو)	اور	ایمان والے مردوں	تم دیکھو گے

تم مومن مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ

جَنّٰتٌ	الْيَوْمَ	بُشْرٰىكُمُ	بِاَيْمَانِهِمْ	وَ	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
جنتیں (ہیں)	آج	تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات	ان کے دائیں جانب	اور	ان کے آگے

اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہا ہے (فرمایا جائے گا کہ) آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ ج

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾	هُوَ	ذٰلِكَ	فِيْهَا	خٰلِدِيْنَ	الْاَنْهٰرُ	مِنْ تَحْتِهَا	تَجْرِيْ
بڑی کامیابی (ہے)	وہ	یہی	ان میں	ہمیشہ رہنے والے	نہریں	ان کے نیچے	بہتی ہیں

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں تم ان میں ہمیشہ رہو، یہی بڑی کامیابی ہے ○

پل صراط پر منافقوں کی نور سے محرومی

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اٰمَنُوا	لِلَّذِيْنَ	الْمُنٰفِقٰتُ	وَ	الْمُنٰفِقُوْنَ	يَقُوْلُ	يَوْمَ
ایمان لائے	ان لوگوں سے جو	منافق عورتیں	اور	منافق مرد	کہیں گے	(جس) دن

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دے رہا ہے۔سبحان اللہ۔ 1 ......یہ نور ان کے ایمان اور بندگی کا نور ہوگا جو پل صراط پر ان کے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں ”ایمان والوں کو ان کے اعمال کے مطابق نور عطا کیا جائے گا (جس کی روشنی میں وہ پل صراط پار کریں گے، حتّٰی کہ) ان میں سے بعض مومن ایسے ہوں گے جن کا نور پہاڑ کی مانند ہوگا اور ان میں سے سب سے کم نور اس شخص کا ہوگا جس کا نور اس کے انگوٹھے پر ہوگا جو کہ کبھی روشن ہوگا اور کبھی بجھ جائے گا۔(مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/۱۶۲، الحدیث: ۴۳)

انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا

ارْجِعُوْا	قِيْلَ	مِنْ نُّوْرِكُمْ	نَقْتَبِسْ	انْظُرُوْنَا
تم لوٹ جاؤ	کہا جائے گا	تمہارے نور سے	ہم روشنی حاصل کرلیں	ہم پر نظر کردو

کہ ہم پر نظر کردو ہم تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں، کہا جائے گا: تم اپنے پیچھے

وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ

بِسُوْرٍ (1)	بَيْنَهُمْ	فَضُرِبَ	نُوْرًا	فَالْتَمِسُوْا	وَرَآءَكُمْ
ایک دیوار	ان کے درمیان	تو کھڑی کردی جائے گی	نور	تو (وہاں) تم تلاش کرو	اپنے پیچھے

لوٹ جاؤ تو وہاں نور ڈھونڈو، جبھی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی

لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ

ظَاهِرُهٗ	وَ	الرَّحْمَةُ	فِيْهِ	بَاطِنُهٗ (2)	بَابٌ	لَّهٗ
اس کے باہر	اور	رحمت	اس میں	اس کے اندرونی طرف	ایک دروازہ (ہوگا)	اس کا

جس میں ایک دروازہ ہوگا جس کے اندر کی طرف رحمت اور اس کے باہر

مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ

مَّعَكُمْ	اَلَمْ نَكُنْ	يُنَادُوْنَهُمْ	الْعَذَابُ ﴿١٣﴾	مِنْ قِبَلِهِ
تمہارے ساتھ	کیا ہم نہ تھے	(منافق) پکاریں گے انہیں	عذاب (ہوگا)	اس کی طرف

کی طرف عذاب ہوگا○ منافق مسلمانوں کو پکاریں گے: کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟

قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ

تَرَبَّصْتُمْ	وَ	اَنْفُسَكُمْ	فَتَنْتُمْ	وَلٰكِنَّكُمْ	بَلٰى	قَالُوْا
منتظر رہے	اور	اپنی جانوں (کو)	تم نے فتنے میں ڈالا	لیکن تم	کیوں نہیں	وہ کہیں گے

وہ کہیں گے: کیوں نہیں، مگر تم نے تو اپنی جانوں کو فتنے میں ڈالا اور (مسلمانوں کے نقصان کے) منتظر رہے

منافقوں کی اہلِ ایمان سے فریاد اور ان کا جواب

1 ......اس دیوار کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قوی قول یہ ہے کہ یہی دیوار اعراف ہے۔

2 ......اندرونی جانب سے مسلمانوں کی طرف اور بیرونی جانب سے کافروں کی طرف والی جانب مراد ہے اور رحمت سے مراد جنت اور عذاب سے مراد جہنم ہے۔

وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى

وَارْتَبْتُمْ	وَ	غَرَّتْكُمُ	الْاَمَانِيُّ (1)	حَتّٰى
اور شک میں پڑے رہے	اور	دھوکے میں ڈالے رکھا تمہیں	جھوٹی خواہشات (نے)	یہاں تک کہ

اور شک میں پڑے رہے اور جھوٹی خواہشات نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ

جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

جَآءَ	اَمْرُ اللّٰهِ	وَ	غَرَّكُمْ	بِاللّٰهِ	الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾
آگیا	اللہ کا حکم	اور	دھوکے میں ڈالے رکھا تمہیں	اللہ کے بارے میں	بڑے فریبی (نے)

اللہ کا حکم آگیا اور بڑے فریبی نے تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں ڈالے رکھا○

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّ لَا مِنَ الَّذِيْنَ

فَالْيَوْمَ	لَا يُؤْخَذُ	مِنْكُمْ	فِدْيَةٌ (2)	وَّ	لَا	مِنَ الَّذِيْنَ
تو آج	نہیں لیا جائے گا	تم سے	کوئی فدیہ	اور	نہ	ان لوگوں سے جنہوں نے

تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ ہی کھلے

كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَ

كَفَرُوْا	مَاْوٰىكُمُ	النَّارُ	هِيَ	مَوْلٰىكُمْ	وَ
(اعلانیہ) کفر کیا	تمہارا ٹھکانہ	آگ (ہے)	وہ (آگ ہی)	تمہاری ساتھی (ہے)	اور

کافروں سے۔ تمہارا ٹھکانہ آگ ہے، وہ آگ ہی تمہاری ساتھی ہے اور

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾	اَلَمْ يَاْنِ	لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا
کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	کیا وقت نہیں آیا	ان لوگوں کے لئے جو	ایمان لائے

کیا ہی برا ٹھکانہ ہے○ کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا

اہلِ ایمان کو نصیحت

(1)......اس آیت میں منافقین کی یہ بری صفات بیان کی گئی ہیں (1) منافقت اور کفر اختیار کر کے اپنی جانوں کو فتنے میں ڈالنا۔ (2) مسلمانوں کے نقصان کا منتظر رہنا۔ (3) دینِ اسلام کی حقانیت میں شک کرتے رہنا۔ (4) جھوٹی خواہشات کے دھوکے میں مبتلا رہنا۔ ان صفات کو سامنے رکھ کر ہمیں بھی غور کرنا چاہئے کہ ان میں سے کوئی صفت ہم میں تو نہیں پائی جاتی، اگر ہو تو فوراً اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کریں۔

(2)......قیامت کے دن منافقوں اور کافروں کے پاس کوئی چیز نہ ہوگی اور بالفرض اگر ہوتی اور وہ اسے بطورِ فدیہ پیش کرتے تو بھی اسے قبول نہ کیا جاتا۔

اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ

اَنْ	تَخْشَعَ	قُلُوْبُهُمْ	لِذِكْرِ اللّٰهِ[1]	وَ	مَا	نَزَلَ
کہ	جھک جائیں	ان کے دل	اللہ کی یاد کے لیے	اور	(اس کے لیے) جو	نازل ہوا

کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس حق کے لیے جھک جائیں جو

مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ لَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا

مِنَ الْحَقِّ	وَ	لَا یَكُوْنُوْا[2]	كَالَّذِیْنَ	اُوْتُوا
حق	اور	وہ (مسلمان) نہ ہوں	ان لوگوں جیسے جنہیں	دی گئی

نازل ہوا ہے اور مسلمان ان جیسے نہ ہوں جنہیں پہلے کتاب

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ

الْكِتٰبَ	مِنْ قَبْلُ	فَطَالَ	عَلَیْهِمُ	الْاَمَدُ	فَقَسَتْ
کتاب	پہلے	پھر دراز ہو گئی	ان پر	مدت	تو سخت ہو گئے

دی گئی پھر ان پر مدت دراز ہو گئی تو ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْۤا

قُلُوْبُهُمْ	وَ	كَثِیْرٌ	مِّنْهُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾	اِعْلَمُوْۤا
ان کے دل	اور	بہت سے	ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	جان لو

سخت ہو گئے اور ان میں بہت سے فاسق ہیں ○ جان لو

اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ

اَنَّ	اللّٰهَ	یُحْیِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	قَدْ
کہ	اللہ	زندہ کرتا ہے	زمین (کو)	اس کی موت کے بعد	بیشک

کہ اللہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے بیشک

1 ...... یادِ الٰہی کے لیے دل کے خشوع سے مراد دل کا نرم ہونا، وعظ و نصیحت قبول کرنا اور اطاعتِ الٰہی اختیار کرنا ہے اور قرآن کے لیے خشوع یہ ہے کہ بندہ اس کے احکامات پر عمل کرے اور ممنوعات سے بچے اور اس پر عمل کرنے میں کسی سستی اور کمزوری کو آڑے نہ آنے دے۔

2 ...... یہاں مسلمانوں کو یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس حکم کو سامنے رکھتے ہوئے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنی صورت اور سیرت یہودیوں اور عیسائیوں جیسی بناتے، اس پر فخر محسوس کرتے اور اس کی ترغیب دیتے ہیں۔

صدقہ کرنے والوں کے لیے بشارت

بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّ

بَيَّنَّا	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿١٧﴾	اِنَّ
ہم نے بیان کر دیں	تمہارے لیے	نشانیاں	تاکہ تم	سمجھو	بیشک

ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرمادیں تاکہ تم سمجھو ○ بیشک

الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ

الْمُصَّدِّقِيْنَ	وَ	الْمُصَّدِّقٰتِ	وَ	اَقْرَضُوا	اللّٰهَ
صدقہ دینے والے مرد	اور	صدقہ دینے والی عورتیں	اور	(جنہوں نے) قرض دیا	اللّٰه (کو)

صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللّٰه کو

قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾

قَرْضًا حَسَنًا(1)	يُّضٰعَفُ	لَهُمْ	وَ	لَهُمْ	اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾
اچھا قرض	بڑھادیا جائے گا	ان کے لئے	اور	ان کے لئے	عزت کا ثواب (ہے)

اچھا قرض دیا ان کیلئے کئی گنا بڑھادیا جائے گا اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے ○

اہلِ ایمان کے لیے بشارت اور کفار کے لیے وعید

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ

وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ
اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اللّٰه اور اس کے رسول پر	یہ لوگ	وہی

اور وہ جو اللّٰه اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی

الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ

الصِّدِّيْقُوْنَ	وَ	الشُّهَدَآءُ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	لَهُمْ
صدیق (کامل سچے)	اور	گواہ (ہیں)	اپنے رب کے نزدیک	ان کے لیے

اپنے رب کے نزدیک صدّیق اور گواہ ہیں۔ ان کے لیے

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: بیشک اللّٰه تعالیٰ صدقہ قبول فرماتا اور اسے (اپنی شان کے لائق) دائیں ہاتھ میں لیتا ہے، پھر تم میں سے کسی کے لیے اس کی ایسے پرورش کرتا (یعنی بڑھاتا) ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ ایک لقمہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، ۲/۱۴۴، الحدیث: ۶۶۲)

2 ...... صدق کے 6 مراتب ہیں: (1) زبان کا صدق۔ (2) نیت کا صدق۔ (3) عزم کا صدق (4) عزم پورا کرنے کا صدق۔ (5) تب تک کوئی ایسا کام نہ کرنا جب تک باطن اس صفت سے متصف نہ ہو۔ (6) مقاماتِ دین (جیسے زہد، توکل، صبر وغیرہ) کی حقیقت کا دل سے خواہاں ہونا اور ان کے ظاہر پر قناعت

اَجْرُهُمْ وَ نُوْرُهُمْ ؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا

اَجْرُهُمْ	وَ	نُوْرُهُمْ	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا
ان کا ثواب	اور	ان کا نور (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	انہوں نے جھٹلایا

ان کا ثواب ہے اور ان کا نور ہے اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں

بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۱۹﴾ ع اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا

بِاٰیٰتِنَاۤ	اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۱۹﴾	اِعْلَمُوْۤا	اَنَّمَا
ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	دوزخ والے (ہیں)	تم جان لو	کہ

جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں ○ جان لو کہ

الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ

الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا(1)	لَعِبٌ	وَّ	لَهْوٌ	وَّ	زِیْنَةٌ	وَّ
دنیا کی زندگی	کھیل	اور	تماشا	اور	زینت	اور

دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود اور زینت اور

تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ

تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ	وَ	تَكَاثُرٌ	فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ
اپنے درمیان فخر و غرور کرنا	اور	ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا (ہے)	مالوں اور اولاد میں

آپس میں فخر و غرور کرنا اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔

كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ

كَمَثَلِ غَیْثٍ	اَعْجَبَ	الْكُفَّارَ	نَبَاتُهٗ
(دنیاوی زندگی کی مثال) بارش کی مثال جیسی (ہے)	اچھا لگا	کسانوں کو	اس کا (اگایا ہوا) سبزہ

(دنیا کی زندگی ایسے ہے) جیسے وہ بارش جس کا اُگایا ہوا سبزہ کسانوں کو اچھا لگا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہ کرنا۔ (کیمیائے سعادت، ۲/۸۸۰-۸۸۲) جب تک کسی میں یہ مراتب نہ پائے جائیں تب تک وہ کامل صدیق نہیں ہو سکتا۔

1 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بارے میں 6 چیزیں بیان فرمائی ہیں (1،2) دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہے جو کہ بچوں کا کام ہے اور صرف اس کے حصول میں محنت و مشقت کرتے رہنا وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ (3) دنیا کی زندگی زینت و آرائش کا نام ہے جو جلد فنا ہو جاتی ہے۔ (4،5) دنیا کی زندگی آپس میں فخر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے۔ (6) دنیاوی زندگی کی مثال اس سبزے جیسی ہے جو کسانوں کو اچھا لگتا ہے، پھر وہ سوکھ کر زرد ہو جاتا اور آخر کار بے کار ہو جاتا ہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَ

ثُمَّ	يَهِيْجُ	فَتَرٰىهُ	مُصْفَرًّا	ثُمَّ	يَكُوْنُ	حُطٰمًا	وَ
پھر	وہ سوکھ جاتا ہے	تو تم دیکھتے ہو اسے	زرد	پھر	وہ ہو جاتا ہے	چورا چورا	اور

پھر وہ سبزہ سوکھ جاتا ہے تو تم اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ پامال کیا ہوا (بے کار) ہو جاتا ہے اور

فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ

فِي الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ شَدِيْدٌ	وَّ	مَغْفِرَةٌ	مِّنَ اللّٰهِ	وَ
آخرت میں	سخت عذاب (ہے)	اور	بخشش (ہے)	اللہ کی طرف سے	اور

آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور

رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝٢٠

رِضْوَانٌ	وَ	مَا	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ	اِلَّا	مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝٢٠
رضا (بھی ہے)	اور	نہیں	دنیا کی زندگی	مگر	دھوکے کا سامان

اس کی رضا (بھی ہے) اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے ○

مغفرت وجنت کے حصول میں سبقت کا حکم

سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ

سَابِقُوْۤا (1)	اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	جَنَّةٍ
آگے بڑھ جاؤ	اپنے رب کی بخشش کی طرف	اور	(اس) جنت (کی طرف)

اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھ جاؤ

عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ

عَرْضُهَا	كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ	اُعِدَّتْ (2)
جس کی چوڑائی	آسمان اور زمین کی وسعت جیسی (ہے)	تیار کی گئی ہے

جس کی چوڑائی آسمان وزمین کی وسعت جیسی ہے۔ اللہ اور اس کے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس کے بعد آخرت کے بارے میں بیان ہوا کہ وہاں ہر انسان دو حالوں میں سے ایک حال کو ضرور پہنچے گا، یا تو اسے شدید عذاب ہوگا، یا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رحمت ہے۔ اب یہ انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ چاہے تو صرف ناپائیدار دنیا میں مشغول ہو کر اپنی اُخروی زندگی کو عذاب بنالے یا اس میں دل لگانے اور اسی کے حصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے آخرت کو بہتر بنانے والے کاموں میں مشغول ہو کر اپنی اُخروی زندگی سنوار لے۔ 1..... آیت کے اس حصے کا معنی یہ ہے کہ ان اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور جنت حاصل ہونے کا ذریعہ ہیں۔ 2..... اس سے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

تقدیر کا بیان

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ	ذٰلِكَ
ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے	اللہ اور اس کے رسولوں پر	یہ

سب رسولوں پر ایمان لانے والوں کیلئے تیار کی گئی ہے، یہ

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

فَضْلُ اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ
اللہ کا فضل (ہے)	وہ دیتا ہے اسے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ

اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾	مَاۤ اَصَابَ	مِنْ مُّصِيْبَةٍ	فِي الْاَرْضِ
بڑے فضل والا (ہے)	نہیں پہنچتی	کوئی مصیبت	زمین میں

بڑے فضل والا ہے ○ زمین میں اور تمہاری جانوں میں جو مصیبت

وَ لَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ

وَ	لَا	فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ	اِلَّا	فِيْ كِتٰبٍ (۱)	مِّنْ قَبْلِ
اور	نہ	تمہاری جانوں میں	مگر	ایک کتاب میں (لکھی ہوئی ہے)	(اس سے) پہلے

پہنچتی ہے وہ ہمارے اسے پیدا کرنے سے پہلے (ہی)

اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ؗۖ

اَنْ	نَّبْرَاَهَا	اِنَّ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾
کہ	ہم پیدا کریں اسے	بیشک	یہ	اللہ پر	آسان (ہے)

ایک کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے بیشک یہ اللہ پر آسان ہے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) معلوم ہوا کہ جنت تیار کی جاچکی ہے کیونکہ یہاں ماضی کا صیغہ ذکر کیا گیا ہے۔ (1)......بندے کو پہنچنے والی ہر مصیبت اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے اور ہر مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی پہنچتی ہے، البتہ بعض مصیبتیں بعض وجوہات جیسے گناہ کرنے کی وجہ سے یا مومن کے گناہوں کو معاف کرنے، اس کے درجات بلند کرنے کے لئے بھی آتی ہیں لہٰذا جس پر کوئی مصیبت آئے تو وہ اس بات پر یقین رکھے کہ یہ مصیبت اس کے نصیب میں لکھی ہوئی تھی اور اس بات پر غور کرے کہ کہیں اس سے کوئی ایسا گناہ صادر نہ ہوا ہو جس کے نتیجے میں اس پر یہ مصیبت آئی، نیز اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھے کہ وہ اس مصیبت کے سبب اس کے گناہ مٹا اور اس کے درجات بلند

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا (1)	عَلٰى	مَا	فَاتَكُمْ	وَ	لَا تَفْرَحُوْا
تاکہ تم غم نہ کھاؤ	(اس) پر	جو	جاتا رہا تم سے	اور	تم نہ اتراؤ

تاکہ تم اس پر غم نہ کھاؤ جو تم سے جاتی رہے اور اس پر اتراؤ نہیں

تکبر اور بخل کی مذمت

بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۙ ﴿۲۳﴾

بِمَاۤ	اٰتٰىكُمْ	وَ	اللّٰهُ	لَا يُحِبُّ	كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۙ ﴿۲۳﴾
(اس) پر جو	اس نے دیا تمہیں	اور	اللہ	پسند نہیں کرتا	ہر متکبر، بڑائی جتانے والے (کو)

جو تمہیں اللہ نے دیا ہے اور اللہ ہر متکبر، بڑائی جتانے والے کو ناپسند کرتا ہے ○

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ

الَّذِيْنَ	يَبْخَلُوْنَ	وَ	يَاْمُرُوْنَ	النَّاسَ	بِالْبُخْلِ (2)
وہ لوگ جو	بخل کرتے ہیں	اور	حکم دیتے ہیں	لوگوں (کو)	بخل کا

وہ جو بخل کریں اور لوگوں کو بخل کرنے کا کہیں

وَ مَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾

وَ	مَنْ	يَّتَوَلَّ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْغَنِيُّ	الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾
اور	جو	منہ پھیرے	تو بیشک	اللہ	وہی	بے نیاز	حمد کے لائق (ہے)

اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے نیاز، حمد کے لائق ہے ○

رسولوں کو بھیجنے کے دو اہم مقاصد

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا

لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	رُسُلَنَا	بِالْبَيِّنٰتِ	وَ	اَنْزَلْنَا
ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	اپنے رسولوں (کو)	روشن دلیلوں کے ساتھ	اور	ہم نے اتاری

بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فرمادے گا۔ ایسا کرنے سے ذہنی سکون ملے گا اور مصیبت پر صبر کرنا آسان ہو جائے گا۔ 1 ...... اس غم سے مراد انسان کی وہ حالت ہے جس میں صبر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہنا نہ پایا جائے اور ثواب کی امید بھی آدمی نہ رکھے جبکہ خوشی سے وہ اترانا مراد ہے جس میں مست ہو کر آدمی شکر سے غافل ہو جائے، ایسا غم اور خوشی مذموم و ممنوع ہے البتہ وہ رنج و غم جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی رضا پر راضی ہو، ایسے ہی وہ خوشی جس پر حق تعالیٰ کا شکر گزار ہو ممنوع نہیں۔ 2 ...... بخل انتہائی مذموم فعل ہے اس سے ضرور بچنا چاہیے، حدیثِ پاک میں ہے: دو خصلتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہوتیں (1) بخل۔

(بقیہ اگلے صفحے پر)

مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ

النَّاسُ	لِیَقُوْمَ	الْمِیْزَانَ(1)	وَ	الْكِتٰبَ	مَعَهُمُ
لوگ	تاکہ قائم ہوں	(عدل کی) ترازو	اور	کتاب	ان کے ساتھ

کتاب اور عدل کی ترازو اتاری تاکہ لوگ انصاف پر

بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ

بَاْسٌ شَدِیْدٌ	فِیْهِ	الْحَدِیْدَ	اَنْزَلْنَا	وَ	بِالْقِسْطِ
سخت لڑائی (کا سامان ہے)	اس میں	لوہا	ہم نے اتارا	اور	انصاف پر

قائم ہوں اور ہم نے لوہا اتارا، اس میں سخت لڑائی (کا سامان) ہے

وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ

یَّنْصُرُهٗ(2)	مَنْ	اللّٰهُ	لِیَعْلَمَ	وَ	لِلنَّاسِ	مَنَافِعُ	وَّ
مدد کرتا ہے اس کی	(اسے) جو	اللہ	تاکہ دیکھے	اور	لوگوں کے لیے	فائدے (ہیں)	اور

اور لوگوں کیلئے فائدے ہیں اور تاکہ اللہ اس شخص کو دیکھے جو بغیر دیکھے

وَ رُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۠ ﴿۲۵﴾

عَزِیْزٌ ﴿۲۵﴾	قَوِیٌّ	اللّٰهَ	اِنَّ	بِالْغَیْبِ	رُسُلَهٗ	وَ
غلبے والا (ہے)	قوت والا	اللہ	بیشک	بغیر دیکھے	اس کے رسولوں (کی)	اور

اللہ اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے، بیشک اللہ قوت والا، غالب ہے ○

ع ۲ | ۱۹

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ جَعَلْنَا

جَعَلْنَا	وَ	اِبْرٰهِیْمَ	وَّ	نُوْحًا	اَرْسَلْنَا	لَقَدْ	وَ
ہم نے رکھی	اور	ابراہیم (کو)	اور	نوح	ہم نے بھیجا	ضرور بیشک	اور

اور بیشک ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی اولاد میں

تاریخ انبیاء کی طرف اشارہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) (2) بد خلقی۔ (ترمذی، ۳/۳۸۷، الحدیث: ۱۹۶۹) 1 ...... یہاں ترازو سے مراد عدل ہے اور ترازو نازل کرنے سے مراد عدل کا حکم دینا ہے تاکہ لوگ عدل و انصاف پر قائم رہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ترازو سے وزن کرنے کا آلہ ہی مراد ہے، اور اسے نازل کرنے سے مراد اس کے اسباب نازل کرنا اور اسے بنانے کا حکم دینا ہے تاکہ لوگ آپس میں تول کر چیزیں لینے دینے کے معاملے میں انصاف پر قائم ہوں اور کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے، اسے کسی کی مدد درکار نہیں، یہاں اللہ تعالیٰ کی مدد سے مراد اس کے دین کی مدد کرنا ہے اور دین کی مدد کا حکم بھی لوگوں کے ہی فائدے کے لئے ہے۔ ہمارے زمانے میں دینِ خدا کو

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بعثت اور عیسائیوں کا حال

فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ

فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا	النُّبُوَّةَ	وَ	الْكِتٰبَ	فَمِنْهُمْ	مُّهْتَدٍ
ان دونوں کی اولاد میں	نبوت	اور	کتاب	تو ان میں سے	کوئی ہدایت یافتہ (ہے)

نبوت اور کتاب رکھی تو ان میں کوئی ہدایت یافتہ ہے

وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ

وَ	كَثِيْرٌ	مِّنْهُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿٢٦﴾	ثُمَّ	قَفَّيْنَا	عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ
اور	بہت سے	ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	پھر	ہم نے پیچھے بھیجا	ان کے نقشِ قدم پر

اور ان میں بہت زیادہ فاسق ہیں ○ پھر ہم نے ان کے پیچھے ان کے قدموں کے نشانات پر

بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ

بِرُسُلِنَا	وَ	قَفَّيْنَا	بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ	وَ	اٰتَيْنٰهُ
اپنے رسولوں کو	اور	ہم نے (ان کے) پیچھے بھیجا	مریم کے بیٹے عیسیٰ کو	اور	عطا کی اسے

اپنے (مزید) رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل

الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

الْاِنْجِيْلَ	وَ	جَعَلْنَا	فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْهُ
انجیل	اور	ہم نے رکھی	ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے	پیروی کی اس کی

عطا فرمائی اور اس کے پیروکاروں کے دل میں

رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا

رَاْفَةً	وَّ	رَحْمَةً	وَ	رَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا (1)
نرمی	اور	رحمت	اور	رہبانیت (کو) انہوں نے خود ایجاد کیا اسے

نرمی اور رحمت رکھی اور رہبانیت (دنیا سے قطع تعلقی) کو انہوں نے خود ایجاد کیا،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آئے دن نت نئے فتنوں کا سامنا ہے اور آج لوگ دین کا نام لے کر اسی کا حلیہ بگاڑنے میں مصروف عمل ہیں، ہم خود پر غور کریں کہ کیا ہم دین خدا کے مددگار ہیں یا اس سے آنکھیں پھیر کر غافل بیٹھے ہوئے ہیں؟

(1)...... رہبانیت کا حاصل یہ ہے کہ، نکاح، جائز لذتوں اور لوگوں سے میل جول چھوڑ دیا جائے۔ یہاں رہبانیت اختیار کرنے پر مذمت نہیں کی گئی بلکہ جیسے عمل کرنے کا حق تھا ویسے عمل نہ کرنے پر مذمت کی گئی ہے۔ بدعت یعنی دین میں کوئی بات نکالنے کی مختلف صورتیں ہیں، اگر وہ بات اچھی ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے، اس پر ثواب ملتا ہے اور اسے جاری رکھنا چاہیے، اسے بدعتِ حسنہ یعنی اچھی بدعت کہتے ہیں البتہ دین میں بری بات

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ

مَا كَتَبْنٰهَا	عَلَيْهِمْ	اِلَّا	ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ
ہم نے مقرر نہ کیا اسے	ان پر	ہاں	اللہ کی رضا طلب کرنے (کیلئے انہوں نے یہ بدعت ایجاد کی)

ہم نے ان پر یہ مقرر نہ کیا تھا ہاں اللہ کی رضا طلب کرنے کے لئے (انہوں نے یہ بدعت ایجاد کی)

فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا

فَمَا رَعَوْهَا	حَقَّ رِعَايَتِهَا(1)	فَاٰتَيْنَا
پھر انہوں نے رعایت نہ کی اس کی	(جیسا) اس کی رعایت کرنے کا حق (تھا)	تو ہم نے عطا کیا

پھر اس کی ویسی رعایت نہ کی جیسی رعایت کرنے کا حق تھا تو ان میں ایمان والوں کو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْهُمْ	اَجْرَهُمْ	وَ	كَثِيْرٌ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	ان میں سے	ان کا ثواب	اور	بہت سے

ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

مِّنْهُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا(2)
ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

بہت سے نافرمان ہیں ○ اے ایمان لانے والو!

اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ

اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اٰمِنُوْا	بِرَسُوْلِهٖ	يُؤْتِكُمْ	كِفْلَيْنِ
ڈرو	اللہ (سے)	اور	ایمان لاؤ	اس کے رسول پر	وہ دے گا تمہیں	دو حصے

اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تو وہ اپنی رحمت کے دو حصے

اہلِ کتاب کو تقویٰ و ایمان کا حکم، بشارت اور اس کی حکمت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نکالنا ممنوع اور ناجائز ہے، اسے بدعتِ سیّئہ یعنی بری بدعت کہتے ہیں اور بدعتِ سیّئہ وہ ہے جو خلافِ سنت ہو اور اس کے نکالنے سے کوئی سنت اُٹھ جائے۔

1 ......عیسائیوں نے رہبانیت کی بدعت طلبِ رضائے الٰہی کیلئے ایجاد کی لیکن کما حقہ پورا نہ کر سکے۔ معلوم ہوا نیک عمل خواہ چھوٹا ہی ہو اسے مستقل اور ہمیشہ کرنا چاہیے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جسے ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ قلیل ہو۔ (بخاری، ۴/۲۳۷، الحدیث: ۶۴۶۴)

2 ......یہاں ایمان والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لائے، یا وہ لوگ مراد ہیں جو پچھلے انبیاء اور پچھلی کتابوں پر ایمان لائے۔

مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ

مِنْ رَّحْمَتِهٖ	وَ	یَجْعَلْ	لَّكُمْ	نُوْرًا	تَمْشُوْنَ
اپنی رحمت سے	اور	کردے گا	تمہارے لیے	نور	تم چلوگے

تمہیں عطا فرمائے گا اور وہ تمہارے لیے ایک ایسا نور کردے گا جس کے ذریعے

بِهٖ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۸﴾ۙ

بِهٖ	وَ	یَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۲۸﴾
اس کے ذریعے	اور	وہ بخش دے گا	تمہیں	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)

تم چلوگے اور وہ تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

لِّئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ

لِّئَلَّا یَعْلَمَ [1]	اَهْلُ الْكِتٰبِ	اَلَّا یَقْدِرُوْنَ	عَلٰى شَیْءٍ
تاکہ جان لیں	اہلِ کتاب	کہ وہ قدرت نہیں رکھتے	کسی چیز پر

تاکہ اہلِ کتاب جان لیں کہ وہ اللہ کے فضل میں سے کسی چیز پر

مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ

مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ	وَ	اَنَّ	الْفَضْلَ	بِیَدِ اللّٰهِ	یُؤْتِیْهِ
اللہ کے فضل میں سے	اور	یہ کہ	سارا فضل	اللہ کے ہاتھ میں (ہے)	وہ دیتا ہے اسے

قدرت نہیں رکھتے اور یہ کہ سارا فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے

مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾ ع

مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾
جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	بڑے فضل والا (ہے)

دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○

ع ۲۰ ۴

[1]......جب اوپر والی آیت نازل ہوئی جس میں اہلِ کتاب میں سے مومنین کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کی صورت میں دگنے اجر کا وعدہ دیا گیا تو اہلِ کتاب میں سے کفار نے کہا "اگر ہم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائیں تو دگنا اجر ملے گا اور اگر ایمان نہ لائیں تو ہمارے لئے ایک اجر جب بھی رہے گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اُن کی تردید میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالٰی نے اہلِ کتاب کو آخری نبی پر ایمان لانے کا حکم اس لئے دیا ہے تاکہ وہ جان لیں کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے بغیر وہ اللہ تعالٰی کے فضل یعنی دگنے اجر، نور اور مغفرت میں سے کچھ نہیں پاسکتے۔

قَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ
28
www.dawateislami.net

آیات:22 — رکوع:03

سُوۡرَۃُ المُجَادَلَۃِ مَدَنِيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آیت ظہار کا شانِ نزول

قَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّتِىۡ تُجَادِلُكَ فِىۡ زَوۡجِهَا

قَدۡ	سَمِعَ	اللّٰهُ	قَوۡلَ	الَّتِىۡ	تُجَادِلُكَ[1]	فِىۡ زَوۡجِهَا
بیشک	سن لی	اللہ (نے)	بات	(اس کی) جو	بحث کر رہی ہے تم سے	اپنے شوہر کے بارے میں

بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کر رہی ہے

وَتَشۡتَكِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسۡمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

وَ	تَشۡتَكِىۡۤ	اِلَى اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	يَسۡمَعُ	تَحَاوُرَكُمَا	اِنَّ	اللّٰهَ
اور	شکایت کرتی ہے	اللہ سے	اور	اللہ	سن رہا ہے	تم دونوں کی گفتگو	بیشک	اللہ

اور اللہ کی بارگاہ میں شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے، بیشک اللہ

ظہار کی حقیقت

سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ ۝١ اَلَّذِيۡنَ يُظٰهِرُوۡنَ مِنۡكُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِهِمۡ

سَمِيۡعٌۢ	بَصِيۡرٌ ۝١	اَلَّذِيۡنَ	يُظٰهِرُوۡنَ[2]	مِنۡكُمۡ	مِّنۡ نِّسَآئِهِمۡ
خوب سننے والا	خوب دیکھنے والا (ہے)	وہ لوگ جو	ظہار کرتے ہیں	تم میں سے	اپنی بیویوں سے

خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے ○ تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں

[1] ...... یہ بحث کرنے والی خاتون حضرت خولہ بنت ثعلبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تھیں، اُن کے شوہر حضرت اوس بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کسی بات پر انہیں کہہ دیا تھا کہ ”تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے“ یہ ظہار کے الفاظ تھے، اس زمانے میں انہیں طلاق شمار کیا جاتا تھا اور ابھی تک ظہار سے متعلق کوئی نیا شرعی حکم نہیں آیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو شوہر سے کسی طرح جدائی گوارا نہ تھی اس لیے بارگاہِ رسالت میں اپنی مجبوریاں بیان کر کے اس مسئلہ سے متعلق بار بار عرض کی اور جب خواہش کے مطابق حکم نہ ملا تو بارگاہِ الٰہی میں اپنی بے کسی کی فریاد کی، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ [2] ...... ظہار کا معنی یہ ہے کہ اپنی بیوی یا اُس کے کسی

مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْؕ وَ

مَّا	هُنَّ	اُمَّهٰتِهِمْ	اِنْ	اُمَّهٰتُهُمْ	اِلَّا الّٰٓـِٔيْ	وَلَدْنَهُمْ	وَ
نہیں(ہیں)	وہ(بیویاں)	ان کی مائیں	نہیں	ان کی مائیں	مگر وہ جنہوں نے	جنم دیا انہیں	اور

وہ ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا اور

اِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًاؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ

اِنَّهُمْ	لَيَقُوْلُوْنَ	مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَفُوٌّ
بیشک وہ	ضرور کہتے ہیں	بری اور بالکل جھوٹی بات	اور	بیشک	اللہ	ضرور بہت معاف کرنے والا

بیشک وہ ضرور ناپسندیدہ اور بالکل جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور بہت معاف کرنے والا،

غَفُوْرٌ ﴿۲﴾ وَ الَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ

غَفُوْرٌ ﴿۲﴾	وَ	الَّذِيْنَ	يُظٰهِرُوْنَ	مِنْ نِّسَآىٕهِمْ	ثُمَّ	يَعُوْدُوْنَ
بہت بخشنے والا(ہے)	اور	وہ لوگ جو	ظہار کرلیں	اپنی بیویوں سے	پھر	وہ رجوع کرنا چاہیں

بہت بخشنے والا ہے ○ اور وہ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہیں پھر اپنی کہی ہوئی بات کا تدارک (تلافی)

لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّاؕ

لِمَا	قَالُوْا	فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ[1]	مِّنْ قَبْلِ	اَنْ	يَّتَمَآسَّا
(اس) سے جو	انہوں نے کہا	تو ایک غلام آزاد کرنا(ہے)	(اس سے) پہلے	کہ	وہ ایک دوسرے کو چھوئیں

کرنا چاہیں تو (اس کا کفارہ) میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے

ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ذٰلِكُمْ	تُوْعَظُوْنَ	بِهٖ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
یہ	تمہیں نصیحت کی جاتی ہے	اس کی	اور	اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو

یہ وہ ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جزوِ شائع یا ایسے جز کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو، ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو، یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو، مثلاً تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے۔ [1]......اس آیت سے ظہار کا شرعی حکم بیان کیا جارہا ہے کہ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں، پھر اس ظہار کی حرمت کو ختم کرنا چاہیں تو ان پر کفارہ ادا کرنا لازم ہے۔ اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو ظہار کا کفارہ غلام آزاد کرنے سے ہی ادا ہو گا۔ نیز ظہار کا کفارہ اس وقت واجب ہے کہ ظہار کرنے والا بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے اور اگر یہ چاہتا ہے کہ صحبت نہ کرے اور بیوی حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں۔

خَبِیْرٌ ۝۳ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ

خَبِیْرٌ ۝۳	فَمَنْ	لَّمْ یَجِدْ	فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ[1]
خوب خبر دار (ہے)	پھر جو	نہ پائے (غلام)	تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا (ہے)

خوب خبر دار ہے ۝ پھر جو شخص (غلام) نہ پائے تو میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے

مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ

مِنْ قَبْلِ	اَنْ	یَّتَمَآسَّا	فَمَنْ	لَّمْ یَسْتَطِعْ
(اس سے) پہلے	کہ	وہ ایک دوسرے کو چھوئیں	پھر جو	طاقت نہیں رکھتا (روزوں کی)

پہلے لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا (شوہر پر لازم ہے) پھر جو (روزے کی) طاقت نہ رکھتا ہو

فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ

فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا	ذٰلِكَ	لِتُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ
تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (لازم ہے)	یہ	اس لیے کہ تم ایمان رکھو	اللہ اور اس کے رسول پر	اور

تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (لازم ہے) یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝۴ اِنَّ الَّذِیْنَ

رسول کے مخالفین کا انجام

تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	وَ	لِلْكٰفِرِیْنَ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝۴	اِنَّ	الَّذِیْنَ
یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	اور	کافروں کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو

یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ۝ بیشک وہ لوگ جو

یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ

یُحَآدُّوْنَ	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ	كُبِتُوْا	كَمَا	كُبِتَ
مخالفت کرتے ہیں	اللہ	اور	اس کے رسول (کی)	انہیں ذلیل و رسوا کر دیا جائے گا	جیسے	ذلیل و رسوا کیا گیا

اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ذلیل و رسوا کر دیا جائے گا جیسے ان سے پہلے لوگ

[1] ...... یہاں ظہار کے کفارے کی مزید دو صورتیں بیان کی گئی ہیں (1) جسے غلام نہ ملے تو اس پر لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا لازم ہے۔ غلام نہ ملنا خواہ رقم نہ ہونے کی وجہ سے ہو یا یوں ہو کہ غلام ملتا ہی نہیں جیسے فی زمانہ غلاموں کا رواج ہی ختم ہو چکا ہے۔ (2) جو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس پر 60 مسکینوں کو کھانا کھلانا لازم ہے جیسے بہت بوڑھا آدمی ہو جسے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ

وَ	اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ	اَنْزَلْنَاۤ	قَدْ	وَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	الَّذِيْنَ
اور	روشن آیتیں	ہم نے اتاریں	بیشک	اور	ان سے پہلے (گزرے)	ان لوگوں کو جو

ذلیل ورسوا کر دیئے گئے اور بیشک ہم نے روشن آیتیں اتاریں اور

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۟ۚ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا

يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا	يَوْمَ	عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۟	لِلْكٰفِرِيْنَ
اٹھائے گا اللہ ان سب کو	(جس) دن	رسوا کر دینے والا عذاب (ہے)	کافروں کے لیے

کافروں کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب ہے ○ جس دن اللہ ان سب کو (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے گا

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَ

وَ	اللّٰهُ	اَحْصٰىهُ[1]	عَمِلُوْا	بِمَا	فَيُنَبِّئُهُمْ
اور	اللہ (نے)	گن رکھا ہے ان (اعمال) کو	انہوں نے عمل کیے	جو	پھر وہ بتادے گا انہیں

پھر وہ انہیں ان کے اعمال بتائے گا، اللہ نے ان اعمال کو گن رکھا ہے اور

نَسُوْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ۟۠ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اَنَّ	اَلَمْ تَرَ	شَهِيْدٌ ۟	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهُ	وَ	نَسُوْهُ
اللہ	کہ	کیا تم نے نہ دیکھا	گواہ (ہے)	ہر چیز پر	اللہ	اور	انہوں نے بھلا دیا انہیں

وہ لوگ انہیں بھول گئے ہیں اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ○ (اے بندے!) کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ

يَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ

مَا يَكُوْنُ	فِی الْاَرْضِ	مَا	وَ	فِی السَّمٰوٰتِ	مَا	يَعْلَمُ
نہیں ہوتی	زمین میں (ہے)	جو کچھ	اور	آسمانوں میں	جو کچھ	جانتا ہے

جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ جہاں کہیں

ع۱ — علم اور مشاہدہ الٰہی

[1]......اس آیت میں بطور خاص کفار کے لیے وعید اور تنبیہ ہے اور عمومی طور پر غافل و گناہگار مسلمانوں کے لیے بھی اس میں تنبیہ ہے کہ یہ اگرچہ بے فکری اور بے توجہی کے سبب اپنے گناہ بھول گئے ہیں لیکن یاد رکھیں کہ ان کا ہر ہر عمل اللہ تعالیٰ نے شمار کر رکھا ہے اور قیامت کے دن وہ انہیں ان کے اعمال بتادے گا اور جس پر اس نے رحم نہ فرمایا اسے گناہوں کی سزا دے گا۔ لہٰذا ایسے تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ غفلت کی نیند سے بیدار ہوں اور گناہوں سے سچی توبہ کر کے نیک اعمال میں مصروف ہو جائیں۔

مِنۡ نَّجۡوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمۡ وَ لَا

مِنۡ نَّجۡوٰى ثَلٰثَةٍ[1]	اِلَّا	هُوَ	رَابِعُهُمۡ	وَ	لَا
تین (شخصوں) کی سرگوشی	مگر	وہ (اللہ)	ان کا چوتھا (ہوتا ہے)	اور	نہیں (ہوتی)

تین شخصوں کی سرگوشی ہو تو ان میں چوتھا اللہ ہی ہے اور

خَمۡسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمۡ وَ لَاۤ

خَمۡسَةٍ	اِلَّا	هُوَ	سَادِسُهُمۡ	وَ	لَاۤ
پانچ (کی سرگوشی)	مگر	وہ (اللہ)	ان کا چھٹا (ہوتا ہے)	اور	(لوگ) نہیں (ہوتے)

پانچ کی سرگوشی ہو تو وہ اللہ ہی ان کا چھٹا ہوتا ہے اور

اَدۡنٰى مِنۡ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكۡثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمۡ اَيۡنَ مَا

اَدۡنٰى مِنۡ ذٰلِكَ	وَ	لَاۤ	اَكۡثَرَ	اِلَّا	هُوَ	مَعَهُمۡ[2]	اَيۡنَ مَا
اس سے کم	اور	نہ	زیادہ	مگر	وہ (اللہ)	ان کے ساتھ (ہوتا ہے)	جہاں کہیں

اس سے کم اور اس سے زیادہ جتنے بھی لوگ ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ جہاں کہیں بھی

كَانُوۡا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ

كَانُوۡا	ثُمَّ	يُنَبِّئُهُمۡ	بِمَا	عَمِلُوۡا	يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ
وہ ہوں	پھر	وہ بتادے گا انہیں	جو	انہوں نے عمل کیے	قیامت کے دن

ہوں پھر اللہ انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا،

منافقوں اور یہودیوں کا بُرا کردار اور اُنہیں وعید

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيۡمٌ ۞ اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ

اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَيۡءٍ	عَلِيۡمٌ ۞	اَلَمۡ تَرَ	اِلَى الَّذِيۡنَ
بیشک	اللہ	ہر چیز کو	خوب جاننے والا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جنہیں

بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ۞ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں

1 ...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا علم رکھتا ہے، لوگ تین ہوں یا پانچ یا اس سے کم زیادہ اور یہ جہاں کہیں بھی ہوں، نیز یہ ایک دوسرے سے جتنا مرضی آہستہ کلام کرلیں، بہر صورت اللہ تعالیٰ اپنے علم اور قدرت کے اعتبار سے ان کے پاس موجود ہوتا، ان کا مشاہدہ فرماتا اور ان کی گفتگو سنتا ہے اور وہ بروزِ قیامت لوگوں کو ان کے تمام اعمال بتادے گا اور ان کے اعمال کے مطابق انہیں جزا بھی دے گا۔

2 ...... یہاں ساتھ ہونے سے مراد علم اور قدرت کے اعتبار سے ساتھ ہونا ہے۔

نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ

نُهُوْا[1]	عَنِ النَّجْوٰى	ثُمَّ	یَعُوْدُوْنَ	لِمَا نُهُوْا عَنْهُ	وَ
منع کیا گیا تھا	پوشیدہ مشوروں سے	پھر	وہ لوٹتے ہیں	(اسی) کی طرف جس سے انہیں منع کیا گیا	اور

پوشیدہ مشوروں سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہ اسی کام کی طرف لوٹتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور

یَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ٘ وَ

یَتَنٰجَوْنَ	بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ	وَ	مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ	وَ
وہ آپس میں مشورے کرتے ہیں	گناہ اور سرکشی کے	اور	رسول کی نافرمانی (کے)	اور

آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں اور

اِذَا جَآءُوْكَ حَیَّوْكَ بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ

اِذَا	جَآءُوْكَ	حَیَّوْكَ[2]	بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ
جب	وہ آتے ہیں تمہارے پاس	(تو) سلام کرتے ہیں تمہیں	(ان الفاظ) کے ساتھ جن سے سلام نہیں کیا تمہیں

جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو اُن الفاظ سے تمہیں سلام کرتے ہیں جن سے اللہ نے تمہیں

اللّٰهُ ۙ وَ یَقُوْلُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ	لَوْ لَا	یُعَذِّبُنَا	اللّٰهُ
اللہ (نے)	اور	وہ کہتے ہیں	اپنے دلوں میں	کیوں نہیں	عذاب دیتا ہمیں	اللہ

سلام نہیں فرمایا اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہماری باتوں کی وجہ سے اللہ ہمیں

بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ یَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ

بِمَا	نَقُوْلُ	حَسْبُهُمْ	جَهَنَّمُ	یَصْلَوْنَهَا	فَبِئْسَ
(اس کی) وجہ سے جو	ہم کہتے ہیں	انہیں کافی ہے	جہنم	وہ داخل ہوں گے اس میں	تو کیا ہی برا

کیوں عذاب نہیں دیتا؟ انہیں جہنم کافی ہے، وہ اس میں داخل ہوں گے تو وہ کیا ہی برا

[1]......کچھ یہودی اور منافق آپس میں سرگوشیاں کرتے، پھر مسلمانوں کی طرف دیکھتے اور آنکھوں سے اُن کی طرف اشارے کرتے تھے تاکہ مسلمان یہ سمجھیں کہ اُن کے خلاف کوئی پوشیدہ بات کی جارہی ہے اور اس سے انہیں رنج ہو۔ ان کی یہ حرکتیں زیادہ ہونے پر مسلمانوں نے بارگاہِ رسالت میں شکایت کی، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے منع کرنے کے باوجود وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ [2]......یہودی جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تو ''السلام علیکم'' کہنے کی بجائے ''السام علیکم'' کہتے جس کا معنی ہے تم پر موت آئے۔ یہاں آیت میں ان کی اسی بری عادت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

الْمَصِیْرُ ﴿۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا

فَلَا تَتَنَاجَوْا	تَنَاجَیْتُمْ	اِذَا	اٰمَنُوْۤا [1]	الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا	الْمَصِیْرُ ﴿۸﴾
تو نہ مشورہ کرو	تم آپس میں مشورہ کرو	جب	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	ٹھکانہ (ہے)

ٹھکانہ ہے ○ اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورہ کرو تو گناہ اور

بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا

تَنَاجَوْا	وَ	مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ	وَ	بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ
آپس میں مشورہ کرو	اور	رسول کی نافرمانی (کا)	اور	گناہ اور حد سے بڑھنے کا

حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو اور نیکی اور

بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹﴾

تُحْشَرُوْنَ ﴿۹﴾	اِلَیْهِ	الَّذِیْۤ	اللّٰهَ	اتَّقُوا	وَ	بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى
تمہیں اکٹھا کیا جائے گا	اس کی طرف	وہ جو	اللہ (سے)	ڈرو	اور	نیکی اور پرہیزگاری کا

پرہیزگاری کا مشورہ کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا ○

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	لِیَحْزُنَ	مِنَ الشَّیْطٰنِ	اِنَّمَا النَّجْوٰى
ایمان لائے	ان لوگوں کو جو	تاکہ وہ غمگین کرے	شیطان کی طرف سے (ہے)	(وہ) پوشیدہ مشورہ تو صرف

وہ پوشیدہ مشورہ تو شیطان ہی کی طرف سے ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو غمگین کرے

وَ لَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ

وَ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	اِلَّا	شَیْـًٔا	بِضَآرِّهِمْ	لَیْسَ	وَ
اور	اللہ کے حکم سے	مگر	کچھ	انہیں نقصان پہنچانے والا	وہ نہیں ہے	اور

اور وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان والوں کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا اور

مشورے سے متعلق مسلمانوں کی تربیت

منافقوں کی سرگوشیوں پر مسلمانوں کو تسلی

[1]......اس آیت میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ جب آپس میں مشورہ کریں تو یہودیوں اور منافقوں کی طرح گناہ، حد سے بڑھنے اور نافرمانی کا مشورہ کرنے سے بچیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ آپس میں اچھے مشورے ہی کریں، اور اپنی خلوت بھی جلوت کی طرح پاکیزہ رکھیں۔

بارگاہِ رسالت کے حاضرین کو دو آداب کی تعلیم

عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
اللہ ہی پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں	ایمان والے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اے ایمان والو! جب

قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ

قِيْلَ	لَكُمْ	تَفَسَّحُوْا (1)	فِى الْمَجٰلِسِ	فَافْسَحُوْا	يَفْسَحِ	اللّٰهُ
کہا جائے	تم سے	جگہ کشادہ کردو	مجلسوں میں	تو جگہ کشادہ کردو	جگہ کشادہ فرمائے گا	اللہ

تم سے کہا جائے (کہ) مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کردو، اللہ تمہارے لئے

اہلِ ایمان اور علماء کی فضیلت

لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ

لَكُمْ	وَ	اِذَا	قِيْلَ	انْشُزُوْا	فَانْشُزُوْا	يَرْفَعِ	اللّٰهُ
تمہارے لیے	اور	جب	کہا جائے	کھڑے ہو جاؤ	تو کھڑے ہو جایا کرو	بلند فرماتا ہے	اللہ

جگہ کشادہ فرمائے گا اور جب کہا جائے: کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو، اللہ تم میں سے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْكُمْ	وَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ	دَرَجٰتٍ (2)	وَ
ان لوگوں کے جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	ان کے جنہیں	دیا گیا	علم	درجات	اور

ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جنہیں علم دیا گیا اور

بارگاہِ رسالت میں راز کی بات کہنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خوب خبردار (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے ○ اے ایمان والو! جب

1 ...... ایک دن چند بدری صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم بارگاہِ رسالت میں اس وقت پہنچے جب بیٹھنے کی جگہ بھر چکی تھی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے قریب والوں کو اُٹھا کر اُن کیلئے جگہ بنادی، اُٹھنے والوں کو اُٹھنا شاق ہوا تو اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ نے علمائے دین کے درجات کی بلندی کا وعدہ فرمایا ہے: اس سے ان کی فضیلت ظاہر اور اس میں علمِ دین حاصل کرنے کی ترغیب ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اے لوگو! اس آیت کو سمجھو اور علم حاصل کرنے کی طرف راغب ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مومن عالم کو اس مومن سے بلند درجات عطا فرمائے گا

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ

نَاجَيْتُمُ	الرَّسُوْلَ	فَقَدِّمُوْا	بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ
تم تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو	رسول (سے)	تو پہلے کرو	اپنی آہستہ بات سے پہلے

تم رسول سے تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ

صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا

صَدَقَةً(1)	ذٰلِكَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَ	اَطْهَرُ	فَاِنْ	لَّمْ تَجِدُوْا
صدقہ (کو)	یہ	بہت بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اور	زیادہ پاکیزہ (ہے)	پھر اگر	تم نہ پاؤ

صدقہ دے لو، یہ تمہارے لیے بہت بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے، پھر اگر تم (اس پر قدرت) نہ پاؤ

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا

فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾	ءَاَشْفَقْتُمْ(2)	اَنْ	تُقَدِّمُوْا
تو بیشک	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	کیا تم ڈر گئے	(اس بات سے) کہ	پہلے کرو

تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ○ کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی عرض سے پہلے

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ	صَدَقٰتٍ	فَاِذْ	لَمْ تَفْعَلُوْا	وَ
اپنی آہستہ بات سے پہلے	کچھ صدقے	پھر جب	تم نے نہ کیا	اور

کچھ صدقے دو پھر جب تم نے (یہ) نہ کیا اور

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ	فَاَقِيْمُوْا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ
اللہ نے اپنی رحمت سے رجوع فرمایا تم پر	تو قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور

اللہ نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا تو تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

حکم صدقہ کی منسوخی اور نیک اعمال کی تاکید

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جو عالم نہیں ہے۔ (خازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۱، ۲۴۱/۴) 1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مالدار اپنی عرض پیش کرتے رہتے، جس کی بنا پر غریب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا۔ شروع میں اس حکم پر عمل کرنا واجب تھا بعد میں اس کا وجوب منسوخ ہو گیا۔ 2 ...... اس آیت میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی کسی تقصیر کا بیان نہیں بلکہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے والی خاص رحمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غریب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی مشقت کا لحاظ فرمایا اور ان کے صدقے پوری

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيرٌۢ بِمَا

أَطِيعُوا	اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ	وَ	اللّٰهُ	خَبِيرٌۢ	بِمَا
فرمانبرداری کرتے رہو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	اللہ	خوب خبر دار (ہے)	(اس) سے جو

اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کی

تَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾ ع أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا

تَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾	أَلَمْ تَرَ	إِلَى الَّذِينَ	تَوَلَّوْا (1)	قَوْمًا
تم عمل کرتے ہو	کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	دوست بنالیا	(ان) لوگوں (کو)

خوب خبر رکھنے والا ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جنہوں نے ان لوگوں کو دوست بنالیا

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَ

غَضِبَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	مَا	هُمْ	مِنْكُمْ	وَ	لَا	مِنْهُمْ	وَ
غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	نہیں	وہ	تم میں سے	اور	نہ	ان میں سے	اور

جن پر اللہ نے غضب فرمایا، وہ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ہی ان میں سے۔ اور وہ

يَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۴﴾ ج أَعَدَّ اللّٰهُ

يَحْلِفُونَ (2)	عَلَى الْكَذِبِ	وَ	هُمْ	يَعْلَمُونَ ﴿۱۴﴾	أَعَدَّ	اللّٰهُ
وہ قسم کھاتے ہیں	جھوٹی بات پر	اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	تیار کر رکھا ہے	اللہ (نے)

جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسم کھاتے ہیں ○ اللہ نے ان کے لیے

لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ؕ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾

لَهُمْ	عَذَابًا شَدِيدًا	إِنَّهُمْ	سَاءَ	مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾
ان کے لیے	سخت عذاب	بیشک وہ	کیا ہی برا (ہے)	جو	وہ عمل کرتے ہیں

سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ○

منافقوں کی منافقت اور کذب بیانی

منافقوں کو سخت عذاب کی وعید

ع ۲/۲

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) امت پر آسانی فرمادی۔ 1 ......کچھ منافق یہودیوں سے دوستی کرتے، ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان تک پہنچاتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی جس میں ان کا یہ حال ظاہر کر دیا گیا۔ 2 ......عبد اللہ بن نبتل منافق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہودیوں کے پاس پہنچاتا تھا۔ ایک دن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا "تو اور تیرے ساتھی ہمیں کیوں برا کہتے ہیں؟ وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا، پھر اپنے ساتھیوں کو بھی لے آیا، اُنہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو برا نہیں کہا۔ اس پر آیتِ کریمہ کا یہ حصہ نازل ہوا۔

قسموں سے متعلق منافقوں کا رویہ اور انہیں وعید

اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ

اِتَّخَذُوْۤا (1)	اَیْمَانَهُمْ	جُنَّةً	فَصَدُّوْا	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	فَلَهُمْ
انہوں نے بنالیا	اپنی قسموں (کو)	ڈھال	تو انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	تو ان کے لیے

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے تو انہوں نے اللہ کی راہ سے روکا تو ان کے لیے

عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ

عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۱۶﴾	لَنْ تُغْنِیَ	عَنْهُمْ	اَمْوَالُهُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُهُمْ
رسوا کردینے والا عذاب (ہے)	ہرگز کام نہ دیں گے	انہیں	ان کے مال	اور	نہ	ان کی اولاد

رسوا کردینے والا عذاب ہے ○ ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے سامنے انہیں

مِّنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـاؕ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

مِّنَ اللّٰهِ	شَیْــٴًـا	اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِیْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾
اللہ سے (کے سامنے)	کچھ	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

ہرگز کچھ کام نہ دیں گے، وہ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

جھوٹی قسمیں کھانے میں منافقوں کی دیدہ دلیری

یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا یَحْلِفُوْنَ

یَوْمَ	یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا	فَیَحْلِفُوْنَ (2)	لَهٗ	كَمَا	یَحْلِفُوْنَ
(جس) دن	اٹھائے گا اللہ ان سب کو	تو وہ قسم کھائیں گے	اس کے (حضور)	جیسے	قسم کھارہے ہیں

جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے

لَكُمْ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَیْءٍؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ

لَكُمْ	وَ	یَحْسَبُوْنَ	اَنَّهُمْ	عَلٰى شَیْءٍ	اَلَاۤ	اِنَّهُمْ	هُمُ
تمہارے سامنے	اور	وہ گمان کرتے ہیں	کہ وہ	کسی چیز پر (ہیں)	خبردار	بیشک وہ	وہی

کھارہے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں۔ خبردار! بیشک وہی

1 ...... یہاں منافقوں کے دوبرے کام بیان کیے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ انہوں نے اپنی جھوٹی قسموں کو اپنی جان ومال کی حفاظت کیلئے ڈھال بنالیا ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ اپنی حیلہ سازی سے دوسروں کو بھی راہِ خدا میں جہاد اور قبولِ اسلام سے روکتے ہیں۔ 2 ...... یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ منافق جیسے آج تمہارے سامنے دنیا میں جھوٹی قسمیں کھارہے ہیں ایسے ہی یہ قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں بھی اپنے مخلص مومن ہونے اور منافق نہ ہونے کی قسمیں کھائیں گے۔ یہ اپنی جھوٹی قسموں کو کارآمد سمجھتے ہیں کہ ان کی بدولت بچ جائیں گے حالانکہ ایسا ہرگز نہ ہوگا اور بیشک یہی دنیا و آخرت میں جھوٹے ہیں۔

منافقوں پر شیطان کا تسلط اور شیطانی گروہ کا حال

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ

ذِكْرَ اللّٰهِ	فَاَنْسٰىهُمْ	الشَّيْطٰنُ	عَلَيْهِمُ	اِسْتَحْوَذَ	الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾
اللہ کی یاد	تو اس نے بھلادی انہیں	شیطان	ان پر	غالب آ گیا	جھوٹے (ہیں)

جھوٹے ہیں ○ ان پر شیطان غالب آ گیا تو اس نے انہیں اللہ کی یاد بھلادی،

اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾	هُمُ	حِزْبَ الشَّيْطٰنِ	اِنَّ	اَلَاۤ	حِزْبُ الشَّيْطٰنِ	اُولٰٓىٕكَ
خسارہ پانے والے (ہیں)	وہی	شیطان کا گروہ	بیشک	سن لو	شیطان کا گروہ (ہیں)	یہ لوگ

وہ شیطان کا گروہ ہیں، سن لو! بیشک شیطان کا گروہ ہی خسارہ پانے والا ہے ○

منافقین رسول کی ذلت کا بیان

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ

اُولٰٓىٕكَ	اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ [1]	يُحَآدُّوْنَ	الَّذِيْنَ	اِنَّ
یہ لوگ	اللہ اور اس کے رسول (کی)	مخالفت کرتے ہیں	وہ لوگ جو	بیشک

بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ

رسولوں کے غلبے سے متعلق قانونِ الٰہی

فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ

رُسُلِيْ [2]	وَ	اَنَا	لَاَغْلِبَنَّ	اللّٰهُ	كَتَبَ	فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾
میرے رسول	اور	میں	(کہ) ضرور غالب آؤں گا	اللہ	لکھ چکا	سب سے زیادہ ذلیلوں میں (ہیں)

سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں ○ اللہ لکھ چکا ہے کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول

اللہ اور رسول کے دشمنوں سے دوستی کی ممانعت

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ

يُّؤْمِنُوْنَ	قَوْمًا	لَا تَجِدُ	عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾	قَوِيٌّ	اللّٰهَ	اِنَّ
جو ایمان رکھتے ہیں	(ایسے) لوگ	تم نہ پاؤ گے	سب پر غالب (ہے)	قوت والا	اللہ	بیشک

بیشک اللہ قوت والا، سب پر غالب ہے ○ تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور

1 ...... زمانۂ رسالت کے کفار و منافقین اپنے گمان میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتے تھے بلکہ کافر تو کفر بھی یہ سمجھ کر کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے، البتہ وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت کرتے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخالفت فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی مخالفت ہے۔ 2 ...... رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے غالب آنے سے دلیل اور حجت کے ساتھ، یا تلوار کے ساتھ غالب آنا مراد ہے۔ دلیل و حجت کے ساتھ تو سبھی رسول غالب تھے البتہ بہت ساروں کو تلوار کے ساتھ بھی غلبہ عطا کیا گیا۔

عاشقانِ رسول کے لیے بشارتیں

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	یُوَآدُّوْنَ[1]	مَنْ	حَآدَّ
اللہ اور آخرت کے دن پر	(کہ) وہ دوستی کریں	(اس سے) جس نے	مخالفت کی

آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ لَوْ	كَانُوْۤا	اٰبَآءَهُمْ	اَوْ	اَبْنَآءَهُمْ	اَوْ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	اگرچہ	وہ ہوں	ان کے باپ	یا	ان کے بیٹے	یا

اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا

اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ

اِخْوَانَهُمْ	اَوْ	عَشِیْرَتَهُمْ	اُولٰٓىِٕكَ	كَتَبَ	فِیْ قُلُوْبِهِمُ
ان کے بھائی	یا	ان کے خاندان والے	یہ لوگ	(اللہ نے) نقش فرمادیا ہے	ان کے دلوں میں

ان کے خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان

الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ

الْاِیْمَانَ	وَ	اَیَّدَهُمْ	بِرُوْحٍ مِّنْهُ[2]	وَ	یُدْخِلُهُمْ
ایمان	اور	مدد کی ان کی	اپنی طرف کی خاص روح سے	اور	وہ داخل کرے گا انہیں

نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور وہ انہیں اُن باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ

جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	رَضِیَ
باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	راضی ہوا

داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے

[1]……اس آیت میں مخلص ایمان والوں کا ایک وصف یہ بیان ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے دوستی نہیں کرتے اگرچہ وہ ان کے کیسے ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں۔ تاریخ شاہد ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے اپنے عمل سے یہ ثابت کرکے دکھایا کہ انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقابلے میں رشتے داری کا کوئی لحاظ نہیں۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو دنیوی مفادات کی خاطر صلح کلیت کے قائل ہوتے اور دشمنانِ خدا اور سول کے ساتھ دوستیاں نبھاتے ہیں۔ [2]…… یہاں روح سے مراد قرآن کا نور یا دل کا نور اور جذبۂ ایمانی ہے جس سے بندہ مشکل سے مشکل

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ

اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ	رَضُوْا	عَنْهُ	اُولٰٓىٕكَ	حِزْبُ اللّٰهِ
اللہ	ان سے	اور	وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ لوگ	اللہ کا گروہ (ہیں)

راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے ، یہ اللہ کی جماعت ہے ،

اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع

اَلَاۤ	اِنَّ	حِزْبَ اللّٰهِ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٢٢﴾
سن لو	بیشک	اللہ کا گروہ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

سن لو! اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے ○

آیات:24 | رکوع: 03

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ، رحمت والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ

سَبَّحَ (1)	لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	هُوَ
پاکی بیان کی	اللہ کی	(ہر اس چیز نے) جو	آسمانوں میں	اور	جو	زمین میں (ہے)	اور	وہی

اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور وہی

کائنات کی ہر چیز تسبیح کرتی ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اعمالِ صالحہ کے ذریعے قربِ خداوندی کے مدارج طے کرتا ہے۔ یہ دونوں نورِ حیات کا ذریعہ ہیں اس لئے انہیں روح فرمایا گیا۔

1 ...... ہر چیز زبانِ قال یا حال سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے جسے ہم نہیں سمجھتے ، مگر ان کی تسبیح کی تاثیر جداگانہ ہے جیسے سبزے کی تسبیح سے عذابِ قبر دور ہوتا ہے۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے : دو کلمے زبان پر ہلکے ، میزان میں بھاری اور رحمٰن کو محبوب ہیں " سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔ " (بخاری، ۴ / ۲۹۷ ، الحدیث : ۷۶۸۲)

بنو نضیر کے یہودیوں کی جلاوطنی

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ۝١	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَخْرَجَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا[1]
بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	وہی (ہے)	جس نے	نکالا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ۝ وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا

وقف النبی علیہ السلام

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	مِنْ دِيَارِهِمْ	لِاَوَّلِ الْحَشْرِ[2]	مَا ظَنَنْتُمْ	اَنْ	يَّخْرُجُوْا
اہل کتاب میں سے	ان کے گھروں سے	پہلے حشر کے وقت	تمہیں گمان نہ تھا	کہ	وہ نکلیں گے

ان کے گھروں سے ان کے پہلے حشر کے وقت نکالا۔ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے

وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

وَ	ظَنُّوْٓا	اَنَّهُمْ	مَّانِعَتُهُمْ	حُصُوْنُهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ
اور	انہوں نے گمان کرلیا	کہ وہ	انہیں بچانے والے (ہیں)	ان کے قلعے	اللہ سے

اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ سے بچالیں گے

فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَ قَذَفَ

فَاَتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ حَيْثُ	لَمْ يَحْتَسِبُوْا	وَ	قَذَفَ
تو آیا ان کے پاس	اللہ (کا حکم)	جہاں سے	انہیں گمان نہ تھا	اور	اس نے ڈال دیا

تو اللہ کا حکم ان کے پاس وہاں سے آیا جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا اور اس نے ان کے دلوں میں

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَ

فِيْ قُلُوْبِهِمُ	الرُّعْبَ	يُخْرِبُوْنَ	بُيُوْتَهُمْ	بِاَيْدِيْهِمْ	وَ
ان کے دلوں میں	رُعب	وہ ویران کرتے ہیں	اپنے گھروں (کو)	اپنے ہاتھوں سے	اور

رُعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور

1 ...... یہاں بیان کئے گئے واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ بنو نضیر کے یہودیوں کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معاہدہ تھا کہ نہ وہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں گے اور نہ آپ سے جنگ کریں گے۔ جنگِ احد میں مسلمانوں کے نقصانات دیکھ کر انہوں نے وہ معاہدہ توڑ دیا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف کفارِ مکہ سے معاہدہ کرلیا۔ اس کا علم ہوا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے لشکر کے ساتھ بنو نَضِیر کا محاصرہ کرلیا، آخر کار انہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے جلاوطن ہونا پڑا اور وہ شام، اریحا اور خیبر کی طرف چلے گئے۔ 2 ...... بنو نضیر کی جلاوطنی ان کا پہلا حشر ہے۔

بنو نضیر کے لیے دنیاوی رعایت کا بیان اور عذابِ جہنم کی وعید

اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۝٢ وَ لَوْلَاۤ اَنْ

اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ	فَاعْتَبِرُوْا	یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۝٢	وَ	لَوْلَاۤ	اَنْ
ایمان والوں کے ہاتھوں سے	تو عبرت حاصل کرو	اے آنکھوں والو	اور	اگر نہ ہوتا	کہ

مسلمانوں کے ہاتھوں سے ویران کرتے ہیں تو اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو○ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ

كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا ؕ وَ

كَتَبَ	اللّٰهُ	عَلَیْهِمُ	الْجَلَآءَ	لَعَذَّبَهُمْ	فِی الدُّنْیَا	وَ
لکھ دیا تھا	اللہ (نے)	ان پر	جلاوطن ہونا	(تو) ضرور عذاب دے دیتا انہیں	دنیا میں	اور

اللہ نے ان پر گھروں سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو ضرور وہ دنیا ہی میں انہیں عذاب دے دیتا اور

بنو نضیر پر غضب کا سبب

لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝٣ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

لَهُمْ	فِی الْاٰخِرَةِ	عَذَابُ النَّارِ ۝٣	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ
ان کے لیے	آخرت میں	آگ کا عذاب (ہے)	یہ	(اس کے) سبب کہ وہ

ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے○ یہ (سزا) اس لیے ہے کہ

شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ

شَآقُّوا	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ	مَنْ	یُّشَآقِّ	اللّٰهَ	فَاِنَّ
انہوں نے مخالفت کی	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	جو	مخالفت کرے	اللہ (کی)	تو بیشک

انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ کی مخالفت کرے تو بیشک

بنو نضیر کے درخت کاٹنا اور چھوڑ دینا اذنِ الٰہی سے تھا

اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝٤ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا

اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝٤	مَا	قَطَعْتُمْ [1]	مِّنْ لِّیْنَةٍ	اَوْ	تَرَكْتُمُوْهَا
اللہ	سخت سزا دینے والا (ہے)	جو	تم نے کاٹا	کھجور کا درخت	یا	تم نے چھوڑ دیا اسے

اللہ سخت سزا دینے والا ہے○ (اے مسلمانو!) تم نے جو درخت کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم

[1] ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بنو نضیر کے درخت کاٹ ڈالنے اور انہیں جلا دینے کا حکم فرمایا۔ اس پر یہودیوں نے اعتراض کرتے ہوئے اسے فساد فی الارض قرار دیا اور مسلمانوں نے اپنے اجتہاد سے یا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اجازت سے کچھ درخت کاٹ دیئے اور کچھ کو باقی چھوڑ دیا۔ اس موقع پر ان کی تائید میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرما دیا گیا کہ اے مسلمانو! تم نے جو درخت کاٹے اور جو چھوڑ دیئے یہ سب اللہ تعالٰی کی اجازت سے اور اس کی رضا کے موافق تھا اور یہ اجازت دینا فتنہ پرداز یہودیوں کی سزا کیلئے تھا۔

قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيُخْزِيَ

قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا	فَبِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	لِيُخْزِيَ
اس کی جڑوں پر قائم	تو (یہ سب) اللہ کی اجازت سے (تھا)	اور	تاکہ وہ رسوا کرے

چھوڑ دیئے تو یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لیے تاکہ اللہ نافرمانوں کو

مال فے کا حکم

الْفٰسِقِیْنَ ۝۵ وَ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ

الْفٰسِقِیْنَ ۝۵	وَ	مَاۤ	اَفَآءَ (1)	اللّٰهُ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	مِنْهُمْ
نافرمانی کرنے والوں (کو)	اور	جو	غنیمت دلائی	اللہ (نے)	اپنے رسول پر (کو)	ان سے

رسوا کرے ۝ اور اللہ نے اپنے رسول کو ان سے جو غنیمت دلائی

فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ

فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ	عَلَیْهِ	مِنْ خَیْلٍ	وَّ	لَا	رِكَابٍ	وَّ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ
تو تم نے نہ دوڑائے	اس پر	گھوڑے	اور	نہ	اونٹ	اور	لیکن	اللہ

تو تم نے اس پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ، ہاں اللہ

یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

یُسَلِّطُ	رُسُلَهٗ	عَلٰى مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
غالب کر دیتا ہے	اپنے رسولوں (کو)	جس پر	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	ہر چیز پر

اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ دیدیتا ہے اور اللہ ہر شے پر

مال فے کا مصرف اور اوصاف صحابہ

قَدِیْرٌ ۝۶ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى

قَدِیْرٌ ۝۶	مَاۤ	اَفَآءَ	اللّٰهُ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى (2)
خوب قادر (ہے)	جو	غنیمت دلائی	اللہ (نے)	اپنے رسول پر (کو)	شہر والوں سے

خوب قادر ہے ۝ اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے جو غنیمت دلائی

1 ...... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ بنو نضیر سے جو مالِ غنیمت حاصل ہوا اُس کیلئے مسلمانوں کو جنگ نہیں کرنا پڑی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُن پر غلبہ و تسلّط عطا فرما دیا تو یہ مال حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مرضی پر موقوف ہے، وہ جہاں چاہیں خرچ کریں۔

2 ...... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں بنو نضیر سے حاصل ہونے والے مالِ غنیمت کے حکم کی تفصیل کا بیان ہے اور بعض کے نزدیک یہاں اس شہر کے اموالِ غنیمت کے حکم کا بیان ہے جسے مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں اور یہاں ان اموال کے پانچویں حصے کا مصرف بیان کیا گیا ہے۔

فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ وَلِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰكِیۡنِ وَ								
فَلِلّٰهِ	وَ	لِلرَّسُوۡلِ	وَ	لِذِی الۡقُرۡبٰی	وَ	الۡیَتٰمٰی	وَ	الۡمَسٰكِیۡنِ	وَ
تو(وہ) اللہ کیلئے	اور	رسول کیلئے	اور	رشتہ داروں کیلئے	اور	یتیموں	اور	مسکینوں	اور

تو وہ اللہ اور رسول کے لیے ہے اور رشتہ داروں کے لیے اور یتیموں اور مسکینوں اور

ابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ كَیۡ لَا یَكُوۡنَ دُوۡلَةًۢ بَیۡنَ الۡاَغۡنِیَآءِ مِنۡكُمۡ ؕ وَ						
ابۡنِ السَّبِیۡلِ	كَیۡ	لَا یَكُوۡنَ	دُوۡلَةً[1]	بَیۡنَ الۡاَغۡنِیَآءِ	مِنۡكُمۡ	وَ
مسافر (کیلئے ہے)	تاکہ	(وہ دولت) نہ ہو	گردش کرنے والی	مالداروں کے درمیان	تم میں سے	اور

مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان (ہی) گردش کرنے والی نہ ہو جائے اور

اطاعتِ رسول کی فرضیت

مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمۡ عَنۡهُ					
مَاۤ	اٰتٰىكُمُ[2]	الرَّسُوۡلُ	فَخُذُوۡهُ	وَ	مَا نَهٰىكُمۡ عَنۡهُ
جو کچھ	عطا کرے تمہیں	رسول	تو تم لے لو اسے	اور	جس سے وہ منع کرے تمہیں

رسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں

فَانۡتَهُوۡا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ۘ﴿۷﴾						
فَانۡتَهُوۡا	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۷﴾
تو باز رہو	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

تو تم باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○

وقفِ لازم

مالِ غنیمت کے مستحقین کا بیان اور مہاجرین وانصار کی عظمت

لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِهِمۡ وَاَمۡوَالِهِمۡ یَبۡتَغُوۡنَ				
لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِیۡنَ	الَّذِیۡنَ	اُخۡرِجُوۡا	مِنۡ دِیَارِهِمۡ وَاَمۡوَالِهِمۡ	یَبۡتَغُوۡنَ
(ان) فقیر مہاجروں کے لیے	جنہیں	نکالا گیا	ان کے گھروں اور ان کے مالوں سے	وہ چاہتے ہیں

ان فقیر مہاجروں کے لیے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے اس حال میں کہ

1 ...... زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ سردار مالِ غنیمت میں سے ایک چوتھائی لے کر باقی قوم کیلئے چھوڑ دیتا، اس سے مال دار لوگ بہت زیادہ لے لیتے اور غریبوں کیلئے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا، اسی معمول کے مطابق لوگوں نے مالِ غنیمت تقسیم کرنے کی عرض کی۔ اللہ تعالٰی نے اس کا رد فرمادیا اور تقسیم کا اختیار نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے کر اس کا طریقہ ارشاد فرمادیا۔ 2 ...... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غنیمت میں سے جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے اور جو چیز لینے سے منع کریں اس سے باز رہو اور اس کا مطالبہ نہ کرو۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ

فَضْلًا	مِّنَ اللّٰهِ	وَ	رِضْوَانًا	وَّ	یَنْصُرُوْنَ (1)	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ
فضل	اللہ کی طرف سے	اور	رضا	اور	وہ مدد کرتے ہیں	اللہ اور اس کے رسول (کی)

اللہ کی طرف سے فضل اور رضا چاہتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں،

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ﴿۸﴾ وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ

اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الصّٰدِقُوْنَ ﴿۸﴾	وَ	الَّذِیْنَ	تَبَوَّؤُ	الدَّارَ	وَ
یہ لوگ	وہی	سچے (ہیں)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ٹھکانہ بنالیا	(اس) شہر	اور

وہی لوگ سچے ہیں ○ اور وہ جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے اس شہر کو اور ایمان کو

الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ

الْاِیْمَانَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	یُحِبُّوْنَ (2)	مَنْ	هَاجَرَ	اِلَیْهِمْ
ایمان (کو)	ان سے پہلے	وہ محبت کرتے ہیں	(اس سے) جس نے	ہجرت کی	ان کی طرف

ٹھکانہ بنالیا وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں

انصار کا ایثار

وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ

وَ	لَا یَجِدُوْنَ	فِیْ صُدُوْرِهِمْ	حَاجَةً	مِّمَّاۤ	اُوْتُوْا	وَ
اور	وہ نہیں پاتے	اپنے دلوں میں	کوئی حسد، کوئی طلب	(اس) کی جو	انہیں دیا گیا	اور

اور وہ اپنے دلوں میں اس کے متعلق کوئی حسد نہیں پاتے جو ان کو دیا گیا اور

لالچ سے بچنا بہت عظیم عمل ہے

یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ۫ وَ مَنْ یُّوْقَ

یُؤْثِرُوْنَ	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	وَلَوْ	كَانَ	بِهِمْ	خَصَاصَةٌ	وَ	مَنْ	یُّوْقَ
وہ ترجیح دیتے ہیں	اپنی جانوں پر	اگرچہ	ہو	ان کو	حاجت	اور	جسے	بچالیا گیا

وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود حاجت ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَسَلَّم تمہیں جو حکم دیں اس کی اتباع کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔ 1 ..... مہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کی اور اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کرنا فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی یعنی اس کے دین کی مدد کرنا ہے۔

2 ..... اس آیت میں انصاری صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی دریادلی اور جذبۂ ایمانی کا بیان ہے کہ وہ مہاجرین سے محبت کرتے، انہیں اپنے گھروں میں ٹھہراتے، اپنے مالوں کے آدھے حصے میں شریک کرتے ہیں اور حاجت کے باوجود اپنے اموال اور گھر ایثار کرکے مہاجرین کو اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں جبکہ دوسری طرف

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فوت شدہ مسلمانوں کے لئے ایک عمدہ دعا

شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ﴿۹﴾ وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ

شُحَّ نَفْسِهٖ[1]	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۹﴾	وَ	الَّذِیْنَ	جَآءُوْ
اس کے نفس کے لالچ (سے)	تو یہ لوگ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	آئے

بچالیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں ○ اور ان کے بعد آنے والے

مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا

مِنْۢ بَعْدِهِمْ[2]	یَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	اغْفِرْ	لَنَا	وَ	لِاِخْوَانِنَا
ان کے بعد	وہ عرض کرتے ہیں	اے ہمارے رب	بخش دے	ہمیں	اور	ہمارے بھائیوں کو

عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو

الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

الَّذِیْنَ	سَبَقُوْنَا	بِالْاِیْمَانِ[3]	وَ	لَا تَجْعَلْ	فِیْ قُلُوْبِنَا	غِلًّا[4]
جنہوں نے	سبقت کی ہم پر	ایمان لانے میں	اور	تو نہ رکھ	ہمارے دلوں میں	کوئی کینہ

بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کیلئے

لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰﴾ ع

لِّلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	رَبَّنَاۤ	اِنَّكَ	رَءُوْفٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۰﴾
ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے	اے ہمارے رب	بیشک تو	نہایت مہربان	بہت رحمت والا (ہے)

کوئی کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رب! بیشک تو نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے ○

الرکوع ۱۰

منافقوں کی یہودیوں سے سازباز اور ان کی حقیقت

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ

اَلَمْ تَرَ	اِلَى الَّذِیْنَ	نَافَقُوْا	یَقُوْلُوْنَ	لِاِخْوَانِهِمُ
کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جو	منافق ہوئے	وہ کہتے ہیں	اپنے بھائیوں سے

کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا کہ اپنے اہلِ کتاب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مہاجروں کو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے جو عطا ہو، اس میں سے کچھ بھی نہیں لیتے۔ 1 ...... نفس کا لالچ ایک انتہائی مذموم عادت ہے، جسے اس سے بچالیا گیا وہی حقیقی طور پر کامیاب ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس بری عادت سے بچنا بہت مشکل ہے، جس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہو وہی اس سے بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حرص و طمع سے محفوظ فرمائے۔ 2 ...... مہاجرین و انصار کے بعد آنے والوں میں قیامت تک پیدا ہونے والے تمام مسلمان داخل ہیں۔ 3 ...... یہاں ایمان لانے میں سبقت کرنے والوں میں تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم داخل ہیں۔ 4 ...... صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے بارے میں دل میں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَىٕنْ اُخْرِجْتُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا (1)	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَىٕنْ	اُخْرِجْتُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اہل کتاب میں سے	ضرور اگر	تمہیں نکالا گیا

کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ قسم ہے اگر تم نکالے گئے

لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَ لَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ

لَنَخْرُجَنَّ	مَعَكُمْ	وَ	لَا نُطِیْعُ	فِیْكُمْ
(تو) ضرور ہم نکل جائیں گے	تمہارے ساتھ	اور	ہم کہنا نہ مانیں گے	تمہارے بارے میں

تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کسی کا

اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّ اِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

اَحَدًا	اَبَدًا	وَّ	اِنْ	قُوْتِلْتُمْ	لَنَنْصُرَنَّكُمْ	وَ	اللّٰهُ
کسی ایک (کا)	کبھی	اور	اگر	تم سے لڑائی کی گئی	(تو) ضرور ہم مدد کریں گے تمہاری	اور	اللہ

کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ

یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَىٕنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ

یَشْهَدُ	اِنَّهُمْ	لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾	لَىٕنْ	اُخْرِجُوْا	لَا یَخْرُجُوْنَ
گواہی دیتا ہے	بیشک وہ	ضرور جھوٹے (ہیں)	ضرور اگر	انہیں نکالا گیا	(تو) یہ نہیں نکلیں گے

گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ ضرور جھوٹے ہیں ○ قسم ہے اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ

مَعَهُمْ ۚ وَ لَىٕنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَ

مَعَهُمْ	وَ	لَىٕنْ	قُوْتِلُوْا	لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ	وَ
ان کے ساتھ	اور	ضرور اگر	اُن سے لڑائی کی گئی	(تو) یہ مدد نہ کریں گے ان کی	اور

نہ نکلیں گے اور قسم ہے اگر اُن سے لڑائی کی گئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کینہ نہ رکھنا فرض اور ایمان کی علامت ہے اور یہی حکم تمام صالح مسلمانوں کے بارے میں ہے۔ 1 ......عبد اللہ بن ابی سلول منافق اور اس کے ساتھیوں نے اپنے اہلِ کتاب کافر بھائیوں بنو قریظہ اور بنو نضیر سے کہا تھا کہ اگر تمہیں مدینۂ منورہ سے نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ضرور جائیں گے اور تمہارے خلاف ہرگز کسی کی بات نہیں مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں اور تمہارے ساتھ مل کر لڑیں گے۔ منافقوں کی یہ گفتگو نہایت رازداری کے ساتھ تنہائی میں ہوئی تھی، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر دے دی اور اگلی آیت میں منافقوں کا حال بھی بیان فرما دیا۔

لَىِٕنْ نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ قف ثُمَّ

لَىِٕنْ	نَّصَرُوْهُمْ	لَیُوَلُّنَّ	الْاَدْبَارَ	ثُمَّ
ضرور اگر	انہوں نے مدد کی ان کی	(تو) ضرور وہ پھیر کر بھاگیں گے	پیٹھیں	پھر

قسم ہے اگر یہ ان کی مدد کریں گے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر

لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ

لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾	لَاَنْتُمْ	اَشَدُّ	رَهْبَةً	فِیْ صُدُوْرِهِمْ
ان کی مدد نہ کی جائے گی	بیشک تم	زیادہ سخت (ہو)	خوف (کے اعتبار سے)	ان کے دلوں میں

ان کی مدد نہ کی جائے گی ○ بیشک ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ

مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ

مِّنَ اللّٰهِ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾	لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ
اللہ سے	یہ	(اس) لیے کہ وہ	لوگ	نہیں سمجھتے	وہ نہ لڑیں گے تم سے

تمہارا ڈر ہے یہ اس لیے کہ وہ نا سمجھ لوگ ہیں ○ یہ سب (مل کر بھی) تم سے

جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ

جَمِیْعًا[1]	اِلَّا	فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ	اَوْ	مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ	بَاْسُهُمْ
سب (مل کر)	مگر	قلعہ بند شہروں میں	یا	دیواروں کے پیچھے سے	ان کی لڑائی

نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں یا دیواروں کے پیچھے سے، ان کی آپس میں

بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ

بَیْنَهُمْ	شَدِیْدٌ	تَحْسَبُهُمْ	جَمِیْعًا	وَّ	قُلُوْبُهُمْ	شَتّٰى[2]
اپنے درمیان	بہت سخت (ہے)	تم سمجھتے ہو انہیں	اکٹھا	اور	ان کے دل	الگ الگ (ہیں)

لڑائی بہت سخت ہے۔ تم انہیں اکٹھا سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں،

منافقوں کا مسلمانوں سے خوف

یہودیوں اور منافقوں کی بزدلی اور آپس کی نااتفاقی کا حال

[1]..... اکٹھے مل کر علانیہ مسلمانوں سے نہ لڑنے کی خبر صرف مدینۂ منورہ کے یہودیوں کے بارے میں ہے، ان کے بارے میں یہ خبر سچ ثابت ہوئی ہے، دیگر علاقوں کے یہودیوں، عیسائیوں یا مشرکین کے بارے میں یہ خبر نہیں ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے زمانے میں مشرکین اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے زمانے میں دیگر علاقوں کے یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے مقابلے میں آئے اور ان سے بڑی بڑی لڑائیاں ہوئی تھیں۔ [2]..... کفار مسلمانوں کے مقابلے میں کسی خاص مقصد پر تو ایک ہو جاتے ہیں ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ان میں باہمی اتفاق اور اتحاد نہیں، بلکہ یہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ فی زمانہ بھی اس کے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾	كَمَثَلِ الَّذِيْنَ (1)
یہ	(اس) لیے کہ وہ	لوگ	عقل نہیں رکھتے	(ان کی مثال) ان لوگوں کی مثال جیسی (ہے) جو

یہ اس لیے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں ○ (ان کی مثال) ان لوگوں کی مثال جیسی ہے جو

مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَ لَهُمْ

مِنْ قَبْلِهِمْ	قَرِيْبًا	ذَاقُوْا	وَبَالَ اَمْرِهِمْ	وَ	لَهُمْ
ان سے پہلے (ہوئے)	قریب (کے زمانے میں)	انہوں نے چکھا	اپنے کام کا وبال	اور	ان کے لیے

ابھی قریب زمانے میں ان سے پہلے ہوئے ہیں انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾	كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ (2)	اِذْ	قَالَ	لِلْاِنْسَانِ	اكْفُرْ	فَلَمَّا
دردناک عذاب (ہے)	جیسے شیطان کی مثال	جب	اس نے کہا	آدمی سے	کفر کر	پھر جب

دردناک عذاب ہے ○ جیسے شیطان کی مثال جب اس نے آدمی سے کہا: "کفر کر" پھر جب

كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ

كَفَرَ	قَالَ	اِنِّيْ	بَرِيْٓءٌ	مِّنْكَ	اِنِّيْٓ	اَخَافُ
اس نے کفر کرلیا	(تو شیطان نے) کہا	بیشک میں	بیزار (ہوں)	تجھ سے	بیشک میں	ڈرتا ہوں

اس نے کفر کرلیا تو کہا: بیشک میں تجھ سے بیزار ہوں، بیشک میں اس اللہ سے

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾	فَكَانَ	عَاقِبَتَهُمَآ	اَنَّهُمَا	فِي النَّارِ
تمام جہانوں کے رب اللہ (سے)	تو ہوا	ان دونوں کا انجام	یہ کہ وہ دونوں	آگ میں (ہوں گے)

ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ تو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہوں گے

منافقوں کی شیطان کی طرح دھوکا دہی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نظارے دیکھے جارہے ہیں۔ 1 ...... یہاں یہودیوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ ان کا حال اُن مشرکین جیسا ہے جنہوں نے جنگِ بدر میں عداوت رسول اور کفر کا وبال چکھا اور ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک کئے گئے اور مزید ان کے لیے آخرت میں جہنم کا دردناک عذاب ہے تو دنیا و آخرت میں جو حشر ان مشرکوں کا ہوا وہی ان یہودیوں کا ہوگا۔ 2 ...... یعنی جیسے شیطان آدمی کو کفر کرنے کا کہتا ہے اور کفر کے بعد اس سے براءت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ دیتا ہے کہ میں تجھ سے بیزار ہوں اور تمام جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ ایسے ہی منافقوں نے بنو نضیر کے یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارا، جنگ پر آمادہ کیا، اُن سے مدد

(بقیہ اگلے صفحے پر)

رکوع ۵

مسلمانوں کو اللہ سے ڈرنے اور آخرت کی فکر کرنے کا حکم

خٰلِدَیْنِ فِیْهَاؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ۠ ﴿۱۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

اَلَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا	جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۷﴾	ذٰلِكَ	وَ	فِیْهَا	خٰلِدَیْنِ
وہ لوگو جو	اے	ظالموں کی سزا (ہے)	یہی	اور	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

ہمیشہ اس میں رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے ○ اے ایمان

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ

قَدَّمَتْ	مَّا	نَفْسٌ	وَ لْتَنْظُرْ (1)	اللّٰهَ	اتَّقُوا	اٰمَنُوا
اس نے آگے بھیجا	کیا	ہر جان	اور چاہیے کہ دیکھے	اللّٰہ (سے)	ڈرو	ایمان لائے

والو! اللّٰہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے

لِغَدٍۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا

بِمَا	خَبِیْرٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	اتَّقُوا	وَ	لِغَدٍ
(اس) سے جو	خوب خبر دار (ہے)	اللّٰہ	بیشک	اللّٰہ (سے)	ڈرو	اور	کل کے لیے

کیا بھیجا ہے اور اللّٰہ سے ڈرو بیشک اللّٰہ تمہارے اعمال سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	نَسُوا	كَالَّذِیْنَ	لَا تَكُوْنُوْا	وَ	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾
اللّٰہ (کو)	بھلا دیا	ان لوگوں کی طرح جنہوں نے	تم نہ ہونا	اور	تم عمل کرتے ہو

خوب خبر دار ہے ○ اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللّٰہ کو بھلا دیا

جنتی اور جہنمی برابر نہیں

فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا یَسْتَوِیْۤ

لَا یَسْتَوِیْۤ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾	هُمُ	اُولٰٓىٕكَ	اَنْفُسَهُمْ	فَاَنْسٰىهُمْ
برابر نہیں ہیں	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	وہی	یہ لوگ	ان کی جانیں	تو اس نے بھلا دیں انہیں

تو اللّٰہ نے انہیں ان کی جانیں بھلا دیں، وہی نافرمان ہیں ○ دوزخ والے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے وعدے کئے لیکن جنگ شروع ہو جانے پر منافق اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اور یہودیوں کا ساتھ نہ دیا۔ 1 ..... انسان کی اصل قیام گاہ آخرت ہے جہاں اسے ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے جبکہ دنیا میں اس کا قیام عارضی ہے جو کہ کسی بھی وقت ختم ہو سکتا ہے۔ اُخروی قیام گاہ کے اچھے یا برے ہونے میں انسان کے اعمال کا بہت بڑا عمل دخل ہے، ایمان اور نیک اعمال کی صورت میں اللّٰہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جنت میں دائمی قیام اور اس کی بے مثل نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملے گا جبکہ کفر کرنے پر ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا اور اس کے دردناک عذابوں میں مبتلا ہونا پڑے گا اور دیگر گناہوں کی صورت میں مخصوص مدت تک عذابِ جہنم

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾

اَصْحٰبُ النَّارِ	وَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمُ	الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾
آگ والے	اور	جنت والے	جنت والے	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

اور جنت والے برابر نہیں، جنت والے ہی کامیاب ہیں ○

عظمت وشان قرآن

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا

لَوْ	اَنْزَلْنَا	هٰذَا	الْقُرْاٰنَ (1)	عَلٰى جَبَلٍ	لَّرَاَيْتَهٗ	خَاشِعًا
اگر	ہم اتارتے	یہ	قرآن	کسی پہاڑ پر	(تو) ضرور تم دیکھتے اسے	جھکا ہوا

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تم اسے جھکا ہوا،

مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا

مُّتَصَدِّعًا	مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ	وَ	تِلْكَ	الْاَمْثَالُ	نَضْرِبُهَا
پاش پاش	اللہ کے خوف سے	اور	یہ	مثالیں	ہم بیان کرتے ہیں انہیں

اللہ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے

صفات الٰہی کا بیان

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ

لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾	هُوَ	اللّٰهُ	الَّذِيْ	لَاۤ	اِلٰهَ
لوگوں کے لیے	تاکہ وہ	وہ غور وفکر کریں	وہی	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود

بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ سوچیں ○ وہی اللہ ہے جس کے سوا

اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ

اِلَّا	هُوَ	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ	هُوَ	الرَّحْمٰنُ	الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾	هُوَ
مگر	وہی	ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا (ہے)	وہی	نہایت مہربان	بہت رحمت والا (ہے)	وہی

کوئی معبود نہیں، ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، وہی نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے ○ وہی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) میں مبتلا کیا جاسکتا ہے، لہٰذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے اعمال پر غور کرے اور دیکھے کہ اس نے اپنی اصل قیام گاہ آخرت کے لیے کیا عمل کیا ہے۔

1 ...... یعنی قرآن کی عظمت اور اس کی تاثیر کا حال یہ ہے کہ اسے اگر پہاڑ جیسی سخت، مضبوط اور انتہائی وزنی چیز پر اتارا جاتا اور پہاڑ کو قرآن کا پورا فہم دیدیا جاتا تو یہ عظمتِ قرآن کے سامنے جھک جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے پاش پاش ہو جاتا جبکہ انسان کا حال یہ ہے کہ تلاوتِ قرآن کے وقت نہ تو اس میں غور و فکر کرتا، نہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور نہ ہی کوئی اثر قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دل کی سختی سے محفوظ فرمائے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ

اللّٰهُ	الَّذِیْ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	اَلْمَلِكُ[1]	الْقُدُّوْسُ	السَّلٰمُ
اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	بادشاہ	نہایت پاک	سلامتی دینے والا

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا،

الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُؕ

الْمُؤْمِنُ	الْمُهَیْمِنُ	الْعَزِیْزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ[2]
امن بخشنے والا	حفاظت فرمانے والا	بہت عزت والا	بے حد عظمت والا	اپنی بڑائی بیان کرنے والا (ہے)

امن بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، بہت عزت والا، بے حد عظمت والا، اپنی بڑائی بیان فرمانے والا ہے،

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

سُبْحٰنَ اللّٰهِ	عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾	هُوَ	اللّٰهُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ
اللہ پاک ہے	(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں	وہی (ہے)	اللہ	بنانے والا	پیدا کرنے والا

اللہ ان مشرکوں کے شرک سے پاک ہے ○ وہی اللہ بنانے والا، پیدا کرنے والا،

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا

الْمُصَوِّرُ	لَهُ	الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	یُسَبِّحُ	لَهٗ	مَا
(ہر ایک کو) صورت دینے والا	اسی کے (ہیں)	اچھے نام	پاکی بیان کرتا ہے	اس کی	جو کچھ

ہر ایک کو صورت دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۠ ﴿۲۴﴾

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	وہی	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)

موجود ہر چیز اسی کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○

رکوع ۲

[1]......ملک و حکومت کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے کہ تمام موجودات اس کے ملک اور حکومت کے تحت ہیں اور اس کی ملکیت و سلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں جبکہ بندوں کی ملکیت و حکومت ظاہری اور عارضی ہے۔ [2]......اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور تمام صفات میں عظمت و بڑائی والا ہے اور اپنی بڑائی کا اظہار کرنا اسی کے شایاں اور لائق ہے کیونکہ اس کا ہر کمال عظیم اور ہر صفت عالی ہے جبکہ مخلوق میں کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے بلکہ بندے کیلئے شایاں یہ ہے کہ وہ عاجزی و انکساری کا اظہار کرے۔

آیات:13 رکوع:02

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

کفار سے دوستی کی ممانعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا[1]	لَا تَتَّخِذُوْا	عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ	اَوْلِيَآءَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ بناؤ	میرے اور اپنے دشمن (کفار کو)	دوست

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ،

تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا

تُلْقُوْنَ	اِلَيْهِمْ	بِالْمَوَدَّةِ	وَ	قَدْ	كَفَرُوْا	بِمَا
تم (خبریں) پہنچاتے ہو	ان کی طرف	دوستی کے سبب	اور (حالانکہ)	بیشک	انہوں نے انکار کیا	(اس) کا جو

تم انہیں دوستی کی وجہ سے خبریں پہنچاتے ہو حالانکہ یقیناً وہ اس حق کے منکر ہیں

جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ

جَآءَكُمْ	مِّنَ الْحَقِّ	يُخْرِجُوْنَ	الرَّسُوْلَ	وَ	اِيَّاكُمْ	اَنْ
آیا تمہارے پاس	حق سے	وہ نکالتے ہیں	رسول (کو)	اور	تمہیں	(اس بناپر) کہ

جو تمہارے پاس آیا، وہ رسول کو اور تمہیں اس بناپر نکالتے ہیں کہ

1 ..... حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مکۂ مکرمہ میں مقیم اپنے اہلِ خانہ سے متعلق اندیشہ تھا کہ کفارِ مکہ انہیں ستائیں گے، اس لئے انہوں نے خط لکھ کر کفارِ مکہ کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان کے خلاف جنگی تیاری سے متعلق خبر بھیجی تاکہ وہ اس احسان کے بدلے ان کے اہلِ خانہ پر ظلم وستم سے باز رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی خبر دے دی اور بنوہاشم کی باندی سارہ سے وہ خط برآمد بھی کر لیا گیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وضاحت طلب کرنے پر حضرت حاطب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا عذر پیش کیا جسے بارگاہِ رسالت میں قبول کر لیا گیا۔ اس واقعہ سے

تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ

تُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ	جِهَادًا	فِيْ سَبِيْلِيْ	وَ
تم ایمان لائے	اپنے رب اللہ پر	اگر	تم نکلے تھے	جہاد کرنے (کے لئے)	میری راہ میں	اور

تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے، اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور

اللہ کی رضا طلبی اور کفار سے دوستی اکٹھی جمع نہیں ہوسکتیں

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖۗ وَ

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ	تُسِرُّوْنَ	اِلَيْهِمْ	بِالْمَوَدَّةِ	وَ
میری رضا طلب کرنے (کیلئے، تو ان سے دوستی نہ کرو)	تم خفیہ طور پر (پیغام) بھیجتے ہو	ان کی طرف	محبت کا	اور

میری رضا طلب کرنے کیلئے نکلے تھے (تو ان سے دوستی نہ کرو) تم ان کی طرف محبت کا خفیہ پیغام بھیجتے ہو اور

کفار کو خفیہ پیغام محبت بھیجنے والوں کو تنبیہ

اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَيْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ

اَنَا	اَعْلَمُ	بِمَاۤ	اَخْفَيْتُمْ	وَ	مَاۤ	اَعْلَنْتُمْ	وَ	مَنْ
میں	خوب جانتا ہوں	(اس) کو جسے	تم نے چھپایا	اور	جسے	تم نے ظاہر کیا	اور	جو

میں ہر اس چیز کو خوب جانتا ہوں جسے تم نے چھپایا اور جسے تم نے ظاہر کیا اور

يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ

يَّفْعَلْهُ	مِنْكُمْ	فَقَدْ	ضَلَّ	سَوَآءَ السَّبِيْلِ ①	اِنْ	يَّثْقَفُوْكُمْ [1]
کرے گا یہ دوستی	تم میں سے	تو بیشک	وہ بہک گیا	سیدھی راہ (سے)	اگر	وہ پالیں تمہیں

تم میں سے جو یہ (دوستی) کرے تو بیشک وہ سیدھی راہ سے بہک گیا ○ اگر وہ تمہیں پالیں

کفار کی عداوت کا حال

يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ يَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَ

يَكُوْنُوْا	لَكُمْ	اَعْدَآءً	وَّ	يَبْسُطُوْۤا	اِلَيْكُمْ	اَيْدِيَهُمْ	وَ
(تو) ہوں گے	تمہارے	دشمن	اور	دراز کریں گے	تمہاری طرف	اپنے ہاتھ	اور

تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

①...... یعنی کفار کی عداوت کا یہ حال ہے کہ تم ان کے ساتھ کتنے ہی اس قسم کے سلوک کرو، لیکن انہیں جب کبھی موقعہ ملے گا تو وہ تم سے اپنی دشمنی نکالنے میں کمی نہ کریں گے، تمہیں مارنے اور قتل کرنے کے لئے تمہاری طرف اپنے ہاتھ بڑھائیں گے، تمہیں گالی گلوچ کرنے اور برا بھلا کہنے کے ساتھ اپنی زبانیں دراز کریں گے اور ان کی تمنا یہ ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور اُن سے بھلائی کی اُمید رکھنا اور اُن کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہیں چاہئے۔

روزِ قیامت (کفار سے) رشتہ داری کام نہ آئے گی

اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝٢ ؕ لَنْ تَنْفَعَكُمْ

اَلْسِنَتَهُمْ	بِالسُّوْٓءِ	وَ	وَدُّوْا	لَوْ	تَكْفُرُوْنَ ۝٢	لَنْ تَنْفَعَكُمْ [1]
اپنی زبانیں	برائی کے ساتھ	اور	وہ چاہتے ہیں	کاش	تم کافر ہو جاؤ	ہر گز نفع نہیں دیں گے تمہیں

اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ ○ تمہارے رشتے

اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ

اَرْحَامُكُمْ	وَ	لَآ	اَوْلَادُكُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يَفْصِلُ	بَيْنَكُمْ
تمہارے رشتے	اور	نہ	تمہاری اولاد	قیامت کے دن	(اللہ) جدائی کردے گا	تمہارے درمیان

اور تمہاری اولاد قیامت کے دن ہر گز تمہیں نفع نہ دیں گے، اللہ تمہارے درمیان جدائی کردے گا

کفار سے تعلق رکھنے میں اسوۂ ابراہیمی کی پیروی کی تلقین

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٣ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ

وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ۝٣	قَدْ	كَانَتْ	لَكُمْ [2]
اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب دیکھ رہا (ہے)	بیشک	تھی	تمہارے لئے

اور اللہ تمہارے کام خوب دیکھ رہا ہے ○ بیشک ابراہیم اور

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کفار سے اعلانِ براءت

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [3]	فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ	وَ	الَّذِيْنَ	مَعَهٗ	اِذْ	قَالُوْا
بہترین پیروی	ابراہیم میں	اور	ان لوگوں میں جو	اس کے ساتھ (تھے)	جب	انہوں نے کہا

اس کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی جب انہوں نے

لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ

لِقَوْمِهِمْ	اِنَّا	بُرَءٰٓؤُا	مِنْكُمْ	وَ	مِمَّا	تَعْبُدُوْنَ
اپنی قوم سے	بیشک ہم	بیزار ہیں	تم سے	اور	(ان) سے جن کی	تم عبادت کرتے ہو

اپنی قوم سے کہا: بیشک ہم تم سے اور ان سے بیزار ہیں جنہیں تم اللہ کے سوا

1 ..... یعنی اے ایمان والو! جن رشتے داروں اور اولاد کی وجہ سے تم کفار سے دوستی اور موالات کرتے ہو یہ قیامت کے دن ہر گز تمہیں نفع نہ دیں گے۔ یاد رہے کہ قیامت کے دن مسلمان کے کافر رشتے دار اور کافر اولاد اس کے کام نہ آئے گی جبکہ مومن رشتے دار اور مومن اولاد اللہ تعالٰی کے حکم سے ضرور کام آئے گی۔

2 ..... اس آیت میں حضرت حاطب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دوسرے مومنین سے خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملے میں رشتہ داروں کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں۔ 3 ..... یہاں یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ مسلمانوں پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

معانقة ١٢ السماء ع الوقف على القيمة ج ١٠

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	كَفَرْنَا	بِكُمْ	وَ	بَدَا	بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ	الْعَدَاوَةُ
اللہ کے سوا	ہم نے انکار کیا	تمہارا	اور	ظاہر ہوگئی	ہمارے اور تمہارے درمیان	دشمنی

پوجتے ہو، ہم نے تمہارا انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی

وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا

وَ	الْبَغْضَآءُ	اَبَدًا	حَتّٰى	تُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ	اِلَّا
اور	بغض	ہمیشہ (کے لئے)	یہاں تک کہ	تم ایمان لے آؤ	ایک اللہ پر	مگر

اور عداوت ظاہر ہوگئی حتّٰی کہ تم ایک اللہ پر ایمان لے آؤ مگر

قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ

قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ	لِاَبِيْهِ	لَاَسْتَغْفِرَنَّ	لَكَ	وَ
ابراہیم کا کہنا	اپنے (عرفی) باپ سے	میں ضرور مغفرت کی دعامانگوں گا	تیرے لئے	اور

ابراہیم کا اپنے (عرفی) باپ سے یہ کہنا (پیروی کے قابل نہیں) کہ میں ضرور تیرے لئے مغفرت کی دعامانگوں گا اور

مَاۤ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ

مَاۤ اَمْلِكُ[1]	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ	رَبَّنَا	عَلَيْكَ
میں مالک نہیں ہوں	تیرے لئے	اللہ سے (کے سامنے)	کسی چیز (کا)	اے ہمارے رب	تجھ پر

میں اللہ کے سامنے تیرے لئے کسی نفع کا مالک نہیں ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم نے

تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۴ رَبَّنَا

تَوَكَّلْنَا	وَ	اِلَيْكَ	اَنَبْنَا	وَ	اِلَيْكَ	الْمَصِيْرُ ۝۴	رَبَّنَا
ہم نے بھروسہ کیا	اور	تیری طرف	رجوع کیا	اور	تیری طرف	پھرنا (ہے)	اے ہمارے رب

تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ۝ اے ہمارے رب!

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے چچا سے وعدہ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعائیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی مطلقاً لازم ہے جبکہ دیگر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی خاص اعمال میں ہے کیونکہ سابقہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت کے بہت سے احکام منسوخ بھی ہوگئے ہیں، لہٰذا یہ آیت سورۂ احزاب کی اس آیت "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" کے خلاف نہیں، کیونکہ یہاں خاص صورتوں میں خاص پیروی کا حکم ہے اور سورۂ احزاب کی آیت میں مطلقاً پیروی کا حکم ہے۔

[1]......اللہ تعالٰی کے اذن اور اس کی اجازت سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہگار مومنوں سے عذاب دور کریں گے اور ان کی شفاعت سے عذاب دور

لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا

لَنَا	اغْفِرْ	وَ	كَفَرُوْا	لِّلَّذِیْنَ	فِتْنَةً	لَا تَجْعَلْنَا
ہمیں	بخش دے	اور	کفر کیا	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	آزمائش	تو نہ بنا ہمیں

ہمیں کافروں کے لئے آزمائش نہ بنا اور ہمیں بخش دے،

رَبَّنَاۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۵﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

لَكُمْ (1)	كَانَ	لَقَدْ	الْحَكِیْمُ ﴿۵﴾	الْعَزِیْزُ	اَنْتَ	اِنَّكَ	رَبَّنَا
تمہارے لئے	تھی	ضرور بیشک	بڑا حکمت والا (ہے)	بہت عزت والا	تو (ہی)	بیشک تو	اے ہمارے رب

اے ہمارے رب! بیشک تو ہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○ (اے مسلمانو!) بیشک ضرور تمہارے لیے

فِیْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَؕ

الْیَوْمَ الْاٰخِرَ	وَ	اللّٰهَ	كَانَ یَرْجُوا	لِّمَنْ	اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	فِیْهِمْ
آخرت کے دن (کی)	اور	اللہ	امید رکھتا ہے	(اس) کے لئے جو	اچھی پیروی	ان میں

ان میں اچھی پیروی تھی، اس کیلئے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے

وَ مَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۶﴾ؑ عَسَى

عَسَى	الْحَمِیْدُ ﴿۶﴾	الْغَنِیُّ	هُوَ	اللّٰهَ	فَاِنَّ	یَّتَوَلَّ	مَنْ	وَ
قریب ہے	حمد کے لائق (ہے)	بے نیاز	وہی	اللہ	تو بیشک	منہ پھیرے	جو	اور

اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے نیاز، ہر حمد کے لائق ہے ○ قریب ہے

اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ

عَادَیْتُمْ	بَیْنَ الَّذِیْنَ	وَ	بَیْنَكُمْ	یَّجْعَلَ	اَنْ	اللّٰهُ
تمہارے دشمن ہوئے	ان لوگوں کے درمیان جو	اور	تمہارے درمیان	وہ کردے	کہ	اللہ

کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت پیدا فرمادے جو ان میں سے

اسوۂ ابراہیمی کی پیروی سے متعلق ایک ترغیب

کفار مکہ کو توفیق ایمان ملنے کی بشارت

ع ۱

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہوگا، لہٰذا یہ آیت مومنوں کے حق میں شفاعت نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔

1 ......یعنی اے میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت! تمہارے لئے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان پر ایمان لانے والوں کی سیرت میں اچھی پیروی تھی، خاص طور پر اس کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت و ثواب اور آخرت کی راحت کا طالب ہو اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرے اور جو ایمان لانے سے منہ پھیرے اور کفار سے دوستی کرے تو وہ سمجھ لے کہ ہمارے دین کو اس کی ضرورت نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ ہی بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔

کفار سے نیک سلوک اور دوستی کرنے سے متعلق احکام

مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَ اللّٰهُ قَدِیْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝٧

مِّنْهُمْ	مَّوَدَّةً(1)	وَ	اللّٰهُ	قَدِیْرٌ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ۝٧
ان میں سے	دوستی	اور	اللہ	قدرت والا (ہے)	اور	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)

تمہارے دشمن ہیں۔ اور اللہ بہت قدرت والا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے ○

لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ

لَا یَنْهٰىكُمُ	اللّٰهُ	عَنِ الَّذِیْنَ	لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ	فِی الدِّیْنِ	وَ
منع نہیں کرتا تمہیں	اللہ	ان لوگوں سے جنہوں نے	لڑائی نہیں کی تم سے	دین میں	اور

اللہ تمہیں ان لوگوں سے احسان کرنے اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا

لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا

لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ	مِّنْ دِیَارِكُمْ	اَنْ	تَبَرُّوْهُمْ(2)	وَ	تُقْسِطُوْۤا(3)
نہیں نکالا تمہیں	تمہارے گھروں سے	کہ	تم احسان کرو ان پر	اور	انصاف کا برتاؤ کرو

جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے

اِلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝٨ اِنَّمَا یَنْهٰىكُمُ

اِلَیْهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	یُحِبُّ	الْمُقْسِطِیْنَ ۝٨	اِنَّمَا	یَنْهٰىكُمُ
ان کی طرف	بیشک	اللہ	پسند فرماتا ہے	انصاف کرنے والوں (کو)	صرف	منع کرتا ہے تمہیں

نکالا، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ اللہ تمہیں صرف

اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ

اللّٰهُ	عَنِ الَّذِیْنَ	قٰتَلُوْكُمْ	فِی الدِّیْنِ	وَ	اَخْرَجُوْكُمْ
اللہ	ان لوگوں سے جو	لڑے تم سے	دین میں	اور	انہوں نے نکالا تمہیں

ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے اور انہوں نے

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دشمن کفار کو ایمان کی توفیق دے کر ان کے اور تمہارے درمیان محبت پیدا کردے گا۔ 2 ...... کفار کے ساتھ نیکی اور حسنِ سلوک کرنے کی تین صورتیں ہیں: (1) اعلیٰ صورت: اپنی کسی صحیح غرض کے بغیر بالقصد محض کافر کو نفع دینا اور بھلائی پہنچانا مقصود ہو۔ (2) درمیانی صورت: اپنی ذاتی مصلحت جیسے کافر نے کچھ دیا تو اس کے بدلے میں اسے دینا یا رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہوئے کچھ مالی سلوک کرنا۔ (3) ادنیٰ صورت: اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کے لئے جنگی چال کے طور پر کچھ دیا جائے۔ اس آیتِ کریمہ میں درمیانی صورت مراد ہے کیونکہ اعلیٰ اس کافر سے بھی حرام ہے جس سے معاہدہ

مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ

مِّنْ دِيَارِكُمْ	وَ	ظٰهَرُوْا	عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ	اَنْ	تَوَلَّوْهُمْ	وَ	مَنْ
تمہارے گھروں سے	اور	مدد کی	تمہارے نکالنے پر	کہ	تم دوستی کرو ان سے	اور	جو

تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے پر (تمہارے مخالفین کی) مدد کی اور جو

يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ⑨ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

يَّتَوَلَّهُمْ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ⑨	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
دوستی کرے گا ان سے	تو یہ لوگ	وہی	ظالم (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

ان سے دوستی کرے تو وہی ظالم ہیں ○ اے ایمان والو! جب

جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ

جَآءَكُمُ	الْمُؤْمِنٰتُ	مُهٰجِرٰتٍ	فَامْتَحِنُوْهُنَّ (1)	اَللّٰهُ
آئیں تمہارے پاس	ایمان والیاں	ہجرت کرتے ہوئے	تو تم امتحان کرو ان کا	اللہ

تمہارے پاس مسلمان عورتیں (کفرستان سے) اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو، اللہ

اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ

اَعْلَمُ	بِاِيْمَانِهِنَّ	فَاِنْ	عَلِمْتُمُوْهُنَّ	مُؤْمِنٰتٍ	فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ
بہتر جانتا ہے	ان کے ایمان کو	پھر اگر	تمہیں معلوم ہوں وہ	ایمان والیاں	تو نہ لوٹاؤ انہیں

ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے، پھر اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کی طرف

اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ

اِلَى الْكُفَّارِ	لَا	هُنَّ	حِلٌّ	لَّهُمْ (2)	وَ	لَا	هُمْ
کافروں کی طرف	نہیں	وہ (عورتیں)	حلال	ان (کافروں) کے لئے	اور	وہ	وہ (کافر)

واپس نہ لوٹاؤ، نہ یہ ان (کافروں) کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر)

مہاجر عورتوں کے بارے میں چند منسوخ احکام

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے اور اولیٰ اس کافر کے ساتھ بھی جائز ہے جس سے معاہدہ نہیں۔ 3...... ”اِقْسَاط“ یعنی انصاف کرنے کے مفسرین نے تین معانی بیان کئے ہیں: (1) ان پر ظلم نہ کرو۔ اس معنی کے اعتبار سے یہ حکم حربی و معاہد ہر طرح کے کافر کیلئے عام ہے کہ حربی پر بھی ظلم کرنے کی اجازت نہیں اور یہ حکم واجب ہے۔ (2) کافروں سے کیا ہوا معاہدہ پورا کرو۔ یہ حکم بھی واجب ہے، البتہ معاہدے کی مدت پوری کرنا واجب نہیں، کوئی مصلحت ہو تو مدت سے پہلے بتا کر معاہدہ توڑ دینا جائز ہے۔ (3) ”اِقْسَاط“ سے مراد اپنے مال سے کچھ حصہ دیدینا ہے اور یہ وہی ”بِر“ یعنی نیکی کرنا ہی ہے، گویا اِس صورت میں ”بِر“ و ”اِقْسَاط“ ایک ہی چیز ہو گئے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... ان عورتوں کا

يَحِلُّوۡنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوۡهُمۡ مَّاۤ

يَحِلُّوۡنَ	لَهُنَّ	وَ	اٰتُوۡهُمۡ	مَّاۤ
حلال ہیں	ان (عورتوں) کے لئے	اور	تم دیدو ان (کے کافر شوہروں) کو	جو

ان کیلئے حلال ہیں اور ان کے کافر شوہروں کو وہ (حق مہر) دیدو جو

اَنۡفَقُوۡا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ اَنۡ تَنۡكِحُوۡهُنَّ اِذَاۤ

اَنۡفَقُوۡا (1)	وَ	لَا	جُنَاحَ	عَلَيۡكُمۡ	اَنۡ	تَنۡكِحُوۡهُنَّ	اِذَاۤ
انہوں نے خرچ کیا	اور	نہیں	کوئی گناہ	تم پر	کہ	تم نکاح کرلو ان سے	جب

انہوں نے خرچ کیا ہو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کرلو جب

اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمۡسِكُوۡا بِعِصَمِ الۡكَوَافِرِ وَسۡـَٔلُوۡا

اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ	اُجُوۡرَهُنَّ	وَ	لَا تُمۡسِكُوۡا	بِعِصَمِ الۡكَوَافِرِ (2)	وَسۡـَٔلُوۡا
تم دو انہیں	ان کے مہر	اور	نہ روکے رکھو	کافرہ عورتوں کے نکاحوں کو	اور مانگ لو

ان کے مہر انہیں دو اور کافرہ عورتوں کے نکاح پر نہ جمے رہو اور وہ مانگ لو

مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ وَلۡيَسۡـَٔلُوۡا مَاۤ اَنۡفَقُوۡا ؕ ذٰلِكُمۡ حُكۡمُ اللّٰهِ ؕ

مَاۤ	اَنۡفَقۡتُمۡ	وَلۡيَسۡـَٔلُوۡا	مَاۤ	اَنۡفَقُوۡا	ذٰلِكُمۡ	حُكۡمُ اللّٰهِ
جو	تم نے خرچ کیا	اور وہ (کافر) مانگ لیں	جو	انہوں نے خرچ کیا	یہ	اللہ کا حکم (ہے)

جو تم نے خرچ کیا ہو اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا، یہ اللہ کا حکم ہے،

يَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۱۰﴾ وَاِنۡ

يَحۡكُمُ	بَيۡنَكُمۡ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيۡمٌ	حَكِيۡمٌ ﴿۱۰﴾	وَ	اِنۡ
وہ فیصلہ فرماتا ہے	تمہارے درمیان	اور	اللہ	بہت علم والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اور	اگر

وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے ○ اور اگر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) امتحان لینے کا طریقہ یہ ہے کہ ان سے قسم لی جائے کہ شوہروں کی عداوت یا کسی دنیوی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اپنے دین و ایمان کیلئے انہوں نے ہجرت کی ہے۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اگر کافر کی کافرہ بیوی ایمان لاکر ہجرت کر جائے تو وہ اس کافر کے نکاح سے نکل جائے گی۔

(اس صفحے کا حاشیہ) یہاں سے 1 ...... یعنی ان کے کافر شوہروں کو وہ حق مہر دیدو جو انہوں نے ان عورتوں کو دیئے تھے۔ یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جب کہ عورت کا کافر شوہر اسے طلب کرے اور اگر طلب نہ کرے تو اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ عورت کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا۔ 2 ...... یہ آیت

(بقیہ اگلے صفحے پر)

فَاٰتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ

فَاٰتَكُمْ	شَیْءٌ	مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ	اِلَى الْكُفَّارِ	فَعَاقَبْتُمْ
نکل جائے تم سے	کوئی	تمہاری بیویوں میں سے	کافروں کی طرف	پھر تم (کافروں کو) سزا دو

تم مسلمانوں کے ہاتھ سے تمہاری کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں پھر تم (کافروں کو) سزا دو

فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ

فَاٰتُوا	الَّذِیْنَ	ذَهَبَتْ	اَزْوَاجُهُمْ	مِّثْلَ	مَاۤ	اَنْفَقُوْا[1]	وَ
تو دیدو	ان لوگوں کو جو	چلی گئی تھیں	ان کی بیویاں	(اس کی) مثل	جو	انہوں نے خرچ کیا	اور

توجن کی بیویاں چلی گئی تھیں انہیں (مالِ غنیمت سے) اتنا دیدو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا

اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	اِذَا
ڈرتے رہو	اللہ (سے)	جس پر تم	ایمان رکھنے والے (ہو)	اے	نبی	جب

اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو○ اے نبی! جب

جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ

جَآءَكَ	الْمُؤْمِنٰتُ	یُبَایِعْنَكَ[2]	عَلٰۤى	اَنْ	لَّا یُشْرِكْنَ[3]
آئیں تمہارے پاس	ایمان والیاں	وہ بیعت کریں تم سے	(اس) پر	کہ	وہ شریک نہ ٹھہرائیں گی

مسلمان عورتیں تمہارے حضور اس بات پر بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ

بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ

بِاللّٰهِ	شَیْـًٔا	وَّ	لَا یَسْرِقْنَ	وَ	لَا یَزْنِیْنَ	وَ	لَا یَقْتُلْنَ
اللہ کے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	چوری نہ کریں گی	اور	زنا نہ کریں گی	اور	قتل نہ کریں گی

کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو

عورتوں سے بیعت لینے کی کیفیت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نازل ہونے کے بعد صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُم نے ان کافرہ عورتوں کو طلاق دیدی جو مکۂ مکرمہ میں تھیں۔ یہاں یہ مسئلہ یاد رہے کہ اگر مسلمان کی عورت (معاذ اللہ) مرتدہ ہو جائے تو وہ اس کے نکاح سے باہر نہ ہوگی البتہ عورت کے مسلمان ہونے کے بعد دوبارہ اسی شوہر سے نکاح ضرور پڑھا جائے گا۔

1 ......ان آیات میں جو احکام بیان ہوئے یہ تمام احکام جہاد والی آیت سے یا غنیمت والی آیت سے یا احادیث سے منسوخ ہو گئے ہیں کیونکہ یہ احکام تب تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اٹھ گیا تو احکام بھی نہ رہے۔ 2 ......جب فتحِ مکہ کے دن حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے عورتوں سے بیعت لینا

(بقیہ اگلے صفحے پر)

اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ

اَوْلَادَهُنَّ	وَ	لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ	یَّفْتَرِیْنَهٗ	بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ
اپنی اولاد	اور	نہ لائیں گی بہتان	جسے وہ گھڑیں	اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان (میں)

قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان میں گھڑیں

وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ

وَ	لَا یَعْصِیْنَكَ	فِیْ مَعْرُوْفٍ	فَبَایِعْهُنَّ (1)	وَ	اسْتَغْفِرْ
اور	وہ نافرمانی نہ کریں گی تمہاری	کسی نیک بات میں	تو تم بیعت لو ان سے	اور	مغفرت طلب کرو

اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی توان سے بیعت لو اور اللہ سے

لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

لَهُنَّ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
ان کے لئے	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ○ اے ایمان والو!

لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَىِٕسُوْا

لَا تَتَوَلَّوْا	قَوْمًا	غَضِبَ	اللّٰهُ	عَلَیْهِمْ	قَدْ	یَىِٕسُوْا
تم دوستی نہ کرو	(ان) لوگوں (سے)	غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	بیشک	وہ ناامید ہوگئے

ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے غضب کیا، بیشک وہ آخرت سے ناامید ہوچکے ہیں

مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع

مِنَ الْاٰخِرَةِ	كَمَا	یَىِٕسَ	الْكُفَّارُ	مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾
آخرت سے	جیسے	ناامید ہوچکے ہیں	کفار	قبروں والوں سے

جیسے کافر قبر والوں (کے دنیا میں لوٹنے) سے ناامید ہوچکے ہیں (یا، قبر والوں میں سے کفار (ثوابِ آخرت سے) ناامید ہوچکے ہیں۔) ○

کافروں سے دوستی کی ممانعت

ع ۲ — النصف ۸

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) شروع کی تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ 3...... اس سے معلوم ہوا کہ پیر کسی کو مرید کرتے وقت عمومی توبہ کے ساتھ خاص ان گناہوں سے بھی توبہ کرائے جن میں مرید گرفتار ہے، مثلاً بے نمازی سے ترکِ نماز کی یا سود خور سے سود خوری سے خاص طور پر توبہ کرائے اور آئندہ کے لئے اس پر قائم رہنے کا حکم دے۔

(اس صفحے کا حاشیہ) یہاں سے 1...... مسلمانوں کا مشائخ کے ہاتھ پر بیعت ہونا سنت ہے کیونکہ یہ مومنہ عورتیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی بیعت کرتی تھیں کہ ہم آئندہ گناہوں سے بچیں گی اور یہ ہی مشائخ کی بیعت کا منشا ہے۔

آیات: 14 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الصَّفّ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عظمتِ الٰہی

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ

سَبَّحَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	هُوَ
پاکی بیان کی	اللہ کی	(ہر اس چیز نے) جو	آسمانوں میں	اور	جو	زمین میں (ہے)	اور	وہی

اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور وہی

قول و عمل میں تضاد کی مذمت

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا

الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿١﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لِمَ	تَقُوْلُوْنَ	مَا
بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	کیوں	تم کہتے ہو	وہ (بات) جو

بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو

لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا

لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢﴾ (1)	كَبُرَ	مَقْتًا	عِنْدَ اللّٰهِ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	مَا
تم نہیں کرتے	بہت بڑا ہے	ناپسندیدگی (کے لحاظ سے)	اللہ کے نزدیک	یہ کہ	تم کہو	وہ جو

کرتے نہیں ○ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو

(1)..... قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے قول کے مطابق عمل بھی کرنا چاہئے۔ اس تضاد کی بہت سی صورتیں ہیں جیسے لوگوں کو اچھی باتیں بتانا لیکن خود ان پر عمل نہ کرنا، یا کسی سے وعدہ کرنا اور اس وقت یہ خیال کرنا کہ میں یہ کام کروں گا ہی نہیں، صرف زبانی وعدہ کرلیتا ہوں، وغیرہ۔ احادیث میں ان چیزوں کی خاص طور پر شدید مذمت اور وعید بیان کی گئی ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے: جس میں چار عیوب ہوں وہ نرا منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک عیب ہو تو اس میں منافقت کا عیب ہو گا جب تک کہ اُسے چھوڑ نہ دے (1) جب امانت دی جائے تو خیانت کرے۔ (2) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (3) جب وعدہ کرے تو

مجاہدین کی فضیلت

لَا تَفْعَلُوْنَ ③ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ

لَا تَفْعَلُوْنَ ③ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الَّذِيْنَ	يُقَاتِلُوْنَ	فِيْ سَبِيْلِهٖ
تم نہیں کرتے	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	ان لوگوں سے جو	لڑتے ہیں	اس کی راہ میں

نہ کرو○ بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایذا دینے والوں کا انجام

صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

صَفًّا (2)	كَاَنَّهُمْ	بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى
صفیں باندھ کر	گویا کہ وہ	سیسہ پلائی ہوئی دیوار (ہیں)	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)

صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ

لِقَوْمِهٖ	يٰقَوْمِ	لِمَ	تُؤْذُوْنَنِيْ	وَ	قَدْ	تَّعْلَمُوْنَ	اَنِّيْ
اپنی قوم سے	اے میری قوم	کیوں	تم ستاتے ہو مجھے	اور (حالانکہ)	تحقیق	تم جانتے ہو	کہ میں

اپنی قوم سے فرمایا، اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ

رَسُوْلُ اللّٰهِ	اِلَيْكُمْ	فَلَمَّا	زَاغُوْۤا	اَزَاغَ	اللّٰهُ
اللہ کا رسول (ہوں)	تمہاری طرف	پھر جب	وہ ٹیڑھے ہوئے	(تو) ٹیڑھا کر دیا	اللہ (نے)

تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے تو اللہ نے ان کے دل

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آمدِ سرکار کی بشارت اور کفار کا حال

قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤ وَاِذْ

قُلُوْبَهُمْ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤	وَ	اِذْ
ان کے دلوں (کو)	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	نافرمانی کرنے والے لوگوں (کو)	اور	جب

ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا○ اور یاد کرو جب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خلاف ورزی کرے۔ (4) جب لڑے تو گالیاں بکے۔ (بخاری، ۱/۲۵، الحدیث: ۳۴) ❶..... ایسے کام کا دعویٰ کرنا جسے کیا نہ ہو یا اسے کرنے کا کوئی ارادہ ہی نہ ہو، یہ اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا سبب اور ناجائز و گناہ ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ ❷..... اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہادر مجاہد پسند ہیں جو ڈٹ کر کفار کا مقابلہ کریں اور پیٹھ نہ دکھائیں۔ جہاد میں صفیں بنانے کے مفہوم میں ہر وہ طریقہ داخل ہے جس میں ایک مفید نظم و ضبط ہو اور جو آپس میں ایک دوسرے کی قوت و طاقت اور دوسروں پر فتح کا ذریعہ بنے۔ ترتیب اور نظم و ضبط خدا کو پسند ہے، لیکن افسوس! ہمارے ہاں اس کی خلاف ورزی روزمرہ کا معمول ہے، بے ہنگم ٹریفک، بس اور ٹرین

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

قَالَ	عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ (1)	يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	اِنِّيْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ
کہا	مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)	اے بنی اسرائیل	بیشک میں	اللہ کا رسول (ہوں)

عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا

اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ

اِلَيْكُمْ	مُّصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ	وَ
تمہاری طرف	تصدیق کرنے والا (ہوں)	(اس کتاب) کی جو	مجھ سے پہلے تورات (ہے)	اور

رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور

مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ

مُبَشِّرًۢا	بِرَسُوْلٍ (2)	يَّاْتِيْ	مِنْۢ بَعْدِي	اسْمُهٗٓ	اَحْمَدُ
بشارت دینے والا (ہوں)	ایک رسول کی	وہ آئے گا	میرے بعد	اس کا نام	احمد (ہے)

اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٦

فَلَمَّا	جَآءَهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ	قَالُوْا	هٰذَا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٦
پھر جب	وہ آیا ان کے پاس	روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو) انہوں نے کہا	یہ	کھلا جادو (ہے)

پھر جب وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو انہوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے ○

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ

وَ	مَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَ	هُوَ
اور	کون	زیادہ ظالم (ہے)	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	اور (حالانکہ)	وہ

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے

اللہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے والا بڑا ظالم ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وغیرہ میں سوار ہوتے وقت بے نظمی اور قطار توڑ کر اپنا کام پہلے ہونے کی جلدی اس کی عام مثالیں ہیں، یہ سب مقاصدِ شرع کے خلاف ہے اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

1 ...... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نسبت ان کی والدہ کی طرف کی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بغیر باپ پیدا ہوئے ہیں اور یہ قدرتِ الٰہی کی عظیم نشانی ہے۔

2 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں، اسی لئے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے صرف آپ کی بشارت دی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی بھیجا تو ان سے یہ وعدہ لیا کہ وہ اپنی امت سے عہد لیں کہ اگر محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

يُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٧

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٧	لَا يَهْدِي	اللّٰهُ	وَ	اِلَى الْاِسْلَامِ	يُدْعٰۤى
ظالم لوگوں (کو)	ہدایت نہیں دیتا	اللہ	اور	اسلام کی طرف	اسے بلایا جاتا ہو

اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ○

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	بِاَفْوَاهِهِمْ	نُوْرَ اللّٰهِ[1]	لِيُطْفِـُٔوْا	يُرِيْدُوْنَ
اللہ	اور	اپنے مونہوں سے	اللہ کا نور	کہ بجھادیں	وہ چاہتے ہیں

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھادیں اور اللہ

دینِ اسلام کو مٹانے کی کوشش ناکام ہے

مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝٨ هُوَ الَّذِيْۤ

الَّذِيْۤ	هُوَ	الْكٰفِرُوْنَ ۝٨	كَرِهَ	وَلَوْ	مُتِمُّ نُوْرِهٖ
جس نے	وہی (ہے)	کافر	ناپسند کریں	اگرچہ	اپنا نور مکمل کرنے والا (ہے)

اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو ○ وہی ہے جس نے

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

لِيُظْهِرَهٗ[2]	بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ	رَسُوْلَهٗ	اَرْسَلَ
تاکہ وہ غالب کردے اسے	ہدایت اور سچے دین کے ساتھ	اپنے رسول (کو)	بھیجا

اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا ایک اہم مقصد

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝٩ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	الْمُشْرِكُوْنَ ۝٩	كَرِهَ	وَلَوْ	عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ
ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	مشرک	ناپسند کریں	اگرچہ	ہر دین پر

غالب کردے اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو ○ اے ایمان والو!

دردناک عذاب سے نجات دلانے والی تجارت اور اس کے ثمرات

ع ٩

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھیجا جائے اور وہ لوگ زندہ ہوں تو ضرور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کریں اور ضرور ان کی مدد کریں۔(ابن کثیر، الصف، تحت الآیۃ: ۶، ۸/۱۳۶)

1 ...... یہاں اللہ کے نور سے مراد دینِ اسلام ہے اور نور بجھانے سے مراد اسلام کو مٹانا ہے۔ 2 ...... یہاں غلبے سے دلائل کے اعتبار سے غلبہ مراد ہے کہ اپنی حقانیت پر جو دلائل دینِ اسلام نے پیش کئے اس سے مضبوط ترین دلائل کوئی بھی پیش نہ کرسکا۔ یہ غلبہ آج بھی برقرار ہے اور قیامت تک رہے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں قوت کے اعتبار سے غلبہ مراد ہو۔ آج اگرچہ دینِ اسلام قوت کے اعتبار سے غالب نہیں لیکن ایک بہت بڑا عرصہ ایسا گزرا ہے کہ دنیا میں صرف دینِ اسلام ہی غالب

(بقیہ اگلے صفحے پر)

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۱۰﴾

مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۱۰﴾	تُنْجِیْكُمْ	عَلٰى تِجَارَةٍ (1)	اَدُلُّكُمْ	هَلْ
دردناک عذاب سے	جو بچالے تمہیں	(اس) تجارت پر	میں رہنمائی کروں تمہاری	کیا

کیا میں ایسی تجارت پر تمہاری راہنمائی کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے ○

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	تُجَاهِدُوْنَ (2)	وَ	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	تُؤْمِنُوْنَ
اللہ کی راہ میں	جہاد کرو	اور	اللہ اور اس کے رسول پر	(وہ یہ کہ) تم ایمان رکھو

تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور

بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ ۙ

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾	اِنْ	لَّكُمْ	خَیْرٌ	ذٰلِكُمْ	بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ
تم جانتے ہو	اگر	تمہارے لیے	بہتر (ہے)	یہ	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ

اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو ○

یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ یُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

تَجْرِیْ	جَنّٰتٍ	یُدْخِلْكُمْ	وَ	ذُنُوْبَكُمْ	لَكُمْ	یَغْفِرْ
بہتی ہیں	باغوں (میں)	داخل کرے گا تمہیں	اور	تمہارے گناہ	تمہارے لیے	وہ بخش دے گا

وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ

فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ	مَسٰكِنَ طَیِّبَةً	وَ	الْاَنْهٰرُ	مِنْ تَحْتِهَا
(جو) ہمیشہ رہنے کے باغات میں (ہیں)	پاکیزہ رہائش گاہوں (میں)	اور	نہریں	ان کے نیچے

نہریں رواں ہیں اور پاکیزہ رہائش گاہوں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تھا اور اب آئندہ اس کا کامل ظہور اس وقت ہو گا جب حضرت امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ 1 ...... اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی راہ میں جان ومال سے جہاد کرنے کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ جس طرح تجارت سے نفع کی امید ہوتی ہے اسی طرح ان اعمال سے بہترین نفع یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا، جنت اور نجات حاصل ہوتی ہے۔ اے کاش! ہم اس تجارت کی طرف زیادہ متوجہ ہوں۔ 2 ...... ایمان کے بعد نماز کا درجہ ہے لیکن چونکہ اس وقت جہاد کی سخت ضرورت تھی اس لئے یہاں ایمان کے بعد جہاد کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ جہاد کی فضیلت سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے کہ جو میری راہ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ

تُحِبُّوْنَهَا	اُخْرٰى	وَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾	ذٰلِكَ
تم پسند کرتے ہو اسے	ایک دوسری (نعمت تمہیں دے گا)	اور	بہت بڑی کامیابی (ہے)	یہی

یہی بہت بڑی کامیابی ہے ○ اور ایک دوسری (نعمت تمہیں دے گا) جسے تم پسند کرتے ہو

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾	بَشِّرِ	وَ	فَتْحٌ قَرِيْبٌ (1)	وَ	نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ
ایمان والوں (کو)	خوشخبری سنادو	اور	جلد آنے والی فتح (ہے)	اور	(وہ) اللّٰہ کی طرف سے مدد

(وہ) اللّٰہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح (ہے) اور اے حبیب! مسلمانوں کو خوشخبری سنادو ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ

قَالَ	كَمَا	اَنْصَارَ اللّٰهِ	كُوْنُوْۤا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا
کہا	جیسے	اللّٰہ کے (دین کے) مددگار	تم ہو جاؤ	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے

اے ایمان والو! اللّٰہ کے (دین کے) مددگار بن جاؤ جیسے عیسٰی بن مریم نے

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ

قَالَ	اِلَى اللّٰهِ	اَنْصَارِيْۤ (2)	مَنْ	لِلْحَوَارِيّٖنَ	عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
کہا	اللّٰہ کی طرف (ہو کر)	میرا مددگار (ہے)	کون	حواریوں سے	مریم کے بیٹے عیسٰی (نے)

حواریوں سے فرمایا تھا: کون ہیں جو اللّٰہ کی طرف ہو کر میرے مددگار ہیں؟ حواریوں نے

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىِٕفَةٌ

طَّآىِٕفَةٌ	فَاٰمَنَتْ	اَنْصَارُ اللّٰهِ (3)	نَحْنُ	الْحَوَارِيُّوْنَ
ایک گروہ	تو ایمان لایا	اللّٰہ کے (دین کے) مددگار (ہیں)	ہم	حواریوں (نے)

کہا: ہم اللّٰہ کے (دین کے) مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) میں نکلے اور مجھ پر ایمان یا میرے رسولوں کی تصدیق ہی وہ سبب ہے جس نے اسے گھر سے نکالا ہو تو میں اسے اجر و غنیمت کے ساتھ واپس بھیجوں گا یا جنت میں داخل کر دوں گا۔(بخاری، ۱/۲۵، الحدیث: ۳٦) 1...... یہاں فتح سے فتحِ مکہ یا فارس اور روم کے شہروں کی فتح مراد ہے۔ دوسرے قول کے مطابق اس آیت میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خلافتوں کی طرف اشارہ ہے کیونکہ انہی کے دور میں فارس اور روم کے شہر فتح ہوئے۔ 2...... مصیبت کے وقت اللّٰہ تعالٰی کے بندوں سے مدد مانگنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ثابت ہے، یہ شرک نہیں۔ 3...... حواریوں نے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مدد

مِّنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَ کَفَرَتۡ طَّآئِفَۃٌ ۚ فَاَیَّدۡنَا الَّذِیۡنَ

مِّنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ	وَ	کَفَرَتۡ	طَّآئِفَۃٌ	فَاَیَّدۡنَا	الَّذِیۡنَ
بنی اسرائیل سے	اور	کفر کیا	ایک گروہ (نے)	تو ہم نے مدد کی	ان لوگوں کی جو

ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا تو ہم نے ایمان والوں کو

اٰمَنُوۡا عَلٰی عَدُوِّہِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰہِرِیۡنَ ﴿۱۴﴾ ع

اٰمَنُوۡا	عَلٰی عَدُوِّہِمۡ	فَاَصۡبَحُوۡا	ظٰہِرِیۡنَ ﴿۱۴﴾
ایمان لائے	ان کے دشمنوں پر	تو وہ ہوگئے	غالب آنے والے

ان کے دشمنوں پر مدد دی تو وہ غالب ہوگئے ○

ع ۲ ۱۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ

صفاتِ الٰہی کا بیان

یُسَبِّحُ (۱)	لِلّٰہِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الۡاَرۡضِ	الۡمَلِکِ
پاکی بیان کرتا ہے	اللہ کی	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	(جو) بادشاہ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اس اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو بادشاہ،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی تھی مگر عرض یوں کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی مدد کرنا در حقیقت اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنا ہے۔

1 ...... زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر ایک کی تسبیح اس کے حال کے مطابق ہے، اس پر ہمارا ایمان ہے اور ان کی تسبیح کی کیفیت کیا ہے وہ ہمیں معلوم نہیں، یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ جو غریب و نادار شخص 90 بار روزانہ "یَا مَلِکُ" پڑھ لیا کرے تو اِن شآءَ اللہ وہ غربت سے نجات پائے گا اور جو شخص دورانِ سفر "یَا قُدُّوۡسُ" کا ورد کرتا رہے تو اِن شآءَ اللہ تھکن سے محفوظ رہے گا۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل اور فیضان

اَلْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ① هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ

فِی الْاُمِّیّٖنَ	بَعَثَ	الَّذِیْ	هُوَ	الْحَکِیْمِ ①	الْعَزِیْزِ	الْقُدُّوْسِ
اَن پڑھوں میں	بھیجا	جس نے	وہی (ہے)	بڑا حکمت والا (ہے)	بہت عزت والا	نہایت پاکی والا

نہایت پاکی والا، بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○ وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

یُزَكِّیْهِمْ	وَ	اٰیٰتِهٖ	عَلَیْهِمْ	یَتْلُوْا	مِّنْهُمْ	رَسُوْلًا
پاک کرتا ہے انہیں	اور	اس کی آیتیں	ان پر	وہ تلاوت کرتا ہے	ان میں سے	ایک رسول

ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے

وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ

مِنْ قَبْلُ	كَانُوْا	اِنْ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	الْكِتٰبَ (1)	یُعَلِّمُهُمُ	وَ
(اس سے) پہلے	وہ تھے	بیشک	اور	حکمت (کا)	اور	کتاب	علم دیتا ہے انہیں	اور

اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ② وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ

اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ (2)	وَّ	لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ②
ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں (کو بھی پاک کرتا اور علم دیتا ہے)	اور	ضرور کھلی گمراہی میں

ضرور کھلی گمراہی میں تھے ○ اور ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں کو (بھی یہ رسول پاک کرتے اور علم دیتے ہیں)

لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ③ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ	الْحَكِیْمُ ③	الْعَزِیْزُ	هُوَ	وَ	بِهِمْ	لَمَّا یَلْحَقُوْا
یہ	بڑا حکمت والا (ہے)	بہت عزت والا	وہی	اور	ان (موجودہ لوگوں) سے	(جو) ابھی نہیں ملے

جو ان (موجودہ لوگوں) سے ابھی نہیں ملے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○ یہ

(1)...... یہاں کتاب سے مراد قرآنِ کریم اور حکمت سے مراد سنت، شریعت کے احکام اور طریقت کے اسرار ہیں۔ یاد رہے کہ قرآن وحدیث آسان نہیں کہ ہر کوئی محض اپنی عقل سے سمجھ لے ورنہ ان کی تعلیم کے لئے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ بھیجے جاتے۔ نیز قرآنِ مجید کو محض اپنی عقل سے نہ سمجھا جائے بلکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم سے سمجھا جائے، ورنہ گمراہ ہو جائیں گے۔ (2)...... اُمیوں (مراد اُمتِ محمدیہ ہے) میں سے دوسرے لوگوں سے مراد یا تو عجمی ہیں یا وہ تمام لوگ مراد ہیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے اور اگلوں سے نہ ملنے سے مراد یہ ہے کہ ان کا زمانہ نہیں پایا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④

فَضْلُ اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④
اللہ کا فضل (ہے)	وہ دیتا ہے اسے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	بہت بڑے فضل والا (ہے)

اللہ کا فضل ہے وہ اسے جسے چاہے دے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے ○

تورات پر عمل نہ کرنے والوں کی مثال

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا

مَثَلُ الَّذِيْنَ (1)	حُمِّلُوا	التَّوْرٰىةَ	ثُمَّ	لَمْ يَحْمِلُوْهَا
ان لوگوں کی مثال جن پر	بوجھ رکھا گیا	تورات (کا)	پھر	انہوں نے بوجھ نہ اٹھایا اس کا

جن پر تورات کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اس کا بوجھ نہ اٹھایا

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ

كَمَثَلِ الْحِمَارِ	يَحْمِلُ	اَسْفَارًا	بِئْسَ
گدھے کی مثال جیسی (ہے)	جو اٹھائے ہوئے ہو	کتابیں	کیا ہی بری (ہے)

ان لوگوں کی مثال گدھے کی مثال جیسی ہے جو کتابیں اٹھائے ہو، ان لوگوں کی

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي
ان لوگوں کی مثال جنہوں نے	جھٹلایا	اللہ کی آیتوں کو	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

کیا ہی بری مثال ہے جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ ظالم لوگوں کو

یہودیوں کے لیے جھوٹے دعووں کی تردید کا خوبصورت انداز

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤	قُلْ	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	هَادُوْۤا	اِنْ	زَعَمْتُمْ
ظالم لوگوں (کو)	تم کہو	اے	وہ لوگو جو	یہودی ہوئے	اگر	تم گمان کرتے ہو

ہدایت نہیں دیتا ○ تم فرماؤ: اے یہودیو! اگر تمہیں یہ گمان ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بلکہ ان کے بعد آئے۔ 1 ...... یہاں آیت میں یہودیوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن پر تورات کے احکام کی پیروی کرنا لازم کیا گیا، پھر انہوں نے تورات پر عمل نہ کرکے اس ذمہ داری کا بوجھ نہ اٹھایا اور اس میں مذکور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت وصفت دیکھنے کے باوجود آپ پر ایمان نہ لائے، ان لوگوں کی مثال گدھے جیسی ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے اور بوجھ کے سوا اُن سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان کتابوں میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو، یہی حال ان یہودیوں کا ہے جو تورات اُٹھائے پھرتے، اس کے الفاظ رٹتے ہیں لیکن اس سے نفع نہیں اُٹھاتے اور اس کے مطابق عمل نہیں کرتے۔

اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

اَنَّكُمْ	اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ [1]	مِنْ دُوْنِ النَّاسِ	فَتَمَنَّوُا	الْمَوْتَ	اِنْ	كُنْتُمْ
کہ تم	اللہ کے دوست (ہو)	(دوسرے) لوگوں کے سوا	تو تم تمنا کرو	موت (کی)	اگر	تم ہو

کہ صرف تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگ نہیں، تو ذرا مرنے کی تمنا کرو اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ

صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾	وَ	لَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ [2]	اَبَدًۢا	بِمَا	قَدَّمَتْ
سچے	اور	وہ ہرگز تمنا نہ کریں گے اس کی	کبھی	(اُس کے) سبب جو	آگے بھیجا

سچے ہو○ اور وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اُن اعمال کے سبب جو اُن کے ہاتھ

اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ

اَيْدِيْهِمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌۢ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾	قُلْ	اِنَّ	الْمَوْتَ
اُن کے ہاتھوں (نے)	اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	ظالموں کو	تم کہو	بیشک	موت

آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے○ تم فرماؤ: بیشک وہ موت

موت سے فرار ممکن نہیں

الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ

الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ	فَاِنَّهٗ	مُلٰقِيْكُمْ	ثُمَّ	تُرَدُّوْنَ
جس سے تم بھاگتے ہو	پس بیشک وہ	تمہیں ملنے والی (ہے)	پھر	تمہیں لوٹایا جائے گا

جس سے تم بھاگتے ہو پس وہ ضرور تمہیں ملنے والی ہے پھر تم اس کی طرف

اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ ع

اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾
ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف	تو وہ بتادے گا تمہیں	جو	تم عمل کرتے تھے

پھیرے جاؤ گے جو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتادے گا○

ع ٤٨

[1] ......یہودی کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک آخرت کا گھر خالص ہمارے لئے ہے اور جنت میں صرف یہودی ہی جائیں گے۔ اس پر فرمایا گیا کہ اے یہودیو! تمہارا گمان یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم اللہ تعالیٰ کے دوست ہو، اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو مرنے کی آرزو کرو تاکہ موت تمہیں اس تک پہنچادے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے۔

[2] ......یہ ایک غیبی خبر تھی جو سچی ثابت ہوئی اور جن یہودیوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے انہوں نے ہرگز موت کی تمنا نہیں کی۔

جمعہ کی اذان ہونے پر نمازِ جمعہ کی تیاری کا حکم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا	نُوْدِيَ (1)	لِلصَّلٰوةِ	مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب	اذان دی جائے	نماز کیلئے	جمعہ کے دن

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دی جائے

فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

فَاسْعَوْا (2)	اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ	وَ	ذَرُوا	الْبَيْعَ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ
تو دوڑو	اللہ کے ذکر کی طرف	اور	چھوڑ دو	خرید و فروخت	یہ	بہتر (ہے)

تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ اگر تم جانو

نمازِ جمعہ سے فراغت کے بعد تلاشِ رزق کی اجازت اور ذکرِ الٰہی کا حکم

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا

لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹	فَاِذَا	قُضِيَتِ (3)	الصَّلٰوةُ	فَانْتَشِرُوْا
تمہارے لیے	اگر	تم جانتے ہو	پھر جب	پوری کرلی جائے	نماز	تو پھیل جاؤ

تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے○ پھر جب نماز پوری ہوجائے تو زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

فِي الْاَرْضِ	وَ	ابْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	وَ	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَثِيْرًا
زمین میں	اور	تلاش کرو	اللہ کا فضل	اور	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت

پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو

دورانِ خطبہ تجارتی قافلے کی طرف جانے والوں کو تنبیہ

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰ وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا

لَّعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰	وَ	اِذَا	رَاَوْا	تِجَارَةً	اَوْ	لَهْوَا انْفَضُّوْۤا
تاکہ تم	کامیاب ہوجاؤ	اور	جب	انہوں نے دیکھی	کوئی تجارت	یا	کھیل (تو) چل دیئے

اس امید پر کہ تم کامیاب ہوجاؤ○ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا تو اس کی طرف

1 ...... یہاں اذان سے مراد پہلی اذان ہے، نمازِ جمعہ کی تیاری واجب ہونے اور خرید و فروخت ترک کردینے کا تعلق اسی اذان سے ہے، دوسری اذان سے نہیں جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے۔ 2 ...... دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کیلئے تیاری شروع کردو اور ذِکْرُ اللہ سے جمہور علماء کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔ 3 ...... یعنی جب نماز پوری ہوجائے تو اب تمہارے لئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہوجاؤ یا علم حاصل کرنے، مریض کی عیادت، جنازے میں شرکت، علماء کی زیارت کرنے اور ان جیسے دیگر کاموں میں مشغول ہوکر نیکیاں حاصل کرو اور نماز کے علاوہ بھی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو

اِلَيۡهَا وَتَرَكُوۡكَ قَآٮِٕمًا ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰهِ

عِنۡدَ اللّٰهِ	مَا	قُلۡ	قَآٮِٕمًا(1)	تَرَكُوۡكَ	وَ	اِلَيۡهَا
اللہ کے پاس (ہے)	جو کچھ	تم کہو	کھڑا ہوا	چھوڑ گئے تمہیں	اور	اس کی طرف

چل دیئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ: جو اللہ کے پاس ہے

خَيۡرٌ مِّنَ اللَّهۡوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ﴿١١﴾

خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ﴿١١﴾	اللّٰهُ	وَ	مِنَ التِّجَارَةِ	وَ	مِّنَ اللَّهۡوِ	خَيۡرٌ
بہترین روزی دینے والا (ہے)	اللہ	اور	تجارت سے	اور	کھیل سے	(وہ) بہتر (ہے)

وہ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہترین روزی دینے والا ہے ○

آیات: 11 | رکوع: 02

سُوۡرَةُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ مَدَنِيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الرَّحِيۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰهِ	بِسۡمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

رسالت کی گواہی دینے میں منافقوں کی حقیقت

اِذَا جَآءَكَ الۡمُنٰفِقُوۡنَ قَالُوۡا نَشۡهَدُ اِنَّكَ

اِنَّكَ	نَشۡهَدُ	قَالُوۡا	الۡمُنٰفِقُوۡنَ	جَآءَكَ	اِذَا
بیشک آپ	ہم گواہی دیتے ہیں	(تو) کہتے ہیں	منافقین	آتے ہیں تمہارے پاس	جب

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔

1 ......ایک مرتبہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک مدینہ طیبہ میں ایک تجارتی قافلہ آ پہنچا، یہ بہت تنگی اور مہنگائی کا دور تھا، اس لئے مال ختم ہونے کے ڈر سے چند کے علاوہ بقیہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اس کی طرف بھاگ پڑے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی تربیت فرمائی گئی کہ ایسا کرنا ان کی شان کے لائق نہیں۔

وقف لازم

لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ

لَرَسُوْلُ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	اِنَّكَ	لَرَسُوْلُهٗ	وَ
یقیناً اللہ کے رسول (ہیں)	اور	اللہ	جانتا ہے	بیشک تم	ضرور اس کے رسول (ہو)	اور

یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک تم یقیناً اس کے رسول ہو اور

منافقوں کے دو برے کام: قسموں کو ڈھال بنانا اور راہِ خدا سے روکنا

اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ

اللّٰهُ	يَشْهَدُ	اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱﴾ [(1)]	اِتَّخَذُوْۤا	اَيْمَانَهُمْ
اللہ	گواہی دیتا ہے	بیشک	منافقین	ضرور جھوٹے (ہیں)	انہوں نے بنالیا	اپنی قسموں (کو)

اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق ضرور جھوٹے ہیں ○ اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال

جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾

جُنَّةً [(2)]	فَصَدُّوْا	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اِنَّهُمْ	سَآءَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾
ڈھال	تو انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	بیشک وہ	کیا ہی برا ہے	جو	وہ عمل کرتے ہیں

بنالیا تو انہوں نے اللہ کے راستے سے روکا بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ○

منافقوں کے برے اعمال کا سبب

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ	كَفَرُوْا	فَطُبِعَ
یہ	(اس) لیے کہ وہ	ایمان لائے	پھر	انہوں نے کفر کیا	تو مہر لگادی گئی

یہ اس لیے ہے کہ وہ (زبان سے) ایمان لائے پھر (دل سے) کافر ہوگئے تو ان کے دلوں پر

منافقوں کے ظاہر و باطن کی منظر کشی

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾	وَ	اِذَا	رَاَيْتَهُمْ	تُعْجِبُكَ
ان کے دلوں پر	تو وہ	نہیں سمجھتے	اور	جب	تم دیکھتے ہو انہیں	(تو) اچھے لگتے ہیں تجھے

مہر لگادی گئی تو اب وہ سمجھتے نہیں ○ اور جب تم انہیں دیکھتے ہو تو ان کے جسم

1 ...... درست بات کہنے کے باوجود منافقوں کو جھوٹا اس لیے کہا گیا کہ وہ زبان سے تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالٰی کا رسول کہتے تھے لیکن دل میں اس کے خلاف عقیدہ رکھتے تھے۔ 2 ...... منافقین کی عادت تھی کہ جہاں کہیں اپنا مؤاخذہ ہونے کا خطرہ محسوس کرتے تو فوراً قسم کھالیتے تاکہ مؤاخذہ سے بچ جائیں، یوں یہ اپنی قسموں کو مؤاخذہ سے بچنے کے لئے بطورِ ڈھال استعمال کرتے تھے اور عملی طور پر ان کا حال یہ تھا کہ شکوک و شبہات پیدا کر کے لوگوں کو دینِ اسلام میں داخل ہونے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے سے روکتے تھے۔

اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ اِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ

كَاَنَّهُمْ	لِقَوْلِهِمْ	تَسْمَعْ	یَّقُوْلُوْا	اِنْ	وَ	اَجْسَامُهُمْ[1]
گویا کہ وہ	ان کی بات کو	(تو) تم غور سے سنو گے	وہ بات کریں	اگر	اور	ان کے اجسام

تجھے اچھے لگتے ہیں اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی بات غور سے سنو گے (حقیقتاً وہ ایسے ہیں) جیسے وہ

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ یَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْهِمْ ؕ هُمُ

هُمُ	عَلَیْهِمْ	كُلَّ صَیْحَةٍ	یَحْسَبُوْنَ	خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ
وہ	اپنے خلاف	ہر بلند ہونے والی آواز (کو)	وہ سمجھتے ہیں	دیوار کے سہارے کھڑی لکڑیاں (ہیں)

دیوار کے سہارے کھڑی کی ہوئی لکڑیاں ہیں، وہ ہر بلند ہونے والی آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھ لیتے ہیں، وہی

الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ٘ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝۴ وَ اِذَا

اِذَا	وَ	یُؤْفَكُوْنَ ۝۴	اَنّٰى	اللّٰهُ	قٰتَلَهُمُ	فَاحْذَرْهُمْ	الْعَدُوُّ
جب	اور	وہ اوندھے جاتے ہیں	کہاں	اللہ	مارے انہیں	تو بچو ان سے	دشمن (ہیں)

دشمن ہیں تو ان سے محتاط رہو، اللہ انہیں مارے، یہ کہاں اوندھے جاتے ہیں؟ ۝ اور جب

قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا

لَوَّوْا	رَسُوْلُ اللّٰهِ	لَكُمْ	یَسْتَغْفِرْ	تَعَالَوْا[2]	لَهُمْ	قِیْلَ
(تو) وہ گھما لیتے ہیں	اللہ کا رسول	تمہارے لیے	معافی چاہے	آؤ	ان سے	کہا جائے

ان سے کہا جائے کہ آؤ تاکہ اللہ کے رسول تمہارے لیے معافی چاہیں تو وہ اپنے سر

رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَ هُمْ

هُمْ	وَ	یَصُدُّوْنَ	رَاَیْتَهُمْ	وَ	رُءُوْسَهُمْ
وہ	اور	وہ منہ پھیر لیتے ہیں	تم دیکھو گے انہیں	اور	اپنے سر

گھما لیتے ہیں اور تم انہیں دیکھو گے کہ تکبر کرتے ہوئے

منافقوں کا بارگاہِ رسالت میں حاضری سے تکبر

منافقوں کی مغفرت سے دوری

1 ...... مشہور منافق عبد اللہ بن اُبی صحت مند، خوبرو اور خوش بیان آدمی تھا اور اس کے ساتھی بھی تقریباً ایسے ہی تھے، ان کی جسمانی حالت دیکھ کر اور گفتگو سن کر لوگ تعجب کیا کرتے تھے۔ یہاں آیت میں ان منافقوں کی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ ان کے اجسام دیکھ کر اور کلام سن کر اگرچہ لوگ متعجب ہوتے ہیں لیکن در حقیقت یہ دیوار کے سہارے کھڑی لکڑیوں کی طرح ہیں کہ جس طرح یہ پھلنے پھولنے کی صلاحیت سے محروم اور بے جان ہیں اسی طرح ان منافقوں میں نہ ایمان کی روح ہے اور نہ ہی اپنا انجام سوچنے والی عقل ہے۔ 2 ...... عبد اللہ بن اُبی منافق نے غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی کے موقع پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ ←

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝٥ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝٥	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ	اَسْتَغْفَرْتَ	لَهُمْ	اَمْ
تکبر کرنے والے (ہیں)	برابر (ہے)	ان پر	(کہ) تم استغفار کرو	ان کیلئے	یا

منہ پھیر لیتے ہیں ○ ان کے حق میں برابر ہے کہ تم ان کے لیے استغفار کرو یا

لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى

لَمْ تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	لَنْ يَّغْفِرَ	اللّٰهُ	لَهُمْ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَهْدِى
استغفار نہ کرو	ان کیلئے	ہرگز نہیں بخشے گا	اللہ	ان کو	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

ان کے لیے استغفار نہ کرو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا، بیشک اللہ نافرمانوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٦ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٦	هُمُ	الَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	لَا تُنْفِقُوْا	عَلٰى مَنْ
نافرمان لوگوں (کو)	وہ	وہ لوگ ہیں جو	کہتے ہیں	تم خرچ نہ کرو	(ان) پر جو

ہدایت نہیں دیتا ○ وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو

عبد اللہ بن اُبی منافق کا طعن اور اسے جواب

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	حَتّٰى	يَنْفَضُّوْا	وَ	لِلّٰهِ
اللہ کے رسول کے پاس (ہیں)	یہاں تک کہ	وہ اِدھر اُدھر ہو جائیں	اور (حالانکہ)	اللہ ہی کی (ملکیت ہیں)

رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ ادھر ادھر ہو جائیں حالانکہ آسمانوں اور

خَزَآىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٧ يَقُوْلُوْنَ

خَزَآىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ لٰكِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٧	يَقُوْلُوْنَ
آسمانوں اور زمین کے خزانے	لیکن	منافقین	نہیں سمجھتے	وہ کہتے ہیں

زمین کے خزانے اللہ ہی کی ملک ہیں مگر منافق سمجھتے نہیں ○ وہ کہتے ہیں:

منافقوں کا گستاخی کرنا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخانہ اور بیہودہ کلمات کہے اور وقتی طور پر قسم کھا کر مؤاخذے سے بچ گیا۔ پھر جب اس کا جھوٹ ظاہر ہوا تو اسے کہا گیا: حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر استغفار کی درخواست کر۔ یہ سن کر اس نے گردن پھیری اور کہنے لگا: تم نے کہا: ایمان لا تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا: زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو سجدہ کروں۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

(1)...... منافقوں کو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے استغفار سے کوئی فائدہ نہ پہنچنے اور ان کی کبھی مغفرت نہ ہونے کا اہم سبب یہ ہے کہ یہ لوگ کفرو

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَىٕنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا

لَىٕنْ	رَّجَعْنَاۤ	اِلَى الْمَدِیْنَةِ	لَیُخْرِجَنَّ (1)	الْاَعَزُّ	مِنْهَا
ضرور اگر	ہم لوٹ کر گئے	مدینہ کی طرف	(تو) ضرور نکال دے گا	بڑی عزت والا	اس سے

قسم ہے اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نہایت ذلت والے کو

الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ

الْاَذَلَّ	وَ	لِلّٰهِ	الْعِزَّةُ	وَ	لِرَسُوْلِهٖ	وَ
نہایت ذلت والے (کو)	اور	اللہ کیلئے (ہے)	عزت	اور	اس کے رسول کیلئے	اور

نکال دے گا حالانکہ عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور

لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۠ ۸ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

لِلْمُؤْمِنِیْنَ	وَلٰكِنَّ	الْمُنٰفِقِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ۸	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
ایمان والوں کیلئے	لیکن	منافقین	نہیں جانتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو معلوم نہیں ○ اے ایمان والو!

لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ

لَا تُلْهِكُمْ	اَمْوَالُكُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُكُمْ (2)	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
غافل نہ کردیں تمہیں	تمہارے مال	اور	نہ	تمہاری اولاد	اللہ کے ذکر سے

تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں

وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۹

وَ	مَنْ	یَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ۹
اور	جو	کرے گا	یہ	تو یہ لوگ	وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)

اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ○

مال اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں

ع ۱۴/۸

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نفاق میں راسخ ہوچکے تھے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ کفر و نفاق پر قائم رہیں گے۔

1 ...... یہ بات عبداللہ بن اُبی نے کہی؛ بڑی عزت والے سے اس نے اپنی ذات مراد لی اور نہایت ذلیل سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے نفوسِ قدسیہ مراد لیے تھے۔ یہاں اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ عزت تو اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو معلوم نہیں، اگر وہ یہ بات جانتے تو ایسا کبھی نہ کہتے۔ 2 ...... دنیا میں انسان کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی دو چیزیں ہیں، مال

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

موت سے پہلے پہلے راہِ خدا میں خرچ کرلینے کا حکم

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

وَ	اَنْفِقُوْا	مِنْ مَّا	رَزَقْنٰكُمْ	مِّنْ قَبْلِ	اَنْ
اور	خرچ کرو	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	(اس سے) پہلے	کہ

اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا اس سے اس وقت سے پہلے پہلے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرلو کہ

يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ

يَّاْتِيَ	اَحَدَكُمُ	الْمَوْتُ(1)	فَيَقُوْلَ	رَبِّ	لَوْلَاۤ
آجائے	تم میں کسی ایک (کو)	موت	تو وہ کہنے لگے	اے میرے رب	کیوں نہیں

تم میں کسی کو موت آئے تو کہنے لگے، اے میرے رب! تو نے مجھے

اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ

اَخَّرْتَنِيْۤ	اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ	فَاَصَّدَّقَ	وَ	اَكُنْ
تو نے مہلت دی مجھے	تھوڑی مدت تک	تو میں صدقہ دیتا	اور	ہو جاتا

تھوڑی سی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالحین میں سے

موت اپنے وقت سے پیچھے نہ ہٹے گی

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰ وَ لَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰	وَ	لَنْ يُّؤَخِّرَ	اللّٰهُ	نَفْسًا	اِذَا
نیک لوگوں میں سے	اور	ہرگز مہلت نہ دے گا	اللہ	کسی جان (کو)	جب

ہو جاتا ○ اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب

جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱

جَآءَ	اَجَلُهَا(2)	وَ	اللّٰهُ	خَبِيْرٌۢ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱
آجائے	اس کی مدت	اور	اللہ	خوب خبردار (ہے)	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو

اس کا مقررہ وقت آجائے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے ○

ع ٢

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور اولاد اس لئے یہاں صرف انہی دو کا نام لیا گیا ورنہ اس میں ہر وہ چیز داخل ہے جو یادِ الٰہی سے غافل کرے۔

1 ...... یہاں موت آجانے سے مراد موت کے آثار کا مشاہدہ کرنا ہے اور آیت سے مراد یہ ہے کہ موت کے آثار ظاہر ہونے سے پہلے پہلے اپنے مالوں میں واجب صدقات ادا کردو ورنہ موت کے بعد سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ 2 ...... انسان خواہ اطاعت گزار ہو یا نافرمان، چھوٹا ہو یا بڑا، جب اس کی عمر کا آخری وقت آجائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ہرگز مہلت نہ دے گا لہٰذا جو نیک کام کرنا ہے وہ آخری وقت آنے سے پہلے پہلے ہی کرنا ہوگا اور آخری وقت چونکہ

آیات:18 | رکوع: 02

سُوْرَةُ التَّغَابُن مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح، سلطنت اور قدرت کا بیان

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ

يُسَبِّحُ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	لَهُ
پاکی بیان کرتا ہے	اللہ کی	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اسی کی

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اسی کی

الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ۡ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ①

الْمُلْكُ	وَ	لَهُ	الْحَمْدُ	وَ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ①
بادشاہت (ہے)	اور	اسی کیلئے	تمام تعریفیں (ہیں)	اور	وہ	ہر چیز پر	خوب قادر (ہے)

بادشاہت ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے O

قدرتِ الٰہی کے مظاہر

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ

هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	فَمِنْكُمْ	كَافِرٌ	وَّ	مِنْكُمْ	مُّؤْمِنٌ (1)
وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں	تو تم میں سے (کوئی)	کافر	اور	تم میں سے (کوئی)	مومن (ہے)

وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی مسلمان ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی کو معلوم نہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہمارا ہر لمحہ نافرمانی سے محفوظ ہو اور نیک اعمال کی کثرت ہو تاکہ موت کے وقت حسرت نہ ہو۔

1 ...... اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے بس اور مجبور نہیں بنایا بلکہ اسے عمر کے آخری حصے تک یہ اختیار دیا ہے کہ وہ کفر اور ایمان میں یونہی اچھے اور برے اعمال میں سے جسے چاہے اختیار کرے، لہٰذا کسی کا کافر یا مسلمان ہونا یونہی نیک یا گناہگار ہونا اس کے اپنے اختیار سے ہے اور جو کچھ انسان نے اپنے اختیار سے کرنا تھا اس کا اللہ تعالیٰ کو ازل سے ہی علم تھا اور اسی کے موافق لوحِ محفوظ میں اور ماں کے پیٹ میں فرشتے نے لکھا ہے۔

وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿٢﴾	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب دیکھنے والا (ہے)	اس نے پیدا کیا	آسمانوں	اور

اور اللہ تمہارے کام خوب دیکھ رہا ہے ○ اس نے آسمان اور زمین

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ

الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	وَ	صَوَّرَكُمْ	فَاَحْسَنَ	صُوَرَكُمْ (1)
زمین (کو)	حق کے ساتھ	اور	اس نے صورتیں بنائیں تمہاری	تو اچھا کیا	تمہاری صورتوں (کو)

حق کے ساتھ بنائے اور تمہاری صورتیں بنائیں تو تمہاری اچھی صورتیں بنائیں

وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿٣﴾ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

وَ	اِلَيْهِ	الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾	يَعْلَمُ (2)	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ
اور	اسی کی طرف	پھرنا (ہے)	وہ جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور

اور اسی کی طرف پھرنا ہے ○ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور

یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ

يَعْلَمُ	مَا	تُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	تُعْلِنُوْنَ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ
وہ جانتا ہے	جو	تم چھپاتے ہو	اور	جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)

وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو، اور اللہ دلوں کی بات

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤﴾ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ز

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤﴾	اَلَمْ يَاْتِكُمْ	نَبَؤُا الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَبْلُ
سینوں کی (بات) کو	کیا نہیں آئی تمہارے پاس	ان لوگوں کی خبر جنہوں نے	کفر کیا	پہلے

خوب جانتا ہے ○ کیا تمہارے پاس تم سے پہلے لوگوں کی خبر نہ آئی جنہوں نے کفر کیا

علمِ الٰہی کی شان

سابقہ کفار کے انجام و عذاب اور اس کے سبب کی طرف اشارہ

(1)...... انسانی صورت بہترین صورت ہے، اسے بگاڑنا حرام ہے، لہٰذا ناک کان کاٹنا، چہرے پر راکھ وغیرہ مل کر صورت بگاڑنا، مردوں کو عورت کی شکل یا عورتوں کو مردوں کی شکل بنانا حرام ہے۔ (2)...... اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا عالم یہ ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز جانتا ہے، لوگوں کی نیتوں، دلی ارادوں اور اعمال کو بھی جانتا ہے، ان کے ظاہری اور پوشیدہ کاموں حتی کہ صرف خیال میں رہنے والی چیزوں کی بھی خبر رکھتا ہے، اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے اور اس سے حیا کرنے کیلئے یہی عقیدہ کافی ہے۔

فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٥ ذٰلِكَ

فَذَاقُوْا	وَبَالَ اَمْرِهِمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٥	ذٰلِكَ
توانہوں نے چکھ لیا	اپنے کام کا وبال	اور	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	یہ

اور اپنے کام کا وبال چکھ لیا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ۝ یہ

بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا

بِاَنَّهٗ	كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ[1]	فَقَالُوْۤا
(اس) لیے کہ	آتے تھے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	تو وہ کہتے

اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو وہ کہتے:

اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا٘ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى

اَبَشَرٌ[2]	يَّهْدُوْنَنَا	فَكَفَرُوْا	وَ	تَوَلَّوْا	وَّ	اسْتَغْنَى
کیا آدمی	ہدایت دیں گے ہمیں	تو انہوں نے کفر کیا	اور	منہ پھیر لیا	اور	بے پروائی فرمائی

کیا آدمی ہماری رہنمائی کریں گے تو انہوں نے کفر کیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے

اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٦ زَعَمَ الَّذِيْنَ

اللّٰهُ	وَ	اللّٰهُ	غَنِيٌّ	حَمِيْدٌ ۝٦	زَعَمَ	الَّذِيْنَ
اللہ (نے)	اور	اللہ	بے پروا	حمد کے لائق (ہے)	گمان کر لیا	ان لوگوں نے جنہوں نے

بے پروائی فرمائی اور اللہ بے پروا، ہر حمد کے لائق ہے ۝ کافروں نے

كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ

كَفَرُوْۤا	اَنْ	لَّنْ يُّبْعَثُوْا	قُلْ	بَلٰى	وَرَبِّيْ
کفر کیا	کہ	انہیں ہر گز نہ اٹھایا جائے گا	تم کہو	کیوں نہیں	میرے رب کی قسم

گمان کر لیا کہ انہیں ہر گز دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، تم فرماؤ: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم،

منکرینِ بعثت کو جواب اور تنبیہ

1 ...... ہر رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معجزہ ضرور دیا گیا البتہ کسی کو ایک اور کسی کو زیادہ معجزات عطا کئے گئے اور ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ معجزے عطا ہوئے۔

2 ...... کافروں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا، یہ ان کی بے عقلی اور نا فہمی کی انتہاء ہے کہ انہوں نے بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا جبکہ پتھروں کو خدا تسلیم کر لیا۔ عام محاورہ میں یعنی بے ادبی کے انداز میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بشر کہہ کر پکارنا حرام اور کفار کا طریقہ ہے۔

توحید و رسالت اور قرآن پر ایمان لانے کا حکم

لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَ

وَ	عَمِلْتُمْ	بِمَا	لَتُنَبَّؤُنَّ	ثُمَّ	لَتُبْعَثُنَّ
اور	تم نے عمل کیا	جو	ضرور تمہیں بتادیا جائے گا	پھر	ضرور تمہیں اٹھایا جائے گا

تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر ضرور تمہارے اعمال تمہیں بتادیئے جائیں گے اور

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝۷ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ

وَ	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	فَاٰمِنُوْا	یَسِیْرٌ ۝۷	عَلَى اللّٰهِ	ذٰلِكَ
اور	اللہ اور اس کے رسول پر	تو ایمان لاؤ	بہت آسان (ہے)	اللہ پر	یہ

یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور

النُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝۸

خَبِیْرٌ ۝۸	تَعْمَلُوْنَ	بِمَا	اللّٰهُ	وَ	اَنْزَلْنَا	الَّذِیْۤ	النُّوْرِ[1]
خوب خبر دار (ہے)	تم عمل کرتے ہو	(اس) سے جو	اللہ	اور	ہم نے اتارا	جو	(اس) نور (پر)

اس نور پر جو ہم نے اتارا اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبر دار ہے ○

روزِ قیامت باعمل مسلمانوں کا صلہ اور کفار کی سزا

یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ

یَوْمُ التَّغَابُنِ	ذٰلِكَ	لِیَوْمِ الْجَمْعِ[2]	یَجْمَعُكُمْ	یَوْمَ
ہار ظاہر ہونے کا دن (ہے)	وہ	جمع ہونے کے دن میں	(اللہ) اکٹھا کرے گا تمہیں	(جس) دن

جس دن وہ جمع ہونے کے دن میں تمہیں اکٹھا کرے گا۔ وہ دن (ہارنے والوں کی) ہار ظاہر ہونے کا دن ہے

وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ یَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ

عَنْهُ	یُّكَفِّرْ	صَالِحًا	یَعْمَلْ	وَ	بِاللّٰهِ	یُّؤْمِنْۢ	مَنْ	وَ
اس سے	(اللہ) مٹادے گا	اچھا، نیک	وہ عمل کرے	اور	اللہ پر	ایمان لائے	جو	اور

اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں

1 ...... یہاں نور سے مراد قرآنِ پاک ہے، اسے نور اس لیے فرمایا گیا کہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہدایت و گمراہی میں فرق واضح ہو جاتا ہے۔ 2 ...... جمع ہونے کے دن سے مراد قیامت کا دن ہے جس میں سب اولین وآخرین جمع ہوں گے اور یہ وہ دن ہو گا جس میں کفار کی محرومی اور مسلمانوں کی کامیابی پورے طور پر ظاہر ہو گی، کفار اپنی شکست اور ناکامی کا اقرار کرلیں گے، جبکہ اعمالِ صالحہ کے پابند مومنین کی برائیاں مٹادی جائیں گی اور جنت کے نعمتوں بھرے باغات میں ہمیشہ کی زندگی کیلئے داخل کردیا جائے گا جو یقیناً حقیقی اور بڑی کامیابی ہے۔

سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

سَيِّاٰتِهٖ	وَ	يُدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
اس کی خطائیں	اور	داخل کرے گا اسے	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

مٹادے گا اور اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،

خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩ وَالَّذِيْنَ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَاۤ	اَبَدًا	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩	وَ	الَّذِيْنَ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	یہی	بہت بڑی کامیابی (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے

وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے ○ اور جنہوں نے

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ

كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَاۤ	اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	خٰلِدِيْنَ [1]
کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے

کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہ لوگ آگ والے ہیں، ہمیشہ اس میں

فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝١٠ ع مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا

فِيْهَا	وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ۝١٠	مَاۤ اَصَابَ	مِنْ مُّصِيْبَةٍ [2]	اِلَّا
اس میں	اور	کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	نہیں پہنچتی	کوئی مصیبت	مگر

رہیں گے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ ہر مصیبت اللہ کے حکم سے ہی

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ

بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	مَنْ	يُّؤْمِنْ	بِاللّٰهِ	يَهْدِ	قَلْبَهٗ
اللہ کے حکم سے	اور	جو	ایمان لائے	اللہ پر	اللہ ہدایت دے گا	اس کے دل (کو)

پہنچتی ہے اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیدے گا

مصیبت اور ہدایت سے متعلق قانونِ الٰہی

الثلثۃ ع ١ ١٥

1 ...... جہنم میں ہمیشہ رہنا صرف کفار کے لئے ہے اور جو گناہگار مومن داخلِ جہنم ہو گا وہ اس میں ہمیشہ نہ رہے گا بلکہ رحمتِ الٰہی، یا کسی کی شفاعت کے صدقے یا گناہوں کی کچھ سزا پاکر جہنم سے بالآخر نکال لیا جائے گا۔

2 ...... یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی اور اس بات پر ہمارا ایمان جتنا پختہ ہو گا اتنا ہی مصائب و آلام میں صبر کرنا آسان ہو گا۔ نیز یاد رہے کہ بعض مصیبتیں ہمارے گناہوں کی شامت کے سبب بھی آتی ہیں جیسا کہ سورہ شوریٰ کی آیت نمبر 30 میں بیان ہوا، مصائب و آلام کے وقت اس پہلو کو سامنے رکھنے سے بھی دل کو تسلی ملے گی اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بھی بنے گا۔

اطاعتِ رسول کا حکم اور روگردانی کرنے والوں کو تنبیہ

وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا

وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾	وَ	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوا
اور	اللہ	ہر چیز کو	خوب جاننے والا (ہے)	اور	تم حکم مانو	اللہ (کا)	اور	حکم مانو

اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ○ اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۲﴾

الرَّسُوْلَ	فَاِنْ	تَوَلَّیْتُمْ	فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا	الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۲﴾
رسول (کا)	پھر اگر	تم نے منہ پھیر لیا	تو ہمارے رسول پر صرف	صاف پہنچادینا (لازم ہے)

حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو (جان لو کہ) ہمارے رسول پر صرف صاف صاف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ○

توحید کا بیان اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی تعلیم

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ

اَللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْیَتَوَكَّلِ (1)
اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	اور	اللہ ہی پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر

بیویوں اور اولاد سے متعلق دو ہدایات

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنَّ	مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ
ایمان والے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	بیشک	تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے

بھروسہ کرنا چاہئے ○ اے ایمان والو! بیشک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ

عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ

عَدُوًّا (2)	لَّكُمْ	فَاحْذَرُوْهُمْ	وَ	اِنْ	تَعْفُوْا	وَ	تَصْفَحُوْا	وَ
دشمن (ہیں)	تمہارے	تو تم محتاط رہو ان سے	اور	اگر	تم معاف کرو	اور	درگزر کرو	اور

تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط رکھو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور

1 ...... اللہ تعالیٰ پر توکل کی حقیقت یہ ہے کہ اسباب کو اختیار کیا جائے مگر اعتماد اور بھروسہ صرف رب تعالیٰ پر کیا جائے۔

2 ...... کچھ اہلِ ایمان کے بیوی بچوں نے ہجرت کرنے سے روکا تھا حالانکہ ہجرت ان پر فرض تھی، اس پر یہ آیت اتری۔ ایسے بیوی بچے اپنے عمل سے دشمن جیسا معاملہ کرتے ہیں کہ فرض کی ادائیگی سے روک کر بندے کی آخرت کو نقصان پہنچاتے ہیں، لہٰذا ایسے معاملات میں ان کی بات نہیں ماننی چاہئے۔

مال اور اولاد ایک آزمائش ہیں

تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ

تَغْفِرُوْا (1)	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾	اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ
بخش دو	تو بیشک	اللہ	بڑا بخشنے والا	بہت مہربان (ہے)	تمہارے مال اور تمہاری اولاد صرف

بخش دو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بہت مہربان ہے ○ تمہارے مال اور تمہاری اولاد

تقویٰ، اطاعت اور راہِ خدا میں خرچ کا حکم

فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا

فِتْنَةٌ (2)	وَ	اللّٰهُ	عِنْدَهٗۤ	اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	مَا
آزمائش (ہیں)	اور	اللہ	اس کے پاس	بڑا ثواب (ہے)	تو ڈرو	اللہ (سے)	جتنی

ایک آزمائش ہی ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا ثواب ہے ○ تو اللہ سے ڈرو جہاں تک

اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ

اسْتَطَعْتُمْ	وَ	اسْمَعُوْا	وَ	اَطِيْعُوْا	وَ	اَنْفِقُوْا	خَيْرًا	لِّاَنْفُسِكُمْ
تمہیں طاقت ہو	اور	سنو	اور	حکم مانو	اور	خرچ کرو	بہتری (کیلئے)	اپنی جانوں کی

تم سے ہوسکے اور سنو اور حکم مانو اور راہِ خدا میں خرچ کرو یہ تمہاری جانوں کے لیے بہتر ہوگا

وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٦﴾

وَ	مَنْ	يُّوْقَ	شُحَّ نَفْسِهٖ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٦﴾
اور	جسے	بچالیا گیا	اس کے نفس کے لالچ (سے)	تو یہ لوگ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

اور جسے اس کے نفس کے لالچی پن سے بچالیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ○

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا صلہ

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ

اِنْ	تُقْرِضُوا	اللّٰهَ	قَرْضًا حَسَنًا (3)	يُّضٰعِفْهُ
اگر	تم قرض دو	اللہ (کو)	اچھا قرض	(تو) وہ بڑھادے گا اسے

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے تو وہ تمہارے لیے اسے کئی گنا

1 ...... بیوی بچوں کے قصور معاف کر دینا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ بیوی بچوں سے کوئی قصور واقع ہو تو موقع محل کی مناسبت سے مناسب تنبیہ کریں اور ساتھ ہی ساتھ ان کا قصور معاف بھی کر دیا کریں۔ 2 ...... ویسے تو مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں البتہ اس اعتبار سے آزمائش ہی ہیں کہ کبھی آدمی اُن کی وجہ سے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہو جاتا اور ان میں مشغول ہو کر دین اور آخرت سے غافل ہو جاتا ہے۔ 3 ...... اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دینے سے مراد ہے کہ خوش دِلی اور نیک نیّتی کے ساتھ حلال مال سے راہِ خدا میں صدقہ کیا جائے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے قرض سے تعبیر فرمایا ہے

لَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ لا

حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾	شَكُوْرٌ	اللّٰهُ	وَ	لَكُمْ	يَغْفِرْ	وَ	لَكُمْ
بہت حلم والا (ہے)	قدر فرمانے والا	اللہ	اور	تمہیں	بخش دے گا	اور	تمہارے لیے

بڑھادے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدر فرمانے والا، بہت حلم والا ہے ○

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ع

الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾	الْعَزِيْزُ	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ [1]
بڑا حکمت والا (ہے)	بہت عزت والا	ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا

وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا، بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○

صفاتِ باری تعالیٰ کا بیان

ع ۱۴ - ۲

آیات: 12 | رکوع: 02

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ

فَطَلِّقُوْهُنَّ	النِّسَآءَ [2]	طَلَّقْتُمُ	اِذَا	النَّبِيُّ	يٰۤاَيُّهَا
تو طلاق دو انہیں	عورتوں (کو)	تم طلاق دینا چاہو	(امت سے فرمادیں کہ) جب	نبی	اے

اے نبی! (امت سے فرمادیں کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر

طلاق، عدت اور عورت کی رہائش سے متعلق احکام

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تاکہ لوگوں کو صدقہ کی ترغیب ملے۔ 1...... عالمُ الغیب وہ وصف ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، مخلوق میں سے کسی کو "عالمُ الغیب" نہیں کہہ سکتے، البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاءِ کرام غیب کا علم رکھتے ہیں۔ 2...... یہاں عورتوں سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے شوہروں نے حقِ زوجیت ادا کیا ہو اور ان کی عدت حیض سے شمار کی جائے، اگر انہیں طلاق دینی ہو تو ایسے پاکی کے دنوں میں ایک طلاق دیں جن میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو اور عدت گزرنے تک رجوع نہ کریں۔ اسے طلاقِ احسن کہتے ہیں۔

لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ

لِعِدَّتِهِنَّ	وَ	اَحْصُوا (1)	الْعِدَّةَ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ رَبَّكُمْ
ان کے عدت کے وقت (پر)	اور	شمار کرتے رہو	عدت (کو)	اور	ڈرو	اپنے رب اللہ (سے)

انہیں طلاق دو اور عدت کو شمار کرتے رہو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔

لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ

لَا تُخْرِجُوْهُنَّ (2)	مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ	وَ	لَا يَخْرُجْنَ	اِلَّاۤ	اَنْ	يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
تم نہ نکالو انہیں	ان کے گھروں سے	اور	نہ وہ نکلیں	مگر	یہ کہ	وہ ارتکاب کریں کھلی برائی کا

تم عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ کسی صریح برائی کا ارتکاب کریں

وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ

وَ	تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	وَ	مَنْ	يَّتَعَدَّ	حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَقَدْ
اور	یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	اور	جو	آگے بڑھا	اللہ کی حدوں (سے)	تو بیشک

اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا تو بیشک

حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے والا ظالم ہے

ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ

ظَلَمَ	نَفْسَهٗ	لَا تَدْرِیْ	لَعَلَّ	اللّٰهَ	يُحْدِثُ	بَعْدَ ذٰلِكَ
اس نے ظلم کیا	اپنی جان (پر)	تمہیں معلوم نہیں	شاید	اللہ	پیدا فرمادے	اس کے بعد

اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تم نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا معاملہ

طلاقِ رجعی کی عدّت میں عورت کو گھر سے نہ نکالنے کی حکمت

اَمْرًا ① فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ

اَمْرًا ①	فَاِذَا	بَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَاَمْسِكُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ
کوئی معاملہ	توجب	وہ (نزدیک) پہنچیں	اپنی مدت (کو)	تو تم روک لو انہیں	بھلائی کے ساتھ	یا

پیدا فرمادے ○ توجب عورتیں اپنی مدت تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا

عدّت پوری ہونے کا وقت قریب آنے پر شوہر کو دو باتوں کا اختیار

رجوع کے وقت دو گواہ بنانے کا حکم

1 ......عدت کا شمار مرد و عورت دونوں ہی کریں گے البتہ یہاں بطورِ خاص مردوں کو عدت شمار کرنے کا اس لئے فرمایا گیا تاکہ وہ دورانِ عدت رجوع، نان نفقہ اور طلاق و نکاح سے متعلق دیگر احکام کا خیال رکھ سکیں۔ 2 ......عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنا لازم ہے۔ شوہر کو جائز نہیں کہ طلاق یافتہ کو ایامِ عدت میں گھر سے نکالے اور نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکلنا جائز ہے کیونکہ یہ رہائش محض شوہر کا حق نہیں ہے جو اس کی رضامندی سے ساقط ہو جائے بلکہ یہ شریعت کا حق بھی ہے البتہ عورت اگر فحش بولے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اسے نکالنا جائز ہے کیونکہ وہ ناشزہ یعنی نافرمان عورت کے حکم میں ہے۔

فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِيْمُوا

فَارِقُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ (1)	وَّ	اَشْهِدُوْا	ذَوَيْ عَدْلٍ	مِّنْكُمْ	وَ	اَقِيْمُوا
جدا کردو انہیں	بھلائی کے ساتھ	اور	گواہ بنالو	دو عدل والے	اپنوں میں سے	اور	قائم کرو

انہیں بھلائی کے ساتھ جدا کردو اور اپنوں میں سے دو عادل گواہ بنالو اور اللہ کے لیے

الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

الشَّهَادَةَ	لِلّٰهِ	ذٰلِكُمْ	يُوْعَظُ	بِهٖ	مَنْ	كَانَ يُؤْمِنُ
گواہی	اللہ کیلئے	یہ	نصیحت کی جاتی ہے	اس سے	(اسے) جو	ایمان رکھتا ہے

گواہی قائم کرو۔ یہ ہے جس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور

بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ؕ وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ

بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	مَنْ	يَّتَّقِ	اللّٰهَ	يَجْعَلْ	لَّهٗ
اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	جو	ڈرے	اللہ (سے)	(تو) وہ بنادے گا	اس کیلئے

آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے

مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ

مَخْرَجًا ﴿۲﴾	وَّ	يَرْزُقْهُ	مِنْ حَيْثُ	لَا يَحْتَسِبُ	وَ	مَنْ
نکلنے کا راستہ	اور	وہ روزی دے گا اسے	جہاں سے	اسے گمان نہ ہوگا	اور	جو

نکلنے کا راستہ بنادے گا ﴿۲﴾ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو

يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ

يَّتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	فَهُوَ	حَسْبُهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	بَالِغُ اَمْرِهٖ
بھروسہ کرے	اللہ پر	تو وہ	اسے کافی (ہے)	بیشک	اللہ	اپنا کام پورا کرنے والا (ہے)

اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے،

اللہ سے ڈرنے اور اس پر توکل کرنے کا فائدہ

1 ...... اگر ایک یا دو رجعی طلاقیں دیں اور عورت اپنی عدت کی اختتامی مدت کے قریب پہنچ جائے تو اس وقت شوہر کو اختیار ہے، اگر اس کے ساتھ حسنِ معاشرت اور اچھا سلوک کرتے ہوئے رہنا چاہے تو رجوع کرلے اور دل میں دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ نہ رکھے اور اگر اسے عورت کے ساتھ خوبی اور اچھائی سے گزر بسر کرسکنے کی اُمید نہ ہو تو اس کے حق جیسے مہر وغیرہ ادا کرکے اُس سے جدائی اختیار کرلے اور اسے اس طرح نقصان نہ پہنچائے کہ عدت کے آخر میں رجوع کرلے، پھر طلاق دیدے اور یوں اُس کی عدت دراز کرکے اسے پریشانی میں ڈال دے۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

آئسہ اور حاملہ عورت کی عدت کا بیان

قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾ وَالّٰٓـِٔيْ

قَدْ	جَعَلَ	اللّٰهُ	لِكُلِّ شَيْءٍ	قَدْرًا ﴿٣﴾	وَالّٰٓـِٔيْ
بیشک	مقرر کر رکھا ہے	اللّٰه (نے)	ہر چیز کیلئے	ایک اندازہ	اور وہ عورتیں جو

بیشک اللّٰه نے ہر چیز کیلئے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے ○ اور تمہاری عورتوں میں

يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ

يَئِسْنَ [1]	مِنَ الْمَحِيْضِ	مِنْ نِّسَآئِكُمْ	اِنِ	ارْتَبْتُمْ	فَعِدَّتُهُنَّ
ناامید ہو چکی ہوں	حیض سے	تمہاری عورتوں میں سے	اگر	تمہیں شک ہو	تو ان کی عدت

جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی اور جنہیں

ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ

ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ	وَّالّٰٓـِٔيْ	لَمْ يَحِضْنَ [2]	وَ	اُولَاتُ الْاَحْمَالِ [3]	اَجَلُهُنَّ
تین مہینے (ہے)	اور وہ عورتیں جنہیں	حیض نہیں آیا	اور	حمل والیاں	ان کی (عدت کی) مدت

حیض نہیں آیا ان کی عدت تین مہینے ہے اور حمل والیوں کی عدت کی مدت

اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ

اَنْ	يَّضَعْنَ	حَمْلَهُنَّ	وَ	مَنْ	يَّتَّقِ	اللّٰهَ	يَجْعَلْ	لَّهٗ
یہ (ہے) کہ	وہ جن لیں	اپنا حمل	اور	جو	ڈرے	اللّٰه (سے)	اللّٰه بنادے گا	اس کیلئے

یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں اور جو اللّٰه سے ڈرے اللّٰه اس کے لیے اس کے کام میں

حکمِ الٰہی کی پاسداری کرنے والوں کو اطمینان دہانی

مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿٤﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَ

مِنْ اَمْرِهٖ	يُسْرًا ﴿٤﴾	ذٰلِكَ	اَمْرُ اللّٰهِ	اَنْزَلَهٗۤ	اِلَيْكُمْ	وَ
اس کے کام سے (میں)	آسانی	یہ	اللّٰه کا حکم (ہے)	اس نے اتارا اسے	تمہاری طرف	اور

آسانی فرمادے گا ○ یہ اللّٰه کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا اور

1 ...... بڑھاپے کی وجہ سے جب حیض منقطع ہو جائے وہ سنِ ایاس ہے، اور اس عمر میں پہنچی ہوئی عورت کی عدت تین ماہ ہے۔ 2 ...... لڑکی نابالغہ ہو یا اس کے بالغ ہونے کی عمر تو آگئی مگر ابھی حیض نہیں شروع ہوا تو اُن دونوں کی عدت بھی تین ماہ ہے۔ 3 ...... حاملہ عورتوں کی عدت وضعِ حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ نیز وضعِ حمل سے عدت پوری ہونے کے لیے کوئی خاص مدت مقرر نہیں، موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ ایک منٹ بعد ہو۔ یونہی اگر حمل ساقط ہو گیا لیکن بچے کے کچھ اعضا بن چکے ہیں تو عدت پوری ہو گئی اور بچے کے اعضاء بننے سے پہلے حمل ساقط ہوا تو عدت ختم نہیں ہوگی۔

مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُعْظِمْ

مَنْ	يَّتَّقِ	اللّٰهَ	يُكَفِّرْ	عَنْهُ	سَيِّاٰتِهٖ	وَ	يُعْظِمْ
جو	ڈرے	اللہ (سے)	اللہ مٹادے گا	اس سے	اس کی برائیاں	اور	بڑا کردے گا

جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس سے اس کی برائیاں مٹادے گا اور اس کیلئے

دوران عدت عورت کی رہائش سے متعلق حکم

لَهٗۤ اَجْرًا ۝۵ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ

لَهٗۤ	اَجْرًا ۝۵	اَسْكِنُوْهُنَّ	مِنْ حَيْثُ	سَكَنْتُمْ	مِّنْ وُّجْدِكُمْ (1)	وَ
اس کے لئے	ثواب	تم رکھو انہیں	جہاں	تم رہتے ہو	اپنی گنجائش کے مطابق	اور

ثواب کو بڑا کردے گا ۝ عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی گنجائش کے مطابق اور

حاملہ اور دودھ پلانے والی کے اخراجات کے احکام

لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ

لَا تُضَآرُّوْهُنَّ	لِتُضَيِّقُوْا	عَلَيْهِنَّ	وَ	اِنْ	كُنَّ	اُولَاتِ حَمْلٍ
تم تکلیف نہ دو انہیں	کہ تنگی کرو	ان پر	اور	اگر	وہ ہوں	حمل والیاں

انہیں تکلیف نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر وہ حمل والیاں ہوں

فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ

فَاَنْفِقُوْا (2)	عَلَيْهِنَّ	حَتّٰى	يَضَعْنَ	حَمْلَهُنَّ	فَاِنْ
تو خرچ کرتے رہو	ان پر	یہاں تک کہ	وہ جن لیں	اپنا حمل	پھر اگر

تو ان پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ بچہ جن دیں پھر اگر

اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَ اْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ

اَرْضَعْنَ (3)	لَكُمْ	فَاٰتُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	وَ اْتَمِرُوْا	بَيْنَكُمْ
وہ دودھ پلائیں (بچے کو)	تمہارے لیے	تو تم دو انہیں	ان کی اجرت	اور مشورہ کرلو	اپنے درمیان

وہ تمہارے لیے (بچے کو) دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو اور آپس میں اچھے طریقے سے

1 ...... طلاق دی ہوئی عورت کو عدت پوری ہونے تک رہنے کیلئے اپنی حیثیت کے مطابق مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور عدت کے زمانہ میں نفقہ یعنی اخراجات دینا بھی واجب ہے۔ 2 ...... نفقہ جیسے حاملہ عورت کو دینا واجب ہے ایسے ہی غیر حاملہ کو بھی دینا واجب ہے خواہ اسے طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔

3 ...... بچے کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں، باپ کی ذمہ داری ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پئے، یا باپ فقیر ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہو جاتا ہے، بچے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاقِ رجعی کی عدت میں ہو تو ایسی حالت میں

بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ

بِمَعْرُوْفٍ (1)	وَ	اِنْ	تَعَاسَرْتُمْ	فَسَتُرْضِعُ	لَهٗۤ
اچھے طریقے سے	اور	اگر	تم آپس میں دشواری سمجھو	تو عنقریب دودھ پلادے گی	اس (بچے) کو

مشورہ کرلو اور اگر تم آپس میں دشواری سمجھو تو عنقریب اسے کوئی دوسری عورت

اُخْرٰى ؕ﴿۶﴾ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ

اُخْرٰى ﴿۶﴾	لِيُنْفِقْ	ذُوْ سَعَةٍ	مِّنْ سَعَتِهٖ	وَ
دوسری (عورت)	چاہئے کہ خرچ کرے	(مالی) وسعت والا	اپنی وسعت کے مطابق	اور

دودھ پلادے گی ○ مالی وسعت رکھنے والے کو چاہئے کہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرے اور

مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ

مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ	رِزْقُهٗ	فَلْيُنْفِقْ	مِمَّاۤ	اٰتٰىهُ
جس پر تنگ کیا گیا	اس کا رزق	تو چاہئے کہ وہ خرچ کرے	(اس میں) سے جو	عطا کیا اسے

جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہے تو اسے چاہئے کہ اس میں سے خرچہ دے جو اسے اللہ نے

اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ

اللّٰهُ	لَا يُكَلِّفُ	اللّٰهُ	نَفْسًا	اِلَّا	مَاۤ	اٰتٰىهَا
اللہ (نے)	بوجھ نہیں رکھتا	اللہ	کسی جان (پر)	مگر	(اسی قدر) جتنا	اس نے دیا اسے

دیا ہے، اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے،

سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ﴿۷﴾ ع وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

سَيَجْعَلُ	اللّٰهُ	بَعْدَ عُسْرٍ	يُّسْرًا ﴿۷﴾	وَ	كَاَيِّنْ	مِّنْ قَرْيَةٍ
عنقریب کردے گا	اللہ	تنگی کے بعد	آسانی	اور	کتنے ہی	شہر (تھے)

جلد ہی اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا ○ اور کتنے ہی شہر تھے

سابقہ قوموں کے انجام کی طرف اشارہ اور مسلمانوں کو نصیحت

ع ۱۷

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اسے دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں، عدت کے بعد لینا جائز ہے۔

1 ......دودھ پلانے کی اجرت سے متعلق مرد و عورت آپس میں اچھے طریقے سے مشورہ کرلیں اور یہ خیال رکھیں کہ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے، نہ عورت اِس معاملہ میں سختی کرے، پھر اگر یہ آپس میں معاملہ طے کرنے میں دشواری سمجھیں اور بچے کی ماں کسی دوسری دودھ پلانے والی عورت کی اجرت کے برابر اجرت لینے پر راضی نہ ہو بلکہ زیادہ اجرت کا مطالبہ کرے اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے تو پھر یہ کسی دوسری عورت کا انتظام کرلے۔

عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا

عَتَتْ	عَنْ اَمْرِ	رَبِّهَا	وَ	رُسُلِهٖ	فَحَاسَبْنٰهَا
اس نے سرکشی کی	حکم سے	اپنے رب (کے)	اور	اس کے رسولوں (کے)	تو ہم نے حساب لیا ان سے

جنہوں نے اپنے رب کے اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے

حِسَابًا شَدِیْدًا ۙ وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۸ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا

حِسَابًا شَدِیْدًا (1)	وَّ	عَذَّبْنٰهَا	عَذَابًا نُّكْرًا ۸ (2)	فَذَاقَتْ	وَبَالَ اَمْرِهَا
سخت حساب	اور	عذاب دیا اسے	برا عذاب	تو اس نے چکھا	اپنے کام کا وبال

سخت حساب لیا اور انہیں برا عذاب دیا ۝ تو انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا

وَ كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۹ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

وَ	كَانَ	عَاقِبَةُ اَمْرِهَا	خُسْرًا ۹	اَعَدَّ	اللّٰهُ	لَهُمْ
اور	ہوا	اس کے کام کا انجام	خسارہ	تیار کر رکھا ہے	اللہ (نے)	ان کے لیے

اور ان کے کام کا انجام خسارہ ہوا ۝ اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب

مع ١٤

عَذَابًا شَدِیْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۚۛ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚۛ قَدْ

عَذَابًا شَدِیْدًا	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	قَدْ
سخت عذاب	تو ڈرو	اللہ (سے)	اے عقل والو	وہ لوگ جو	ایمان لائے	بیشک

تیار کر رکھا ہے تو اللہ سے ڈرو، اے عقل والو جو ایمان لائے ہو، بیشک

اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًا ۱۰ ۙ رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْكُمْ

اَنْزَلَ	اللّٰهُ	اِلَیْكُمْ	ذِكْرًا ۱۰ (3)	رَّسُوْلًا	یَّتْلُوْا	عَلَیْكُمْ
اتارا	اللہ (نے)	تمہاری طرف	ذکر، نصیحت	(نیز) رسول (بھیجا)	جو تلاوت کرتا ہے	تم پر

اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتاری ۝ (نیز) رسول (بھیجا) جو تم پر اللہ کی روشن آیتیں

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام عظیم اور باعمل مسلمانوں کا صلہ

1 ...... یہاں سخت حساب سے مراد آخرت کا حساب ہے اور چونکہ اس کا واقع ہونا یقینی ہے اس لئے یہاں اسے ماضی کے صیغہ سے بیان فرمایا گیا۔

2 ...... برے عذاب سے جہنم کا عذاب مراد ہے یا اس سے مراد دنیا میں قحط اور قتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کرنا ہے۔

3 ...... یہاں ذکر سے مراد قرآن ہے اور ایک تفسیر کے مطابق ذکر سے مراد رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور اگلی آیت کے شروع کا لفظ ''رسولا'' اسی ذکر کی تفسیر ہے۔

اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ	لِّيُخْرِجَ (1)	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
اللہ کی روشن آیتیں	تاکہ وہ نکالے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے

پڑھتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے

الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ

الصّٰلِحٰتِ	مِنَ الظُّلُمٰتِ (2)	اِلَى النُّوْرِ	وَ	مَنْ	يُّؤْمِنْۢ (3)	بِاللّٰهِ	وَ
نیک، اچھے	اندھیروں سے	نور کی طرف	اور	جو شخص	ایمان لائے	اللہ پر	اور

جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور

يَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

يَعْمَلْ	صَالِحًا	يُّدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا
وہ عمل کرے	نیک، اچھا	(تو اللہ) داخل کرے گا اسے	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے

اچھا کام کرے تو اللہ اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَاۤ	اَبَدًا	قَدْ	اَحْسَنَ	اللّٰهُ	لَهٗ
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	بیشک	اچھی رکھی	اللہ (نے)	اس کیلئے

بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، بیشک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی

رِزْقًا ⑪ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ

رِزْقًا ⑪	اَللّٰهُ	الَّذِيْ	خَلَقَ	سَبْعَ سَمٰوٰتٍ	وَّ	مِنَ الْاَرْضِ
روزی	اللہ (وہی ہے)	جس نے	پیدا کیا	سات آسمانوں (کو)	اور	زمینیں

رکھی ○ اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر

قدرتِ الٰہی کے مظاہر

1...... ”ذِكْرًا“ کی دوسری تفسیر کے مطابق یہاں اندھیروں سے نور کی طرف نکالنے کی نسبت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہے، اور یہ یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصف بھی ہے کہ لوگوں کو کفر سے ایمان، جہل سے علم اور فسق سے تقویٰ کی طرف نکالتے ہیں۔

2...... یہاں اندھیروں سے مراد کفر و جہالت کے اندھیرے اور نور سے مراد ایمان و علم کا نور ہے۔

3...... یہاں ایمان کا ذکر عملِ صالح سے پہلے ہوا، کیونکہ ایمان عمل پر مقدم ہے۔ یونہی نجات کے لئے ایمان کے ساتھ نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے۔

مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اَنَّ	لِتَعْلَمُوْۤا	بَیْنَهُنَّ	الْاَمْرُ(1)	یَتَنَزَّلُ	مِثْلَهُنَّ
اللہ	کہ	تاکہ تم جان لو	ان کے درمیان	حکم	اترتا ہے	انہی کے برابر

زمینیں۔حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾

عِلْمًا ﴿۱۲﴾	بِكُلِّ شَیْءٍ	اَحَاطَ	قَدْ	اللّٰهَ	اَنَّ	وَّ	قَدِیْرٌ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
علم (سے)	ہر چیز کو	اس نے گھیر اہوا ہے	بیشک	اللہ	یہ کہ	اور	خوب قادر (ہے)	ہر چیز پر

ہر شے پر خوب قادر ہے اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ

لَكَ	اللّٰهُ	اَحَلَّ	مَاۤ	تُحَرِّمُ(2)	لِمَ	النَّبِیُّ	یٰۤاَیُّهَا
تمہارے لئے	اللہ (نے)	حلال کی	وہ چیز جو	تم حرام کرتے ہو (اپنے اوپر)	کیوں	نبی	اے

اے نبی! تم اپنی بیویوں کی رضا چاہتے ہوئے اپنے اوپر اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہو

واقعۂ تحریم کا بیان

1 ...... آسمان وزمین کے درمیان حکم اترنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ان سب میں جاری اور نافذ ہے۔ 2 ...... اس آیت کا ایک شانِ نزول یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ام المؤمنین حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں، یوں اُن کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شدتِ محبت کی وجہ سے یہ بات دیگر ازواجِ مطہرات پر بہت بھاری ہوئی، اُنہوں نے باہمی مشورے سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کچھ عرض کیا تو انہیں راضی کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں شہد کو اپنے

قسموں کے کفارہ کا بیان

تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ

تَبْتَغِيْ	مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ①	قَدْ	فَرَضَ
چاہتے ہوئے	اپنی بیویوں کی رضا	اور	اللّٰه	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	بیشک	مقرر فرمادیا

جو اللّٰه نے تمہارے لئے حلال کی ہے اور اللّٰه بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ○ بیشک اللّٰه نے

اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ

اللّٰهُ	لَكُمْ	تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ (1)	وَ	اللّٰهُ	مَوْلٰىكُمْ	وَ	هُوَ
اللّٰه (نے)	تمہارے لئے	تمہاری قسموں کا کھولنا	اور	اللّٰه	تمہارا مددگار (ہے)	اور	وہ

تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر فرمادیا ہے اور اللّٰه تمہارا مددگار ہے اور وہی

ایک زوجہ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راز کا افشاء

الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ

الْعَلِيْمُ	الْحَكِيْمُ ②	وَ	اِذْ	اَسَرَّ (2)	النَّبِيُّ	اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ
بہت علم والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اور	جب	خفیہ طور پر کی	نبی (نے)	اپنی بیویوں میں سے ایک سے

بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے ○ اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی کو راز کی ایک بات

حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

حَدِيْثًا	فَلَمَّا	نَبَّاَتْ	بِهٖ	وَ	اَظْهَرَهُ	اللّٰهُ	عَلَيْهِ
ایک بات	پھر جب	اس نے خبر دیدی	اس کی	اور	ظاہر کردیا اسے	اللّٰه (نے)	اس (نبی) پر

بتائی پھر جب اس نے اس بات کی (دوسری کو) خبر دیدی اور اللّٰه نے اس بات کو نبی پر ظاہر کردیا

عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا

عَرَّفَ	بَعْضَهٗ	وَ	اَعْرَضَ	عَنْۢ بَعْضٍ	فَلَمَّا
(تو) اس (نبی) نے جتادیا	اس کا کچھ حصہ	اور	چشم پوشی کی	کچھ حصہ سے	پھر جب

تو نبی نے اس بات کا کچھ حصہ تو جتادیا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اُوپر حرام کرتا ہوں۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ 1...... حلال کو اپنے اوپر حرام کرلینا بھی قسم کی ایک قسم ہے اور یہاں قسم کو کھولنے سے مراد یہ ہے کہ اللّٰه تعالیٰ نے قسم کا کفارہ مقرر دیا ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد اِنْ شَآءَ اللّٰه کہا جائے تاکہ اس کے بر خلاف کرنے سے قسم شکنی نہ ہو۔ 2...... یہاں بیان کئے گئے واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی ایک زوجہ کو دو چیزوں پر مشتمل راز کی ایک بات بتائی اور اسے کسی کے سامنے ظاہر کرنے سے منع فرمایا، لیکن انہوں نے دوسری زوجہ کو بتادیا۔ اللّٰه تعالیٰ نے ان کے عمل کی خبر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ

نَبَّاَهَا	بِهٖ	قَالَتْ	مَنْ	اَنْۢبَاَكَ	هٰذَا
اس نے خبر دی اس (زوجہ) کو	اس کی	(تو) اس نے عرض کی	کس نے	بتایا آپ کو	یہ

نبی نے اس بیوی کو اس کی خبر دی تو اس نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟

دو ازواج مطہرات کو توبہ کی تاکید اور تنبیہ

قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③ اِنْ تَتُوْبَاۤ

قَالَ	نَبَّاَنِيَ	الْعَلِيْمُ	الْخَبِيْرُ③	اِنْ	تَتُوْبَاۤ
فرمایا	بتایا مجھے	بہت علم والے	بہت خبر رکھنے والے (نے)	(اے نبی کی دونوں بیویو) اگر	تم دونوں توبہ کرو

فرمایا: مجھے بہت علم والے، بہت خبر رکھنے والے نے بتایا○ (اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر تم دونوں

اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ

اِلَى اللّٰهِ	فَقَدْ	صَغَتْ	قُلُوْبُكُمَا	وَ	اِنْ
اللہ کی طرف (تو وہ توبہ قبول کرے گا)	پس بیشک	(حق سے کچھ) ہٹ گئے	تم دونوں کے دل	اور	اگر

اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ تمہارے دل ضرور کچھ ہٹ گئے ہیں (تو وہ توبہ قبول کرے گا) اور اگر

تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ

تَظٰهَرَا	عَلَيْهِ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	مَوْلٰىهُ	وَ
تم نے ایک دوسرے کی مدد کی	اس (نبی) پر (کے مقابلے میں)	تو بیشک	اللہ	وہ	اس کا مددگار (ہے)	اور

نبی کے مقابلے میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو تو بیشک اللہ خود ان کا مددگار ہے اور

تمام ازواج مطہرات کو تنبیہ اور اچھی بیویوں کے اوصاف

جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ④ عَسٰى

جِبْرِيْلُ	وَ	صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ (1)	وَ	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	بَعْدَ ذٰلِكَ	ظَهِيْرٌ④ (2)	عَسٰى
جبریل	اور	نیک ایمان والے	اور	فرشتے	اس کے بعد	مددگار (ہیں)	قریب ہے

جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں○ اگر وہ (نبی)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نے اپنی زوجہ کو یہ تو بتادیا کہ تم نے بات ظاہر کردی ہے لیکن دوسری بات نہ بتائی۔ پھر جب اس کی بھی خبر دی تو انہوں نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟ ارشاد فرمایا: مجھے علیم و خبیر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔ (1)...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں کے ایسے مددگار ہیں، جیسے بادشاہ رعایا کا مددگار اور مومن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے مددگار ہیں جیسے خدام اور سپاہی بادشاہ کے، لہٰذا اس آیت کی بنا پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں کے حاجت مند ہیں۔ (2)...... یہاں حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور نیک مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مددگار اور فرشتوں کو ظہیر، یعنی

(بقیہ اگلے صفحے پر)

رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ

اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ (1)	يُّبْدِلَهٗۤ	اَنْ	طَلَّقَكُنَّ	اِنْ	رَبُّهٗۤ
تم سے بہتر بیویاں	بدل دے اسے	کہ	وہ (نبی) طلاق دیدے تمہیں	اگر	اس کا رب

تمہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں تم سے بہتر بیویاں

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ

عٰبِدٰتٍ	تٰٓىِٕبٰتٍ	قٰنِتٰتٍ	مُّؤْمِنٰتٍ	مُسْلِمٰتٍ
عبادت کرنے والیاں	توبہ کرنے والیاں	ادب والیاں	ایمان والیاں	(جو) اطاعت والیاں

بدل دے جو اطاعت والیاں، ایمان والیاں، ادب والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار،

سٰٓىِٕحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا

قُوْۤا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	اَبْكَارًا ۝	وَّ	ثَيِّبٰتٍ	سٰٓىِٕحٰتٍ
تم بچاؤ	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	کنواریاں (ہوں)	اور	بیاہیاں	روزہ رکھنے والیاں

روزہ دار، بیاہیاں اور کنواریاں ہوں ۝ اے ایمان والو! اپنی جانوں

اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ

وَ	النَّاسُ (3)	وَّقُوْدُهَا	نَارًا	اَهْلِيْكُمْ (2)	وَ	اَنْفُسَكُمْ
اور	آدمی	اس کا ایندھن	آگ (سے)	اپنے گھر والوں (کو)	اور	اپنی جانوں

اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور

الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ

اللّٰهَ	لَّا يَعْصُوْنَ	مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ	عَلَيْهَا	الْحِجَارَةُ
اللہ (کی)	وہ نافرمانی نہیں کرتے	سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے (مقرر ہیں)	اس پر	پتھر (ہیں)

پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) معاون فرمایا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے مدد گار ہیں۔ 1 ......اس آیت میں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کو تنبیہ کی گئی کہ اگر رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن ازواج کے تنگ کرنے پر آزردہ ہو کر انہیں طلاق دیدی تو اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے دوسری بہتر بیویاں عطا فرمادے گا۔

2 ......ہر مسلمان پر اپنی اصلاح کرنا اور اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا لازم ہے، لہٰذا اسے چاہئے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں موجود دیگر ماتحت افراد کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یاد لوائے یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ وہ سب جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔ 3 ......یہاں آدمی

روزِ قیامت کفار کی معذرت بیکار ہے

مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا

مَآ	اَمَرَهُمْ	وَ	يَفْعَلُوْنَ	مَا	يُؤْمَرُوْنَ ۝٦	يٰٓاَيُّهَا
(اس میں)جو	اس نے حکم دیا انہیں	اور	وہ کرتے ہیں	جو	انہیں حکم دیا جاتا ہے	اے

نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے ۝ اے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَا تَعْتَذِرُوْا	الْيَوْمَ	اِنَّمَا تُجْزَوْنَ	مَا
وہ لوگو جنہوں نے	کفر کیا	تم بہانے نہ بناؤ	آج	تمہیں بدلہ دیا جائے گا صرف	(اس کا)جو

کافرو! آج تم بہانے نہ بناؤ، تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو

ع ١٩

سچی توبہ کرنے کا حکم اور اس کے فضائل

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	تُوْبُوْٓا	اِلَى اللّٰهِ
تم عمل کرتے تھے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم توبہ کرو	اللہ کی طرف

تم کرتے تھے ۝ اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو

تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ

تَوْبَةً نَّصُوْحًا(1)	عَسٰى	رَبُّكُمْ	اَنْ	يُّكَفِّرَ	عَنْكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ	وَ
سچی توبہ	قریب ہے	تمہارا رب	کہ	مٹا دے	تم سے	تمہاری برائیاں	اور

جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے مٹا دے اور

يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ

يُدْخِلَكُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	يَوْمَ
داخل کرے تمہیں	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	(جس) دن

تمہیں ان باغوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں جس دن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے کافر اور پتھر سے بت وغیرہ مراد ہیں اور معنی یہ ہے کہ جہنم کی آگ انتہائی شدید حرارت والی ہے اور اس کا ایندھن لکڑیاں نہیں بلکہ کافر انسان اور پتھر کے بت ہیں۔

1 ......توبہ نصوح یہ ہے کہ بندہ گناہ سے ایسی سچی توبہ کرے کہ اس کے بعد گناہ کی طرف نہ لوٹے۔ ایسی توبہ بارگاہِ الٰہی میں مطلوب و مقبول ہے۔ آج کے زمانے میں گناہوں کی کثرت ہے، ان سے بچنے اور سچی توبہ کی توفیق پانے کا یہی طریقہ ہے کہ صحیح العقیدہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔

لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ

لَا یُخْزِی	اللّٰهُ	النَّبِیَّ	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	نُوْرُهُمْ
رسوانہ کرے گا	اللہ	نبی	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	ان کا نور

اللہ نبی اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے رسوانہ کرے گا، ان کا نور

یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ

یَسْعٰى	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَ	بِاَیْمَانِهِمْ	یَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَاۤ
دوڑتا ہو گا	ان کے آگے	اور	ان کے دائیں	وہ عرض کریں گے	اے ہمارے رب

ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہو گا، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب!

اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

اَتْمِمْ	لَنَا	نُوْرَنَا	وَ	اغْفِرْ	لَنَا	اِنَّكَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
پورا کر دے	ہمارے لیے	ہمارا نور	اور	بخش دے	ہمیں	بیشک تو	ہر چیز پر

ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر

قَدِیْرٌ ﴿٨﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ

قَدِیْرٌ ﴿٨﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	جَاهِدِ [(1)]	الْكُفَّارَ	وَ	الْمُنٰفِقِیْنَ	وَ	اغْلُظْ
خوب قادر (ہے)	اے	نبی	جہاد کرو	کافروں	اور	منافقوں (سے)	اور	سختی کرو

خوب قادر ہے ○ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر

کفار و منافقین سے جہاد اور ان پر سختی کرو

عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿٩﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ

عَلَیْهِمْ	وَ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِیْرُ ﴿٩﴾	ضَرَبَ [(2)]	اللّٰهُ
ان پر	اور	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور	وہ کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	بنا دیا	اللہ (نے)

سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اللہ نے کافروں کیلئے

کفار کے لیے دو عورتوں کی مثال

1 ......یعنی اے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، آپ حکمت کے تقاضوں کے مطابق اور موقع محل کی مناسبت سے کافروں پر تلوار سے جبکہ منافقوں پر سخت کلامی اور مضبوط دلائل کے ساتھ جہاد فرمائیں اور ان دونوں گروہوں پر سختی کریں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔ 2 ......یہاں بری عورتوں کی مثال بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح کفر کے ہوتے ہوئے ان عورتوں کو انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے رشتہ داری کام نہ آئی اسی طرح کفار کو کفر کے ہوتے ہوئے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور مسلمانوں سے رشتہ داری کوئی کام نہ آئے گی اور اچھی عورتوں کی مثال بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اگر

(بقیہ صفحہ اگلے پر)

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا

مَثَلًا	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	امْرَاَتَ نُوْحٍ	وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ	كَانَتَا
مثال	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	کفر کیا	نوح کی بیوی	اور لوط کی بیوی (کو)	وہ دونوں تھیں

نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال بنادیا، وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے

تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا

تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ	فَخَانَتٰهُمَا[1]
ہمارے بندوں میں سے دو صالح بندوں کے تحت (نکاح میں)	تو ان عورتوں نے خیانت کی ان دونوں سے

دو صالح بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان دونوں عورتوں نے ان سے خیانت کی

فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ

فَلَمْ يُغْنِيَا[2]	عَنْهُمَا	مِنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	وَّ	قِيْلَ[3]
تو وہ دونوں کام نہ آئے	ان دونوں (عورتوں) کے	اللہ سے (کے سامنے)	کچھ	اور	فرمادیا گیا

تو وہ (صالح بندے) اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرمادیا گیا کہ

ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝۱۰ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ

ادْخُلَا	النَّارَ	مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝۱۰	وَ	ضَرَبَ	اللّٰهُ
تم دونوں عورتیں داخل ہوجاؤ	آگ (میں)	داخل ہونے والوں کے ساتھ	اور	بنادیا	اللہ (نے)

جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ ○ اور اللہ نے

اہلِ ایمان کے لیے فرعون کی مومنہ بیوی کی مثال

وقف لازم

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ

مَثَلًا	لِّلَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ[4]	اِذْ
مثال	ان لوگوں کیلئے جو	ایمان لائے	فرعون کی بیوی (کو)	جب

مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی کو مثال بنادیا جب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مسلمانوں کو راہِ حق میں مظالم برداشت کرنے پڑیں تو اس میں صبر و استقامت سے کام لیں۔ 1 ...... یہاں خیانت سے مراد ایمان کی بجائے کفر اختیار کرکے دین کے معاملے میں خیانت کرنا ہے۔ 2 ...... قیامت کے دن ایمان کے بغیر بزرگوں کی صحبت فائدہ نہیں دے گی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار کے لئے نبی کا رشتہ یا نبی کا نسب کام نہیں آتا۔ 3 ...... یہ بات ان دونوں عورتوں کی موت کے وقت ان سے کہہ دی گئی یا آئندہ قیامت کے دن ان سے کہی جائے گی۔ 4 ...... فرعون کی بیوی کا نام آسیہ تھا، آپ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئی تھیں۔ فرعون کو معلوم ہوا تو اس نے انہیں سخت سزا دی۔ فرعون کی سختیاں بڑھنے پر آپ رَضِيَ اللّٰهُ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ

فِی الْجَنَّةِ	بَیْتًا	عِنْدَكَ	لِیْ	رَبِّ ابْنِ	قَالَتْ
جنت میں	ایک گھر	اپنے پاس	میرے لیے	اے میرے رب بنادے	اس نے کہا

اس نے عرض کی، اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا

وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ

نَجِّنِیْ	وَ	مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ	نَجِّنِیْ	وَ
نجات دے مجھے	اور	فرعون اور اس کے عمل سے	نجات دے مجھے	اور

اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے

مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۱﴾ وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ

مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ	وَ	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۱﴾
عمران کی بیٹی مریم	اور	ظالم لوگوں سے

ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما ○ اور عمران کی بیٹی مریم کو (مثال بنادیا)

الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا

مِنْ رُّوْحِنَا	فِیْهِ	فَنَفَخْنَا	فَرْجَهَا	اَحْصَنَتْ	الَّتِیْۤ
اپنی طرف کی روح	اس میں	تو ہم نے پھونکی	اپنی پارسائی کے مقام (کی)	حفاظت کی	جس نے

جس نے اپنے پارسائی کے مقام کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی

وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ﴿۱۲﴾

مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ﴿۱۲﴾	كَانَتْ	وَ	بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ (1)	صَدَّقَتْ	وَ
فرمانبرداروں میں سے	وہ تھی	اور	اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی	اس نے تصدیق کی	اور

اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی ○

اہلِ ایمان کے لئے حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی مثال

ع ۲ ۲۰

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تعالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنادے۔ اللہ تعالٰی نے ان کا جنتی مکان ان پر ظاہر فرمادیا جس کی خوشی میں ان پر فرعون کی سختیاں برداشت کرنا آسان ہوگیا۔ پھر عرض کی: مجھے فرعون، اس کے کفر و شرک اور ظلم سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما، چنانچہ ان کی یہ دعا بھی قبول ہوئی اور اللہ تعالٰی نے اُن کی روح قبض فرمالی۔

(1)...یہاں رب عَزَّوَجَلَّ کی باتوں سے وہ شرعی احکام مراد ہیں جو اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں کیلئے مقرر فرمائے اور کتابوں سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل ہونے والی کتابیں مراد ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ
29
www.dawateislami.net

آیات:30 | رکوع:02

سُوْرَةُ المُلْك مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَ هُوَ

تَبٰرَكَ	الَّذِیْ	بِیَدِهِ	الْمُلْكُ	وَ	هُوَ
بڑی برکت والا ہے	وہ جو	اس کے ہاتھ (قبضہ) میں	ساری بادشاہی (ہے)	اور	وہ

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضے میں ہی ساری بادشاہی ہے اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ﴿١﴾ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرُ ﴿١﴾	الَّذِیْ	خَلَقَ (1)	الْمَوْتَ	وَ	الْحَیٰوةَ
ہر چیز پر	خوب قادر (ہے)	وہ جس نے	پیدا کیا	موت	اور	زندگی (کو)

ہر چیز پر خوب قادر ہے ○ وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا

لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ هُوَ

لِیَبْلُوَكُمْ (2)	اَیُّكُمْ	اَحْسَنُ	عَمَلًا	وَ	هُوَ
تاکہ وہ آزمائش کرے تمہاری	تم میں کون	زیادہ اچھا ہے	عمل (میں)	اور	وہی (اللہ)

تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے اور وہی

عظمت و قدرتِ الٰہی کا بیان

موت اور زندگی کی پیدائش کا مقصد

1 ...... "موت" انسانوں اور حیوانوں میں روح کے جسم سے جدا ہو جانے اور حواس کی طاقت زائل ہو جانے کا نام ہے، جبکہ "زندگی" جسم میں روح کے وجود کے ساتھ حواس کی طاقت باقی رہنے کا نام ہے اور پیدا کرنے سے مراد انہیں وجود بخشنا ہے۔

2 ...... زندگی اور موت پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ اپنے احکام کے ذریعے لوگوں کی آزمائش کرے کہ کون خدا کا فرمانبردار اور اچھے عمل کرنے والا ہے۔

قدرتِ الٰہی کے مظہر آسمان کی شاندار تخلیق

الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

الْعَزِیْزُ	الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾	الَّذِیْ	خَلَقَ	سَبْعَ سَمٰوٰتٍ [1]
بہت عزت والا، غلبے والا	بہت بخشش والا (ہے)	وہ جس نے	پیدا کئے	سات آسمان

بہت عزت والا، بہت بخشش والا ہے ○ وہ جس نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان

طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ

طِبَاقًا	مَا تَرٰى	فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ	مِنْ تَفٰوُتٍ
ایک دوسرے کے اوپر	(اے بندے) تو نہیں دیکھے گا	رحمٰن کے بنانے میں	کوئی فرق

بنائے (اے بندے!) تو رحمٰن کے بنانے میں کوئی فرق نہیں دیکھے گا

فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾

فَارْجِعِ	الْبَصَرَ	هَلْ	تَرٰى	مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾
پس تو (آسمان کی طرف) لوٹا	نگاہ (کو)	کیا	تو دیکھتا ہے	(اس میں) کچھ رخنے

پس تو نگاہ اٹھا کر دیکھ، کیا تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ ○

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ

ثُمَّ	ارْجِعِ	الْبَصَرَ	كَرَّتَیْنِ	یَنْقَلِبْ	اِلَیْكَ
پھر	لوٹا	نگاہ (کو)	دوبارہ	پلٹ آئے گی	تیری طرف

پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھ، نگاہ تیری طرف ناکام ہوکر

آسمانِ دنیا کی ستاروں سے آرائش اور ستاروں کا ایک استعمال

الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ﴿۴﴾ وَ لَقَدْ زَیَّنَّا

الْبَصَرُ	خَاسِئًا	وَّ	هُوَ	حَسِیْرٌ ﴿۴﴾	وَ	لَقَدْ	زَیَّنَّا
نگاہ	ناکام ہوکر	اور	وہ	تھکی ہوئی (ہوگی)	اور	ضرور بیشک	ہم نے آراستہ کیا

تھکی ماندی پلٹ آئے گی ○ اور ضرور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو

1 ...... اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے اور انہیں ایسا مضبوط، درست، برابر اور متناسب بنایا ہے کہ بندہ انتہائی تلاش اور جستجو کے باوجود بھی ان میں کوئی فرق، خلل اور عیب تلاش نہیں کر سکتا اور آسمانوں کی یہ تخلیق قدرتِ الٰہی کی بہت بڑی دلیل ہے۔

السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا

السَّمَآءَ الدُّنْیَا	بِمَصَابِیْحَ (1)	وَ	جَعَلْنٰهَا	رُجُوْمًا
نیچے کے آسمان (کو)	چراغوں سے	اور	ہم نے بنایا ان (چراغوں) کو	مار بھگانے کا ذریعہ

چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کو مار بھگانے کا

لِّلشَّیٰطِیْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ⑤ وَ

لِّلشَّیٰطِیْنِ	وَ	اَعْتَدْنَا	لَهُمْ	عَذَابَ السَّعِیْرِ ⑤	وَ
شیطانوں کے لیے	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے	بھڑکتی آگ کا عذاب	اور

ذریعہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور

کفار کے لیے عذابِ جہنم کی وعید

لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ

لِلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِرَبِّهِمْ	عَذَابُ جَهَنَّمَ	وَ	بِئْسَ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	کفر کیا	اپنے رب کے ساتھ	جہنم کا عذاب (ہے)	اور	وہ کیا ہی برا

جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی برا

الْمَصِیْرُ ⑥ اِذَاۤ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّ

الْمَصِیْرُ ⑥	اِذَاۤ	اُلْقُوْا	فِیْهَا	سَمِعُوْا	لَهَا	شَهِیْقًا (2)	وَّ
ٹھکانہ (ہے)	جب	انہیں ڈالا جائے گا	اس میں	(تو) وہ سنیں گے	اس کی	چنگھاڑ	اور

ٹھکانہ ہے ○ جب وہ کفار جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اس کی چنگھاڑ سنیں گے اور

کفار کے دخولِ جہنم کے وقت جہنم کا حال

هِیَ تَفُوْرُ ⑦ لا تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ كُلَّمَاۤ

هِیَ	تَفُوْرُ ⑦	تَكَادُ تَمَیَّزُ	مِنَ الْغَیْظِ (3)	كُلَّمَاۤ
وہ	جوش مارتی ہوگی	معلوم ہوتا ہے کہ وہ پھٹ جائے گی	غضب سے	جب کبھی

وہ جوش مار رہی ہوگی ○ معلوم ہوتا ہے کہ غضب سے پھٹ جائے گی، جب کبھی

دخولِ جہنم کے وقت داروغۂ جہنم کا سوال اور کفار کا جواب

1...... چراغوں سے مراد ستارے ہیں، ان سے آسمانِ دنیا کو آراستہ کیا گیا اور انہیں ان شیطانوں کو مارنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے جو آسمان کی طرف فرشتوں کی گفتگو سننے اور باتیں چرانے جاتے ہیں۔ 2...... جب کفار کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو وہ گدھے کی آواز کی طرح جہنم کی خوفناک چنگھاڑ سنیں گے اور اس وقت جہنم ایسے جوش مارتی ہوگی جیسے پانی ہنڈیا میں جوش مارتا ہے۔ 3...... یعنی کفار پر جہنم کی غضبناکی اس قدر ہوگی کہ یوں لگے گا جیسے غضب کی شدت کی وجہ سے جہنم ابھی پھٹ جائے گی اور اس کے اجزاء ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔

اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ

اُلْقِیَ	فِیْهَا	فَوْجٌ (1)	سَاَلَهُمْ	خَزَنَتُهَاۤ	اَلَمْ یَاْتِكُمْ
ڈالا جائے گا	اس میں	کوئی گروہ	پوچھیں گے ان سے	اس کے داروغہ	کیا نہیں آیا تھا تمہارے پاس

کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا

نَذِیْرٌ ۝۸ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ﳔ

نَذِیْرٌ ۝۸	قَالُوْا	بَلٰى	قَدْ	جَآءَنَا	نَذِیْرٌ
کوئی ڈر سنانے والا	وہ کہیں گے	کیوں نہیں	بیشک	آیا تھا ہمارے پاس	ڈر سنانے والا

نہیں آیا تھا؟ ○ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے

فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ

فَكَذَّبْنَا	وَ	قُلْنَا	مَا نَزَّلَ	اللّٰهُ	مِنْ شَیْءٍ	اِنْ	اَنْتُمْ
پھر ہم نے جھٹلایا (اسے)	اور	ہم نے کہا	نہیں اتاری	اللہ (نے)	کوئی چیز	نہیں	تم

پھر ہم نے (انہیں) جھٹلایا اور ہم نے کہا: اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم تو

اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ۝۹ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ

اِلَّا	فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ۝۹	وَ	قَالُوْا	لَوْ	كُنَّا نَسْمَعُ	اَوْ	نَعْقِلُ
مگر	بڑی گمراہی میں	اور	وہ کہیں گے	اگر	ہم سن لیتے	یا	سمجھ لیتے

بڑی گمراہی میں ہی ہو ○ اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا سمجھتے

مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝۱۰ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ

مَا كُنَّا	فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝۱۰	فَاعْتَرَفُوْا	بِذَنْۢبِهِمْ
(تو) ہم نہ ہوتے	دوزخ والوں میں	تو (اب) انہوں نے اقرار کرلیا	اپنے گناہ کا

تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے ○ تو اب انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا

کفار کا آخرت میں اعترافِ جرم

1 ...... جب کبھی کفار کا کوئی گروہ جہنم میں ڈالا جائے گا تو داروغۂ جہنم اور ان کے مددگار فرشتے ڈانٹتے ہوئے ان سے پوچھیں گے: اے کافرو! کیا دنیا میں تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا جو تمہارے سامنے تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی آیات پڑھتا، تمہیں روزِ حشر کی ملاقات اور عذابِ الٰہی سے ڈراتا۔ وہ اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے اور انہوں نے احکامِ الٰہی پہنچائے، غضبِ الٰہی اور عذابِ آخرت سے ڈرایا، لیکن ہم نے انہیں جھٹلایا اور آیاتِ الٰہی کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز نہیں اتاری، اے ہمیں ڈرانے والو! تم تو بڑی گمراہی میں ہو۔

اللہ سے بن دیکھے ڈرنے والوں کے لیے بشارت

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

فَسُحْقًا	لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ
تو دوری، پھٹکار ہو	دوزخ والوں کے لئے	بیشک	وہ لوگ جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)

تو دوزخیوں کے لیے پھٹکار ہو ○ بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے

علمِ الٰہی اور اس کی دلیل

بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ

بِالْغَیْبِ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾	وَ	اَسِرُّوْا	قَوْلَكُمْ	اَوِ
بغیر دیکھے	ان کے لیے	بخشش	اور	بڑا ثواب (ہے)	اور	تم آہستہ کہو	اپنی بات	یا

ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○ اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا

اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا یَعْلَمُ

اجْهَرُوْا	بِهٖ	اِنَّهٗ	عَلِیْمٌۢ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾	اَلَا یَعْلَمُ
بلند آواز سے کہو	اس کو	بیشک وہ	خوب جاننے والا (ہے)	سینوں کی بات کو	کیا وہ نہیں جانتا

آواز سے، بیشک وہ تو دلوں کی بات خوب جانتا ہے ○ کیا جس نے

اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ”زمین“ کا بیان

مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾ هُوَ

مَنْ	خَلَقَ	وَ	هُوَ	اللَّطِیْفُ	الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾	هُوَ
جس نے	پیدا کیا	اور (حالانکہ)	وہی	ہر باریکی کو جاننے والا	بڑا خبردار (ہے)	وہی (ہے)

پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟ حالانکہ وہی ہر باریکی کو جاننے والا، بڑا خبردار ہے ○ وہی ہے

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا

الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ	ذَلُوْلًا (1)	فَامْشُوْا	فِیْ مَنَاكِبِهَا
جس نے	کردیا	تمہارے لیے	زمین (کو)	نرم، تابع	تو تم چلو	اس کے رستوں میں

جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کردیا تو تم اس کے راستوں میں چلو

1 ...... زمین کو تابع بنانے سے مراد اسے ایسا بنانا ہے کہ اس سے نفع حاصل کیا جاسکے، چنانچہ زمین ٹھوس پتھر کی طرح یا لوہا، سونا، پیتل وغیرہ کسی دھات کی نہیں بنائی، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو گرمیوں میں زمین انتہائی گرم ہوجاتی اور سردیوں میں انتہائی ٹھنڈی، یوں زمین پر چلنا دشوار ہوجاتا۔ اسی طرح یہ پانی کی طرح نرم نہیں بنائی، اگر ایسا ہوتا تو اس پر کوئی چیز ٹھہر نہ سکتی اور یوں زمین پر زندگی گزارنا ہی دشوار ہوجاتا۔ ان دونوں سے ہٹ کر زمین کو مناسب طور پر نرم بنایا گیا ہے تاکہ لوگوں کے لئے اس میں کنویں کھودنا، چشمے جاری کرنا، نہریں بنانا، مکانات اور عمارتیں تعمیر کرنا، کھیتی باڑی اور باغبانی کرنا ممکن ہوجائے۔

کفارِ مکہ کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے کا بیان

وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖؕ-وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ

وَ	كُلُوْا	مِنْ رِّزْقِهٖ	وَ	اِلَیْهِ	النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾	ءَاَمِنْتُمْ (1)
اور	کھاؤ	اُس (اللہ) کے رزق میں سے	اور	اسی کی طرف	اٹھنا (ہے)	کیا تم بے خوف ہوگئے

اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ○ کیا تم اُس (اللہ) سے

مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ

مَّنْ	فِی السَّمَآءِ	اَنْ	یَّخْسِفَ	بِكُمُ
(اُس سے) جو	آسمان میں (سلطنت رکھتا ہے)	(اس بات میں) کہ	وہ دھنسا دے	تم کو

بے خوف ہوگئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تمہیں زمین میں

الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُۙ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ

الْاَرْضَ	فَاِذَا	هِیَ	تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾	اَمْ	اَمِنْتُمْ	مَّنْ
زمین (میں)	تو اچانک	وہ (زمین)	کانپنے لگے	یا	تم بے خوف ہوگئے	(اُس سے) جو

دھنسا دے تو وہ زمین اچانک کانپنے لگے ○ یا تم اُس سے بے خوف ہوگئے جس کی

فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًاؕ

فِی السَّمَآءِ	اَنْ	یُّرْسِلَ	عَلَیْكُمْ	حَاصِبًا
آسمان میں (سلطنت رکھتا ہے)	(اس بات میں) کہ	وہ بھیجے	تم پر	پتھراؤ

سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تم پر پتھراؤ بھیجے

جھٹلانے والوں کے انجام کی طرف اشارہ

فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ

فَسَتَعْلَمُوْنَ	كَیْفَ	نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾	وَ	لَقَدْ	كَذَّبَ	الَّذِیْنَ
تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کیسا (تھا)	میرا ڈرانا	اور	ضرور بیشک	جھٹلایا	ان لوگوں نے جو

تو تم جلد جان لوگے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا ○ اور بیشک ان سے پہلے لوگوں نے

(1)......ان آیات میں اگرچہ کفارِ مکہ کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہے، البتہ اس میں ہمارے لیے بھی نصیحت ہے جو عملی اعتبار سے عذابِ الٰہی سے بے خوف ہو رہے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ عذاب دینے پر قادر ہونے کے باوجود گناہوں کی وجہ سے فوری عذاب نازل نہ کرنا اور اسے مؤخر کر دینا اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر انتہائی لطف و کرم اور اس کی رحمت ہے اور ربِّ کریم کا یہ احسان دیکھ کر اس کے عذاب سے بے خوف ہو جانا بہت بڑی نادانی اور ناشکری ہے۔

مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ

مِنْ قَبْلِهِمْ	فَكَیْفَ	كَانَ	نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾	اَوَ لَمْ یَرَوْا	اِلَى الطَّیْرِ
ان سے پہلے (تھے)	تو کیسا	ہوا	میرا انکار	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	پرندے کی طرف

جھٹلایا تو میرا انکار کیسا ہوا؟ ۝ اور کیا انہوں نے اپنے اوپر

فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقْبِضْنَ ؔ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ

فَوْقَهُمْ	صٰٓفّٰتٍ	وَّ	یَقْبِضْنَ	مَا یُمْسِكُهُنَّ	اِلَّا	الرَّحْمٰنُ [1]
اپنے اوپر	پر پھیلاتے ہوئے	اور	سمیٹتے ہوئے	نہیں روکتا انہیں	سوائے	رحمٰن (کے)

پر پھیلاتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے پرندے نہ دیکھے، انہیں رحمٰن کے سوا کوئی نہیں روکتا،

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ

اِنَّهٗ	بِكُلِّ شَیْءٍ	بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾	اَمَّنْ	هٰذَا	الَّذِیْ	هُوَ	جُنْدٌ	لَّكُمْ
بیشک وہ	ہر چیز کو	خوب دیکھنے والا (ہے)	یا کون (ہے)	یہ	جو	وہ	لشکر (ہے)	تمہارا

بیشک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے ۝ یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے

یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ؔ

یَنْصُرُكُمْ	مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ	اِنِ الْكٰفِرُوْنَ	اِلَّا	فِیْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾
جو مدد کرے گا تمہاری	رحمٰن کے مقابلے میں	نہیں کافر	مگر	دھوکے میں

جو رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا؟ کافر صرف دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں ۝

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ

اَمَّنْ	هٰذَا	الَّذِیْ	یَرْزُقُكُمْ	اِنْ	اَمْسَكَ	رِزْقَهٗ [2]
یا کون (ہے)	یہ	جو	روزی دے گا تمہیں	اگر	وہ (اللہ) روک لے	اپنی روزی

یا کون ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر اللہ اپنی روزی روک لے

پرندوں کی پرواز قدرتِ الٰہی کی دلیل ہے

کفارِ مکہ کو تنبیہ

مخلوق کا حقیقی رازق صرف اللہ ہے

وقف لازم، وقف منزل، وقف غفران

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ پرندوں کو ہوا میں مؤثر حقیقی کے طور پر ان کے پر نہیں روکتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ روکے ہوئے ہے، اسی طرح فی زمانہ ہوا میں محوِ پرواز ٹنوں وزنی ہوائی جہازوں کو محض مشین اور انجن گرنے سے نہیں بچاتے بلکہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی گرنے سے بچاتا ہے یعنی مؤثرِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہی ذات ہے۔ اسی لئے جب خدا چاہتا ہے تو مشین اور انجن سب کے موجود ہوتے ہوئے بھی جہاز گر جاتے ہیں۔ 2 ......ساری مخلوق کو حقیقی طور پر رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ اس کا بہت بڑا انعام ہے اور جس نے مخلوق پر اتنا عظیم احسان اور انعام فرمایا صرف وہی عبادت کئے جانے کا حق دار ہے۔

مومن و کافر کی ایک مثال

بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ

عَلٰى وَجْهِهٖۤ	مُكِبًّا	یَّمْشِیْ (1)	اَفَمَنْ	فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾	بَلْ لَّجُّوْا
اپنے منہ کے بل	اوندھا	چلے	تو کیا جو	سرکشی اور نفرت میں	بلکہ وہ ڈھیٹ بن گئے ہیں

بلکہ وہ سرکشی اور نفرت میں ڈھیٹ بن گئے ہیں ○ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے

جسم انسانی میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور بندوں کا قلیل شکر

اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ

قُلْ	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾	سَوِیًّا	یَّمْشِیْ	اَمَّنْ	اَهْدٰۤى
تم کہو	سیدھی راہ پر	سیدھا	چلے	یا وہ جو	(وہ) زیادہ ہدایت پر ہے

وہ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھی راہ پر سیدھا چلے ؟ ○ تم فرماؤ:

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ

الْاَبْصَارَ	وَ	السَّمْعَ	لَكُمُ	جَعَلَ	وَ	اَنْشَاَكُمْ	الَّذِیْۤ	هُوَ
آنکھیں	اور	کان	تمہارے لیے	بنائے	اور	پیدا کیا تمہیں	جس نے	وہی (ہے)

وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں

نعمتوں کا تقاضا

وَ الْاَفْـٕدَةَؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْ

الَّذِیْ	هُوَ	قُلْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ (2)	قَلِیْلًا مَّا	الْاَفْـٕدَةَ	وَ
جس نے	وہی (ہے)	تم کہو	تم شکر ادا کرتے ہو	بہت کم	دل	اور

اور دل بنائے، تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو ○ تم فرماؤ: وہی ہے جس نے

کفار کا سوال اور اس کا جواب

ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ

یَقُوْلُوْنَ	وَ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾	اِلَیْهِ	وَ	فِی الْاَرْضِ	ذَرَاَكُمْ
وہ کہتے ہیں	اور	تمہیں اکٹھا کیا جائے گا	اسی کی طرف	اور	زمین میں	پیدا کیا، پھیلایا تمہیں

تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا ○ اور وہ کہتے ہیں:

(1)......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن اور کافر کی ایک مثال بیان فرمائی ہے اور اس مثال کا مقصود یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم اور نہ وہ راستہ پہچانے اور مومن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا اور پہچان کر چلتا ہے۔

(2)......اس آیت میں خطاب اگرچہ کفار سے ہے لیکن اس میں مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کان، آنکھ اور دل کی جو نعمت عطا کی ہے اسے انہی مقاصد کے لئے استعمال کریں جس کے لئے یہ نعمت عطا ہوئی ہے۔

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ

اِنَّمَا الْعِلْمُ	قُلْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	الْوَعْدُ	هٰذَا	مَتٰى
(یہ) علم تو صرف	تم کہو	سچے	تم ہو	اگر	وعدہ	یہ	کب (آئے گا)

یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) ○ تم فرماؤ: یہ علم تو

مطلوبہ عذاب دیکھ کر کفار کا حال

عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا

فَلَمَّا	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾	اِنَّمَاۤ اَنَا	وَ	عِنْدَ اللّٰهِ[1]
پھر جب	صاف ڈر سنانے والا (ہوں)	میں صرف	اور	اللہ ہی کے پاس (ہے)

اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ پھر جب

رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

كَفَرُوْا	وُجُوْهُ الَّذِیْنَ	سِیْٓـَٔتْ	زُلْفَةً	رَاَوْهُ
کفر کیا	ان لوگوں کے چہرے جنہوں نے	(تو) بگڑ جائیں گے	قریب	وہ دیکھیں گے اسے

وہ اسے قریب دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے

وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾	الَّذِیْ	هٰذَا	قِیْلَ	وَ
تم اس کا مطالبہ کرتے تھے	وہ (عذاب) جو	یہ (ہے)	(ان سے) کہا جائے گا	اور

اور (ان سے) کہا جائے گا: یہی ہے وہ عذاب جو تم مانگتے تھے ○

مسلمانوں پر گردشِ ایام کے منتظر کفار کو اپنی فکر کرنے کی دعوت

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ

مَنْ	وَ	اللّٰهُ	اَهْلَكَنِیَ	اِنْ	اَرَءَیْتُمْ	قُلْ
(اسے) جو	اور	اللہ	ہلاک کر دے مجھے	اگر	بھلا دیکھو	تم کہو

تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو

[1]...... قیامت کا ذاتی علم اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو ہے، اس کی عطا کے بغیر کسی کو نہیں اور یہی یہاں مراد ہے ورنہ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت کا علم دیا ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وسعتِ علمی کیلئے یہ حدیث ملاحظہ ہو۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہمیں مخلوق کی ابتداء سے متعلق خبر دینا شروع کی یہاں تک کہ جنتیوں کے جنت میں اور جہنمیوں کے جہنم میں داخل ہونے تک کے احوال بیان کر دیئے۔(بخاری، ۲/۳۷۵، الحدیث: ۳۱۹۲)

مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ

الْكٰفِرِیْنَ	یُّجِیْرُ	فَمَنْ	رَحِمَنَا[1]	اَوْ	مَّعِیَ
کافروں (کو)	جو بچالے گا	تو کون (ہے)	وہ رحم فرمائے ہم پر	یا	میرے ساتھ (ہے)

ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے تو وہ کون ہے جو کافروں کو

مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ

بِهٖ	اٰمَنَّا	الرَّحْمٰنُ	هُوَ	قُلْ	مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٢٨﴾
اس پر	ہم ایمان لائے	رحمٰن (ہے)	وہی	تم کہو	دردناک عذاب سے

دردناک عذاب سے بچالے گا؟○ تم فرماؤ: وہی رحمٰن ہے، ہم اس پر ایمان لائے

وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ

هُوَ	مَنْ	فَسَتَعْلَمُوْنَ	تَوَكَّلْنَا	عَلَیْهِ	وَ
وہ	کون (ہے)	تو عنقریب تم جان جاؤ گے	ہم نے بھروسہ کیا	اسی پر	اور

اور ہم نے اسی پر بھروسہ کیا تو تم جلد جان جاؤ گے کہ کون

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ

اَصْبَحَ	اِنْ	اَرَءَیْتُمْ	قُلْ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٩﴾
صبح کے وقت ہو جائے	اگر	بھلا دیکھو	تم کہو	(جو) کھلی گمراہی میں (ہے)

کھلی گمراہی میں ہے؟○ تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر صبح کو

مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿٣٠﴾

یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿٣٠﴾	فَمَنْ	غَوْرًا	مَآؤُكُمْ
جو لے آئے تمہارے پاس بہتا ہوا پانی	تو کون (ہے)	زمین میں دھنسنے والا	تمہارا پانی

تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہوا پانی لادے؟○

1 ...... کفارِ مکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی وفات کی آرزو رکھتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا کہ آپ ان کفار سے فرمادیں کہ تمہاری آرزو کے مطابق اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو وفات دیدے یا اللہ تعالیٰ تمہارے مقابلے میں ہماری مدد فرمائے، دونوں صورتوں میں ہمارا ہی فائدہ ہے کہ پہلی صورت میں تو یہ ہوگا کہ ہم جنت میں چلے جائیں گے اور دوسری صورت میں اللہ تعالیٰ کا ہماری مدد کرنا ہم پر خاص رحمت ہوگا لیکن بہر صورت تم بتاؤ کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے کون بچالے گا؟ تمہیں تو بہر حال اپنے کفر

آیات:52 | رکوع:02

سُوْرَۃُ الْقَلَمِ مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جنون کے الزام کا رد

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ ۙ۝۱ مَاۤ اَنْتَ

نٓ	وَ الْقَلَمِ (1)	وَ	مَا	یَسْطُرُوْنَ ۝۱	مَاۤ	اَنْتَ
نٓ	قلم کی قسم	اور	(اس کی) جو	وہ لکھتے ہیں	نہیں (ہو)	تم

نٓ، قلم اور اس کی قسم جو لکھتے ہیں ۝ تم اپنے

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے انتہا ثواب کی بشارت

بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ۝۲ وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا

بِنِعْمَةِ رَبِّكَ	بِمَجْنُوْنٍ ۝۲ (2)	وَ	اِنَّ	لَكَ	لَاَجْرًا
اپنے رب کے فضل سے	مجنون	اور	بیشک	تمہارے لیے	ضرور ثواب (ہے)

رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں ہو ۝ اور یقیناً تمہارے لیے ضرور بے انتہا

الزامِ جنون پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ مبارکہ کا بیان

غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ۝۳ وَ اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝۴ فَسَتُبْصِرُ وَ

غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۝۳	وَ	اِنَّكَ	لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝۴ (3)	فَسَتُبْصِرُ	وَ
نہ ختم ہونے والا	اور	بیشک تم	ضرور عظیم اخلاق پر (ہو)	تو عنقریب تم دیکھ لوگے	اور

ثواب ہے ۝ اور بیشک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو ۝ تو جلد ہی تم بھی دیکھ لوگے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا ہے۔

1..... قلم سے مراد وہ قلم ہے جس سے لوگ لکھتے ہیں اور "ان کے لکھے" سے مراد لوگوں کی دینی تحریریں ہیں۔ یا اس سے وہ قلم مراد ہے جس سے لوحِ محفوظ پر لکھا گیا اور "ان کے لکھے" سے لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا مراد ہے۔

2..... کفار نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معاذ اللہ مجنون کہا تو اللہ تعالیٰ نے قسم ارشاد فرما کر ان کی بدگوئی کا رد کیا اور فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، قلم اور ان کے لکھے کی قسم! آپ مجنون نہیں ہیں کیونکہ آپ پر آپ کے رب تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کا لطف و کرم آپ کے شاملِ حال ہے۔

3..... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اخلاقی اچھائیوں کے

يُبْصِرُوْنَۙ(۵) بِاَىِٕكُمُ الْمَفْتُوْنُ(۶) اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

يُبْصِرُوْنَ (۵)	بِاَىِٕكُمُ	الْمَفْتُوْنُ (۶)	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ
وہ (بھی) دیکھ لیں گے	تم میں کون	مجنون (تھا)	بیشک	تمہارا رب	وہ	خوب جاننے والا ہے

وہ بھی دیکھ لیں گے ○ کہ تم میں کون مجنون تھا ○ بیشک تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ۪ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ(۷)

بِمَنْ	ضَلَّ	عَنْ سَبِیْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِیْنَ (۷)
(اس) کو جو	بہک گیا	اس کے راستے سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت والوں کو

اسے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ ہدایت والوں کو بھی خوب جانتا ہے ○

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِیْنَ(۸) وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ(۹)

فَلَا تُطِعِ (1)	الْمُكَذِّبِیْنَ (۸)	وَدُّوْا	لَوْ	تُدْهِنُ	فَیُدْهِنُوْنَ (۹) (2)
تو تم بات نہ ماننا	جھٹلانے والوں (کی)	انہوں نے چاہا	(کہ) کسی طرح	تم نرمی کرو	تو وہ (بھی) نرمی کریں

تو تم جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا ○ انہوں نے تو یہی خواہش رکھی کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں ○

کفار کے متعلق ہدایات

وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍۙ(۱۰) هَمَّازٍ

وَ	لَا تُطِعْ	كُلَّ حَلَّافٍ (3)	مَّهِیْنٍ (۱۰)	هَمَّازٍ
اور	تم بات نہ ماننا	ہر (ایسے آدمی کی جو) بڑا قسمیں کھانے والا	ذلیل	(منہ پر) بہت طعنے دینے والا

اور ہر ایسے آدمی کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا، ذلیل ○ سامنے سامنے بہت طعنے دینے والا،

مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍۙ(۱۱) مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ

مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ (۱۱) (4)	مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ	مُعْتَدٍ
چغلی کے ساتھ ادھر ادھر بہت پھرنے والا	بھلائی سے بڑا روکنے والا	حد سے بڑھنے والا

چغلی کے ساتھ ادھر ادھر بہت پھرنے والا ○ بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا،

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک بے ادب کافر کے برے اوصاف اور اس کے لئے وعید

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تمام گوشوں جیسے عفو و حلم، رحم و کرم، عدل و انصاف، جود و سخا، ایثار و قربانی، مہمان نوازی، شجاعت، ایفاءِ عہد، حسنِ معاملہ، صبر و قناعت، نرم گفتاری، خوش روئی، ملنساری، مساوات، غمخواری، سادگی و بے تکلفی، تواضع و انکساری اور حیاداری وغیرہا کے جامع اور ان کی انتہائی بلندی پر فائز تھے۔ 1 ...... مراد یہ ہے جیسے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جھٹلانے والوں کی بات نہیں مانتے تھے اسی طرح ثابت قدم رہیں۔ 2 ...... اپنی دنیا کی خاطر دین کے احکام میں خلافِ شرع نرمی برتنا مداہنت ہے۔ یہ ناجائز و حرام ہے، کفار نے ایسی خواہش کا اظہار کیا تھا جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ 3 ...... حلاف اسے کہتے ہیں جو حق اور باطل دونوں طرح کے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

اَثِیْمٍ ﴿۱۲﴾ۙ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ ﴿۱۳﴾ۙ اَنْ كَانَ

اَثِیْمٍ ﴿۱۲﴾	عُتُلٍّ	بَعْدَ ذٰلِكَ	زَنِیْمٍ ﴿۱۳﴾	اَنْ	كَانَ
بڑا گناہگار	سخت مزاج	اس کے بعد	ناجائز پیداوار (ہے)	(اس بنا پر بات نہ مانو) کہ	وہ ہے

بڑا گناہگار ○ سخت مزاج، اس کے بعد ناجائز پیداوار ہے ○ اس بنا پر (بات نہ مانو) کہ

ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۱۴﴾ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ

ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۱۴﴾	اِذَا	تُتْلٰى	عَلَیْهِ	اٰیٰتُنَا	قَالَ
مال اور بیٹوں والا	جب	پڑھی جاتی ہیں	اس پر	ہماری آیتیں	(تو) کہتا ہے

وہ مال اور بیٹوں والا ہے ○ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۵﴾	سَنَسِمُهٗ	عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾	اِنَّا
(یہ) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہیں)	عنقریب ہم داغ دیں گے اس کی	سور جیسی تھوتھنی پر	بیشک

کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ○ قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتھنی پر داغ دیں گے ○ بیشک

بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِۚ اِذْ اَقْسَمُوْا

بَلَوْنٰهُمْ	كَمَا	بَلَوْنَاۤ	اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ [1]	اِذْ	اَقْسَمُوْا
ہم نے جانچا انہیں	جیسے	ہم نے جانچا تھا	باغ والوں (کو)	جب	انہوں نے قسم کھائی

ہم نے انہیں جانچا جیسا باغ والوں کو جانچا تھا جب انہوں نے قسم کھائی

لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَ ﴿۱۷﴾ۙ وَ لَا یَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾

لَیَصْرِمُنَّهَا	مُصْبِحِیْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	لَا یَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾
ضرور وہ کاٹ لیں گے اس (باغ) کو	صبح ہوتے ہوئے	اور	وہ اِن شآءَ اللہ نہیں کہہ رہے تھے

کہ ضرور صبح ہوتے اس باغ کو کاٹ لیں گے ○ اور اِنْ شَآءَ اللہ نہیں کہہ رہے تھے ○

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان کا واقعہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) معاملات میں بہت زیادہ قسمیں کھاتا ہو۔ یہ کافر کا وصف ہے مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ 4..... چغلی کی تعریف یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا۔ یہ انتہائی مذموم فعل ہے، حدیث پاک میں ہے کہ "چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔(مسلم، ص۶۶، الحدیث:۱۶۸(۱۰۵))

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1..... اس باغ کا نام ضروان تھا، یہ یمن کے شہر صنعاء سے 6 میل کے فاصلے پر سرِراہ واقع تھا۔ اس کا مالک ایک نیک مرد تھا اور وہ باغ کے پھل کثرت سے فقراء کو دیتا تھا۔ اس کے انتقال کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے، انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل اور کنبہ بہت زیادہ ہے اس لئے اگر والد کی طرح ہم بھی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَطَافَ عَلَیْهَا طَآىٕفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَ هُمْ

هُمْ	وَ	مِّنْ رَّبِّكَ	طَآىٕفٌ (1)	عَلَیْهَا	فَطَافَ
وہ	اور	تمہارے رب کی طرف سے	ایک پھیری کرنے والا	اس (باغ) پر	تو پھیری کر گیا

تو اس باغ پر تیرے رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیری کر گیا جبکہ وہ

نَآىٕمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِیْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا

فَتَنَادَوْا	كَالصَّرِیْمِ ﴿۲۰﴾	فَاَصْبَحَتْ	نَآىٕمُوْنَ ﴿۱۹﴾
تو انہوں نے ایک دوسرے کو پکارا	سیاہ رات کی طرح	تو وہ (باغ) صبح کے وقت ہو گیا	سو رہے (تھے)

سو رہے تھے ○ تو صبح کے وقت وہ باغ سیاہ رات کی طرح ہو گیا ○ پھر انہوں نے صبح ہوتے

مُصْبِحِیْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِیْنَ ﴿۲۲﴾

صٰرِمِیْنَ ﴿۲۲﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	عَلٰى حَرْثِكُمْ	اغْدُوْا	اَنِ	مُصْبِحِیْنَ ﴿۲۱﴾
کاٹنے کا ارادہ رکھنے والے	تم ہو	اگر	اپنی کھیتی پر	صبح سویرے چلو	کہ	صبح ہوتے ہوئے

ایک دوسرے کو پکارا ○ کہ اگر تم کاٹنا چاہتے ہو تو صبح سویرے اپنی کھیتی پر چلو ○

فَانْطَلَقُوْا وَ هُمْ یَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ

الْیَوْمَ	لَّا یَدْخُلَنَّهَا	اَنْ	یَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾	هُمْ	وَ	فَانْطَلَقُوْا
آج	ہرگز داخل نہ ہو اس (باغ) میں	کہ	آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے	وہ	اور	تو وہ چلے

تو وہ چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے ○ کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے پاس باغ میں

عَلَیْكُمْ مِّسْكِیْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّ غَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِیْنَ ﴿۲۵﴾

قٰدِرِیْنَ ﴿۲۵﴾	عَلٰى حَرْدٍ	غَدَوْا	وَّ	مِّسْكِیْنٌ ﴿۲۴﴾	عَلَیْكُمْ
(خود کو) قادر سمجھتے ہوئے	روکنے پر	وہ صبح سویرے چل پڑے	اور	کوئی مسکین	تم پر

آنے نہ پائے ○ اور وہ خود کو روکنے پر قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خیرات جاری رکھیں تو تنگ دست ہو جائیں گے۔ اس پر انہوں نے آپس میں قسمیں کھائیں کہ صبح سویرے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے ہی باغ میں چل کر پھل توڑ لیں گے تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو اور اِنْ شَآءَ اللہ کہنا بھول گئے۔

1 ...... اس سے وہ آگ مراد ہے جو ان لوگوں کی بری نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رات کے وقت اس باغ کو تباہ کر گئی، صبح کے وقت تک وہ باغ جل کر سیاہ رات کی طرح ہو گیا اور ان لوگوں کو اس کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ یہ صبح سویرے اٹھے اور ایک دوسرے کو پکارا کہ اگر تم باغ کا پھل کاٹنا چاہتے ہو تو صبح منہ اندھیرے اپنی کھیتی پر چلو۔ چنانچہ وہ لوگ باغ کی طرف چلے اور اس دوران آپس میں

(بقیہ اگلے صفحے پر)

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ

فَلَمَّا	رَاَوْهَا (۱)	قَالُوْۤا	اِنَّا	لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾	بَلْ
پھر جب	انہوں نے دیکھا اس (باغ) کو	(تو) وہ کہنے لگے	بیشک ہم	ضرور راستہ بھٹک گئے	بلکہ

پھر جب انہوں نے اس باغ کو دیکھا تو کہنے لگے: بیشک ہم ضرور راستہ بھٹک گئے ہیں ○ بلکہ

نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا

نَحْنُ	مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾	قَالَ	اَوْسَطُهُمْ	اَلَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ	لَوْلَا
ہم	محروم ہوگئے	کہا	ان میں سے بہتر (نے)	کیا میں نے نہ کہا تھا	تم سے	کیوں نہیں

ہم محروم ہوگئے ہیں ○ ان میں جو بہتر تھا اس نے کہا: کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تم

تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾

تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾	قَالُوْا	سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا	ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾
تم تسبیح کرتے	انہوں نے کہا	ہمارا رب پاک (ہے)	بیشک	ہم تھے	ظلم کرنے والے

تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ ○ انہوں نے کہا: ہمارا رب پاک ہے، بیشک ہم ظالم تھے ○

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا

فَاَقْبَلَ	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾	قَالُوْا
تو متوجہ ہوئے	ان کے بعض	بعض پر	ایک دوسرے کو ملامت کرتے ہوئے	انہوں نے کہا

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف ملامت کرتے ہوئے متوجہ ہوئے ○ بولے:

یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِیْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ

یٰوَیْلَنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا	طٰغِیْنَ ﴿۳۱﴾	عَسٰى	رَبُّنَاۤ	اَنْ
ہائے ہماری خرابی	بیشک	ہم تھے	سرکشی کرنے والے	ہوسکتا ہے	ہمارا رب	کہ

ہائے ہماری خرابی، بیشک ہم سرکش تھے ○ امید ہے کہ ہمارا رب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سرگوشی کررہے تھے کہ آج کوئی مسکین باغ میں آنے نہ پائے اور اس ارادے پر خود کو قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے۔

1 ...... جب یہ لوگ باغ کے قریب پہنچے اور اسے جلا ہوا اور پھلوں سے خالی دیکھا تو کہنے لگے: یقیناً ہم تو کسی اور باغ پر پہنچ گئے ہیں کیونکہ ہمارا باغ تو بہت پھل دار ہے۔ پھر جب غور کیا اور اس کے در و دیوار کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ اپنا ہی باغ ہے تو کہنے لگے: ہم راستہ نہیں بھولے بلکہ حق دار مسکینوں کو روکنے کی نیت کرکے ہم خود اس کے پھل سے محروم ہوگئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق داروں کو ان کے حق سے محروم کرنے کی نیت بھی بہت بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے لہٰذا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ

يُّبْدِلَنَا(1)	خَيْرًا مِّنْهَآ	اِنَّآ	اِلٰى رَبِّنَا	رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾	كَذٰلِكَ
بدل دے ہمیں	اس سے بہتر	بیشک ہم	اپنے رب کی طرف	رغبت رکھنے والے (ہیں)	ایسا ہی (ہوتا ہے)

ہمیں اس سے بہتر بدل دے یقیناً (اب) ہم اپنے رب کی طرف ہی رغبت رکھنے والے ہیں ○ سزا ایسی ہی

الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع

الْعَذَابُ	وَ	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَكْبَرُ	لَوْ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾
عذاب	اور	ضرور آخرت کا عذاب	سب سے بڑا (ہے)	اگر	وہ جانتے ہوتے

ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی سزا سب سے بڑی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر لوگ جانتے ○

وقف لازم ع ۳۲ ۱

پرہیزگاروں کا صلہ

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ

اِنَّ	لِلْمُتَّقِيْنَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾	اَفَنَجْعَلُ(2)
بیشک	پرہیزگاروں کے لیے	ان کے رب کے پاس	نعمتوں والے باغ (ہیں)	تو کیا ہم کر دیں گے

بیشک ڈر والوں کے لیے ان کے رب کے پاس چین کے باغ ہیں ○ تو کیا ہم

روزِ قیامت اچھے حال اور اعلیٰ مرتبے کے دعویدار مشرکین کا رد

الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ۫ وقفة كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ج

الْمُسْلِمِيْنَ	كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾(3)	مَا	لَكُمْ	كَيْفَ	تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾
مسلمانوں (کو)	مجرموں جیسا	کیا ہوا	تمہیں	کیسا	تم حکم لگاتے ہو

مسلمانوں کو مجرموں جیسا کر دیں ○ تمہیں کیا ہوا؟ کیسا حکم لگاتے ہو؟ ○

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ

اَمْ	لَكُمْ	كِتٰبٌ	فِيْهِ	تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾	اِنَّ	لَكُمْ
کیا	تمہارے لیے	کوئی کتاب (ہے)	اس میں	(ایسی بات) تم پڑھتے ہو	(کہ) بیشک	تمہارے لیے

کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے جس میں تم (ایسی بات) پڑھتے ہو ○ کہ تمہارے لیے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہر حقدار کو اس کا حق دینا اور کسی کے حقوق کی خلاف ورزی سے بچنا چاہئے۔ 1...... ان لوگوں نے سچے دل سے اور اخلاص کے ساتھ توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اِس کے بدلے اُس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام "باغِ حیوان" تھا اور اس میں کثیر پیداوار ہوئی۔ 2...... مشرکین نے مسلمانوں سے کہا کہ جس طرح ہمیں دنیا میں آسائش حاصل ہے اسی طرح اگر مرنے کے بعد ہمیں پھر اُٹھایا گیا تو آخرت میں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا ہی درجہ بلند ہو گا، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ 3...... اس سے معلوم ہوا کہ کافر اور مسلمان برابر نہیں بلکہ یہ دو الگ الگ قومیں ہیں۔

فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا

فِيْهِ	لَمَا	تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾	اَمْ	لَكُمْ	اَيْمَانٌ عَلَيْنَا
اس (قیامت کے دن) میں	ضرور (وہ ہے) جو	تم پسند کرتے ہو	یا	تمہارے لیے	ہم پر کچھ قسمیں (ہیں)

قیامت کے دن میں ضرور وہ سب کچھ ہے جو تم پسند کرو ○ یا تمہارے لیے ہم پر

بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ ج

بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	اِنَّ	لَكُمْ	لَمَا	تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾
قیامت کے دن تک پہنچنے والی	(کہ) بیشک	تمہارے لیے	ضرور (وہ ہے) جس کا	تم فیصلہ کروگے

قیامت کے دن تک پہنچتی ہوئی کچھ قسمیں ہیں کہ ضرور تمہیں وہی کچھ ملے گا جو تم فیصلہ کروگے ○

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ ج اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ج

سَلْهُمْ	اَيُّهُمْ	بِذٰلِكَ	زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾	اَمْ	لَهُمْ	شُرَكَآءُ
تم پوچھو ان سے	ان میں کون	اس کا	ضامن (ہے)	یا	ان کیلئے	کچھ شریک (ہیں)

تم ان سے پوچھو کہ ان میں کون اس کا ضامن ہے؟ ○ یا ان کیلئے کچھ شریک ہیں

فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ

فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ	اِنْ	كَانُوْا	صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾	يَوْمَ	يُكْشَفُ
تو وہ لے آئیں اپنے شریکوں (کو)	اگر	وہ ہیں	سچے	(جس) دن	پردہ اٹھایا جائے گا

تو وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر سچے ہیں ○ جس دن معاملہ

عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ ۙ خَاشِعَةً

عَنْ سَاقٍ (1)	وَّ	يُدْعَوْنَ	اِلَى السُّجُوْدِ	فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ (2)	خَاشِعَةً
ایک ساق سے	اور	انہیں بلایا جائے گا	سجدوں کی طرف	تو وہ طاقت نہ رکھیں گے	نیچی ہوں گی

بڑا سخت ہوجائے گا اور کافروں کو سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ (اس کی) طاقت نہ رکھیں گے ○ ان کی نگاہیں

مع ۱۵

روزِ قیامت سجدہ سے محرومی اور اس کی وجہ کا بیان

(1)...... جمہور علماء کے نزدیک یہاں ساق کھلنے سے مراد وہ شدت اور سختی ہے جو قیامت کے دن حساب اور جزا کے لئے پیش آئے گی اور بعض مفسرین کے نزدیک یہ آیت متشابہات میں سے ہے، ہم اس پر ایمان لاتے اور اس کی مراد اللہ تعالٰی کے سپرد کرتے ہیں۔ (2)...... قیامت کے دن کفار و منافقین کو ان کے ایمان کے امتحان اور دنیا میں سجدہ ریزنہ ہونے پر ڈانٹ ڈپٹ کے طور پر سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کرسکیں گے کیونکہ ان کی پشتیں تانبے کے تختے کی طرح سخت ہوجائیں گی اور یہ سزا اس لئے ہوگی کہ دنیا میں انہیں خدا کے سامنے جھکنے کی طرف بلایا جاتا تھا تو یہ انکار کرتے تھے۔

اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ

اَبْصَارُهُمْ	تَرْهَقُهُمْ	ذِلَّةٌ	وَ	قَدْ	كَانُوْا یُدْعَوْنَ
ان کی نگاہیں	چھا رہی ہوگی ان پر	ذلت	اور	بیشک	انہیں بلایا جاتا تھا

نیچی ہوں گی، ان پر ذلت چڑھ رہی ہوگی اور بیشک انہیں (دنیا میں) سجدے کی طرف

اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝۴۳ فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّكَذِّبُ

اِلَى السُّجُوْدِ	وَ	هُمْ	سٰلِمُوْنَ ۝۴۳ [1]	فَذَرْنِیْ	وَ	مَنْ	یُّكَذِّبُ
سجدوں کی طرف	اور	وہ	تندرست (تھے)	تو تم چھوڑ دو مجھے	اور	(اسے) جو	جھٹلاتا ہے

بلایا جاتا تھا جبکہ وہ تندرست تھے ○ تو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر

بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۴۴

بِهٰذَا الْحَدِیْثِ	سَنَسْتَدْرِجُهُمْ [2]	مِّنْ حَیْثُ	لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۴۴
اس بات کو	عنقریب ہم آہستہ آہستہ لے جائیں گے انہیں (وہاں)	جہاں سے	انہیں علم نہ ہوگا

چھوڑ دو عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ وہاں سے لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○

وَاُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۝۴۵ اَمْ

وَ	اُمْلِیْ	لَهُمْ	اِنَّ	كَیْدِیْ	مَتِیْنٌ ۝۴۵	اَمْ
اور	میں ڈھیل دوں گا	ان کو	بیشک	میری خفیہ تدبیر	بہت پکی (ہے)	یا

اور میں انہیں ڈھیل دوں گا، بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ○ یا کیا

تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝۴۶ اَمْ عِنْدَهُمُ

تَسْـَٔلُهُمْ	اَجْرًا	فَهُمْ	مِّنْ مَّغْرَمٍ	مُّثْقَلُوْنَ ۝۴۶	اَمْ	عِنْدَهُمُ
تم مانگتے ہو ان سے	کوئی اجرت	تو وہ	تاوان (کے بوجھ) سے	دبے ہوئے ہیں	یا	ان کے پاس

تم ان سے اجرت مانگتے ہو کہ وہ تاوان کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں ○ یا ان کے پاس

قرآن جھٹلانے والوں سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

1 ...... قیامت کے دن سجدے کی طاقت نہ رکھنے کی وعید اگرچہ کفار و منافقین کے بارے میں ہے لیکن اس میں ان مسلمانوں کے لئے بھی بہت عبرت اور نصیحت ہے جو نماز ادا نہیں کرتے۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے قصداً نماز چھوڑی، اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ (کنز العمال، ۴ / ۱۳۲، الحدیث: ۱۹۰۸۶، الجزء السابع) 2 ...... نافرمانیوں کے باوجود دنیا کی نعمتیں ملتی رہنا بلکہ ان میں مزید اضافہ ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل کی بجائے اس کی کوئی خفیہ تدبیر بھی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی نعمت ملے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اگر اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ و استغفار

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کرنے اور جلد بازی سے بچنے کی تلقین

وقف لازم

الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ

لَا تَكُنْ	وَ	لِحُكْمِ رَبِّكَ	فَاصْبِرْ	یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾	فَهُمْ	الْغَیْبُ
تم نہ ہونا	اور	اپنے رب کے حکم پر	تو تم صبر کرو	لکھ رہے ہیں	تو وہ	غیب (کا علم ہے)

غیب کا علم ہے کہ وہ لکھ رہے ہیں ○ تو تم اپنے رب کے حکم تک صبر کرو اور مچھلی والے

كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَ هُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ؕ لَوْ لَاۤ اَنْ

اَنْ	لَوْ لَاۤ	مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾	هُوَ	وَ	نَادٰى	اِذْ	كَصَاحِبِ الْحُوْتِ (1)
کہ	اگر نہ ہوتا	بہت غمگین (تھا)	وہ	اور	اس نے پکارا	جب	مچھلی والے کی طرح

کی طرح نہ ہونا جب اس نے اس حال میں پکارا کہ وہ بہت غمگین تھا ○ اگر اس کے

تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ

وَ	بِالْعَرَآءِ	لَنُبِذَ	نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	تَدٰرَكَهٗ
اور	چٹیل میدان میں	(تو) ضرور وہ پھینک دیا جاتا	اس کے رب کی نعمت	پالیتی اسے

رب کی نعمت اسے نہ پالیتی تو وہ ضرور چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا اور

هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۵۰﴾

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۵۰﴾	فَجَعَلَهٗ	رَبُّهٗ	فَاجْتَبٰهُ	مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾	هُوَ
نیک لوگوں میں سے	تو کرلیا اسے	اس کے رب (نے)	تو چن لیا اسے	ملامت کیا ہوا (ہوتا)	وہ

وہ ملامت کیا ہوا ہوتا ○ تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قربِ خاص کے حقداروں میں کرلیا ○

قرآن سن کر کفار کا غیظ و غضب

وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ

لَیُزْلِقُوْنَكَ (2)	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	یَكَادُ	اِنْ	وَ
ضرور وہ گرادیں گے تمہیں	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	معلوم ہوتے ہیں	بیشک	اور

اور بیشک کافر جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا اپنی آنکھوں سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرنے میں دیر نہ کرے۔ 1 ...... یہاں مچھلی والے سے مراد حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور ان کی طرح نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ جیسے انہوں نے اپنی قوم پر عذاب نازل کرنے کے معاملے میں جلدی کی اس طرح آپ کسی کے خلاف دعا کرنے میں جلدی نہ کریں۔ 2 ...... منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرۂ آفاق تھے، وہ دعویٰ کرکے نظر لگاتے اور جس چیز کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے دیکھتے تو وہ اسی وقت ہلاک ہوجاتی، کفارِ مکہ نے ان سے رابطہ کرکے حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نظر لگانے کے لیے کہا، انہوں نے بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور نظر لگانے کی پوری کوشش کی لیکن ان کی تمام جدوجہد بیکار گئی،

وقف لازم

وقف النبی علیہ السلام

بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُوْلُوْنَ

يَقُوْلُوْنَ	وَ	الذِّكْرَ	سَمِعُوا	لَمَّا	بِاَبْصَارِهِمْ(1)
کہتے ہیں	اور	قرآن	وہ سنتے ہیں	جب	اپنی آنکھوں سے

نظر لگا کر تمہیں ضرور گرا دیں گے اور وہ کہتے ہیں:

عظمتِ قرآن

اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٥١﴾ وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٥٢﴾ ع

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٥٢﴾	ذِكْرٌ	اِلَّا	هُوَ	مَا	وَ	لَمَجْنُوْنٌ ﴿٥١﴾	اِنَّهٗ
تمام جہانوں کے لیے	نصیحت	مگر	وہ	نہیں	اور (حالانکہ)	ضرور عقل سے دور (ہیں)	بیشک وہ

یہ ضرور عقل سے دور ہیں ○ حالانکہ وہ تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہیں ○

آیات: 52 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قیامت کے وقوع اور اس کی دہشت و ہولناکی کا اجمالی بیان

اَلْحَآقَّةُ ﴿١﴾ لا مَا الْحَآقَّةُ ﴿٢﴾ ج وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

مَا	مَاۤ اَدْرٰىكَ	وَ	الْحَآقَّةُ ﴿٢﴾	مَا	اَلْحَآقَّةُ ﴿١﴾(2)
کیا ہے	تجھے کیا معلوم	اور	یقینی طور پر واقع ہونے والی	کیا ہے	یقینی طور پر واقع ہونے والی

یقینی طور پر واقع ہونے والی ○ یقینی طور پر واقع ہونے والی کیا ہے؟ ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ یقینی طور پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ 1...... نظر واقعی لگ جاتی ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی ہے کہ نظر کا لگ جانا درست ہے۔ (بخاری، ۴/۳۲، الحدیث: ۵۷۴۰) دوسری حدیثِ پاک میں ہے: بیشک نظر (کا اثر یہاں تک ہو جاتا ہے کہ وہ) آدمی کو قبر میں داخل کر دیتی ہے اور اونٹ کو ہنڈیا میں ڈال دیتی ہے۔ (مسند شہاب، ۲/۱۴۰، الحدیث: ۱۰۵۷) یہ آیت نظرِ بد کے علاج کے لیے اکسیر ہے، جسے نظر لگی ہو اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کرنے سے نظر اتر جائے گی۔ 2...... اس سے مراد قیامت ہے، اس کے آنے میں کوئی شک نہیں بلکہ اس کا واقع ہونا یقینی اور قطعی ہے۔

قیامت کو جھٹلانے والی دو قوموں کا انجام

الْحَآقَّةُ ۝۳ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝۴ فَاَمَّا

الْحَآقَّةُ ۝۳	كَذَّبَتْ (1)	ثَمُوْدُ	وَ	عَادٌ	بِالْقَارِعَةِ ۝۴ (2)	فَاَمَّا
یقینی طور پر واقع ہونے والی	جھٹلایا	ثمود	اور	عاد (نے)	دل دہلا دینے والی کو	تو بہرحال

واقع ہونے والی کیا ہے؟ ۝ ثمود اور عاد نے دلوں کو دہلا دینے والی کو جھٹلایا ۝ تو قومِ ثمود کے

ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝۵ وَاَمَّا عَادٌ

ثَمُوْدُ	فَاُهْلِكُوْا	بِالطَّاغِيَةِ ۝۵	وَ	اَمَّا	عَادٌ
ثمود	تو انہیں ہلاک کیا گیا	حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے	اور	بہرحال	عاد

لوگ تو حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ہلاک کئے گئے ۝ اور عاد کے لوگ

فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝۶ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ

فَاُهْلِكُوْا	بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝۶	سَخَّرَهَا	عَلَيْهِمْ
تو انہیں ہلاک کیا گیا	نہایت سخت گرجتی آندھی سے	(اللہ نے) قوت کے ساتھ مسلط کردیا اسے	ان پر

تو وہ نہایت سخت گرجتی آندھی سے ہلاک کیے گئے ۝ اللہ نے وہ آندھی ان پر

سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا

سَبْعَ لَيَالٍ	وَّ	ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ	حُسُوْمًا	فَتَرَى	الْقَوْمَ	فِيْهَا
سات راتیں	اور	آٹھ دن	لگاتار	تو تم دیکھتے	لوگوں (کو)	ان (دنوں اور راتوں) میں

لگاتار سات راتیں اور آٹھ دن پوری قوت کے ساتھ مسلط کردی تو تم ان لوگوں کو ان دنوں اور

صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۷ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ

صَرْعٰى	كَاَنَّهُمْ	اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۷	فَهَلْ	تَرٰى	لَهُمْ
پچھاڑے ہوئے	گویا کہ وہ	گری ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے (ہیں)	تو کیا	تم دیکھتے ہو	ان میں

راتوں میں یوں پچھاڑے ہوئے دیکھتے گویا کہ وہ گری ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے ہیں ۝ تو کیا تم ان میں کسی کو

1 ...... قیامت کی ہولناکی اور شدت بیان کرنے کے بعد یہاں سے قیامت کو جھٹلانے والی سابقہ امتوں کا انجام بیان کیا جارہا ہے تاکہ کفارِ مکہ ان کا ہولناک انجام سن کر ان سے نصیحت حاصل کریں۔

2 ...... قیامت کی دہشتیں اور ہولناکیاں ایسی ہیں جن سے دل دہل جاتے ہیں، اس لئے اس کا ایک نام "قَارِعَہ" ہے۔

فرعون اور قومِ لوط کے انجام کی طرف اشارہ

مِّنۡۢ بَاقِیَۃٍ ﴿۸﴾ وَ جَآءَ فِرۡعَوۡنُ وَ مَنۡ قَبۡلَہٗ وَ الۡمُؤۡتَفِکٰتُ

مِّنۡۢ بَاقِیَۃٍ ﴿۸﴾	وَ	جَآءَ	فِرۡعَوۡنُ	وَ	مَنۡ	قَبۡلَہٗ	وَ	الۡمُؤۡتَفِکٰتُ
کوئی بچا ہوا	اور	آیا	فرعون	اور	جو	اس سے پہلے (تھا)	اور	الٹنے والی بستیاں

بچا ہوا دیکھتے ہو؟ ○ اور فرعون اور اس سے پہلے والے اور الٹنے والی بستیوں نے

بِالۡخَاطِئَۃِ ﴿۹﴾ فَعَصَوۡا رَسُوۡلَ رَبِّہِمۡ فَاَخَذَہُمۡ

بِالۡخَاطِئَۃِ ﴿۹﴾	فَعَصَوۡا	رَسُوۡلَ رَبِّہِمۡ	فَاَخَذَہُمۡ
خطاؤں کے ساتھ	تو انہوں نے نافرمانی کی	اپنے رب کے رسول (کی)	تو (اللہ نے) پکڑ لیا انہیں

خطاؤں کا ارتکاب کیا ○ تو انہوں نے اپنے رب کے رسول کا حکم نہ مانا تو اللہ نے انہیں

قومِ نوح کے واقعہ کی طرف اشارہ اور اس کا مقصد

اَخۡذَۃً رَّابِیَۃً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الۡمَآءُ حَمَلۡنٰکُمۡ

اَخۡذَۃً رَّابِیَۃً ﴿۱۰﴾	اِنَّا	لَمَّا	طَغَا	الۡمَآءُ	حَمَلۡنٰکُمۡ [1]
زیادہ سخت گرفت (سے)	بیشک ہم	جب	سر اٹھایا	پانی (نے)	(تو) ہم نے سوار کیا تمہیں

زیادہ سخت گرفت سے پکڑ لیا ○ بیشک جب پانی نے سر اٹھایا تھا تو ہم نے تمہیں

فِی الۡجَارِیَۃِ ﴿۱۱﴾ لِنَجۡعَلَہَا لَکُمۡ تَذۡکِرَۃً وَّ تَعِیَہَاۤ

فِی الۡجَارِیَۃِ ﴿۱۱﴾	لِنَجۡعَلَہَا	لَکُمۡ	تَذۡکِرَۃً [2]	وَّ	تَعِیَہَاۤ
کشتی میں	تاکہ ہم بنادیں اسے	تمہارے لیے	یادگار	اور	یاد رکھیں اسے

کشتی میں سوار کیا ○ تاکہ اسے تمہارے لیے یادگار بنادیں اور سن کر یاد رکھنے والے کان

وقوعِ قیامت پر زمین و آسمان کا حال

اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ نَفۡخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ﴿۱۳﴾ وَّ

اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ ﴿۱۲﴾	فَاِذَا	نُفِخَ	فِی الصُّوۡرِ	نَفۡخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ﴿۱۳﴾	وَّ
یاد رکھنے والے کان	پھر جب	پھونک ماری جائے گی	صور میں	ایک پھونک	اور

اس واقعہ کو یاد رکھیں ○ پھر جب صور میں (پہلی مرتبہ) ایک پھونک ماری جائے گی ○ اور

1 ...... مخاطب لوگوں کو کشتیِ نوح میں سوار کرانا اس طور پر ہے کہ یہ لوگ اپنے آباء سام، حام اور یافث کی پشتوں میں تھے، جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو ان کے ساتھ یہ بھی ہوئے۔ 2 ...... قومِ نوح کے کفار کی ہلاکت کو یادگار بنانے سے مراد یہ ہے کہ یہ واقعہ لوگوں کے لئے عبرت و نصیحت کا سبب ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کے کمال اور اس کے قہر کی قوت کی دلیل ہو۔ نیز سابقہ امتوں کے واقعات بیان کرنے اور ان پر آنے والے عذاب کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اس امت کے لوگ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے سے ڈریں۔

حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾

حُمِلَتِ	الْاَرْضُ	وَ	الْجِبَالُ	فَدُكَّتَا	دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾
اٹھالی جائے گی	زمین	اور	پہاڑ	تو انہیں چوراچورا کر دیا جائے گا	ایک (دم) چوراچورا کرنا

زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک دم چوراچورا کر دیئے جائیں گے ○

فَیَوْمَىٕذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَ انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ یَوْمَىٕذٍ

فَیَوْمَىٕذٍ	وَّقَعَتِ	الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾	وَ	انْشَقَّتِ (1)	السَّمَآءُ	فَهِیَ	یَوْمَىٕذٍ
تو اس دن	واقع ہو جائے گی	واقع ہونے والی	اور	پھٹ جائے گا	آسمان	تو وہ	اس دن

تو اس دن واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی ○ اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن

وَّاهِیَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّ الْمَلَكُ عَلٰۤى اَرْجَآىٕهَا ؕ وَ یَحْمِلُ

وَّاهِیَةٌ ﴿۱۶﴾	وَّ	الْمَلَكُ (2)	عَلٰۤى اَرْجَآىٕهَا	وَ	یَحْمِلُ
بہت کمزور (ہو جائے گا)	اور	فرشتے	اس کے کناروں پر (کھڑے ہوں گے)	اور	اٹھائیں گے

وہ بہت کمزور ہو گا ○ اور فرشتے اس کے کناروں پر (کھڑے) ہوں گے اور اس دن آٹھ فرشتے

روزِ قیامت فرشتوں کا حال

عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ یَوْمَىٕذٍ ثَمٰنِیَةٌ ﴿۱۷﴾ یَوْمَىٕذٍ تُعْرَضُوْنَ

عَرْشَ رَبِّكَ	فَوْقَهُمْ	یَوْمَىٕذٍ	ثَمٰنِیَةٌ ﴿۱۷﴾	یَوْمَىٕذٍ	تُعْرَضُوْنَ
تمہارے رب کا عرش	اپنے اوپر	اس دن	آٹھ (فرشتے)	اس دن	تمہیں پیش کیا جائے گا

تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائیں گے ○ اس دن تم سب اس حال میں پیش کئے جاؤ گے کہ

روزِ قیامت کوئی چیز چھپی نہ رہے گی

لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِیَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ

لَا تَخْفٰى	مِنْكُمْ	خَافِیَةٌ ﴿۱۸﴾	فَاَمَّا	مَنْ	اُوْتِیَ
چھپ نہ سکے گی	تم میں سے	(کسی کی) کوئی پوشیدہ حالت	پس بہرحال	جسے	دیا جائے گا

تم میں سے کسی کی کوئی پوشیدہ حالت چھپ نہ سکے گی ○ تو بہرحال جسے اس کا نامۂ اعمال

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا خطاب

1 ......اس وقت آسمان ایسا مضبوط ہے کہ اس میں کہیں کوئی پھٹن یا شگاف نہیں لیکن قیامت قائم ہوتے وقت آسمان میں یہ مضبوطی نہ رہے گی، اس وقت یہ پھٹ جائے گا اور بہت کمزور ہو گا۔

2 ......یہ وہ فرشتے ہوں گے جن کا مسکن آسمان ہے۔ یہ آسمان پھٹنے کے بعد اس کے کناروں پر کھڑے ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُتر کر زمین کا احاطہ کر لیں گے۔

كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّیْ

كِتٰبَهٗ	بِیَمِیْنِهٖ	فَیَقُوْلُ	هَآؤُمُ	اقْرَءُوْا	كِتٰبِیَهْ ﴿۱۹﴾	اِنِّیْ
اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو وہ کہے گا	لو	پڑھ لو	میرا اعمال نامہ	بیشک میں

اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو○ بیشک مجھے یقین تھا

ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۱﴾

ظَنَنْتُ	اَنِّیْ	مُلٰقٍ	حِسَابِیَهْ ﴿۲۰﴾ (1)	فَهُوَ	فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۱﴾
میں یقین رکھتا تھا	کہ میں	ملنے والا (ہوں)	اپنے حساب (کو)	تو وہ	پسندیدہ زندگی میں (ہوگا)

کہ میں اپنے حساب کو ملنے والا ہوں○ تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا○

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۲۲﴾	قُطُوْفُهَا	دَانِیَةٌ ﴿۲۳﴾ (2)	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا
بلند باغ میں	اس کے پھل	قریب (ہوں گے)	تم کھاؤ	اور	پیو

بلند باغ میں○ اس کے پھل قریب ہوں گے○ (کہا جائے گا:) گزرے ہوئے دنوں میں

هَنِیْٓــٴًـا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾ وَ

هَنِیْٓــٴًـا	بِمَاۤ	اَسْلَفْتُمْ	فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾	وَ
خوشگواری (کے ساتھ)	(اس کے) بدلے جو	تم نے آگے بھیجا	گزرے ہوئے دنوں میں	اور

جو تم نے آگے بھیجا اس کے بدلے میں خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو○ اور رہا وہ

اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ۬ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ

اَمَّا	مَنْ	اُوْتِیَ	كِتٰبَهٗ	بِشِمَالِهٖ	فَیَقُوْلُ	یٰلَیْتَنِیْ
بہر حال	جسے	دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ	اس کے بائیں ہاتھ میں	تو وہ کہے گا	اے کاش

جسے اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش کہ

1 ...... آخرت میں حساب کا یقین جتنا پختہ ہوگا اتنا ہی انسان اس کی تیاری میں مشغول ہوگا اور حساب ہونے سے پہلے اپنے اعمال کا خود محاسبہ کرے گا، لہٰذا ہمیں اپنے اعمال اور احوال پر غور کرکے آخرت میں حساب پر یقین کی مضبوطی اور کمزوری کو جانچنا چاہئے۔

2 ...... جنتی پھل کھانے والے کے اتنے قریب ہوں گے کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں جیسے چاہے بآسانی لے سکے گا۔

لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ﴿۲۵﴾ وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ﴿۲۶﴾ یٰلَیْتَهَا

لَمْ اُوْتَ	كِتٰبِیَهْ ﴿۲۵﴾	وَ	لَمْ اَدْرِ	مَا	حِسَابِیَهْ ﴿۲۶﴾	یٰلَیْتَهَا
مجھے نہ دیا جاتا	میرا اعمال نامہ	اور	میں نہ جانتا	کیا ہے	میرا حساب	اے کاش وہ (دنیا کی موت)

مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا ○ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ○ اے کاش کہ

كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ﴿۲۷﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ

كَانَتِ	الْقَاضِیَةَ ﴿۲۷﴾	مَاۤ اَغْنٰى	عَنِّیْ	مَالِیَهْ ﴿۲۸﴾	هَلَكَ
ہوتی	(ہمیشہ کے لئے میری زندگی) ختم کر دینے والی	کام نہ آیا	مجھے	میرا مال	جاتا رہا

دنیا کی موت ہی (میرا کام) تمام کر دینے والی ہو جاتی ○ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا ○ میرا سب

عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِیْمَ

عَنِّیْ	سُلْطٰنِیَهْ ﴿۲۹﴾ [1]	خُذُوْهُ	فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾	ثُمَّ	الْجَحِیْمَ
مجھ سے	میرا سب زور	(فرشتوں کو حکم ہوگا) پکڑو اسے	پھر طوق ڈالو اسے	پھر	بھڑکتی آگ (میں)

زور جاتا رہا ○ (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو ○ پھر اسے

صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾

صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾	ثُمَّ	فِیْ سِلْسِلَةٍ	ذَرْعُهَا	سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا	فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾
داخل کر دو اسے	پھر	زنجیر میں	جس کی لمبائی	ستر ہاتھ (ہے)	تو جکڑ دو اسے

بھڑکتی آگ میں داخل کرو ○ پھر ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے ○

اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ﴿۳۳﴾ وَ لَا یَحُضُّ

اِنَّهٗ	كَانَ لَا یُؤْمِنُ [2]	بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ﴿۳۳﴾	وَ	لَا یَحُضُّ
بیشک وہ	ایمان نہ لاتا تھا	عظمت والے اللہ پر	اور	ابھارتا نہ تھا

بیشک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا ○ اور مسکین کو کھانا دینے کی

بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا عذاب اور اس کے اسباب

1 ...... لفظ "سلطان" کا ایک معنی ہے غلبہ اور تسلط اور دوسرا معنی ہے حجت، یہاں دونوں معنی درست ہیں، پہلی صورت میں آیت کا معنی ہو گا کہ دنیا میں مجھے لوگوں پر جو بڑائی اور غلبہ حاصل تھا یہ بروزِ قیامت میرے کچھ کام نہ آیا۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہو گا کہ میں دنیا میں جو حجتیں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہو گئیں اور اب میرے پاس کوئی حجت نہیں جس کے ذریعے عذاب سے نجات حاصل ہو سکے۔ 2 ...... یہاں بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کو شدید عذاب دیئے جانے کا سبب بیان کیا گیا ہے کہ وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا اور اس کی عظمت و وحدانیت کا اعتقاد نہ رکھتا تھا اور کفر کے ساتھ ساتھ نہ اپنے نفس کو، نہ اپنے

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِؕ ﴿۳۴﴾ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّ لَا

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۳۴﴾ (1)	فَلَیْسَ	لَهُ	الْیَوْمَ	هٰهُنَا	حَمِیْمٌ ﴿۳۵﴾	وَّ	لَا
مسکین کو کھانا دینے پر	تو نہیں ہے	اس کا	آج	یہاں	کوئی دوست	اور	نہ

ترغیب نہیں دیتا تھا○ تو آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں○ اور نہ

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ ع

طَعَامٌ	اِلَّا	مِنْ غِسْلِیْنٍ ﴿۳۶﴾	لَّا یَاْكُلُهٗۤ	اِلَّا	الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ (2)
کچھ کھانا	سوائے	جہنمیوں کی پیپ کے	نہیں کھائیں گے اسے	مگر	خطاکار لوگ

دوزخیوں کے پیپ کے سوا کچھ کھانے کو ہے○ اسے خطاکار لوگ ہی کھائیں گے○

قرآن سے متعلق کفار کے نظریات کی تردید

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَۙ ﴿۳۸﴾ وَ مَا لَا تُبْصِرُوْنَۙ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ

فَلَاۤ اُقْسِمُ	بِمَا	تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ (3)	وَ	مَا	لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ (4)	اِنَّهٗ
تو مجھے قسم ہے	(ان چیزوں) کی جنہیں	تم دیکھتے ہو	اور	جنہیں	تم نہیں دیکھتے	بیشک وہ (قرآن)

تو مجھے ان چیزوں کی قسم ہے جنہیں تم دیکھتے ہو○ اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے○ بیشک یہ قرآن

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍۚۙ ﴿۴۰﴾ وَّ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍؕ قَلِیْلًا مَّا

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ﴿۴۰﴾	وَّ	مَا	هُوَ	بِقَوْلِ شَاعِرٍ	قَلِیْلًا مَّا
ضرور ایک معزز رسول سے باتیں (ہیں)	اور	نہیں	وہ	کسی شاعر کی بات	بہت ہی کم

ضرور ایک معزز رسول سے باتیں ہیں○ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ہے۔ تم بہت کم

تُؤْمِنُوْنَۙ ﴿۴۱﴾ وَ لَا بِقَوْلِ كَاهِنٍؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَؕ ﴿۴۲﴾ تَنْزِیْلٌ

تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾	وَ	لَا	بِقَوْلِ كَاهِنٍ	قَلِیْلًا مَّا	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾	تَنْزِیْلٌ
تم یقین رکھتے ہو	اور	نہ	کسی کاہن کی بات	بہت ہی کم	تم نصیحت مانتے ہو	اتارا ہوا (ہے)

یقین رکھتے ہو○ اور نہ کسی کاہن کی بات ہے۔ تم بہت کم نصیحت مانتے ہو○ یہ قرآن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اہلِ خانہ کو اور نہ دوسروں کو مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب دیتا تھا۔ 1...... مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے لوگوں سے سوال کرنے کا محتاج ہو۔ ایسے شخص کو کھانا کھلانا اور اس کی ترغیب دینا بہت اہمیت کا حامل اور اسے محروم کرنا جرمِ عظیم ہے۔ 2...... یہاں خطاکاروں سے مراد کفار ہیں۔ 3...... اس سے مراد وہ تمام مخلوقات ہیں جنہیں دیکھ سکتے ہیں، یا اس سے دنیا، یا زمین کے اوپر موجود چیزیں، یا اجسام، یا ظاہری نعمتیں مراد ہیں۔ 4...... اس سے مراد وہ تمام مخلوقات ہیں جنہیں دیکھ نہیں سکتے، یا اس سے آخرت، یا زمین کے اندر موجود چیزیں، یا روحیں، یا باطنی نعمتیں مراد ہیں۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنی طرف سے قرآن بنانے کے الزام کا جواب

قرآن سے متعلق متعدد چیزوں کا بیان

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۳﴾	وَ	لَوْ	تَقَوَّلَ (1)	عَلَیْنَا
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	اور	اگر	وہ (رسول) خود بنا کر لگا دیتا	ہمارے اوپر

سارے جہانوں کے رب کی طرف سے اتارا ہوا ہے ○ اور اگر وہ ایک بات بھی خود بنا کر

بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا

بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ﴿۴۴﴾	لَاَخَذْنَا	مِنْهُ	بِالْیَمِیْنِ ﴿۴۵﴾	ثُمَّ	لَقَطَعْنَا
ایک بات (بھی)	(تو) ضرور ہم بدلہ لیتے	اس سے	قوت کے ساتھ	پھر	ضرور ہم کاٹ دیتے

ہمارے اوپر لگا دیتے ○ تو ضرور ہم ان سے قوت کے ساتھ بدلہ لیتے ○ پھر ان کی دل کی رگ

مِنْهُ الْوَتِیْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

مِنْهُ	الْوَتِیْنَ ﴿۴۶﴾	فَمَا	مِنْكُمْ	مِّنْ اَحَدٍ	عَنْهُ	حٰجِزِیْنَ ﴿۴۷﴾	وَ
اس سے (کی)	دل کی رگ	پھر نہ (ہوتا)	تم میں سے	کوئی ایک	اس سے	روکنے والا	اور

کاٹ دیتے ○ پھر تم میں کوئی ان سے روکنے والا نہ ہوتا ○ اور

اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ

اِنَّهٗ	لَتَذْكِرَةٌ	لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۸﴾	وَ	اِنَّا	لَنَعْلَمُ	اَنَّ
بیشک وہ (قرآن)	ضرور نصیحت (ہے)	ڈر والوں کیلئے	اور	بیشک ہم	ضرور جانتے ہیں	کہ

بیشک یہ قرآن ڈر والوں کے لئے ضرور نصیحت ہے ○ اور بیشک ضرور ہم جانتے ہیں کہ

مِنْكُمْ مُّكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾ وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾

مِنْكُمْ	مُّكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَحَسْرَةٌ (2)	عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾
تم میں سے	جھٹلانے والے (ہیں)	اور	بیشک وہ (قرآن)	ضرور حسرت (ہے)	کافروں پر

تم میں سے کچھ جھٹلانے والے ہیں ○ اور بیشک وہ کافروں پر ضرور حسرت ہے ○

1 ...... ان آیات کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اے کافرو! سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کر سکتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جو ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سزا دے گا اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی سزا دور کرنے پر کوئی بھی قادر نہیں۔ یہ آیاتِ مبارکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کمالِ صدق اور بارگاہِ خداوندی میں نہایت درجے قابلِ اعتماد ہونے کی دلیل ہیں۔ 2 ...... قیامت کے دن جب کفار قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کے منکرین کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے کا حکم

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾	فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾ ع			
وَ	اِنَّهٗ (1)	لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾	فَسَبِّحْ	بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾
اور	بیشک وہ	ضرور یقینی حق (ہے)	تو پاکی بیان کرو	اپنے عظمت والے رب کے نام کی
اور بیشک وہ ضرور یقینی حق ہے ○	تو (اے محبوب!) تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو ○			

آیات: 44 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْمَعَارِج مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

کفار کے لیے مقرر عذاب ضرور آئے گا

سَاَلَ سَآىٕلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ					
سَاَلَ	سَآىٕلٌۢ (2)	بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾	لِّلْكٰفِرِيْنَ	لَيْسَ	لَهٗ
مانگا	ایک مانگنے والے (نے)	عذاب واقع ہونے والا	کافروں پر	نہیں ہے	اس کو
ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے، اس کو کوئی ٹالنے والا					

فرشتوں کا مقامِ قربِ الٰہی کی طرف عروج

دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾	تَعْرُجُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَالرُّوْحُ				
دَافِعٌ ﴿۲﴾	مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾	تَعْرُجُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	وَ	الرُّوْحُ
کوئی ٹالنے والا	بلندیوں کے مالک اللہ کی طرف سے (ہوگا)	چڑھتے ہیں	فرشتے	اور	جبریل
نہیں ○○ (3) اللہ کی طرف سے ہوگا جو بلندیوں کا مالک ہے ○	فرشتے اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف				

1 ......اس سے مراد کفار کی ندامت ہے، یا اس سے قرآن کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونا یا خود قرآن مراد ہے۔ 2 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب اہلِ مکہ کو عذابِ الٰہی کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے: محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھو کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن پر آئے گا؟ انہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کیا تو اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ایک قول یہ ہے کہ نضر بن حارث نے نزولِ عذاب کی دعا کی تھی، اس کے جواب میں یہ آیتیں نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کافر طلب کریں یا نہ کریں، جو عذاب ان کیلئے مقدر ہے وہ ضرور آنا ہے، اسے کوئی

کفار کے لیے مقدر عذاب کا دن

اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍۚ(۴)

اِلَیْهِ	فِیْ یَوْمٍ	كَانَ	مِقْدَارُهٗ	خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ (۴)
اس کی (بارگاہ کی) طرف	(اس) دن میں (ہوگا)	ہے	جس کی مقدار	پچاس ہزار سال

چڑھتے ہیں، (وہ عذاب) اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے○

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کو صبرِ جمیل کی تاکید

عذاب سے متعلق کفار کا خیال اور اصل حقیقت

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا(۵) اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا(۶) وَّ

فَاصْبِرْ	صَبْرًا جَمِیْلًا (۵)	اِنَّهُمْ	یَرَوْنَهٗ	بَعِیْدًا (۶)	وَّ
تو تم صبر کرو	اچھی طرح صبر کرنا	بیشک وہ	سمجھتے ہیں اس (عذاب) کو	دور	اور

تو تم اچھی طرح صبر کرو○ بیشک وہ اسے دور سمجھ رہے ہیں○ اور

قیامت کے ہولناک مناظر

نَرٰىهُ قَرِیْبًاؕ(۷) یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ(۸) وَ

نَرٰىهُ	قَرِیْبًا (۷)	یَوْمَ	تَكُوْنُ	السَّمَآءُ	كَالْمُهْلِ (۸)	وَ
ہم دیکھ رہے ہیں اسے	قریب	(جس) دن	ہوجائے گا	آسمان	پگھلی ہوئی چاندی جیسا	اور

ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں○ جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہوجائے گا○ اور

تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ(۹) وَ لَا یَسْــٴَـلُ حَمِیْمٌ

تَكُوْنُ	الْجِبَالُ	كَالْعِهْنِ (۹)	وَ	لَا یَسْــٴَـلُ	حَمِیْمٌ (۱)
ہوجائیں گے	پہاڑ	اون کی طرح (ہلکے)	اور	بات نہ پوچھے گا	کوئی دوست

پہاڑ اون کی طرح ہلکے ہوجائیں گے○ اور کوئی دوست کسی دوست سے

حَمِیْمًا(۱۰)ۚۖ یُّبَصَّرُوْنَهُمْؕ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ

حَمِیْمًا (۱۰)	یُّبَصَّرُوْنَهُمْ	یَوَدُّ	الْمُجْرِمُ	لَوْ
کسی دوست (سے)	وہ دکھائے جارہے ہوں گے انہیں	آرزو کرے گا	مجرم	کاش

حال نہ پوچھے گا○ وہ ان کو دکھائے جارہے ہوں گے۔ مجرم آرزو کرے گا، کاش!

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ٹال نہیں سکتا۔ 3 ...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔

(یہاں سے اِس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... قیامت کے دن کی شدت اور ہولناکی کی وجہ سے یہ حال ہوگا کہ کوئی دوست کسی دوست سے اس کا حال پوچھے گا اور نہ ہی اس سے کوئی بات کرے گا کیونکہ اسے تو صرف اپنی ہی جان کی فکر پڑی ہوگی اور یہ اس وجہ سے نہیں ہوگا کہ دوست ایک دوسرے کو دیکھ نہ رہے ہوں گے بلکہ وہ دیکھ اور پہچان رہے ہوں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ نہ اُن سے حال پوچھیں گے اور نہ بات کرسکیں گے، البتہ نیک دوستوں کی دوستی باقی رہے گی، جیسا کہ ارشاد باری تعالٰی ← (بقیہ اگلے صفحے پر)

يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ۙ﴿۱۱﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِيْهِ ۙ﴿۱۲﴾

اَخِيْهِ ﴿۱۲﴾	وَ	صَاحِبَتِهٖ	وَ	بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾	مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ	يَفْتَدِيْ
اپنا بھائی	اور	اپنی بیوی	اور	اپنے بیٹے	اس دن کے عذاب سے	وہ بدلے میں دیدے

اس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے بدلے میں اپنے بیٹے دیدے ○ اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی ○

وَ فَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۙ﴿۱۳﴾ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ

ثُمَّ	جَمِيْعًا	فِي الْاَرْضِ	مَنْ	وَ	تُـْٔوِيْهِ ﴿۱۳﴾	الَّتِيْ	فَصِيْلَتِهِ	وَ
پھر	سب	زمین میں (ہے)	جو کوئی	اور	پناہ دیتا ہے اسے	جو	اپنا کنبہ	اور

اور اپنا وہ کنبہ جو اسے پناہ دیتا ہے ○ اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب، پھر

يُنْجِيْهِ ۙ﴿۱۴﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۙ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۚۖ﴿۱۶﴾

لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ (2)	نَزَّاعَةً	لَظٰى ﴿۱۵﴾	اِنَّهَا	كَلَّا	يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾ (1)
کھال کو	کھینچ لینے والی	بھڑکتی آگ (ہے)	بیشک وہ	ہرگز نہیں	وہ (بدلہ دینا) بچالے اسے

یہ (بدلہ دینا) اسے بچالے ○ ہرگز نہیں، وہ تو بھڑکتی آگ ہے ○ کھال کھینچ لینے والی ○

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰى ۙ﴿۱۷﴾ وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾

فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾	جَمَعَ	وَ	تَوَلّٰى ﴿۱۷﴾	وَ	اَدْبَرَ	مَنْ	تَدْعُوْا (3)
پھر محفوظ کرلیا	جوڑ کر رکھا	اور	منہ موڑا	اور	پیٹھ پھیری	(اس کو) جس نے	وہ بلارہی ہے

بلارہی ہے اسے جس نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا ○ اور جوڑ کر رکھا پھر (اسے) محفوظ کرلیا ○

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

انسان کی حرص اور بے صبری کا حال

الشَّرُّ	مَسَّهُ	اِذَا	هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾	خُلِقَ	الْاِنْسَانَ	اِنَّ
برائی	پہنچے اسے	جب	بڑا بے صبرا حریص	پیدا کیا گیا ہے	آدمی	بیشک

بیشک آدمی بڑا بے صبرا حریص پیدا کیا گیا ہے ○ جب اسے برائی پہنچے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے "اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾" ترجمۂ کنزالعرفان: اس دن گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔ (پارہ۲۵، الزخرف: ۶۷)

1 ...... قیامت کے دن کافر کو اپنے کسی عزیز سے محبت نہ رہے گی اور وہ یہ چاہے گا کہ میرے بچے، بیوی، بھائی، خاندان والے بلکہ ساری دنیا کے لوگ میرے بدلے دوزخ میں پھینک دیئے جائیں اور میں کسی طرح عذاب سے بچ جاؤں۔

2 ...... جہنم کی بھڑکتی آگ کفار کی کھال جلا ڈالے گی اور ایک بار کھال جل جانے کے بعد یہ سزا ختم نہیں ہوجائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ دوبارہ ان کے جسم پر کھال پیدا کردے گا تاکہ یہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔

3 ...... جہنم کا یہ بلانا یا تو زبانِ ←

اچھے انسانوں کی صفات اور ان کا صلہ

جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾

جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾	وَّ	اِذَا	مَسَّهُ	الْخَیْرُ	مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾
(تو) سخت گھبرانے والا (ہو جاتا ہے)	اور	جب	پہنچے اسے	بھلائی	(تو) بہت روک رکھنے والا (ہو جاتا ہے)

تو سخت گھبرانے والا ہو جاتا ہے ○ اور جب اسے بھلائی پہنچے تو بہت روک رکھنے والا ہو جاتا ہے ○

اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآىِٕمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ

اِلَّا	الْمُصَلِّیْنَ ﴿۲۲﴾ (1)	الَّذِیْنَ	هُمْ	عَلٰى صَلَاتِهِمْ	دَآىِٕمُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَ
مگر	نماز پڑھنے والے	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نماز پر	ہمیشہ پابندی کرنے والے (ہیں)	اور

مگر وہ نمازی ○ جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرنے والے ہیں ○ اور

الَّذِیْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآىِٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ وَ

الَّذِیْنَ	فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ	حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ (2)	لِّلسَّآىِٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ (3)	وَ
وہ لوگ جو	ان کے مالوں میں	ایک معلوم حق (ہے)	مانگنے والے اور محروم کے لئے	اور

وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے ○ اس کے لیے جو مانگے اور اس کے لیے جو محروم رہے ○ اور

الَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۲۶﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ

الَّذِیْنَ	یُصَدِّقُوْنَ	بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۲۶﴾	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ	مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ
وہ لوگ جو	تصدیق کرتے ہیں	انصاف کے دن کی	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنے رب کے عذاب سے

وہ لوگ جو انصاف کے دن کی تصدیق کرتے ہیں ○ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے

مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَ الَّذِیْنَ

مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾	اِنَّ	عَذَابَ رَبِّهِمْ	غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾	وَ	الَّذِیْنَ
ڈرنے والے (ہیں)	بیشک	ان کے رب کا عذاب	بے خوف ہونے کی چیز نہیں	اور	وہ لوگ جو

ڈر رہے ہیں ○ بیشک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ہے ○ اور وہ جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حال سے ہو گا یا اللہ تعالیٰ آگ میں کلام کرنے کی صلاحیت پیدا کر دے گا اور وہ واضح طور پر کلام کرے گی یا اس سے مراد یہ ہے کہ جہنم پر مامور فرشتے بلائیں گے۔

1 ...... یہاں سے اعلیٰ کردار کے حامل انسانوں کے یہ اوصاف بیان کیے گئے ہیں (1) فرض نمازیں پابندی سے ادا کرنا، (2) اپنے مال سے واجب صدقات ادا کرنا، (3) انصاف کے دن یعنی قیامت کی تصدیق کرنا، (4) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا، (5) بدکاری سے خود کو بچا کر رکھنا، (6) امانت اور عہد کی حفاظت کرنا، (7) صدق وانصاف کے ساتھ گواہی پر قائم رہنا، (8) نماز کی حفاظت کرنا۔ 2 ...... معلوم حق سے مراد زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا اس سے وہ صدقہ مراد

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ

هُمْ	لِفُرُوْجِهِمْ	حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾	اِلَّا	عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ	اَوْ
وہ	اپنی شرمگاہوں کی	حفاظت کرنے والے (ہیں)	سوائے	اپنی بیویوں پر (سے)	یا

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ○ مگر اپنی بیویوں یا

مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ

مَا	مَلَكَتْ	اَیْمَانُهُمْ	فَاِنَّهُمْ	غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿۳۰﴾	فَمَنِ
(ان سے) جن کے	مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	تو بیشک وہ	ملامت کیے جانے والے نہیں	تو جو

اپنی کنیزوں سے تو بیشک ان پر کچھ ملامت نہیں ○ تو جو

ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ

ابْتَغٰى	وَرَآءَ ذٰلِكَ[1]	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾	وَ
چاہے	ان کے علاوہ (کوئی اور صورت)	تو یہ لوگ	وہی	حد سے بڑھنے والے (ہیں)	اور

ان دو کے سوا اور کوئی صورت چاہیں تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ○ اور

الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ

الَّذِیْنَ	هُمْ	لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ	رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ
وہ لوگ جو	وہ	اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی	حفاظت کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ

وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو

بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآىٕمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

بِشَهٰدٰتِهِمْ	قَآىٕمُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ	عَلٰى صَلَاتِهِمْ
اپنی گواہیوں پر	قائم رہنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نماز پر (کی)

اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں ○ اور وہ جو اپنی نماز کی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے جو آدمی اپنے آپ پر معین کرلے اور اُسے معین اوقات میں ادا کیا کرے۔ 3 ......سائل سے مراد وہ شخص ہے جو حاجت کے وقت سوال کرے اور محروم سے مراد وہ شخص ہے جو حاجت کے باوجود شرم وحیا کی وجہ سے نہیں مانگتا اور اس کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ......شہوت پوری کرنا انسانی فطرت کا ایک تقاضا ہے اور اس کے لیے کھلی چھوٹ دینا کہ جب، جہاں، جس سے اور جس طرح چاہیں شہوت پوری کرلیں، اخلاقی اقدار کی پامالی، بے حیائی اور بے شرمی کے فروغ اور معاشرے میں فتنہ فساد کا بہت بڑا سبب ہے اور اس کا نظارہ ان ملکوں میں دیکھا جاسکتا ہے جہاں شہوت پوری کرنے کو انسانی آزادی اور اس کا بنیادی حق قرار دے کر

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

يُحَافِظُوْنَ ﴿٣٤﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٥﴾

يُحَافِظُوْنَ ﴿٣٤﴾ (1)	اُولٰٓئِكَ	فِيْ جَنّٰتٍ	مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٥﴾
حفاظت کرتے ہیں	یہ لوگ	(جنت کے) باغوں میں	عزت دیئے جائیں گے

حفاظت کرتے ہیں ۝ یہ لوگ وہ ہیں جن کی (جنت کے) باغوں میں عزت کی جائے گی ۝

کفار کا برا رویہ اور جنت سے محرومی

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ

فَمَالِ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	قِبَلَكَ	مُهْطِعِيْنَ ﴿٣٦﴾ (2)	عَنِ الْيَمِيْنِ
تو ان لوگوں کو کیا ہوا جنہوں نے	کفر کیا	تمہاری طرف	تیز نگاہ سے دیکھتے (ہیں)	دائیں جانب سے

تو ان کافروں کو کیا ہوا تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ۝ گروہ کے گروہ

وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ

وَ	عَنِ الشِّمَالِ	عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾	اَيَطْمَعُ	كُلُّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	اَنْ
اور	بائیں جانب سے	گروہ کے گروہ	کیا طمع کرتا ہے	ہر شخص	ان میں سے	کہ

دائیں اور بائیں جانب سے ۝ کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ

يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

يُّدْخَلَ	جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿٣٨﴾	كَلَّا	اِنَّا	خَلَقْنٰهُمْ
اسے داخل کیا جائے گا	چین کے باغ (میں)	ہرگز نہیں	بیشک	ہم نے پیدا کیا انہیں

اسے چین کے باغ میں داخل کیا جائے گا ۝ ہرگز نہیں، بیشک ہم نے انہیں اس چیز سے

قدرتِ الٰہی کا بیان اور کفارِ مکہ سے متعلق ایک ہدایت

مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا

مِّمَّا	يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾	فَلَآ اُقْسِمُ	بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ	اِنَّا
(اس چیز) سے جسے	وہ جانتے ہیں	تو مجھے قسم ہے	مشرقوں اور مغربوں کے رب کی	بیشک ہم

پیدا کیا جسے جانتے ہیں ۝ تو مجھے تمام مشرقوں اور تمام مغربوں کے رب کی قسم، بیشک ہم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کھلی چھوٹ دی گئی اور اس کے لئے باقاعدہ قانون سازی کی گئی ہے۔ دینِ اسلام کا انسانیت پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے شہوت پوری کرنے کے لیے باقاعدہ ایک حد مقرر کی ہے اور وہ یہ کہ صرف دو طرح کی عورتوں سے جائز طریقے کے ساتھ شہوت پوری کی جائے۔(1) بیوی سے۔(2) اپنی ملکیت میں موجود اس کنیز سے جس سے صحبت کرنا شرعاً حلال ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی صورت جیسے زنا، متعہ، لواطت اور اپنے ہاتھ یا کسی آلہ سے منی خارج کر کے شہوت پوری کرنا حرام ہے۔

1 ...... نماز کی حفاظت سے مراد نماز کے ارکان، واجبات، سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرنا ہے۔ 2 ...... یہ آیت ان کفار کے بارے میں نازل ہوئی جو ←

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَ مَا نَحْنُ

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾	عَلٰۤى	اَنْ	نُّبَدِّلَ	خَيْرًا مِّنْهُمْ	وَ	مَا	نَحْنُ
ضرور قادر (ہیں)	(اس) پر	کہ	ہم بدل دیں	ان سے اچھے (لوگ)	اور	نہیں	ہم

ضرور قادر ہیں ○ اس بات پر کہ ان سے اچھے لوگ بدل دیں اور کوئی ہم سے

بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَ يَلْعَبُوْا

بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾	فَذَرْهُمْ (۱)	يَخُوْضُوْا	وَ	يَلْعَبُوْا
پیچھے رہ جانے والے	تو تم چھوڑ دو انہیں	بیہودگیوں میں پڑے ہوئے	اور	کھیلتے ہوئے

نکل کر نہیں جاسکتا ○ تو انہیں اپنی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے چھوڑ دو

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ

حَتّٰى	يُلٰقُوْا	يَوْمَهُمُ	الَّذِيْ	يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾	يَوْمَ
یہاں تک کہ	وہ ملیں	اپنے دن (سے)	جس کا	ان سے وعدہ کیا جاتا ہے	(جس) دن

یہاں تک کہ اپنے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے ○ جس دن

يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ

يَخْرُجُوْنَ	مِنَ الْاَجْدَاثِ	سِرَاعًا	كَاَنَّهُمْ	اِلٰى نُصُبٍ
وہ نکلیں گے	قبروں سے	جلدی کرتے ہوئے	گویا کہ وہ	نشانوں کی طرف

قبروں سے جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ نشانوں کی طرف

يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾	خَاشِعَةً	اَبْصَارُهُمْ	تَرْهَقُهُمْ
لپک رہے ہیں	جھکی ہوئی (ہوں گی)	ان کی آنکھیں	چڑھ رہی ہوگی ان پر

لپک رہے ہیں ○ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت

کفار کا قیامت میں قبروں سے نکلتے ہوئے حال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے، کلام مبارک سن کر اسے جھٹلاتے، مذاق اڑاتے اور کہتے تھے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ہم ضرور ان سے پہلے اس میں داخل ہوجائیں گے۔ 1 ......یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جو مشرکین آپ کے دائیں بائیں بیٹھ کر آپ کی طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کے ایمان قبول نہ کرنے پر غم نہ کریں بلکہ انہیں چھوڑ دیں کہ یہ اپنی بیہودگیوں میں پڑے رہیں اور اپنی دنیا میں کھیلتے رہیں یہاں تک کہ اپنے عذاب کے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع

ذِلَّةٌ	ذٰلِكَ	الْیَوْمُ	الَّذِیْ	كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾
ذلت	یہ	(وہ) دن (ہے)	جس کا	ان سے وعدہ کیا جاتا تھا

چڑھ رہی ہوگی، یہ وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

آیات: 28 — رکوع: 02

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکمِ تبلیغ

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ

اِنَّاۤ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖۤ [1]	اَنْ	اَنْذِرْ	قَوْمَكَ
بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	کہ	توڈرا	اپنی قوم (کو)

بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اس وقت سے پہلے

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱﴾ قَالَ یٰقَوْمِ

مِنْ قَبْلِ	اَنْ	یَّاْتِیَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱﴾	قَالَ	یٰقَوْمِ
(اس سے) پہلے	کہ	آجائے ان پر	دردناک عذاب	(نوح نے) فرمایا	اے میری قوم

اپنی قوم کو ڈرا کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔ اس نے فرمایا: اے میری قوم!

[1]...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم بتوں کی پجاری تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو پہلے سے ہی ڈرا دیں کہ اگر وہ ایمان نہ لائے تو ان پر دنیا و آخرت کا دردناک عذاب آئے گا تاکہ ان کے لئے اصلاً کوئی عذر باقی نہ رہے۔

اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌۙ(۲) اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ

اتَّقُوْهُ	وَ	اللّٰهَ	اعْبُدُوا	اَنِ	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ (۲)	لَكُمْ	اِنِّیْ
ڈرو اس سے	اور	اللّٰہ (کی)	تم عبادت کرو	کہ	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	تمہارے لیے	بیشک میں

بیشک میں تمہارے لیے کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○ کہ اللّٰہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو

وَ اَطِیْعُوْنِۙ(۳) یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ

وَ	مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ	لَكُمْ	یَغْفِرْ	اَطِیْعُوْنِ (۳)	وَ
اور	تمہارے کچھ گناہ	تمہارے	(اللّٰہ) بخش دے گا	اطاعت کرو میری	اور

اور میرا حکم مانو ○ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا اور

یُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّىؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ

جَآءَ	اِذَا	اَجَلَ اللّٰهِ	اِنَّ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	یُؤَخِّرْكُمْ
آجائے	جب	اللّٰہ کی (مقرر کردہ) مدت	بیشک	ایک مقررہ مدت تک	مہلت دے گا تمہیں

ایک مقررہ مدت تک تمہیں مہلت دے گا بیشک اللّٰہ کی مقررہ مدت جب آجائے

لَا یُؤَخَّرُۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۴) قَالَ رَبِّ

رَبِّ	قَالَ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۴)	لَوْ	لَا یُؤَخَّرُ
اے میرے رب	(نوح نے) عرض کی	تم جانتے ہوتے	اگر	(تو) اسے پیچھے نہیں کیا جاتا

تو اسے پیچھے نہیں کیا جاتا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم جانتے ○ عرض کی: اے میرے رب!

وقف لازم

اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًاۙ(۵) فَلَمْ یَزِدْهُمْ

فَلَمْ یَزِدْهُمْ	نَهَارًا (۵)	وَّ	لَیْلًا	قَوْمِیْ	دَعَوْتُ (1)	اِنِّیْ
تو نہیں زیادہ کیا انہیں	دن	اور	رات	اپنی قوم (کو)	میں نے دعوت دی	بیشک میں

بیشک میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی ○ تو میرے بلانے سے

1 ...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی ذمہ داری انتہائی احسن طریقے سے پوری کی لیکن قوم نے مسلسل ان کی بات نہ مانی اور احکامِ الٰہیہ کو رد کرتے رہے تو بالآخر حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں مناجات کیں، یہاں سے انہی مناجات کو بیان کیا جا رہا ہے۔

دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ۞۶ وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ

دُعَآءِیْۤ	اِلَّا	فِرَارًا ۞۶	وَ	اِنِّیْ	كُلَّمَا	دَعَوْتُهُمْ
میرے بلانے (نے)	مگر	بھاگنے (میں)	اور	بیشک میں	جب کبھی	میں نے بلایا انہیں

ان کے بھاگنے میں ہی اضافہ ہوا ۞ اور بیشک میں نے جتنی بار انہیں بلایا

لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَ

لِتَغْفِرَ	لَهُمْ	جَعَلُوْۤا	اَصَابِعَهُمْ	فِیْۤ اٰذَانِهِمْ	وَ
تاکہ تو بخش دے	ان کو	(تو) انہوں نے ڈال لیں	اپنی انگلیاں	اپنے کانوں میں	اور

تاکہ تو انہیں بخش دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال لیں اور

اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۞۷ ج ثُمَّ

اسْتَغْشَوْا	ثِیَابَهُمْ	وَ	اَصَرُّوْا	وَ	اسْتَكْبَرُوا	اسْتِكْبَارًا ۞۷	ثُمَّ
انہوں نے اوڑھ لیا	اپنے کپڑوں (کو)	اور	وہ ڈٹ گئے	اور	تکبر کیا	تکبر کرنا	پھر

اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور وہ ڈٹ گئے اور بڑا تکبر کیا ۞ پھر

اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۞۸ لا ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ

اِنِّیْ	دَعَوْتُهُمْ	جِهَارًا ۞۸	ثُمَّ	اِنِّیْۤ	اَعْلَنْتُ	لَهُمْ	وَ
بیشک میں	میں نے دعوت دی انہیں	بلند آواز سے	پھر	بیشک میں	میں نے اعلانیہ کہا	ان سے	اور

یقیناً میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی ۞ پھر یقیناً میں نے ان سے اعلانیہ بھی کہا اور

اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۞۹ لا فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط

اَسْرَرْتُ	لَهُمْ	اِسْرَارًا ۞۹	فَقُلْتُ [1]	اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ
آہستہ کہا	ان سے	آہستہ کہنا	تو میں نے کہا	(اے لوگو) معافی مانگو	اپنے رب (سے)

آہستہ خفیہ بھی کہا ۞ تو میں نے کہا: (اے لوگو!) اپنے رب سے معافی مانگو،

دعائے نوح میں تبلیغی جد و جہد کا ذکر

1 ...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم لمبے عرصے تک آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلاتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے بارش روک دی اور چالیس سال تک ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا، ان کے مال ہلاک ہوگئے اور جانور مر گئے، جب ان کا یہ حال ہوا تو حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے فرمایا ''اے لوگو! تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر و شرک کرنے پر اس سے معافی مانگو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس سے مغفرت طلب کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے کیونکہ اطاعت و عبادتِ الٰہی میں مشغولیت حقیقی خیر و برکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہوتی اور کفر سے بالآخر دنیا بھی برباد ہو جاتی ہے۔

إِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّ

اِنَّهٗ	كَانَ	غَفَّارًا ﴿۱۰﴾	يُّرْسِلِ	السَّمَآءَ	عَلَيْكُمْ	مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾	وَّ
بیشک وہ	ہے	بڑا معاف فرمانے والا	وہ بھیجے گا	بارش	تم پر	موسلا دھار	اور

بیشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے ○ وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا ○ اور

يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ

يُمْدِدْكُمْ	بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ	وَ	يَجْعَلْ	لَّكُمْ	جَنّٰتٍ	وَّ
مدد کرے گا تمہاری	مالوں اور بیٹوں سے	اور	بنادے گا	تمہارے لیے	باغات	اور

مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنادے گا اور

يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ

يَجْعَلْ	لَّكُمْ	اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ (1)	مَا	لَكُمْ	لَا تَرْجُوْنَ	لِلّٰهِ
بنائے گا	تمہارے لیے	نہریں	کیا ہوا	تمہیں	تم امید نہیں رکھتے	اللہ سے

تمہارے لیے نہریں بنائے گا ○ تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ سے عزت کی

وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَوْا

وَقَارًا ﴿۱۳﴾	وَ	قَدْ	خَلَقَكُمْ	اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾	اَلَمْ تَرَوْا
عزت (کی)	اور (حالانکہ)	بیشک	اس نے پیدا کیا تمہیں	کئی حالتوں (سے گزار کر)	کیا تم نے نہ دیکھا

امید نہیں رکھتے ○ حالانکہ اس نے تمہیں کئی حالتوں سے گزار کر بنایا ○ کیا تم نے دیکھا نہیں

كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّجَعَلَ

كَيْفَ	خَلَقَ	اللّٰهُ	سَبْعَ سَمٰوٰتٍ	طِبَاقًا ﴿۱۵﴾	وَّ	جَعَلَ
کیسے	بنائے	اللہ (نے)	سات آسمان	ایک دوسرے کے اوپر	اور	اس نے کیا

کہ اللہ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے ؟ ○ اور ان میں

(1)......بارگاہِ الٰہی میں استغفار اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے سے بے شمار دینی اور دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔حدیثِ پاک میں ہے: جس نے استغفار کو اپنے لئے ضروری قرار دیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر غم اور تکلیف سے نجات دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو گا۔(ابن ماجہ، ۴ / ۲۵۷، الحدیث: ۳۸۱۹)

الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَ اللّٰهُ

الْقَمَرَ	فِيْهِنَّ	نُوْرًا	وَّ	جَعَلَ	الشَّمْسَ	سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ (1)	وَ	اللّٰهُ
چاند (کو)	ان (آسمانوں) میں	روشن	اور	بنایا	سورج (کو)	چراغ	اور	اللہ

چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا ○ اور اللہ نے

اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا

اَنْۢبَتَكُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ	نَبَاتًا ﴿۱۷﴾	ثُمَّ	يُعِيْدُكُمْ	فِيْهَا
اس نے اگایا تمہیں	زمین سے	ایک سبزے (کی طرح)	پھر	وہ لوٹائے گا تمہیں	اس میں

تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اُگایا ○ پھر تمہیں اسی میں لوٹائے گا

وَ يُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

وَ	يُخْرِجُكُمْ	اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾	وَ	اللّٰهُ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ
اور	(دوبارہ) نکالے گا تمہیں	نکالنا	اور	اللہ	اس نے بنایا	تمہارے لیے	زمین (کو)

اور تمہیں دوبارہ نکالے گا ○ اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو

بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ ع قَالَ نُوْحٌ

بِسَاطًا ﴿۱۹﴾	لِّتَسْلُكُوْا	مِنْهَا	سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾	قَالَ	نُوْحٌ
بچھونا	تاکہ تم چلو	اس سے (کے)	وسیع راستوں (میں)	عرض کی	نوح (نے)

بچھونا بنایا ○ تاکہ تم اس کے وسیع راستوں میں چلو ○ نوح نے عرض کی،

رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ

رَّبِّ	اِنَّهُمْ	عَصَوْنِیْ	وَ	اتَّبَعُوْا	مَنْ
اے میرے رب	بیشک وہ	انہوں نے نافرمانی کی میری	اور	پیچھے لگ گئے	(اس کے) جو

اے میرے رب! بیشک انہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کے پیچھے لگ گئے

دعائے نوح میں قوم کی نافرمانی، مکر اور اصرار کفر کا ذکر

ع ۲۰ / ۹

(1)...... سورج کو چراغ اس طور پر فرمایا گیا ہے کہ وہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور دنیا والے اس کی روشنی میں ایسے ہی دیکھتے ہیں جیسے گھر والے چراغ کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًاۚ(۲۱) وَ

لَّمْ یَزِدْهُ	مَالُهٗ	وَ	وَلَدُهٗۤ	اِلَّا	خَسَارًا(۲۱) [1]	وَ
نہیں بڑھایا اسے	اس کے مال	اور	اس کی اولاد (نے)	مگر	نقصان (میں)	اور

جس کے مال اور اولاد نے اس کے نقصان ہی کو بڑھایا○ اور

مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًاۚ(۲۲) وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ

مَكَرُوْا	مَكْرًا كُبَّارًا(۲۲)	وَ	قَالُوْا	لَا تَذَرُنَّ
انہوں نے مکر و فریب کیا	بہت بڑا مکر و فریب	اور	انہوں نے کہا	تم ہرگز نہ چھوڑنا

انہوں نے بہت بڑا مکر و فریب کیا○ اور انہوں نے کہا: تم اپنے معبودوں کو

اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ﳔ وَّ لَا یَغُوْثَ

اٰلِهَتَكُمْ	وَ	لَا تَذَرُنَّ	وَدًّا [2]	وَّ	لَا	سُوَاعًا	وَّ	لَا	یَغُوْثَ
اپنے معبودوں (کو)	اور	ہرگز نہ چھوڑنا	وَدّ (کو)	اور	نہ	سُواع	اور	نہ	یَغُوث

ہرگز نہ چھوڑنا اور ہرگز وَدّ اور سُواع اور یَغُوث

وَ یَعُوْقَ وَ نَسْرًاۚ(۲۳) وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ﳛ وَ

وَ	یَعُوْقَ	وَ	نَسْرًا(۲۳)	وَ	قَدْ	اَضَلُّوْا	كَثِیْرًا	وَ
اور	یَعُوق	اور	نَسر (نامی بتوں کو)	اور	بیشک	انہوں نے گمراہ کیا	بہت سے (لوگوں کو)	اور

اور یَعُوق اور نَسر (نامی بتوں) کو نہ چھوڑنا○ اور بیشک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور

لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا(۲۴) مِمَّا خَطِیْٓــٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا

لَا تَزِدِ	الظّٰلِمِیْنَ	اِلَّا	ضَلٰلًا(۲۴)	مِمَّا خَطِیْٓــٰٔتِهِمْ	اُغْرِقُوْا
تو زیادہ نہ کر	ظالموں (کو)	مگر	گمراہی (میں)	ان کی خطاؤں کی وجہ سے	انہیں ڈبو دیا گیا

تو ظالموں کی گمراہی میں ہی اضافہ کر○ وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ڈبو دیئے گئے

قومِ نوح کے غرق ہونے کا سبب

1 ......مال اور اولاد کی کثرت کسی کے راہِ راست پر ہونے کی دلیل نہیں بلکہ اکثر اوقات مال اور اولاد کی زیادتی دینی گمراہی اور اُخروی ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ کافروں کا مال و دولت اور آسائشیں دیکھ کر ان سے مرعوب نہ ہوں اور اپنے مال اور اولاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل نہ ہوں بلکہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت گزاری میں مصروف رہیں۔

2 ......وَدّ اور سُواع وغیرہ ان بتوں کے نام ہیں جنہیں حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم پوجا کرتی تھی۔

فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۬ۙ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

فَاُدْخِلُوْا	نَارًا (1)	فَلَمْ یَجِدُوْا	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾
پھر انہیں داخل کیا گیا	آگ (میں)	تو انہوں نے نہ پائے	اپنے لیے	اللہ کے مقابل	مددگار

پھر آگ میں داخل کیے گئے تو انہوں نے اپنے لیے اللہ کے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پائے ○

وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ

وَ	قَالَ	نُوْحٌ	رَّبِّ	لَا تَذَرْ	عَلَى الْاَرْضِ	مِنَ الْكٰفِرِیْنَ
اور	عرض کی	نوح (نے)	اے میرے رب	تو نہ چھوڑ	زمین پر	کافروں میں سے

اور نوح نے عرض کی، اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا

دَیَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ

دَیَّارًا ﴿۲۶﴾	اِنَّكَ	اِنْ	تَذَرْهُمْ	یُضِلُّوْا	عِبَادَكَ
کوئی بسنے والا	بیشک تو	اگر	تو چھوڑ دے گا انہیں	(تو) وہ گمراہ کردیں گے	تیرے بندوں (کو)

نہ چھوڑ ○ بیشک اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کردیں گے

وَ لَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

وَ	لَا یَلِدُوْۤا	اِلَّا	فَاجِرًا	كَفَّارًا ﴿۲۷﴾	رَبِّ	اغْفِرْ	لِیْ
اور	وہ اولاد نہیں جنیں گے	مگر	بدکار	بڑی ناشکری	اے میرے رب	تو بخش دے	مجھے

اور یہ اولاد بھی ایسی ہی جنیں گے جو بدکار، بڑی ناشکری ہوگی ○ اے میرے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو

وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ

وَ	لِوَالِدَیَّ (2)	وَ	لِمَنْ	دَخَلَ	بَیْتِیَ	مُؤْمِنًا	وَّ
اور	میرے ماں باپ کو	اور	(اس) کو جو	داخل ہوا	میرے گھر (میں)	ایمان والا (ہوکر)	اور

اور میرے گھر میں حالتِ ایمان میں داخل ہونے والے کو اور

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کفار کے خلاف دعا

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اہل ایمان کے لیے دعائے مغفرت

1 ......اس سے ثابت ہوا کہ قبر کا عذاب برحق ہے کیونکہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم غرق ہونے کے بعد ہی آگ میں داخل کردی گئی اور یہ بات واضح ہے کہ یہ جہنم نہیں ہوسکتی کیونکہ اس آگ میں کفار قیامت کے دن ہی داخل کئے جائیں گے اور ابھی قیامت واقع نہیں ہوئی۔

2 ......اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے والدین مومن تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انتقال کر جانے والے مسلمانوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنی چاہئے کہ اس سے انہیں فائدہ ہوتا ہے۔

لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ-وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا۠ ﴿۲۸﴾

تَبَارًا ﴿۲۸﴾	اِلَّا	الظّٰلِمِیْنَ	لَا تَزِدِ	وَ	لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ
تباہی (میں)	مگر	ظالموں، کافروں (کو)	تو زیادہ نہ کر	اور	ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو

سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو بخش دے اور کافروں کی تباہی میں اضافہ فرمادے ○

آیات: 28 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

جنوں کے ایک گروہ سے متعلق وحی

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

قُلْ	اُوْحِیَ (1)	اِلَیَّ	اَنَّهُ	اسْتَمَعَ	نَفَرٌ	مِّنَ الْجِنِّ
تم کہو	وحی کی گئی ہے	میری طرف	کہ	غور سے سنا	ایک گروہ (نے)	جنوں میں سے

اے حبیب! تم فرماؤ، میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے (میری تلاوت کو) غور سے سنا

فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ لا یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ

فَقَالُوْۤا	اِنَّا	سَمِعْنَا	قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾	یَّهْدِیْۤ	اِلَى الرُّشْدِ
تو انہوں نے کہا	بیشک	ہم نے سنا	ایک عجیب قرآن	وہ رہنمائی کرتا ہے	بھلائی کی طرف

تو انہوں نے کہا: بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ○ جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے

(1)......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم ارشاد فرمایا ہے کہ وہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے سامنے جنات کا واقعہ ظاہر فرمادیں اور یہ بات بھی معلوم ہو جائے کہ وہ انسانوں کی طرح جنات کی طرف بھی مبعوث فرمائے گئے ہیں تاکہ کفارِ قریش کو معلوم ہو جائے کہ جنات اپنی سرکشی کے باوجود قرآن سن کر اس کے اعجاز کو پہچان لیتے اور اس پر ایمان لے آتے ہیں جبکہ انسان ہونے کے باوجود ان کی حالت جنات سے بھی گئی گزری ہے۔

فَاٰمَنَّا بِهٖؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًاۙ(۲)

فَاٰمَنَّا	بِهٖ	وَ	لَنْ نُّشْرِكَ	بِرَبِّنَاۤ	اَحَدًا (۲)
توہم ایمان لائے	اس پر	اور	ہرگز شریک نہ ٹھہرائیں گے	اپنے رب کے ساتھ	کسی ایک (کو)

توہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ ٹھہرائیں گے ○

وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا

وَّ	اَنَّهٗ	تَعٰلٰى	جَدُّ رَبِّنَا	مَا اتَّخَذَ	صَاحِبَةً	وَّ	لَا
اور	یہ کہ	بہت بلند ہے	ہمارے رب کی شان	اس نے نہ بنائی	کوئی بیوی	اور	نہ

اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، اس نے کوئی بیوی اور بچہ

وَلَدًاۙ(۳) وَّ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًاۙ(۴)

وَلَدًا (۳)	وَّ	اَنَّهٗ	كَانَ یَقُوْلُ	سَفِیْهُنَا	عَلَى اللّٰهِ	شَطَطًا (۴)
بچہ	اور	یہ کہ	کہتا تھا	ہم میں سے کوئی بیوقوف (ہی)	اللہ پر	حد سے بڑھ کر بات

نہ بنایا○ اور یہ کہ ہم میں سے کوئی بیوقوف ہی اللہ پر حد سے بڑھ کر بات کہتا تھا○

وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ

وَّ	اَنَّا	ظَنَنَّاۤ	اَنْ	لَّنْ تَقُوْلَ	الْاِنْسُ	وَ	الْجِنُّ	عَلَى اللّٰهِ
اور	یہ کہ	ہم نے خیال کیا تھا	کہ	ہرگز نہ کہیں گے	آدمی	اور	جن	اللہ پر

اور یہ کہ ہم نے یہ خیال کیا تھا کہ آدمی اور جن ہرگز اللہ پر جھوٹ

كَذِبًاۙ(۵) وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ

كَذِبًا (۵)	وَّ	اَنَّهٗ	كَانَ	رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ	یَعُوْذُوْنَ[1]
جھوٹی بات	اور	یہ کہ	تھے	انسانوں میں سے کچھ مرد	پناہ لیتے

نہ باندھیں گے○ اور یہ کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی

جنوں اور انسانوں سے متعلق مغالطوں اور جہالتوں کا بیان

[1]......دورِ جاہلیت میں عرب کے لوگ جب سفر کرتے اور کسی چٹیل میدان میں انہیں شام ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہم اس جگہ کے شریر جنات سے ان کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں، اس طرح ان کی رات امن سے گزر جاتی۔ ان کے اس عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اِن جنات نے اپنی قوم سے کہا کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ لیتے تھے اور ان کی یہ حالت دیکھ کر جنات میں سرکشی بڑھ گئی اور وہ شیطانوں کی پیروی کرنے اور ان کے وسوسے قبول کرنے کی طرف مزید راغب ہو گئے۔

قیامت سے متعلق کافر جنوں اور انسانوں کے گمان کا بیان

بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿٦﴾ وَّ اَنَّهُمْ

اَنَّهُمْ	وَّ	رَهَقًا ﴿٦﴾	فَزَادُوْهُمْ	بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ
یہ کہ وہ	اور	سرکشی، تکبر (کو)	تو انہوں نے زیادہ کردیا ان (جنوں) کی	جنوں کے کچھ مردوں کی

پناہ لیتے تھے تو انہوں نے ان جنوں کی سرکشی کو مزید بڑھادیا○ اور یہ کہ انہوں نے

ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّبْعَثَ

لَّنْ یَّبْعَثَ	اَنْ	ظَنَنْتُمْ (1)	كَمَا	ظَنُّوْا
(رسول بناکر) ہرگز نہ بھیجے گا (یا) ہرگز نہ اٹھائے گا	کہ	(اے جنو) تم نے گمان کیا	جیسا	انہوں نے گمان کیا

ویسے ہی گمان کیا جیسا (اے جنو) تم نے گمان کیا کہ اللہ ہرگز کوئی رسول

آسمانوں سے متعلق جنات کے ایک مشاہدے کا ذکر

اللّٰهُ اَحَدًا ﴿٧﴾ وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا

فَوَجَدْنٰهَا	السَّمَآءَ	لَمَسْنَا	اَنَّا	وَّ	اَحَدًا ﴿٧﴾	اللّٰهُ
تو ہم نے پایا اسے	آسمان (کو)	ہم نے چھوا	یہ کہ	اور	کسی ایک (کو)	اللہ

نہ بھیجے گا (یا، ہرگز کسی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہ کرے گا)○ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا تو اسے پایا کہ

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّ شُهُبًا ﴿٨﴾ وَّ اَنَّا

اَنَّا	وَّ	شُهُبًا ﴿٨﴾	وَّ	حَرَسًا شَدِیْدًا (2)	مُلِئَتْ
یہ کہ	اور	آگ کی چنگاریوں (سے)	اور	سخت پہرے	(کہ) بھر دیا گیا ہے

سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے○ اور یہ کہ ہم

كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ یَّسْتَمِعِ

یَّسْتَمِعِ	فَمَنْ	لِلسَّمْعِ	مَقَاعِدَ	مِنْهَا	كُنَّا نَقْعُدُ
سننا چاہے	پھر جو کوئی	سننے کیلئے	بیٹھنے کی جگہوں (پر)	اس (آسمان) سے (میں)	ہم بیٹھا کرتے تھے

پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ بیٹھنے کی جگہوں پر بیٹھ جایا کرتے تھے، پھر اب جو کوئی

1...... یہ بات مومن جنات نے کافر جنات سے کہی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفارِ قریش سے فرمائی گئی ہے، پہلی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ انسانوں نے بھی ویسا ہی گمان کیا جیسا اے جنو! تم نے گمان گیا۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہوگا کہ جنات نے بھی ویسا ہی گمان کیا جیسا اے کفارِ قریش تم نے گمان کیا۔

2...... جن آسمانوں کی طرف چڑھتے اور انتہائی غور سے کلام سنتے اور ایک کلمہ سن کر وہ کلمے اپنی طرف سے ملالیتے تھے، ایک کلمہ تو حق ہوتا لیکن جو اضافہ کرتے وہ باطل ہوتا۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کے بعد انہیں وہاں جانے سے روک دیا گیا۔

آسمانی نظام میں ہونے والی تبدیلی پر جنات کا تذکرہ

اَلْاٰنَ یَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّ اَنَّا لَا نَدْرِیْۤ

لَا نَدْرِیْۤ	اَنَّا	وَّ	رَّصَدًا ﴿۹﴾	شِهَابًا	لَهٗ	یَجِدْ	اَلْاٰنَ
ہم نہیں جانتے	یہ کہ	اور	تاک (میں)	آگ کا شعلہ	اپنے لیے	وہ پائے گا	اب

سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا شعلہ پائے گا○ اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ

اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ

اَرَادَ	اَمْ	فِی الْاَرْضِ	بِمَنْ	اُرِیْدَ	اَشَرٌّ (1)
ارادہ کیا ہے	یا	زمین میں (ہے)	(اس کے) ساتھ جو	ارادہ کیا گیا ہے	کیا کسی برائی (کا)

کیا زمین میں رہنے والوں سے کسی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے

جنات کے مختلف گروہوں کی طرف اشارہ

بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ

وَ	الصّٰلِحُوْنَ	مِنَّا	اَنَّا	وَّ	رَشَدًا ﴿۱۰﴾	رَبُّهُمْ	بِهِمْ
اور	نیک لوگ (ہیں)	ہم میں کچھ	یہ کہ	اور	کسی بھلائی (کا)	ان کے رب (نے)	ان کے ساتھ

ان کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے○ اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور

کوئی جن اللہ کے قابو سے نہیں نکل سکتا

مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآىِٕقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ اَنَّا

اَنَّا	وَّ	قِدَدًا ﴿۱۱﴾ (2)	طَرَآىِٕقَ	كُنَّا	دُوْنَ ذٰلِكَ	مِنَّا
یہ کہ	اور	بٹے ہوئے	مختلف راہوں (میں)	ہم ہیں	اس کے علاوہ (ہیں)	ہم میں کچھ

کچھ اس کے علاوہ ہیں، ہم مختلف راہوں میں بٹے ہوئے ہیں○ اور یہ کہ

ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَ

وَ	فِی الْاَرْضِ	اللّٰهَ	لَّنْ نُّعْجِزَ	اَنْ	ظَنَنَّاۤ
اور	زمین میں	اللہ (کو)	ہم ہرگز بے بس نہیں کر سکتے	کہ	ہمیں یقین ہو گیا ہے

ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ ہم ہرگز زمین میں اللہ کو بے بس نہیں کر سکتے اور

(1)......اس سے جنوں کی مراد یہ تھی کہ ہم نہیں جانتے کہ جس قرآن پر ہم ایمان لائے ہیں زمین پر رہنے والے اس کا انکار کرتے ہیں یا اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یا یہ مراد تھی کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمارا آسمانوں پر جانا روک کر انسانوں کے ساتھ برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کی بھلائی چاہی گئی ہے۔ (2)......مختلف راہوں میں بٹے ہونے سے مراد مختلف حالتوں میں بٹا ہونا ہے جیسے کچھ متقی اور پرہیزگار ہیں اور کچھ کامل نیک نہیں، کچھ طبعی طور پر نیک سیرت اور دوسروں کے ساتھ اچھے معاملات کرنے کی طرف مائل ہیں اور کچھ ان کی طرح نیک سیرت نہیں۔ یا اس سے مراد مختلف دینوں میں بٹا ہونا ہے جیسے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر ہیں۔

ایمان لانے والوں کی حوصلہ افزائی

مسلمانوں اور کافروں میں فرق

صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کا دنیاوی صلہ

لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى

لَنْ نُّعْجِزَهٗ	هَرَبًا ﴿۱۲﴾	وَّ	اَنَّا	لَمَّا	سَمِعْنَا	الْهُدٰۤى
ہرگز ہم بے بس نہیں کرسکتے اسے	بھاگ کر	اور	یہ کہ	جب	ہم نے سنا	ہدایت (قرآن کو)

نہ (زمین سے) بھاگ کر اسے بے بس کرسکتے ہیں ○ اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت (قرآن) کو سنا

اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ

اٰمَنَّا	بِهٖ	فَمَنْ	یُّؤْمِنْۢ	بِرَبِّهٖ	فَلَا یَخَافُ
(تو) ہم ایمان لے آئے	اس پر	تو جو	ایمان لائے	اپنے رب پر	تو وہ خوف نہ رکھے گا

تو اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ کسی کمی کا

بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ

بَخْسًا[1]	وَّ	لَا	رَهَقًا ﴿۱۳﴾[2]	وَّ	اَنَّا	مِنَّا	الْمُسْلِمُوْنَ
کسی کمی (کا)	اور	نہ	کسی زیادتی (کا)	اور	یہ کہ	ہم میں کچھ	اسلام لانے والے (ہیں)

خوف ہوگا اور نہ کسی زیادتی کا ○ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں

وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓىٕكَ تَحَرَّوْا

وَ	مِنَّا	الْقٰسِطُوْنَ	فَمَنْ	اَسْلَمَ	فَاُولٰٓىٕكَ	تَحَرَّوْا
اور	ہم میں کچھ	ظلم کرنے والے (ہیں)	تو جو	اسلام لایا	تو یہ لوگ	انہوں نے قصد کیا

اور کچھ ظالم تو جو اسلام لائے تو وہی ہیں جنہوں نے ہدایت کا

رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّ

رَشَدًا ﴿۱۴﴾	وَ	اَمَّا	الْقٰسِطُوْنَ	فَكَانُوْا	لِجَهَنَّمَ	حَطَبًا ﴿۱۵﴾[3]	وَّ
ہدایت (کا)	اور	بہرحال	ظلم کرنے والے	تو وہ ہوگئے	جہنم کا	ایندھن	اور

قصد کیا ○ اور بہرحال جو ظالم ہیں تو وہ جہنم کے ایندھن ہوگئے ○ اور

1..... اس سے نیکیوں میں کمی کا خوف نہ ہونا مراد ہے۔ 2..... اس سے گناہ زیادہ شمار کئے جانے یا ان کی جتنی سزا بنتی ہے اس سے زیادہ سزا ملنے کا خوف نہ ہونا مراد ہے۔ 3..... اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن جہنم کی آگ کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے۔ جنات اگرچہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں لیکن اللہ تعالٰی اس بات پر قادر ہے کہ وہ آگ کو آگ کے ذریعے عذاب میں مبتلا کردے جیسے انسان گوشت و ہڈی سے بنا ہے لیکن ہڈی اور گوشت سے ضرب لگانے پر تکلیف ہوتی ہے نیز یہ بھی ممکن ہے کہ جنات کی ہیئت تبدیل کرکے انہیں عذاب دیا جائے۔

اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ

اَنْ	لَّوِ اسْتَقَامُوْا	عَلَى الطَّرِیْقَةِ	لَاَسْقَیْنٰهُمْ
یہ کہ	اگر وہ سیدھے ہو جاتے	(دینِ حق کے) راستے پر	(تو) ضرور ہم سیراب کرتے انہیں

یہ کہ اگر وہ راستے پر سیدھے ہو جاتے تو ضرور ہم انہیں وافر مقدار میں

مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ یُّعْرِضْ

مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾	لِّنَفْتِنَهُمْ [1]	فِیْهِ	وَ	مَنْ	یُّعْرِضْ
کثیر پانی (سے)	تاکہ ہم آزمائیں انہیں	اس بارے میں	اور	جو	منہ پھیرے

پانی دیتے ○ تاکہ اس بارے میں ہم انہیں آزمائیں اور جو اپنے رب کی یاد سے

نعمتیں دینے کا مقصد اور ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والے کا انجام

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ [2]	یَسْلُكْهُ	عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾	وَّ	اَنَّ	الْمَسٰجِدَ
اپنے رب کی یاد سے	(تو) وہ ڈال دے گا اسے	چڑھ جانے والے عذاب (میں)	اور	یہ کہ	مسجدیں

منہ پھیرے تو وہ اسے چڑھ جانے والے عذاب میں ڈال دے گا ○ اور یہ کہ مسجدیں

مسجدوں میں صرف اللہ کی عبادت کرنے کا حکم

لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّ اَنَّهٗ لَمَّا

لِلّٰهِ	فَلَا تَدْعُوْا	مَعَ اللّٰهِ	اَحَدًا ﴿۱۸﴾	وَّ	اَنَّهٗ	لَمَّا
اللہ ہی کی (ہیں)	تو تم عبادت نہ کرو	اللہ کے ساتھ	کسی ایک (کی)	اور	یہ کہ	جب

اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو ○ اور یہ کہ جب

قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ

قَامَ	عَبْدُ اللّٰهِ	یَدْعُوْهُ	كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ	عَلَیْهِ
کھڑا ہوا	اللہ کا بندہ	(کہ) عبادت کرے اس کی	(تو) قریب تھا کہ وہ ہو جاتے	اس پر

اللہ کا بندہ اس کی عبادت کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ہجوم

عبادت کے وقت حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے گرد جنات کا ہجوم

[1]...... مسلمانوں کو وسیع رزق دیا جانا ان کی آزمائش کے لئے ہے کہ وہ اس رزق کا استعمال کیسا کرتے ہیں لیکن افسوس کہ فی زمانہ اکثر مالدار مسلمان اس آزمائش میں ناکام نظر آ رہے ہیں کیونکہ ان کی دولت رضائے الٰہی کے کاموں میں صرف ہونے کی بجائے اسے ناراض کرنے والے کاموں میں خرچ ہو رہی ہے۔ آخرت کا چین اور سکون دینے والے کاموں میں استعمال ہونے کی بجائے ہر طرح کا دنیوی عیش حاصل کرنے میں لگائی جا رہی ہے۔ اللہ تعالٰی انہیں عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔

[2]...... یہاں ذکر سے مراد قرآنِ پاک، یا اللہ تعالٰی کی وحدانیت کا اقرار کرنا، یا اس کی عبادت کرنا ہے۔

ع ۱۹

کفار سے دوٹوک گفتگو کی ہدایت

لِبَدًا ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَ

لِبَدًا ﴿۱۹﴾	قُلْ	اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا	رَبِّیْ	وَ
ہجوم در ہجوم	تم کہو	میں صرف عبادت کرتا ہوں	اپنے رب (کی)	اور

کردیتے ○ تم فرماؤ: میں تو اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں اور

لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ

لَاۤ اُشْرِكُ	بِهٖۤ	اَحَدًا ﴿۲۰﴾	قُلْ	اِنِّیْ	لَاۤ اَمْلِكُ[1]
میں شریک نہیں ٹھہراتا	اس کے ساتھ	کسی ایک (کو)	تم کہو	بیشک میں	میں مالک نہیں ہوں

کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا ○ تم فرماؤ: بیشک میں تمہارے لئے کسی نقصان

لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ

لَكُمْ	ضَرًّا	وَّ	لَا	رَشَدًا ﴿۲۱﴾	قُلْ	اِنِّیْ	لَنْ یُّجِیْرَنِیْ[2]
تمہارے لئے	کسی نقصان (کا)	اور	نہ	کسی نفع (کا)	تم کہو	بیشک میں	ہرگز نہ بچائے گا مجھے

اور نفع کا مالک نہیں ہوں ○ تم فرماؤ: یقیناً ہرگز مجھے اللہ سے

مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا

مِنَ اللّٰهِ	اَحَدٌ	وَّ	لَنْ اَجِدَ	مِنْ دُوْنِهٖ	مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾	اِلَّا
اللہ سے	کوئی ایک	اور	میں ہرگز نہ پاؤں گا	اس کے سوا	کوئی پناہ	مگر

کوئی نہ بچائے گا اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا ○ مگر (میرا کام)

اللہ و رسول کے نافرمان کی سزا

بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّعْصِ

بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	رِسٰلٰتِهٖ	وَ	مَنْ	یَّعْصِ
(میرا کام) اللہ کی طرف سے تبلیغ	اور	اس کے پیغامات (پہنچانا ہے)	اور	جو	نافرمانی کرے

اللہ کی طرف سے تبلیغ اور اس کے پیغامات (پہنچانا ہے) اور جو اللہ اور اس کے رسول کا

1 ...... یہاں نفع نقصان کا مالک نہ ہونے کی نفی اس طور پر ہے کہ میں ان چیزوں کا حقیقی مالک نہیں بلکہ حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی عطا اور اس کی دی ہوئی قدرت سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نفع نقصان دونوں کے مالک ہیں جس کی ایک مثال حوضِ کوثر ہے۔ 2 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ بالفرض اگر میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں تو ہرگز مجھے مخلوق میں سے کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر اور اس کے عذاب سے نہ بچاسکے گا اور نہ ہی کوئی مددگار میری مدد کرے گا اور میں سختیوں کے وقت ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا۔

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	فَاِنَّ	لَهٗ	نَارَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِیْنَ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اس کے لیے	جہنم کی آگ (ہے)	ہمیشہ رہنے والے

حکم نہ مانے تو بیشک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں

فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ

فِیْهَاۤ	اَبَدًا ﴿۲۳﴾	حَتّٰۤى	اِذَا	رَاَوْا	مَا	یُوْعَدُوْنَ
اس میں	ہمیشہ	یہاں تک کہ	جب	وہ دیکھیں گے	(اسے) جس کی	انہیں وعید سنائی جاتی تھی

ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ○ یہاں تک کہ جب وہ اسے دیکھیں گے جس کی انہیں وعید سنائی جاتی تھی

فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ

فَسَیَعْلَمُوْنَ	مَنْ	اَضْعَفُ	نَاصِرًا	وَّ	اَقَلُّ
تو عنقریب وہ جان لیں گے	کون	زیادہ کمزور (ہے)	مددگار (کے اعتبار سے)	اور	زیادہ کم (ہے)

تو جلد جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کی تعداد

عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا

عَدَدًا ﴿۲۴﴾ (1)	قُلْ	اِنْ (2)	اَدْرِیْۤ	اَقَرِیْبٌ	مَّا
تعداد (کے اعتبار سے)	تم کہو	نہیں	میں جانتا	کیا قریب (ہے)	(وہ) جس کی

کم ہے ○ تم فرماؤ: میں نہیں جانتا کہ جس کی تمہیں وعید سنائی جاتی ہے

تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾

تُوْعَدُوْنَ	اَمْ	یَجْعَلُ	لَهٗ	رَبِّیْۤ	اَمَدًا ﴿۲۵﴾
تمہیں وعید سنائی جاتی ہے	یا	کرے گا	اس کے لئے	میرا رب	ایک وقفہ

وہ نزدیک ہے یا میرا رب اس کے لئے ایک وقفہ کرے گا ○

1 ...... اس سے یہ مراد نہیں کہ بروزِ قیامت کافروں کے مددگار تو ہوں گے لیکن ان کی تعداد مسلمانوں کے مددگاروں سے کم ہو گی بلکہ مراد یہ ہے کہ اس دن کافر کا کوئی مددگار نہ ہو گا اور مومن کی مدد اللہ تعالیٰ، اس کے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، فرشتے اور نیک و صالح مسلمان سب فرمائیں گے۔ 2 ...... یہ نفی اس طور پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر نہیں جانتے، ہاں اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم ہے اور اس کی دلیل وہ تمام احادیث ہیں جن میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے قیامت کی علامت اور نشانیاں بیان فرمائیں حتی کہ مہینہ، دن اور وہ وقت ←

رسولوں کو علمِ غیب عطا ہونا

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ۙ

اَحَدًا ﴿۲۶﴾	عَلٰى غَیْبِهٖۤ	فَلَا یُظْهِرُ	عٰلِمُ الْغَیْبِ
کسی ایک (کو)	اپنے غیب پر	تو وہ اطلاع نہیں دیتا	غیب کا جاننے والا

غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا ○

دین کی حفاظت کا انتظام

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ

یَسْلُكُ	فَاِنَّهٗ	رَّسُوْلٍ (1)	مِنْ	ارْتَضٰى	مَنِ	اِلَّا
مقرر کر دیتا ہے	تو بیشک وہ	رسول (کو)	سے (یعنی)	اس نے پسند کر لیا	جسے	مگر

سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے

مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ۙ لِّیَعْلَمَ

لِّیَعْلَمَ	رَصَدًا ﴿۲۷﴾	مِنْ خَلْفِهٖ	وَ	مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ
تاکہ (اللہ) دیکھ لے	پہرے دار	اس کے پیچھے	اور	اس کے آگے

پہرے دار مقرر کر دیتا ہے ○ تاکہ اللہ دیکھ لے

اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا

بِمَا	اَحَاطَ	وَ	رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ	اَبْلَغُوْا	قَدْ	اَنْ
(اس) کو جو	(اللہ نے) گھیر رکھا ہے	اور	اپنے رب کے پیغامات	انہوں نے پہنچا دیئے	بیشک	کہ

کہ بیشک انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور اللہ نے وہ سب کچھ گھیر رکھا ہے جو

لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ع

عَدَدًا ﴿۲۸﴾	كُلَّ شَیْءٍ	اَحْصٰى	وَ	لَدَیْهِمْ
گنتی	ہر چیز (کی)	اس نے شمار کر رکھی ہے	اور	ان کے پاس (ہے)

ان کے پاس ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے ○

ع ۲ / ۱۴

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بھی بتا دیا جس میں قیامت قائم ہو گی۔

1 ......اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ رسولوں کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ پسندیدہ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے زیادہ غیب کے علوم عطا فرمائے ہیں جیسا کہ صحاح ستہ کی کثیر روایات سے ثابت ہے۔ یہاں آیت میں خاص غیب مراد ہے ورنہ اولیاءِ کرام کو بھی رسولوں کے واسطے سے غیب کا علم عطا کیا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامِ لیل کا حکم اور اس کے وقت کا بیان

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ﴿۲﴾

یٰۤاَیُّهَا	الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾	قُمِ (1)	الَّیْلَ	اِلَّا	قَلِیْلًا ﴿۲﴾
اے	چادر اوڑھنے والے	تم قیام کرو	رات (میں)	سوائے	تھوڑے (حصے کے)

اے چادر اوڑھنے والے ○ رات کے تھوڑے سے حصے کے سوا قیام کرو ○

نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ

نِّصْفَهٗۤ	اَوِ	انْقُصْ	مِنْهُ	قَلِیْلًا ﴿۳﴾	اَوْ زِدْ	عَلَیْهِ
اس (رات) کا آدھا حصہ (نصف رات)	یا	کم کرلو	اس سے	کچھ	یا اضافہ کرلو	اس پر

آدھی رات (قیام کرو) یا اس سے کچھ کم کرلو ○ یا اس پر کچھ اضافہ کرلو

ترتیل کے ساتھ تلاوتِ قرآن کا حکم

قیامِ لیل کے حکم کا مقصد

وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ

وَ	رَتِّلِ (2)	الْقُرْاٰنَ	تَرْتِیْلًا ﴿۴﴾	اِنَّا	سَنُلْقِیْ	عَلَیْكَ
اور	ٹھہر ٹھہر کر پڑھو	قرآن (کو)	ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا	بیشک	عنقریب ہم ڈالیں گے	تم پر

اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ○ بیشک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات

1 ...... اس آیت میں قیام سے مراد تہجد کی نماز ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں سورۂ مزمل کی ان آیات کی وجہ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور آپ کی امت پر تہجد کی نماز فرض تھی، پھر تخفیف کی گئی اور امت کے حق میں تہجد کا وجوب منسوخ ہو گیا اور ان کے لئے تہجد کی نماز ادا کرنا مستحب ہو گیا جبکہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ایک قوی قول کے مطابق اس کا وجوب باقی رہا۔ 2 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ اس طرح قرآن پڑھو کہ حروف جدا جدا رہیں، جن مقامات پر وقف کرنا ہے ان کا اور تمام حرکات اور مدات کی ادائیگی کا خاص خیال رہے۔

قیامِ لیل کے حکم کی حکمت

قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ۝۵ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیۡلِ هِیَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّ

قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ۝۵ (1)	اِنَّ	نَاشِئَةَ الَّیۡلِ	هِیَ	اَشَدُّ	وَطۡاً (2)	وَّ
ایک بھاری بات	بیشک	رات میں قیام کرنا	وہ	زیادہ ہے	موافقت (میں)	اور

ڈالیں گے ○ بیشک رات کو قیام کرنا زیادہ موافقت کا سبب ہے اور

ذکرِ الٰہی کرنے اور عبادت میں پوری طرح متوجہ ہونے کا حکم

اَقۡوَمُ قِیۡلًا ۝۶ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلًا ۝۷ وَ

اَقۡوَمُ	قِیۡلًا ۝۶	اِنَّ	لَكَ	فِی النَّهَارِ	سَبۡحًا طَوِیۡلًا ۝۷	وَ
زیادہ سیدھا ہے	بات کہنے (میں)	بیشک	تمہارے لیے	دن میں	لمبی مصروفیت (ہے)	اور

بات خوب سیدھی نکلتی ہے ○ بیشک دن میں تو تمہیں بہت سے کام ہیں ○ اور

اذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلۡ اِلَیۡهِ تَبۡتِیۡلًا ۝۸

اذۡكُرِ	اسۡمَ رَبِّكَ	وَ	تَبَتَّلۡ (3)	اِلَیۡهِ	تَبۡتِیۡلًا ۝۸
یاد کرو	اپنے رب کا نام	اور	سب سے الگ ہو جاؤ	اس کی طرف	سب سے الگ ہونا

اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اُسی کے بنے رہو ○

صرف اللہ تعالیٰ کو اپنا کارساز بنانے کا حکم

کفارِ مکہ کی اذیتوں پر صبر کا حکم

رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذۡهُ وَكِیۡلًا ۝۹ وَ

رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاتَّخِذۡهُ	وَكِیۡلًا ۝۹	وَ
(وہ) مشرق اور مغرب کا رب (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	تو تم بناؤ اسے	کارساز	اور

وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ ○ اور

جھٹلانے والوں کو دھمکی

اصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ اهۡجُرۡهُمۡ هَجۡرًا جَمِیۡلًا ۝۱۰ وَ

اصۡبِرۡ	عَلٰی	مَا	یَقُوۡلُوۡنَ	وَ	اهۡجُرۡهُمۡ	هَجۡرًا جَمِیۡلًا ۝۱۰	وَ
صبر کرو	(اس) پر	جو	وہ (کافر) کہتے ہیں	اور	چھوڑ دو انہیں	اچھی طرح چھوڑنا	اور

کافروں کی باتوں پر صبر کرو اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو ○ اور

1 ......بھاری بات سے مراد قرآنِ پاک ہے۔ اسے اس کی انتہائی عظمت، جلالت اور قدر والا ہونے کی وجہ سے بھاری فرمایا گیا یا اس طور پر بھاری فرمایا گیا کہ اس کے احکام و ممنوعات عام لوگوں پر بھاری پڑیں گے۔ 2 ......یعنی رات سونے کے بعد اٹھ کر عبادت کرنا دن کی نماز کے مقابلے میں زبان اور دل کے درمیان زیادہ موافقت کا سبب ہے۔ 3 ......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسی ہو کہ دِل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی یاد میں مشغول نہ ہو، اس کی عبادت کے وقت سب سے تعلق ختم ہو جائے اور صرف اسی کی طرف توجہ رہے۔

ذَرْنِیْ وَ الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ

اِنَّ	قَلِیْلًا ﴿۱۱﴾	مَهِّلْهُمْ (1)	وَ	الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ	وَ	ذَرْنِیْ
بیشک	تھوڑی	مہلت دو انہیں	اور	جھٹلانے والے مالداروں (کو)	اور	چھوڑ دو مجھے

ان جھٹلانے والے مالداروں کو مجھ پر چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی مہلت دو ○ بیشک

لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا ﴿۱۲﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ

وَّ	طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ	وَّ	جَحِیْمًا ﴿۱۲﴾	وَّ	اَنْكَالًا	لَدَیْنَاۤ
اور	گلے میں پھنسنے والا کھانا	اور	بھڑکتی آگ (ہے)	اور	بھاری بیڑیاں	ہمارے پاس

ہمارے پاس بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے ○ اور گلے میں پھنسنے والا کھانا اور

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۳﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ وَ

وَ	الْجِبَالُ	وَ	الْاَرْضُ	تَرْجُفُ	یَوْمَ	عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۳﴾ (2)
اور	پہاڑ	اور	زمین	تھرتھرائے گی	(جس) دن	دردناک عذاب (ہے)

دردناک عذاب ہے ○ جس دن زمین اور پہاڑ تھرتھرائیں گے اور

كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ

اِلَیْكُمْ	اَرْسَلْنَاۤ	اِنَّاۤ	مَّهِیْلًا ﴿۱۴﴾	كَثِیْبًا	الْجِبَالُ	كَانَتِ
تمہاری طرف	ہم نے بھیجا	بیشک	بہتا ہوا	ریت کا ٹیلا	پہاڑ	ہو جائیں گے

پہاڑ ریت کا بہتا ہوا ٹیلہ ہو جائیں گے ○ بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول

رَسُوْلًا ۙ۬ شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾	اِلٰى فِرْعَوْنَ	اَرْسَلْنَاۤ	كَمَاۤ	عَلَیْكُمْ	شَاهِدًا	رَسُوْلًا
ایک رسول	فرعون کی طرف	ہم نے بھیجا	جیسے	تم پر	گواہی دینے والا	ایک رسول

بھیجے جو تم پر گواہ ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجے ○

کفار کو تنبیہ و تخویف

1 ...... یہاں تھوڑی مہلت دینے سے مراد بدر کے دن تک، یا قیامت کے دن تک مہلت دینا ہے۔

2 ...... قیامت کے دن کفار کے لئے تیار کئے گئے عذاب کے بارے میں پڑھ یا سن کر ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرے، یہی ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے۔

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَیْفَ

فَعَصٰى	فِرْعَوْنُ	الرَّسُوْلَ	فَاَخَذْنٰهُ	اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿۱۶﴾	فَكَیْفَ
تو نافرمانی کی	فرعون (نے)	رسول (کی)	تو ہم نے پکڑا اسے	سخت گرفت (سے)	تو کیسے

تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا ○ پھر اگر

تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَا ﴿۱۷﴾

تَتَّقُوْنَ	اِنْ	كَفَرْتُمْ	یَوْمًا	یَّجْعَلُ	الْوِلْدَانَ	شِیْبَا ﴿۱۷﴾
تم بچو گے	اگر	تم نے کفر کیا	(اس) دن (کے عذاب سے)	جو کردے گا	بچوں (کو)	بوڑھا

تم کفر کرو تو اس دن کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کردے گا ○

السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ

السَّمَآءُ	مُنْفَطِرٌۢ	بِهٖ	كَانَ	وَعْدُهٗ	مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾	اِنَّ	هٰذِهٖ
آسمان	پھٹ جائے گا	اس کی وجہ سے	ہے	اس کا وعدہ	ہونے والا	بیشک	یہ

آسمان اس کی وجہ سے پھٹ جائے گا، اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا ہے ○ بیشک یہ

تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۱۹﴾ؑ اِنَّ رَبَّكَ

تَذْكِرَةٌ[1]	فَمَنْ	شَآءَ	اتَّخَذَ	اِلٰى رَبِّهٖ	سَبِیْلًا ﴿۱۹﴾	اِنَّ	رَبَّكَ
ایک نصیحت (ہے)	تو جو	چاہے	اختیار کرلے	اپنے رب کی طرف	راستہ	بیشک	تمہارا رب

ایک نصیحت ہے، تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے ○ بیشک تمہارا رب

یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَ نِصْفَهٗ

یَعْلَمُ	اَنَّكَ	تَقُوْمُ[2]	اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ	وَ	نِصْفَهٗ
جانتا ہے	کہ تم	قیام کرتے ہو	رات کی دو تہائی کے قریب	اور	اس (رات) کا آدھا حصہ (نصف رات)

جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے ایک جماعت کبھی

ع ۱۳ ۱۹

قیام لیل میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم اور صحابۂ کرام کی مشقت

(1) ...... بیشک دنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرانے والی یہ آیات مخلوق کے لئے نصیحت ہیں، تو اب جو چاہے ایمان اور طاعت اختیار کرکے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف راستہ اختیار کرے۔

(2) ...... اس سورت کی ابتدائی آیات میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر تہجد کی فرضیت کا بیان ہوا اور ایک قول کے مطابق اس آیت میں امت سے تہجد کی فرضیت منسوخ ہونے کا بیان ہے۔

قیام لیل کے حکم میں تخفیف

وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآىٕفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ ؕ

وَ	ثُلُثَهٗ	وَ	طَآىٕفَةٌ	مِّنَ الَّذِیْنَ	مَعَكَ
اور	اس کا تیسرا حصہ	اور	ایک جماعت	ان لوگوں میں سے جو	تمہارے ساتھ (ہیں)

دو تہائی رات کے قریب قیام کرتی ہے اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات۔

وَ اللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ

وَ	اللّٰهُ	یُقَدِّرُ	الَّیْلَ	وَ	النَّهَارَ	عَلِمَ	اَنْ
اور	اللہ	اندازہ فرماتا ہے	رات	اور	دن (کا)	وہ جانتا ہے	کہ

اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے، اسے معلوم ہے کہ

لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا

لَّنْ تُحْصُوْهُ	فَتَابَ عَلَیْكُمْ	فَاقْرَءُوْا [1]
تم ہرگز نہ کر سکو گے اسے (ساری رات کے قیام کو)	تو اس نے اپنی مہربانی سے رجوع کیا تم پر	تو تم پڑھو

(اے مسلمانو!) تم ساری رات قیام نہیں کر سکو گے تو اس نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا اب

تخفیف کی حکمت و مصلحت

مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ

مَا	تَیَسَّرَ	مِنَ الْقُرْاٰنِ	عَلِمَ [2]	اَنْ	سَیَكُوْنُ	مِنْكُمْ
جتنا	آسان ہو	قرآن میں سے	وہ جانتا ہے	کہ	عنقریب ہوں گے	تم میں سے

قرآن میں سے جتنا آسان ہو اتنا پڑھو۔ اسے معلوم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ

مَّرْضٰى ۙ وَ اٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ

مَّرْضٰى	وَ	اٰخَرُوْنَ	یَضْرِبُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	یَبْتَغُوْنَ	مِنْ	فَضْلِ اللّٰهِ
بیمار	اور	دوسرے	سفر کریں گے	زمین میں	تلاش کرتے ہوئے	سے	اللہ کا فضل

بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں اللہ کا فضل تلاش کرنے کیلئے سفر کریں گے

1 ...... اس آیت سے نماز میں مطلقاً قراءت کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

2 ...... یہاں سے اس تخفیف کی حکمت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہوں گے اور کچھ لوگ تجارت کے ذریعے زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل تلاش کرنے یا علم حاصل کرنے کیلئے سفر کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کفار سے لڑتے ہوں گے، اس وجہ سے ان سب پر رات کا قیام دشوار ہو گا۔

وَ اٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﳲ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ

وَ	اٰخَرُوْنَ	یُقَاتِلُوْنَ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	فَاقْرَءُوْا	مَا	تَیَسَّرَ
اور	دوسرے	لڑتے ہوں گے	اللہ کی راہ میں	تو تم پڑھو	جتنا	آسان ہو

اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن آسان ہو

مِنْهُ ۙ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا

مِنْهُ	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	اَقْرِضُوا
اس میں سے	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	قرض دو

پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ

اللّٰهَ	قَرْضًا حَسَنًا (1)	وَ	مَا	تُقَدِّمُوْا	لِاَنْفُسِكُمْ
اللہ (کو)	اچھا قرض	اور	جو	تم آگے بھیجو	اپنی جانوں کے لیے

اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی

مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ

مِّنْ خَیْرٍ	تَجِدُوْهُ	عِنْدَ اللّٰهِ	هُوَ	خَیْرًا	وَّ	اَعْظَمَ اَجْرًا	وَ
بھلائی میں سے	تم پاؤ گے اسے	اللہ کے پاس	وہ	بہتر	اور	ثواب میں بڑی	اور

تم آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور

اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

اسْتَغْفِرُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۲۰﴾
بخشش مانگو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)

اللہ سے بخشش مانگو، بیشک اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے ○

ع ۲ ۱۴

(1)......اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے جیسے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے میں اور مہمان نوازی کرنے میں خرچ کرنا۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے وہ تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اچھی طرح حلال مال سے اور خوش دِلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔

آیات:56 | رکوع:02

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو 6 احکامات

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝١ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝٢ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝٣

یٰۤاَیُّهَا	الْمُدَّثِّرُ ۝١	قُمْ	فَاَنْذِرْ ۝٢	وَ	رَبَّكَ	فَكَبِّرْ ۝٣
اے	چادر اوڑھنے والے	کھڑے ہو جاؤ	پھر ڈر سناؤ	اور	اپنے رب (کی)	تو بڑائی بیان کرو

اے چادر اوڑھنے والے ○ کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ ○ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کرو ○

وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ۝٤ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝٥ وَ لَا تَمْنُنْ

وَ	ثِیَابَكَ	فَطَهِّرْ ۝٤ (1)	وَ	الرُّجْزَ (2)	فَاهْجُرْ ۝٥	وَ	لَا تَمْنُنْ
اور	اپنے کپڑوں (کو)	تو پاک رکھو	اور	گندگی (سے)	تو دور رہو	اور	احسان نہ کرو

اور اپنے کپڑے پاک رکھو ○ اور گندگی سے دور رہو ○ اور زیادہ لینے کی خاطر

کافروں پر مشکل ترین دن

تَسْتَكْثِرُ ۝٦ وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝٧ فَاِذَا نُقِرَ

تَسْتَكْثِرُ ۝٦ (3)	وَ	لِرَبِّكَ	فَاصْبِرْ ۝٧	فَاِذَا	نُقِرَ
(تاکہ) تم زیادہ لو	اور	اپنے رب کے لیے	تو صبر کرتے رہو	پھر جب	پھونکا جائے گا

کسی پر احسان نہ کرو ○ اور اپنے رب کے لیے ہی صبر کرتے رہو ○ پھر جب صور میں

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے کپڑے ہر طرح کی نجاست سے پاک رکھیں کیونکہ نماز کیلئے طہارت ضروری ہے اور نماز کے علاوہ اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے۔ 2 ...... یہاں گندگی سے مراد "بتوں کی عبادت" ہے اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آپ پہلے بتوں کی پوجا کرنے سے دور تھے اسی طرح ہمیشہ اس سے دور ہی رہیے۔ 3 ...... بغیر شرط کے زیادہ ملنے کی نیت سے تحفہ دینا اگرچہ جائز ہے لیکن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ یہ شانِ نبوت کے لائق نہیں۔

فِی النَّاقُوْرِ ﴿٨﴾ فَذٰلِكَ یَوْمَىٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ﴿٩﴾ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ ﴿١٠﴾

غَیْرُ یَسِیْرٍ ﴿١٠﴾	عَلَى الْكٰفِرِیْنَ	یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ﴿٩﴾	یَوْمَىٕذٍ	فَذٰلِكَ	فِی النَّاقُوْرِ ﴿٨﴾
آسان نہ (ہوگا)	کافروں پر	بڑا سخت دن (ہوگا)	دن	تو وہ	صور میں

پھونکا جائے گا ○ تو وہ دن بڑا سخت دن ہوگا ○ کافروں پر آسان نہیں ہوگا ○

ولید بن مغیرہ کو ملنے والی نعمتیں اور وعید

ذَرْنِیْ وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ﴿١١﴾ وَّ جَعَلْتُ لَهٗ

لَهٗ	جَعَلْتُ	وَّ	وَحِیْدًا ﴿١١﴾ [1]	خَلَقْتُ	مَنْ	وَ	ذَرْنِیْ
اس کے لیے	میں نے کیا	اور	اکیلا	میں نے پیدا کیا	جسے	اور	چھوڑ دو مجھے

اسے مجھ پر چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ○ اور اسے

مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿١٢﴾ وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًا ﴿١٣﴾ وَّ

وَّ	شُهُوْدًا ﴿١٣﴾	بَنِیْنَ	وَّ	مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿١٢﴾ [2]
اور	(اس کے سامنے) حاضر رہنے والے	بیٹے (دیئے)	اور	وسیع مال

وسیع مال دیا ○ اور سامنے حاضر رہنے والے بیٹے دیئے ○ اور

مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ﴿١٤﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ﴿١٥﴾

اَزِیْدَ ﴿١٥﴾	اَنْ	یَطْمَعُ	ثُمَّ	تَمْهِیْدًا ﴿١٤﴾	لَهٗ	مَهَّدْتُّ
میں زیادہ دوں	کہ	وہ طمع کرتا ہے	پھر	بچھانا	اس کے لیے	میں نے بچھا دیا (نعمتوں کو)

میں نے اس کے لیے (نعمتوں کو) خوب بچھا دیا ○ پھر وہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں ○

ولید بن مغیرہ کو جواب

كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ﴿١٦﴾ سَاُرْهِقُهٗ

سَاُرْهِقُهٗ	عَنِیْدًا ﴿١٦﴾	لِاٰیٰتِنَا	كَانَ	اِنَّهٗ	كَلَّا
عنقریب میں چڑھاؤں گا اسے	دشمنی رکھنے والا	ہماری آیتوں سے	ہے	بیشک وہ	ہرگز نہیں

ہرگز نہیں، یقیناً وہ تو ہماری آیتوں سے دشمنی رکھتا ہے ○ جلد ہی میں اسے

1......ولید بن مغیرہ مخزومی اپنی قوم میں وحید یعنی یکتا کے لقب سے مشہور تھا، اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

2......ولید بن مغیرہ کی وسعتِ مال کا حال یہ تھا کہ اس کے پاس 9000 مثقال (یعنی تقریباً 3375 تولے) چاندی تھی اور اس کے پاس اونٹ، گھوڑے اور مویشی بھی کثرت سے تھے اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں بکریاں، غلام اور لونڈیاں بھی تھیں۔

ولید بن مغیرہ کا تکبر اور قرآن سے متعلق نظریہ

صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ؕ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ قَدَّرَ ﴿۱۸﴾ۙ فَقُتِلَ

صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ (1)	اِنَّهٗ	فَكَّرَ (2)	وَ	قَدَّرَ ﴿۱۸﴾	فَقُتِلَ
(آگ کے پہاڑ) صعود (پر)	بیشک وہ	اس نے سوچا	اور	(دل میں کوئی بات) ٹھہرالی	تو وہ مارا جائے

(آگ کے پہاڑ) صعود پر چڑھاؤں گا ○ بیشک اس نے سوچا اور دل میں کوئی بات ٹھہرالی ○ تو اس پر لعنت ہو،

كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ۙ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ۙ ثُمَّ

كَیْفَ	قَدَّرَ ﴿۱۹﴾	ثُمَّ	قُتِلَ	كَیْفَ	قَدَّرَ ﴿۲۰﴾	ثُمَّ
کیسی (بات)	اس نے ٹھہرائی	پھر	مارا جائے	کیسی (بات)	اس نے ٹھہرائی	پھر

اس نے کیسی بات ٹھہرائی ○ پھر اس پر لعنت ہو، اس نے کیسی بات ٹھہرائی ○ پھر

نَظَرَ ﴿۲۱﴾ۙ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ﴿۲۲﴾ۙ ثُمَّ اَدْبَرَ

نَظَرَ ﴿۲۱﴾	ثُمَّ	عَبَسَ	وَ	بَسَرَ ﴿۲۲﴾	ثُمَّ	اَدْبَرَ
اس نے دیکھا	پھر	اس نے تیوری چڑھائی	اور	منہ بگاڑا	پھر	اس نے پیٹھ پھیری

نظر اٹھا کر دیکھا ○ پھر اس نے تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا ○ پھر پیٹھ پھیری

وَ اسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ۙ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ

وَ	اسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾	فَقَالَ	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ
اور	تکبر کیا	پھر اس نے کہا	نہیں	یہ	مگر	ایک جادو

اور تکبر کیا ○ پھر بولا: یہ تو وہی جادو ہے

یُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ؕ

یُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾
(جو دوسروں سے) منقول چلتا آرہا ہے	نہیں	یہ	مگر	آدمی کا کلام

جو منقول چلتا آرہا ہے ○ یہ آدمی ہی کا کلام ہے ○

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے "صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر کافر کو ستر سال تک چڑھایا جائے گا، پھر ستر سال تک اسے اس پہاڑ سے نیچے گرایا جائے گا اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ (ترمذی، ۲۱۶/۵، الحدیث: ۳۳۳۷) 2 ...... ولید بن مغیرہ نے قرآنِ مجید کی آیت سن کر اس کی تعریف کی، قوم نے اس پر الزام لگادیا کہ یہ اپنے دین سے پھر گیا ہے، ابو جہل کے طیش دلانے پر اس نے قوم سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں چند سوالات کیے، قوم کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جادوگر اور قرآن جادو ہے۔ اس سے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔

ولید بن مغیرہ کے لئے وعید اور جہنم کے داروغوں کی تعداد

سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ ط

سَاُصْلِیْهِ	سَقَرَ ﴿۲۶﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	سَقَرُ ﴿۲۷﴾
عنقریب میں داخل کروں گا اسے	دوزخ (میں)	اور	کیا معلوم تجھے	کیا ہے	دوزخ

جلد ہی میں اسے دوزخ میں دھنساؤں گا ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ دوزخ کیا ہے؟ ○

لَا تُبْقِیْ وَ لَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ ج لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ ج عَلَیْهَا

لَا تُبْقِیْ	وَ	لَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾	لَوَّاحَةٌ	لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾	عَلَیْهَا
وہ نہ باقی رہنے دے گی	اور	نہ چھوڑے گی	کھال جلا دینے والی (ہے)	آدمی کی	اس پر

نہ باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی ○ آدمی کی کھال جلا دینے والی ہے ○ اس پر

تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ ط وَ مَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓىٕكَةً ص وَّ

تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾	وَ	مَا جَعَلْنَاۤ	اَصْحٰبَ النَّارِ	اِلَّا	مَلٰٓىٕكَةً (1)	وَّ
اُنیس (داروغہ ہیں)	اور	ہم نے نہیں بنائے	دوزخ کے داروغے	مگر	فرشتے	اور

اُنیس داروغہ ہیں ○ اور ہم نے دوزخ کے داروغے فرشتے ہی بنائے اور

مَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لا

مَا جَعَلْنَا	عِدَّتَهُمْ	اِلَّا	فِتْنَةً	لِّلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
ہم نے نہیں بنائی	ان کی گنتی	مگر	آزمائش (کیلئے)	ان لوگوں کی جنھوں نے	کفر کیا

ہم نے ان کی یہ گنتی کافروں کی آزمائش کیلئے ہی رکھی

لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ یَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

لِیَسْتَیْقِنَ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	وَ	یَزْدَادَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا
تاکہ یقین کر لیں	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	اور	بڑھ جائیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے

اس لیے کہ کتاب والوں کو یقین ہو جائے اور ایمان والوں کا ایمان

(1)......جب وہ آیت نازل ہوئی جس میں دوزخ پر مقرر فرشتوں کی تعداد 19 بتائی گئی تو ابو جہل نے قریش سے کہا "تمہاری ماں تم پر روئے، محمد (مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے خبر دی ہے کہ دوزخ کے داروغہ 19 ہیں اور تم انتہائی بہادر اور تعداد میں کثیر لوگ ہو، تو کیا تم میں سے دس مرد دوزخ کے ایک داروغہ کو نہیں پکڑ سکتے؟ ابو الاشد بن اُسید نے کہا: میں اکیلا ان میں سے 17 کو کافی ہوں گا، 10 اپنی پیٹھ پر رکھ لوں گا اور 7 اپنے پیٹ پر باقی دو کو تم سنبھال لینا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَ

اِيْمَانًا	وَّ	لَا يَرْتَابَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ
ایمان(میں)	اور	شک نہ کریں	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	اور	ایمان والے	اور

بڑھے اور اہلِ کتاب اور مسلمان شک نہ کریں اور

لِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ

لِيَقُوْلَ	الَّذِيْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	وَّ	الْكٰفِرُوْنَ	مَاذَاۤ	اَرَادَ
تاکہ کہیں	وہ لوگ جو	ان کے دلوں میں	مرض (ہے)	اور	کافر	کیا	ارادہ فرمایا

تاکہ جن کے دلوں میں مرض ہے وہ اور کافر کہیں: اس عجیب و غریب بات سے

اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ

اللّٰهُ	بِهٰذَا مَثَلًا	كَذٰلِكَ (1)	يُضِلُّ	اللّٰهُ	مَنْ	يَّشَآءُ
اللہ (نے)	اس عجیب و غریب بات سے	اسی طرح	گمراہ کرتا ہے	اللہ	جسے	وہ چاہتا ہے

اللہ کی کیا مراد ہے؟ یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے

وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا

وَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	مَا يَعْلَمُ	جُنُوْدَ رَبِّكَ (2)	اِلَّا
اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	نہیں جانتا	تیرے رب کے لشکروں (کو)	مگر

اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو

ع ۱ ۳۱ ۱۵

چند آفاقی نشانیوں کی قسم کے ساتھ جہنم سے متعلق آگاہی

هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ ۙ وَ

هُوَ	وَ	مَا	هِيَ	اِلَّا	ذِكْرٰى	لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾	كَلَّا	وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾	وَ
وہی	اور	نہیں	وہ (جہنم)	مگر	نصیحت	انسان کیلئے	خبردار	چاند کی قسم	اور

اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ جہنم تو انسان کیلئے نصیحت ہی ہے ○ خبردار! چاند کی قسم ○ اور

1 ...... یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کیا جس نے اس تعداد کا انکار کیا اور اسے ہدایت دی جس نے اس تعداد کی تصدیق کی، اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ 2 ...... جہنم پر مامور فرشتوں کی تعداد سن کر ابو جہل نے کہا: محمد مصطفٰی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے مددگار صرف 19 ہیں، اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے رب کے لشکروں کی تعداد اور ان کی قوت و کثرت کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ کی جو مخلوقات ہمارے سامنے دنیا میں موجود ہیں انہیں کو پوری طرح شمار نہیں کیا جا سکا تو جو نظر نہ آنے والی مخلوقات ہیں ان کا تو بیان ہی نہیں۔

الَّیْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَ الصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾

الَّیْلِ	اِذْ	اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾	وَ	الصُّبْحِ	اِذَآ	اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾
رات (کی)	جب	وہ پیٹھ پھیرے	اور	صبح (کی)	جب	وہ خوب روشن ہو جائے

رات کی جب پیٹھ پھیرے ○ اور صبح کی جب وہ خوب روشن ہو جائے ○

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِیْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾

اِنَّهَا	لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾	نَذِیْرًا	لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾
بیشک وہ (جہنم)	ضرور بہت بڑی چیزوں میں سے ایک (ہے)	ڈرانے والی (ہے)	آدمیوں کو

بیشک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے ○ آدمیوں کو ڈرانے والی ہے ○

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّتَقَدَّمَ اَوْ یَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍ

لِمَنْ	شَآءَ	مِنْكُمْ	اَنْ	یَّتَقَدَّمَ	اَوْ	یَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ (1)	كُلُّ نَفْسٍ
اس کو جو	چاہے	تم میں سے	کہ	وہ آگے بڑھے	یا	پیچھے ہٹے	ہر جان

اسے جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے ○ ہر جان

اپنے عمل میں گروی ہونا

مع ۱۶

بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ﴿۳۹﴾

بِمَا	كَسَبَتْ	رَهِیْنَةٌ ﴿۳۸﴾ (2)	اِلَّآ	اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ﴿۳۹﴾
(اس) میں جو	اس نے کمایا	گروی (ہے)	مگر	دائیں جانب والے

اپنے کمائے ہوئے اعمال میں گروی رکھی ہے ○ مگر دائیں طرف والے ○

فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ

فِیْ جَنّٰتٍ	یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾	عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾	مَا	سَلَكَكُمْ
باغوں میں (ہوں گے)	وہ پوچھ رہے ہوں گے	مجرموں سے	کیا چیز	لے گئی تمہیں

باغوں میں ہوں گے۔ وہ پوچھ رہے ہوں گے ○ مجرموں سے ○ کون سی چیز تمہیں دوزخ میں

جنتیوں کا جہنمیوں سے سوال اور ان کا جواب

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ انسان اپنے اعمال میں مجبورِ محض نہیں بلکہ اسے ایک طرح کا اختیار حاصل ہے۔ وہ چاہے تو ایمان لاکر جنت کی طرف آگے بڑھ جائے یا چاہے تو کفر اختیار کر کے جنت سے پیچھے ہٹ جائے اور جہنم کے عذاب میں گرفتار ہو جائے۔ (2)...... جنوں اور انسانوں میں سے ہر جان اپنے کئے ہوئے اعمال کی وجہ سے ایسے قید ہے جیسے وہ چیز جسے گروی رکھا ہوا ہے، البتہ کافر دائمی طور پر اور ایمان والے عارضی طور پر قید ہیں کیونکہ کافر عذابِ جہنم سے کبھی نجات نہ پائیں گے جبکہ بعض ایمان والے شروع سے ہی جہنم سے نجات پاکر جنت میں چلے جائیں گے اور بعض اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد داخلِ جنت ہوں گے۔

فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ

فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾	قَالُوْا	لَمْ نَكُ	مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ (1)	وَ	لَمْ نَكُ نُطْعِمُ
جہنم میں	وہ کہیں گے	ہم نہ تھے	نماز پڑھنے والوں میں سے	اور	ہم کھانا نہیں کھلاتے تھے

لے گئی ؟○ وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے ○ اور مسکین کو

الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾	وَ	كُنَّا نَخُوْضُ	مَعَ الْخَآىٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾	وَ
مسکین (کو)	اور	ہم بیہودہ باتیں سوچتے تھے	بیہودہ باتیں سوچنے والوں کے ساتھ	اور

کھانا نہیں کھلاتے تھے ○ اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ باتیں سوچتے تھے ○ اور

كُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾

كُنَّا نُكَذِّبُ	بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾	حَتّٰۤى	اَتٰىنَا	الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾
ہم جھٹلاتے تھے	انصاف کے دن کو	یہاں تک کہ	آیا ہمارے پاس	یقین (یعنی موت)

ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے ○ یہاں تک کہ ہمیں موت آئی ○

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ

فَمَا تَنْفَعُهُمْ	شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ (2)	فَمَا	لَهُمْ	عَنِ التَّذْكِرَةِ
تو نفع نہ دے گی انہیں	سفارشیوں کی سفارش	تو کیا ہوا	ان کو	نصیحت سے

تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی ○ تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے

کفار کی شفاعت سے محرومی

نصیحت سے منہ موڑنے میں کفار کی روش

مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ

مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾	كَاَنَّهُمْ	حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾	فَرَّتْ
(وہ) منہ پھیرنے والے (ہیں)	گویا کہ وہ	بھڑکے ہوئے گدھے (ہوں)	جو بھاگے ہوں

منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں ○ جو شیر سے

(1)...... مجرموں نے اپنے جہنم میں جانے کے جو اسباب بیان کیے وہ یہ ہیں (1) نماز نہ پڑھنا۔(2) مسکین کو کھانا نہ دینا۔(3) بیہودہ فکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھ کر بیہودہ باتیں سوچنا۔(4) انصاف کے دن قیامت کو جھٹلانا۔ ان اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے۔

(2)...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، فرشتے، شہداء اور صالحین جنہیں اللہ تعالیٰ نے شفاعت کرنے کا اذن دیا ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے اور کافروں کی شفاعت نہیں کریں گے، لہٰذا جو لوگ ایمان نہیں رکھتے انہیں قیامت کے دن شفاعت میسر بھی نہ ہو گی۔

مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ یُرِیْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰى

یُّؤْتٰى	اَنْ	مِّنْهُمْ	كُلُّ امْرِئٍ	یُرِیْدُ(1)	بَلْ	مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾
اسے دیدیے جائیں	کہ	ان میں سے	ہر شخص	چاہتا ہے	بلکہ	شیر سے

بھاگے ہوں ○ بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے کھلے صحیفے

صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾

الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾	لَّا یَخَافُوْنَ	بَلْ	كَلَّا	صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾
آخرت (سے)	وہ نہیں ڈرتے	بلکہ	ہرگز نہیں	کھلے صحیفے

ہاتھ میں دیدیے جائیں ○ ہرگز نہیں بلکہ وہ آخرت سے ڈرتے نہیں ○

كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾

ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾	شَآءَ	فَمَنْ	تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾	اِنَّهٗ	كَلَّاۤ
نصیحت حاصل کرے اس سے	چاہے	تو جو	نصیحت (ہے)	بیشک وہ (قرآن)	سن لو

سن لو! بیشک وہ نصیحت ہے ○ تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے ○

قرآن ایک نصیحت ہے

وَ مَا یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

اللّٰهُ	یَّشَآءَ	اَنْ	اِلَّاۤ	مَا یَذْكُرُوْنَ	وَ
اللہ	چاہے	یہ کہ	مگر	وہ نصیحت حاصل نہیں کرسکتے	اور

اور وہ اللہ کے چاہنے سے ہی نصیحت حاصل کرسکتے ہیں۔

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾ ع

اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾	وَ	التَّقْوٰى(2)	اَهْلُ	هُوَ
مغفرت (فرمانے) والا (ہے)	اور	(کہ اس سے) ڈرا جائے	حقدار (ہے)	وہی

وہی لائق ہے کہ (اس سے) ڈرا جائے اور مغفرت فرمانے والا ہے ○

توفیقِ الٰہی کے بغیر حصولِ نصیحت ممکن نہیں

الثانیۃ ۲ ع ۲۵ ۱۶

1 ...... کفارِ قریش نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا تھا کہ ہم اس وقت تک ہرگز آپ کی پیروی نہیں کریں گے جب تک کہ ہم میں ہر ایک کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہوا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور فلاں بن فلاں کے نام ہے اور اس میں تمہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ 2 ...... رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس آیت "هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ" کے بارے میں ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میری یہ شان ہے کہ مجھ سے ڈرا جائے لہٰذا جو مجھ سے ڈرا اور اس نے میرے ساتھ کوئی دوسرا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

رکوعِ قیامت کا قسم سے بیان

لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾

لَاۤ اُقْسِمُ	بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ﴿۱﴾	وَ	لَاۤ اُقْسِمُ	بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾ [1]
مجھے قسم ہے	قیامت کے دن کی	اور	مجھے قسم ہے	(اپنے اوپر) ملامت کرنے والی جان کی

مجھے قیامت کے دن کی قسم ہے ○ اور مجھے اس جان کی قسم ہے جو اپنے اوپر ملامت کرے ○

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾ بَلٰى

اَیَحْسَبُ	الْاِنْسَانُ [2]	اَلَّنْ نَّجْمَعَ	عِظَامَهٗ ﴿۳﴾	بَلٰى
کیا سمجھتا ہے	آدمی	کہ ہم ہرگز جمع نہیں کریں گے	اس کی ہڈیاں	کیوں نہیں

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے ○ کیوں نہیں

قٰدِرِیْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلْ یُرِیْدُ

قٰدِرِیْنَ	عَلٰۤى	اَنْ	نُّسَوِّیَ	بَنَانَهٗ ﴿۴﴾	بَلْ	یُرِیْدُ
(ہم) قادر (ہیں)	(اس) پر	کہ	ٹھیک کردیں	اس کی انگلیوں کے پوروں (کو)	بلکہ	چاہتا ہے

ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کے انگلیوں کے پوروں (تک) کو ٹھیک کردیں ○ بلکہ آدمی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خدا نہ بنایا تو میری شان کے لائق ہے کہ اسے بخش دوں۔ (ترمذی، ۵/۲۱۷، الحدیث: ۳۳۳۹)

1 ...... اس سے مراد وہ شخص ہے جو متقی اور کثرت سے نیکیاں کرنے والا ہونے کے باوجود اپنے نفس کو ملامت کرے۔ نفسِ لوامہ بھی ایک عمدہ چیز ہے کہ گناہوں سے بچانے، کوتاہیوں کی طرف متوجہ کرنے اور توبہ کی طرف مائل کرنے میں بہت معاون ہے۔ احساسِ جرم اور ضمیر کی ملامت جسے کہا جاتا ہے وہ اسی نفسِ لوامہ کے اثرات ہیں۔

2 ...... یہاں آیت میں آدمی سے مراد ابتداءً تو خاص عدی بن ربیعہ ہے اور ویسے ہر وہ کافر مراد ہے جو مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرتا ہے۔

قیامت کے بارے سوال اور قیامت کا منظر

اَلْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝۵ ج یَسْـَٔلُ اَیَّانَ

الْاِنْسَانُ	لِیَفْجُرَ	اَمَامَهٗ ۝۵ [1]	یَسْـَٔلُ	اَیَّانَ
آدمی	کہ وہ جھٹلائے	اپنے آگے (یعنی قیامت کو)	وہ پوچھتا ہے	کب ہوگا

چاہتا ہے کہ وہ اپنے آگے کو جھٹلائے ○ پوچھتا ہے: قیامت کا دن

یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ۝۶ ط فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝۷ لا وَخَسَفَ

یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ۝۶	فَاِذَا	بَرِقَ	الْبَصَرُ ۝۷	وَ	خَسَفَ
قیامت کا دن	تو جب	دہشت زدہ ہوجائے گی	آنکھ	اور	تاریک ہوجائے گا

کب ہوگا؟ ○ تو جس دن آنکھ دہشت زدہ ہوجائے گی ○ اور چاند

الْقَمَرُ ۝۸ لا وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝۹ لا یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ

الْقَمَرُ ۝۸	وَ	جُمِعَ [2]	الشَّمْسُ	وَ	الْقَمَرُ ۝۹	یَقُوْلُ	الْاِنْسَانُ
چاند	اور	اکٹھا کردیا جائے گا	سورج	اور	چاند (کو)	کہے گا	آدمی

تاریک ہوجائے گا ○ اور سورج اور چاند کو ملادیا جائے گا ○ اس دن آدمی

یَوْمَىٕذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ۝۱۰ ج كَلَّا لَا وَزَرَ ۝۱۱ ط اِلٰى رَبِّكَ

یَوْمَىٕذٍ	اَیْنَ	الْمَفَرُّ ۝۱۰	كَلَّا	لَا	وَزَرَ ۝۱۱	اِلٰى رَبِّكَ
اس دن	کہاں (ہے)	بھاگنے کی جگہ	ہرگز نہیں	نہ (ہوگی)	کوئی پناہ	تمہارے رب کی طرف

کہے گا: بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ ○ ہرگز نہیں، کوئی پناہ نہیں ہوگی ○ اس دن تیرے رب ہی کی طرف

قیامت کا ایک منظر

یَوْمَىٕذِ ﹰالْمُسْتَقَرُّ ۝۱۲ ط یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَىٕذٍۭ بِمَا

یَوْمَىٕذِ ﹰالْمُسْتَقَرُّ ۝۱۲	یُنَبَّؤُا	الْاِنْسَانُ	یَوْمَىٕذٍ	بِمَا
اس دن (جاکر) ٹھہرنا (ہے)	بتادیا جائے گا	آدمی (کو)	اس دن	جو

جاکر ٹھہرنا ہے ○ اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا

1 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ آدمی مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور قیامت کے دن حساب ہونے کو جھٹلاتا ہے حالانکہ یہ اس کے سامنے ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ آدمی گناہ کو مقدم اور توبہ کو موخر کرتا اور یہی کہتا رہتا ہے کہ اب توبہ کروں گا، اب عمل کروں گا یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں ہی مبتلا ہوتا ہے۔

2 ...... یہ ملادینا طلوع ہونے میں ہوگا کہ دونوں مغرب سے طلوع ہوں گے یا بے نور ہونے میں ہوگا کہ دونوں کی روشنی ختم ہوجائے گی۔

روزِ قیامت انسان کی خود پر گواہی اور معذرت قبول نہ ہونا

قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ﴿۱۳﴾ؕ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ﴿۱۴﴾ۙ

قَدَّمَ	وَ	اَخَّرَ ﴿۱۳﴾	بَلِ	الْاِنْسَانُ	عَلٰى نَفْسِهٖ	بَصِیْرَةٌ ﴿۱۴﴾
اس نے آگے بھیجا	اور	پیچھے چھوڑا	بلکہ	آدمی	اپنی جان پر	پوری نگاہ رکھنے والا (ہوگا)

بتادیا جائے گا ○ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھنے والا ہوگا ○

حفاظتِ قرآن اور الفاظ و معانی یاد کرانے کا وعدہ

وَّ لَوْ اَلْقٰى مَعَاذِیْرَهٗ ﴿۱۵﴾ؕ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ

وَّلَوْ	اَلْقٰى	مَعَاذِیْرَهٗ ﴿۱۵﴾	لَا تُحَرِّكْ (1)	بِهٖ	لِسَانَكَ
اگرچہ	وہ لاڈالے	اپنی سب معذرتیں	تم حرکت نہ دو	اس (قرآن) کے ساتھ	اپنی زبان (کو)

اگرچہ اپنی سب معذرتیں لاڈالے ○ تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ

لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ؕ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ

لِتَعْجَلَ	بِهٖ ﴿۱۶﴾	اِنَّ	عَلَیْنَا	جَمْعَهٗ	وَ
تاکہ تم جلدی کرلو	اس (کو یاد کرنے) میں	بیشک	ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	اس کا جمع کرنا	اور

اپنی زبان کو حرکت نہ دو ○ بیشک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا

قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ۚ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ۚ ثُمَّ اِنَّ

قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾	فَاِذَا	قَرَاْنٰهُ	فَاتَّبِعْ	قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾	ثُمَّ	اِنَّ
اس کا پڑھنا	تو جب	ہم پڑھ لیں اسے	تو تم اتباع کرو	اس کے پڑھے ہوئے (کی)	پھر	بیشک

ہمارے ذمہ ہے ○ تو جب ہم اسے پڑھ لیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ○ پھر بیشک

انکارِ قیامت کا اصل سبب

عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ﴿۱۹﴾ؕ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ

عَلَیْنَا	بَیَانَهٗ ﴿۱۹﴾	كَلَّا	بَلْ	تُحِبُّوْنَ (2)
ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	اسے بیان فرمانا	خبردار	بلکہ	(اے کافرو) تم پسند کرتے ہو

اسے بیان فرمانا ہمارے ذمہ ہے ○ خبردار! بلکہ (اے کافرو!) تم جلد جانے والی کو

1 ...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں "جب حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس وحی لے کر آتے تو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے (پڑھنے کے) ساتھ اپنی زبان اور ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے اور اس سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مشقت ہوتی جو دوسروں کو بھی معلوم ہو جاتی تھی، اس پر سورۂ قیامہ میں یہ آیات نازل فرمائیں۔(بخاری، ۳/۳۶۹، الحدیث: ۴۹۲۹) 2 ...... صرف دنیا سے محبت رکھنا، اسی کی بہتری میں مشغول رہنا اور آخرت کو فراموش کرکے اس کے لیے کوئی تیاری نہ کرنا انتہائی نقصان دہ ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔

الْعَاجِلَةَ ۙ﴿۲۰﴾ وَ تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَىِٕذٍ

الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾	وَ	تَذَرُوْنَ	الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىِٕذٍ
جلد جانے والی (کو)	اور	تم چھوڑتے ہو	آخرت (کو)	کچھ چہرے	اس دن

پسند کرتے ہو○ اور آخرت کو چھوڑتے ہو○ کچھ چہرے اس دن

نَّاضِرَةٌ ۙ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ﴿۲۳﴾ وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىِٕذٍۭ

نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾	اِلٰى رَبِّهَا	نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ (1)	وَ	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىِٕذٍ
تروتازہ (ہوں گے)	اپنے رب کی طرف	دیکھنے والے (ہوں گے)	اور	کچھ چہرے	اس دن

تروتازہ ہوں گے○ اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے○ اور کچھ چہرے اس دن

بَاسِرَةٌ ۙ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا

بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ (2)	تَظُنُّ	اَنْ	یُّفْعَلَ	بِهَا
بگڑے ہوئے (ہوں گے)	وہ سمجھتے ہوں گے	کہ	کام کیا جائے گا	ان کے ساتھ

بگڑے ہوئے ہوں گے○ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ پیٹھ توڑ دینے والا

فَاقِرَةٌ ؕ﴿۲۵﴾ كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۙ﴿۲۶﴾ وَ قِیْلَ

فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾	كَلَّاۤ	اِذَا	بَلَغَتِ	التَّرَاقِیَ ﴿۲۶﴾	وَ	قِیْلَ
پیٹھ توڑنے والا	ہاں ہاں	جب	(جان) پہنچ جائے گی	گلے (کو)	اور	کہا جارہا ہوگا

سلوک کیا جائے گا○ ہاں ہاں، جب جان گلے کو پہنچ جائے گی○ اور کہا جارہا ہوگا

مَنْ ٚ رَاقٍ ۙ﴿۲۷﴾ وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ﴿۲۸﴾ وَ

مَنْ	رَاقٍ ﴿۲۷﴾	وَّ	ظَنَّ	اَنَّهُ	الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾	وَ
کون (ہے)	جھاڑ پھونک کرنے والا	اور	وہ سمجھ لے گا	کہ وہ	جدائی (کا وقت ہے)	اور

کہ جھاڑ پھونک کرنے والا کون ہے؟○ اور وہ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کا وقت ہے○ اور

روزِ قیامت اہلِ ایمان کے چہروں کی تروتازگی

روزِ قیامت کفار کے چہروں کی بے رونقی اور پریشانی

موت کے وقت بے بسی اور بے کسی کا منظر

1 ......اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا، یہی اہلِ سنت کا عقیدہ ہے اور اس پر قرآن و حدیث اور اجماع کے کثیر دلائل قائم ہیں اور یہ دیدار کسی کیفیت اور جہت کے بغیر ہوگا۔

2 ......اس آیت سے کفار و منافقین کا حال بیان کیا جارہا ہے کہ قیامت کے دن کچھ چہرے ایسے ہوں گے کہ وہ اپنی بدبختی کے آثار دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوجائیں گے، ان کا رنگ سیاہ ہوجائے گا اور ان سے خوشی کے آثار ختم ہوجائیں گے۔

ع۱۷

ایک کافر کی بری صفات اور اس کے لیے خرابی کا بیان

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ یَوْمَىٕذِ ﹰالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ ط ع

الْتَفَّتِ	السَّاقُ	بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ (1)	اِلٰى رَبِّكَ	یَوْمَىٕذِ ﹰالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾
لپٹ جائے گی	پنڈلی	پنڈلی سے	تیرے رب ہی کی طرف	اس دن چلنا (ہوگا)

پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ○ اس دن تیرے رب ہی کی طرف چلنا ہوگا ○

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ

فَلَا صَدَّقَ	وَ	لَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾	وَ	لٰكِنْ	كَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰى ﴿۳۲﴾	ثُمَّ
تو اس نے تصدیق نہ کی	اور	نماز نہ پڑھی	اور	لیکن	اس نے جھٹلایا	اور	منہ پھیرا	پھر

تو کافر نے نہ تو تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی ○ ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا ○ پھر

ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ

ذَهَبَ	اِلٰۤى اَهْلِهٖ	یَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾	اَوْلٰى	لَكَ	فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾	ثُمَّ
وہ چلا	اپنے گھر والوں کی طرف	اکڑتا ہوا	خرابی ہے	تیرے لیے	پھر خرابی ہے	پھر

اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا چلا گیا ○ تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے ○ پھر

مردوں کو زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی ایک دلیل

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ

اَوْلٰى	لَكَ	فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾	اَیَحْسَبُ	الْاِنْسَانُ	اَنْ	یُّتْرَكَ
خرابی ہے	تیرے لئے	پھر خرابی ہے	کیا سمجھتا ہے	آدمی	کہ	اسے چھوڑ دیا جائے گا

تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے ○ کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ اسے آزاد

سُدًى ﴿۳۶﴾ اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً

سُدًى ﴿۳۶﴾ (2)	اَلَمْ یَكُ	نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ	یُّمْنٰى ﴿۳۷﴾	ثُمَّ	كَانَ	عَلَقَةً
آزاد	کیا وہ نہ تھا	منی کا ایک قطرہ	جو گرایا جاتا ہے	پھر	ہو گیا	خون کا لوتھڑا

چھوڑ دیا جائے گا ○ کیا وہ اس منی کا ایک قطرہ نہ تھا؟ جو گرایا جاتا ہے ○ پھر خون کا لوتھڑا ہو گیا

(1)...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ موت کی سختی اور کرب سے انسان کے پاؤں ایک دوسرے سے لپٹ جائیں گے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹ دیئے جائیں گے۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ ایک سختی کے ساتھ دوسری سختی جمع ہو جائے گی۔
(2)...... ہمیں بالکل آزاد نہیں چھوڑا گیا کہ جیسے چاہیں زندگی گزاریں، جیسے چاہیں اعمال کریں اور اپنی مرضی کے مطابق جس طرح اور جہاں چاہیں رہیں بلکہ ہمیں اللہ تعالٰی اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے کچھ چیزوں کا پابند اور کچھ سے منع کیا گیا اور زندگی گزارنے کے لئے ایک دائرہ کار عطا کیا گیا ہے جس میں رہ کر ہمیں اپنی زندگی کے ایام پورے کرنے

فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَ

وَ	الذَّكَرَ	الزَّوْجَیْنِ	مِنْهُ	فَجَعَلَ	فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾	فَخَلَقَ
اور	مرد	دو قسمیں	اس سے	تو اس نے بنائیں	پھر ٹھیک بنایا	تو اس نے پیدا کیا

تو پیدا فرمایا پھر ٹھیک بنایا○ تو اس سے مرد اور عورت کی دو قسمیں

الْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾

یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾ [1]	اَنْ	عَلٰۤى	بِقٰدِرٍ	ذٰلِكَ	اَلَیْسَ	الْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾
زندہ کردے مردوں (کو)	کہ	(اس) پر	قادر	وہ	کیا نہیں ہے	عورت

بنائیں○ کیا جس نے یہ سب کچھ کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟○

ع ۲ ۱۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ

لَمْ یَكُنْ	حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ	عَلَى الْاِنْسَانِ [2]	اَتٰى	هَلْ
(کہ) وہ نہ تھا	زمانے سے (وہ) وقت	آدمی پر	آیا	کیا (یعنی بیشک)

بیشک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ وہ کوئی ذکر کے قابل

انسان کو اپنے وجود پر غور کی دعوت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں۔ شریعت کے احکامات سے آزاد ہو کر جینا بڑی بیوقوفی اور نادانی ہے۔

1 ...... رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اس آیتِ کریمہ کی تلاوت فرماتے تو کہتے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بَلٰی" یعنی اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو (ہر نقص و عیب سے) پاک ہے، کیوں نہیں (تو مردوں کو زندہ کرنے پر ضرور قادر ہے۔) (مصنف عبد الرزاق، ۲/ ۲۹۹، الحدیث: ۴۰۶۴) 2 ...... اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت میں انسان سے مراد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور وقت سے روح پھونکے جانے سے پہلے کا وقت مراد ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں انسان سے اس کی جنس یعنی

(بقیہ اگلے صفحہ پر) ←

شَیْــٴًـا مَّذْكُوْرًا ۟ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖۗ

شَیْــٴًـا مَّذْكُوْرًا ۟	اِنَّا	خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ	مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ (1)
قابلِ ذکر چیز	بیشک	ہم نے پیدا کیا	آدمی (کو)	ملی ہوئی منی سے

چیز نہ تھا○ بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا

نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ۟ اِنَّا

نَّبْتَلِیْهِ	فَجَعَلْنٰهُ	سَمِیْعًا	بَصِیْرًا ۟	اِنَّا
ہم آزمائیں اسے	تو ہم نے بنادیا اسے	سننے والا	دیکھنے والا	بیشک

تاکہ ہم اس کا امتحان لیں تو ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنادیا○ بیشک

هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا

هَدَیْنٰهُ	السَّبِیْلَ	اِمَّا	شَاكِرًا	وَّ	اِمَّا
ہم نے دکھادیا اسے	راستہ	(اب) یا	شکر کرنے والا (ہے)	اور	یا

ہم نے اسے راستہ دکھادیا، (اب) یا شکر گزار ہے اور یا

كَفُوْرًا ۟ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا

كَفُوْرًا ۟	اِنَّاۤ	اَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِیْنَ	سَلٰسِلَاۡ	وَ	اَغْلٰلًا
ناشکری کرنے والا (ہے)	بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہیں	کافروں کے لیے	زنجیریں	اور	طوق

ناشکری کرنے والا ہے○ بیشک ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق

وَّ سَعِیْرًا ۟ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا

وَّ	سَعِیْرًا ۟	اِنَّ	الْاَبْرَارَ	یَشْرَبُوْنَ	مِنْ كَاْسٍ	كَانَ	مِزَاجُهَا
اور	بھڑکتی آگ	بیشک	نیک لوگ	وہ پئیں گے	(اس) جام سے	ہے	اس کی آمیزش

اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہیں○ بیشک نیک لوگ اس جام سے پئیں گے جس میں کافور

ہدایت کے باوجود انسانوں کے دو گروہ

کفار کے لیے طوق، زنجیریں اور دہکتی آگ

نیک لوگوں کے جنتی مشروب کا حال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد مراد ہے اور وقت سے اس کے حمل میں رہنے کا زمانہ مراد ہے۔ 1 ...... یہاں انسان سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد مراد ہے اور آیت کے اس حصے میں انسانوں کی پیدائش سے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون بیان فرمایا ہے کہ اس نے آدمی کو مرد و عورت کی ملی ہوئی منی سے پیدا کیا جبکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت انسان کی پیدائش کے سلسلے میں اس ذریعے کی محتاج نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدا کر دیا، حضرت حوا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بغیر ماں کے پیدا کر دیا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا۔

كَافُوْرًا ۟ۚ(۵) عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ

كَافُوْرًا ۟(۵)	عَيْنًا	يَّشْرَبُ	بِهَا	عِبَادُ اللّٰهِ
کافور	(وہ کافور) ایک چشمہ (ہے)	پئیں گے	اس سے	اللہ کے (نہایت خاص) بندے

ملا ہوا ہوگا ○ وہ کافور ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے،

يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا (٦) يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ

يُفَجِّرُوْنَهَا	تَفْجِيْرًا (٦)	يُوْفُوْنَ [1]	بِالنَّذْرِ	وَ	يَخَافُوْنَ
(جہاں چاہیں) وہ بہا کرلے جائیں گے اسے	بہا کرلے جانا	وہ پورا کرتے ہیں	منتوں کو	اور	ڈرتے ہیں

وہ اسے (جہاں چاہیں گے) بہا کرلے جائیں گے ○ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے

يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا (٧) وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ

يَوْمًا	كَانَ	شَرُّهٗ	مُسْتَطِيْرًا (٧)	وَ	يُطْعِمُوْنَ	الطَّعَامَ
(اس) دن (سے)	ہوگی	جس کی برائی	پھیلی ہوئی	اور	وہ کھلاتے ہیں	کھانا

ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہوگی ○ اور وہ اللہ کی محبت میں

عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (٨)

عَلٰى حُبِّهٖ	مِسْكِيْنًا	وَّ	يَتِيْمًا	وَّ	اَسِيْرًا (٨)
اس (اللہ) کی محبت پر (میں)	مسکین	اور	یتیم	اور	قیدی (کو)

مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ○

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ	لِوَجْهِ اللّٰهِ	لَا نُرِيْدُ	مِنْكُمْ	جَزَآءً	وَّ	لَا
ہم کھلاتے ہیں تمہیں صرف	اللہ کی رضا کیلئے	ہم نہیں چاہتے	تم سے	کوئی بدلہ	اور	نہ

ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ

نیک لوگوں کی صفات

[1]...... اللہ تعالیٰ کے انتہائی خاص بندے جن نیک کاموں کی وجہ سے جنت کے عظیم ثواب کے حق دار ہوئے وہ یہ ہیں (1) وہ لوگ طاعت و عبادت اور شریعت کے واجبات پر عمل کرتے ہیں حتی کہ وہ عبادات جو واجب نہیں لیکن منت مان کر انہیں اپنے اوپر واجب کر لیا تو انہیں بھی ادا کرتے ہیں۔ (2) قیامت کے اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی شدت اور سختی پھیلی ہوئی ہوگی۔ (3) مسکین، یتیم اور قیدی کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔

شُكُوْرًا ۝۹ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا

شُكُوْرًا ۝۹ [1]	اِنَّا	نَخَافُ	مِنْ رَّبِّنَا	یَوْمًا	عَبُوْسًا
شکریہ	بیشک	ہم ڈر رکھتے ہیں	اپنے رب سے	(اس) دن (کا)	(جو) بہت ترش

شکریہ ○ بیشک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش،

قَمْطَرِیْرًا ۝۱۰ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ

قَمْطَرِیْرًا ۝۱۰	فَوَقٰىهُمُ	اللّٰهُ	شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ	وَ	لَقّٰىهُمْ
نہایت سخت (ہے)	تو بچالیا انہیں	اللہ (نے)	اس دن کے شر (سے)	اور	دی انہیں

نہایت سخت ہے ○ تو انہیں اللہ اس دن کے شر سے بچالے گا اور انہیں تروتازگی

نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ۝۱۱ وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا

نَضْرَةً	وَّ	سُرُوْرًا ۝۱۱	وَ	جَزٰىهُمْ	بِمَا	صَبَرُوْا [2]
تروتازگی	اور	خوشی	اور	(اللہ نے) جزا دی انہیں	(اس کے) بدلے جو	انہوں نے صبر کیا

اور خوشی دے گا ○ اور ان کے صبر کے سبب انہیں جنت اور

جَنَّةً وَّ حَرِیْرًا ۝۱۲ مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىٕكِ

جَنَّةً	وَّ	حَرِیْرًا ۝۱۲	مُّتَّكِـِٕیْنَ	فِیْهَا	عَلَى الْاَرَآىٕكِ
جنت	اور	ریشمی کپڑے	تکیہ لگائے ہوئے	اس (جنت) میں	تختوں پر

ریشمی کپڑے بدلے میں دے گا ○ وہ جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے،

لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِیْرًا ۝۱۳ وَ دَانِیَةً

لَا یَرَوْنَ	فِیْهَا	شَمْسًا	وَّ	لَا	زَمْهَرِیْرًا ۝۱۳	وَ	دَانِیَةً
وہ نہیں دیکھیں گے	اس میں	دھوپ	اور	نہ	سخت سردی	اور	جھکے ہوئے (ہوں گے)

نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے اور نہ سخت سردی ○ اور اس کے سائے

نیک لوگوں کا عظیم الشان اُخروی صلہ

1 ...... صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کسی کے ساتھ بھلائی کرنی چاہئے، لوگوں کو دکھانا، اپنی واہ واہ چاہنا اور جس کے ساتھ بھلائی کی اس پر احسان جتانا یا اس کی طرف سے کوئی بدلہ حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔

2 ...... نیک بندے گناہ نہ کرنے پر، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے پر اور بھوک پر صبر کرتے تھے، اس کے بدلے اللہ تعالیٰ انہیں جنت اور اس کی عظیم الشان نعمتیں عطا کرے گا۔

عَلَیْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا ﴿۱۴﴾ وَ

عَلَیْهِمْ	ظِلٰلُهَا	وَ	ذُلِّلَتْ	قُطُوْفُهَا	تَذْلِیْلًا ﴿۱۴﴾	وَ
ان پر	اس کے سائے	اور	نیچے کر دیئے گئے ہوں گے	اس کے گچھے	جھکا کر	اور

ان پر جھکے ہوں گے اور جنت کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے ○ اور

یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیْرَاۡ ﴿۱۵﴾

یُطَافُ	عَلَیْهِمْ	بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ	كَانَتْ	قَوَارِیْرَاۡ ﴿۱۵﴾
دور چلائے جائیں گے	ان پر	چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کے	(جو) ہوں گے	شیشے (کی طرح)

ان پر چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کے دَور ہوں گے جو شیشے کی طرح ہوں گے ○

قَوَارِیْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِیْرًا ﴿۱۶﴾ وَ

قَوَارِیْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ	قَدَّرُوْهَا	تَقْدِیْرًا ﴿۱۶﴾	وَ
چاندی کے شفاف شیشے	(پلانے والوں نے) اندازے سے رکھا ہو گا انہیں	اندازہ لگانا	اور

چاندی کے شفاف شیشے جنہیں پلانے والوں نے پورے اندازہ سے (بھر کر) رکھا ہو گا ○ اور

یُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا ﴿۱۷﴾

یُسْقَوْنَ	فِیْهَا	كَاْسًا	كَانَ	مِزَاجُهَا	زَنْجَبِیْلًا ﴿۱۷﴾
انہیں پلایا جائے گا	اس (جنت) میں	جام	ہے	اس کی آمیزش	زنجبیل

جنت میں انہیں ایسے جام پلائے جائیں گے جس میں زنجبیل ملا ہوا ہو گا ○

عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِیْلًا ﴿۱۸﴾ وَ یَطُوْفُ

عَیْنًا	فِیْهَا	تُسَمّٰى	سَلْسَبِیْلًا ﴿۱۸﴾ (1)	وَ	یَطُوْفُ
(وہ زنجبیل) ایک چشمہ (ہے)	اس میں	اس کا نام رکھا جاتا ہے	سلسبیل	اور	چکر لگائیں گے

زنجبیل جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا جاتا ہے ○ اور ان کے آس پاس

قرء حفص بغیر الالف فی الوصل فیھما و وقف علی الاول بالالف و علی الثانی بغیر الالف۔

(1)......اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے خالص اسی چشمہ سلسبیل سے پئیں گے جبکہ ان سے کم درجے والے نیک بندوں کی شرابوں میں اس چشمے کا پانی ملایا جائے گا اور یہ چشمہ عرش کے نیچے سے جنت عدن سے ہوتا ہوا تمام جنتوں میں گزرتا ہے۔

عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ

حَسِبْتَهُمْ	رَاَیْتَهُمْ	اِذَا	وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ	عَلَیْهِمْ
(تو) تو سمجھے گا انہیں	تو دیکھے گا انہیں	جب	ہمیشہ رہنے والے لڑکے	ان پر

ہمیشہ رہنے والے لڑکے (خدمت کیلئے) پھریں گے جب تو انہیں دیکھے گا تو تُو انہیں

لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ

وَّ	نَعِیْمًا	رَاَیْتَ	ثَمَّ	رَاَیْتَ	اِذَا	وَ	لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾
اور	نعمتیں	(تو) دیکھے گا	وہاں	تو دیکھے گا	جب	اور	بکھرے ہوئے موتی

بکھرے ہوئے موتی سمجھے گا ○ اور جب تو وہاں دیکھے گا تو نعمتیں اور

مُلْكًا كَبِیْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ ٘

اِسْتَبْرَقٌ	وَّ	ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ	عٰلِیَهُمْ	مُلْكًا كَبِیْرًا ﴿۲۰﴾
موٹے ریشم (کے کپڑے)	اور	باریک ریشم کے سبز کپڑے	ان پر (ہوں گے)	بہت بڑی سلطنت

بہت بڑی سلطنت دیکھے گا ○ ان پر باریک اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے

وَّ حُلُّوْۤا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَ سَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ

رَبُّهُمْ	سَقٰىهُمْ	وَ	اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ	حُلُّوْۤا	وَّ
ان کا رب	پلائے گا انہیں	اور	چاندی کے کنگن	انہیں پہنائے جائیں گے	اور

اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں

شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً

جَزَآءً[1]	لَكُمْ	كَانَ	هٰذَا	اِنَّ	شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾
صلہ	تمہارے لیے	ہے	یہ	(فرمایا جائے گا) بیشک	پاکیزہ شراب

پاکیزہ شراب پلائے گا ○ (ان سے فرمایا جائے گا) بیشک یہ تمہارے لیے صلہ ہے

[1]......جب جنت میں داخل ہونے کے بعد جنتی اس کی نعمتوں کا مشاہدہ کریں گے تو ان سے فرمایا جائے گا: بیشک یہ نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری کا صلہ ہیں اور تمہاری محنت کی قدر کی گئی ہے کہ تم سے تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ راضی ہوا اور اس نے تمہیں ثواب عظیم عطا فرمایا۔

ع ۲۲ / ۱۹

قرآن تدریجاً نازل ہوا

وَّ كَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ ع اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

وَّ	كَانَ	سَعْیُكُمْ	مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾	اِنَّا	نَحْنُ	نَزَّلْنَا
اور	ہے	تمہاری کوشش (کی)	قدر کی گئی	بیشک	ہم	ہم نے اتارا

اور تمہاری محنت کی قدر کی گئی ہے ○ (اے حبیب!) بیشک ہم نے تم پر

حکمِ رب پر صبر اور اطاعتِ کفار سے بچنے کا حکم

عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ﴿۲۳﴾ ج فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

عَلَیْكَ	الْقُرْاٰنَ	تَنْزِیْلًا ﴿۲۳﴾	فَاصْبِرْ	لِحُكْمِ رَبِّكَ
تم پر	قرآن	تھوڑا تھوڑا کر کے اتارنا	تو تم ڈٹے رہو	اپنے رب کے حکم پر

تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن اتارا ○ تو اپنے رب کے حکم پر ڈٹے رہو

مخصوص اوقات میں ذکرِ الٰہی کا حکم

وَ لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ ج وَ اذْكُرِ

وَ	لَا تُطِعْ	مِنْهُمْ	اٰثِمًا	اَوْ	كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾	وَ	اذْكُرِ [1]
اور	بات نہ مانو	ان میں سے	کسی گناہگار	یا	ناشکری کرنے والے (کی)	اور	یاد کرو

اور ان میں کسی گناہگار یا ناشکری کرنے والے کی بات نہ سنو ○ اور صبح و شام

اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۲۵﴾ ج وَ مِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ

اسْمَ رَبِّكَ	بُكْرَةً	وَّ	اَصِیْلًا ﴿۲۵﴾	وَ	مِنَ الَّیْلِ	فَاسْجُدْ	لَهٗ	وَ
اپنے رب کا نام	صبح	اور	شام	اور	رات کے کچھ حصے (میں)	تو تم سجدہ کرو	اس کو	اور

اپنے رب کا نام یاد کرو ○ اور رات کے کچھ حصے میں اسے سجدہ کرو اور

کفار کا دنیا سے محبت اور آخرت سے روگردانی

سَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ

سَبِّحْهُ	لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿۲۶﴾	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	یُحِبُّوْنَ	الْعَاجِلَةَ
پاکی بیان کرو اس کی	لمبی رات (میں)	بیشک	یہ لوگ	محبت کرتے ہیں	جلد جانے والی (سے)

لمبی رات میں اس کی پاکی بیان کرو ○ بیشک یہ لوگ جلد جانے والی سے محبت کرتے ہیں

[1] ...... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں ذکر سے نماز مراد ہے، چنانچہ صبح کے ذکر سے نمازِ فجر اور شام کے ذکر سے ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں جبکہ رات کے کچھ حصے میں سجدہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں اور باقی لمبی رات میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے سے مراد یہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل پڑھتے رہیں، یوں اس میں تہجد کی نماز بھی شامل ہوگئی، اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہاں ذکر سے مراد زبان سے ذکر کرنا ہے اور مقصود یہ ہے کہ دن رات کے تمام اوقات میں دل اور زبان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔

کفار کو تنبیہ

وَ یَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ

وَ	یَذَرُوْنَ	وَرَآءَهُمْ	یَوْمًا ثَقِیْلًا ﴿٢٧﴾ (1)	نَحْنُ	خَلَقْنٰهُمْ	وَ
اور	چھوڑے ہوئے ہیں	اپنے آگے	ایک بھاری دن (کو)	ہم	ہم نے پیدا کیا انہیں	اور

اور اپنے آگے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ○ ہم نے انہیں پیدا کیا اور

شَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَ اِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ

شَدَدْنَآ	اَسْرَهُمْ	وَ	اِذَا	شِئْنَا	بَدَّلْنَآ	اَمْثَالَهُمْ
مضبوط کئے	ان کے اعضاء اور جوڑ	اور	جب	ہم چاہیں	(تو) بدل دیں	ان جیسے (اور لوگ)

ان کے اعضا اور جوڑ مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں ان جیسے اور

قرآن سے نصیحت لینے کا اختیار

تَبْدِیْلًا ﴿٢٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ

تَبْدِیْلًا ﴿٢٨﴾	اِنَّ	هٰذِهٖ	تَذْكِرَةٌ	فَمَنْ	شَآءَ	اتَّخَذَ	اِلٰى رَبِّهٖ
بدلنا	بیشک	یہ	ایک نصیحت (ہے)	تو جو	چاہے	اختیار کرے	اپنے رب کی طرف

بدل دیں ○ بیشک یہ ایک نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ

مشیتِ الٰہی کے سب پر غالب ہونے کا بیان

سَبِیْلًا ﴿٢٩﴾ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

سَبِیْلًا ﴿٢٩﴾	وَ	مَا تَشَآءُوْنَ	اِلَّآ	اَنْ	یَّشَآءَ (2)	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
راستہ	اور	تم نہیں چاہتے	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	بیشک	اللہ	ہے

اختیار کرے ○ اور تم کچھ نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے بیشک اللہ

عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿٣٠﴾ ۙ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ

عَلِیْمًا	حَكِیْمًا ﴿٣٠﴾	یُّدْخِلُ	مَنْ	یَّشَآءُ	فِیْ رَحْمَتِهٖ
خوب علم والا	بڑا حکمت والا	وہ داخل کرتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اپنی رحمت میں

خوب علم والا، بڑا حکمت والا ہے ○ وہ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل فرماتا ہے

1 ...... بھاری دن سے قیامت کا دن مراد ہے جس کی شدتیں اور سختیاں کفار پر بھاری ہوں گی۔ 2 ...... ہماری چاہت وارادہ اللہ تعالیٰ کی چاہت وارادہ کے تابع ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ انسان پتھر کی طرح بے اختیار اور مجبورِ محض نہیں بلکہ اسے اختیار اور ارادہ ملا ہے۔ نیز انسان اپنے ارادے میں بالکل مستقل اور اللہ تعالیٰ سے بے نیاز بھی نہیں بلکہ اس کا ارادہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے ماتحت ہے، لہٰذا انسان مختارِ مطلق نہیں، اسی عقیدے پر ایمان کا دارو مدار ہے۔ اسے یوں بھی تعبیر کیا جاتا ہے کہ بندہ ارادہ کرکے جب کوئی کام کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے ارادے سے اُس فعل کو پیدا کر دیتا ہے اور یوں وہ فعل وجود میں آتا ہے۔

ع ۲۰

وَّ الظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا۠ ﴿۳۱﴾

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۳۱﴾	لَهُمْ	اَعَدَّ	الظّٰلِمِیْنَ	وَ
دردناک عذاب	ان کے لیے	اس نے تیار کررکھا ہے	ظلم کرنے والے	اور

اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کررکھا ہے ○

رکوع: 02 — آیات: 50

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰت مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَ الْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّ النّٰشِرٰتِ

النّٰشِرٰتِ	وَّ	عَصْفًا ﴿۲﴾	فَالْعٰصِفٰتِ	وَ الْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ (1)
پھیلانے والیوں (کی)	اور	تیز چلنا	پھر تیز چلنے والیوں (کی)	لگاتار بھیجی جانے والیوں کی قسم

قسم ان کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں ○ پھر ان کی جو نہایت تیز چلنے والی ہیں ○ اور خوب پھیلانے والیوں

نَشْرًا ﴿۳﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾

ذِكْرًا ﴿۵﴾	فَالْمُلْقِیٰتِ	فَرْقًا ﴿۴﴾	فَالْفٰرِقٰتِ	نَشْرًا ﴿۳﴾
ذکر (کا)	پھر القا کرنے والیوں (کی)	جدا کرنا	پھر جدا کرنے والیوں (کی)	پھیلانا

کی ○ پھر خوب جدا کرنے والیوں کی ○ پھر ذکر کا القا کرنے والیوں کی ○

پانچ صفات کی قسم اور وقوعِ قیامت یقینی ہونے کا ذکر

(1)......اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی پہلی پانچ آیات میں پانچ صفات کی قسم ارشاد فرمائی اور جن چیزوں کی یہ صفات ہیں ان کا آیات میں ذکر نہیں کیا گیا، اسی لئے مفسرین نے ان چیزوں کی تفسیر میں بہت سی وجوہات ذکر کی ہیں۔(1) یہ پانچوں صفتیں ہواؤں کی ہیں۔(2) یہ پانچوں صفتیں فرشتوں کی ہیں۔(3) یہ پانچوں صفتیں قرآنِ پاک کی آیات کی ہیں۔(4) پہلی تین صفتیں ہواؤں کی ہیں، چوتھی صفت قرآنِ پاک کی آیات کی اور پانچویں صفت فرشتوں کی ہے۔(5) پہلی تین صفتیں ہواؤں کی ہیں جبکہ چوتھی اور پانچویں صفت فرشتوں کی ہے۔

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۟ۙ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ

تُوْعَدُوْنَ	اِنَّمَا	نُذْرًا ۟(1)	اَوْ	عُذْرًا
تم سے وعدہ کیا جارہا ہے	بیشک جس کا	ڈرانے (کیلئے)	یا	حجت پوری کرنے (کیلئے)

عذر کی گنجائش نہ چھوڑنے کیلئے یا ڈرانے کیلئے ۞ بیشک جس بات کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے

لَوَاقِعٌ ۟ؕ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۟ۙ وَ اِذَا

اِذَا	وَ	طُمِسَتْ ۟	النُّجُوْمُ	فَاِذَا	لَوَاقِعٌ ۟
جب	اور	مٹادیئے جائیں گے	تارے	پھر جب	(وہ) ضرور واقع ہونے والا (ہے)

وہ ضرور واقع ہونے والی ہے ۞ پھر جب تارے مٹادیئے جائیں گے ۞ اور جب

السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۟ۙ وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۟ۙ

نُسِفَتْ ۟	الْجِبَالُ	اِذَا	وَ	فُرِجَتْ ۟	السَّمَآءُ
غبار بناکر اڑادیئے جائیں گے	پہاڑ	جب	اور	پھاڑ دیئے جائیں گے	آسمان

آسمان پھاڑ دیئے جائیں گے ۞ اور جب پہاڑ غبار بناکے اڑادیئے جائیں گے ۞

وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۟ؕ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ۟ؕ

اُجِّلَتْ ۟	لِاَیِّ یَوْمٍ	اُقِّتَتْ ۟(2)	الرُّسُلُ	اِذَا	وَ
انہیں ٹھہرایا گیا تھا	کس دن کے لیے	خاص وقت پر جمع کیا جائے گا	رسولوں (کو)	جب	اور

اور جب رسولوں کو ایک خاص وقت پر جمع کیا جائے گا ۞ کس بڑے دن کے لیے انہیں ٹھہرایا گیا تھا ۞

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۟ۚ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۟ؕ

یَوْمُ الْفَصْلِ ۟	مَا	مَاۤ اَدْرٰىكَ	وَ	لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۟
فیصلے کا دن	کیا ہے	تجھے کیا معلوم	اور	فیصلہ کے دن کے لیے

فیصلہ کے دن کے لیے ۞ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ ۞

احوالِ قیامت کا بیان اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ

(1)......یعنی ذکر کا القاء کرنا یعنی وحیِ الٰہی جیسے قرآن کا نازل کرنا اس لئے ہے کہ مخلوق میں سے کسی کے لئے عذر بیان کرنے کی کوئی گنجائش نہ رہے یا یہ انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرانے کے لئے ہے۔

(2)......خاص وقت سے وہ وقت مراد ہو سکتا ہے جس میں رسول اپنی امتوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر ہوں گے۔ یا اس سے وہ وقت مراد ہو سکتا ہے جس میں رسول ثواب پاکر کامیابی حاصل کرنے کے لئے جمع ہوں گے۔

گزشتہ قوموں کی ہلاکت کی طرف اشارہ اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ

وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾	اَلَمْ نُهْلِكِ
خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	کیا ہم نے ہلاک نہ کیا

اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ کیا ہم نے پہلے لوگوں کو

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶﴾ (1)	ثُمَّ	نُتْبِعُهُمُ	الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ (2)	كَذٰلِكَ
پہلے لوگوں (کو)	پھر	ہم پیچھے پہنچائیں گے ان کے	بعد والوں (کو)	اسی طرح

ہلاک نہ فرمایا ○ پھر بعد والوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے ○ مجرموں

نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾

نَفْعَلُ	بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾
ہم کرتے ہیں	مجرموں کے ساتھ	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے

کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○

منکرینِ قیامت کو جواب

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ	مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۲۰﴾	فَجَعَلْنٰهُ
کیا ہم نے پیدا نہ کیا تمہیں	ایک بے قدر پانی سے	پھر ہم نے رکھا اسے

کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا؟ ○ پھر اسے ایک

فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا

فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾ (3)	اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ (4)	فَقَدَرْنَا
ایک محفوظ جگہ میں	ایک معلوم اندازے تک	تو ہم قدرت رکھتے ہیں

محفوظ جگہ میں رکھا ○ ایک معلوم اندازے تک ○ تو ہم قادر ہیں

1 ...... پہلے لوگوں سے مراد حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم، قومِ عاد اور قومِ ثمود وغیرہ ہیں۔

2 ...... یہاں بعد والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو گزشتہ امتوں کے کفار کے راستے پر چل کر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو جھٹلا رہے ہیں۔

3 ...... یہ محفوظ جگہ ماں کا رحم ہے۔

4 ...... معلوم اندازہ ولادت کا وقت ہے جسے اللّٰہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ 9 مہینے ہے یا اس سے کم زیادہ۔

فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾

فَنِعْمَ	الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾
تو (ہم) کیا ہی اچھے	قدرت رکھنے والے (ہیں)	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کے لئے

تو ہم کیا ہی اچھے قدرت رکھنے والے ہیں ○ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْیَآءً وَّ

اَلَمْ نَجْعَلِ	الْاَرْضَ	كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ (1)	اَحْیَآءً	وَّ
کیا ہم نے نہ بنایا	زمین (کو)	جمع کرنے والی	زندوں	اور

کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ بنایا ○ زندوں اور

اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ

اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾	وَّ	جَعَلْنَا	فِیْهَا	رَوَاسِیَ	شٰمِخٰتٍ
مردوں (کو)	اور	ہم نے بنادیئے	اس میں	مضبوط پہاڑ	اونچے اونچے

مردوں کو ○ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے مضبوط پہاڑ بنادیئے

وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ

وَّ	اَسْقَیْنٰكُمْ	مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ
اور	ہم نے سیراب کیا تمہیں	خوب میٹھے پانی (سے)	خرابی ہے	اس دن

اور ہم نے خوب میٹھے پانی سے تمہیں سیراب کیا ○ اس دن جھٹلانے والوں

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾	اِنْطَلِقُوْۤا (2)	اِلٰى	مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾
جھٹلانے والوں کے لئے	تم چلو	(اس) کی طرف	جس کو تم جھٹلاتے تھے

کے لئے خرابی ہے ○ اس کی طرف چلو جسے تم جھٹلاتے تھے ○

پرورشِ انسان کے لیے اہتمامِ ربوبیت

1 ......اللہ تعالیٰ نے زمین کو تمام زندہ اور مردہ لوگوں کو جمع کرنے والی بنایا ہے کہ زندہ لوگ اس کی پشت پر مکانات اور محلات میں رہتے ہیں اور مردہ لوگ اس کے اندر اپنی قبروں میں رہتے ہیں۔

2 ......یعنی قیامت کے دن کافروں سے کہا جائے گا کہ اس آگ اور عذاب کی طرف چلو جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍۙ۝۳۰ لَّا

لَّا	اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝۳۰ (1)	اِنْطَلِقُوْۤا
(جو) نہیں (ہے)	(دھوئیں کے) تین شاخوں والے سائے کی طرف	تم چلو

اس دھوئیں کے سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں ○ جو نہ

ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِؕ۝۳۱ اِنَّهَا تَرْمِیْ

تَرْمِیْ	اِنَّهَا	مِنَ اللَّهَبِ ۝۳۱	لَا یُغْنِیْ	وَّ	ظَلِیْلٍ
پھینکتی ہے	بیشک وہ (جہنم)	شعلے سے	نہ وہ بچائے	اور	سایہ دینے والا

سایہ دے اور نہ وہ شعلے سے بچائے ○ بیشک دوزخ محل جیسی

بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِۚ۝۳۲ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌؕ۝۳۳ وَیْلٌ

وَیْلٌ	جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝۳۳	كَاَنَّهٗ	بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝۳۲
خرابی ہے	زرد رنگ کے اونٹ (ہیں)	گویا وہ (چنگاریاں)	محل جیسی چنگاریاں

چنگاریاں پھینکتی ہے ○ گویا وہ (چنگاریاں) زرد رنگ کے اونٹ ہیں ○ اس دن

یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ۝۳۴ هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَۙ۝۳۵

لَا یَنْطِقُوْنَ ۝۳۵ (2)	یَوْمُ	هٰذَا	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝۳۴	یَّوْمَىٕذٍ
(جس میں) وہ بول نہ سکیں گے	(وہ) دن (ہے)	یہ	جھٹلانے والوں کے لئے	اس دن

جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○ یہ وہ دن ہے جس میں وہ بول نہ سکیں گے ○

وَ لَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ۝۳۶ وَیْلٌ

وَیْلٌ	فَیَعْتَذِرُوْنَ ۝۳۶ (3)	لَهُمْ	لَا یُؤْذَنُ	وَ
خرابی ہے	کہ وہ معذرت کریں	ان کو	اجازت نہ دی جائے گی	اور

اور نہ انہیں اجازت ملے گی کہ معذرت کریں ○ اس دن

جہنمی چنگاریوں کا حال اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ

روزِ قیامت کفار کی بے بسی

(1)...... اس آیت میں جس دھوئیں کا ذکر ہے اس سے جہنم کا دھواں مراد ہے، یہ دھواں اونچا ہو کر تین شاخوں میں تقسیم ہو جائے گا اور اس کی ایک شاخ کفار کے سروں پر، ایک ان کے دائیں طرف اور ایک ان کے بائیں طرف ہو گی۔ (2)...... قیامت کے دن بہت سے مواقع ہوں گے جن میں سے بعض مواقع پر کفار کلام کریں گے اور بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے۔ (3)...... قیامت کے دن کفار کو معذرت کرنے کی اجازت نہیں ملے گی اور اس بات کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے پاس کوئی عذر موجود ہو گا لیکن عذر بیان کرنے کی اجازت نہ ہو گی بلکہ در حقیقت اُن کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہو گا کیونکہ دنیا میں حجتیں تمام کر دی گئیں اور آخرت

روزِ قیامت کفار کو ڈانٹ ڈپٹ

يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ

يَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾	هٰذَا	يَوْمُ الْفَصْلِ
اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	یہ	فیصلے کا دن (ہے)

جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ یہ فیصلے کا دن ہے

جَمَعْنٰكُمْ وَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ

جَمَعْنٰكُمْ	وَ	الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾	فَاِنْ	كَانَ	لَكُمْ	كَيْدٌ
ہم نے جمع کر دیا تمہیں	اور	پہلے لوگوں (کو)	تو اگر	ہو	تمہارا	کوئی داؤ

ہم نے تمہیں اور سب اگلوں کو جمع کر دیا ○ اب اگر تمہارا کوئی داؤ ہو

ع ۲۱

پرہیزگاروں کا صلہ

فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع اِنَّ

فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ (1)	وَيْلٌ	يَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾	اِنَّ
تو تم داؤ چلا لو مجھ پر	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	بیشک

تو مجھ پر چلا لو ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ بیشک

الْمُتَّقِيْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ لا وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا

الْمُتَّقِيْنَ	فِیْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾	وَّ	فَوَاكِهَ	مِمَّا
ڈرنے والے	سایوں اور چشموں میں (ہوں گے)	اور	پھلوں (میں)	(اس میں) سے جو

ڈرنے والے سایوں اور چشموں میں ہوں گے ○ اور پھلوں میں سے

يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ ط كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا بِمَا

يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ (2)	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا	هَنِيْٓــًٔا	بِمَا
وہ چاہیں گے	تم کھاؤ	اور	پیو	مزے (سے)	(اس کے) بدلے جو

جو وہ چاہیں گے ○ اپنے اعمال کے بدلے میں مزے سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کیلئے کسی عذر کی گنجائش باقی نہیں رکھی گئی، البتہ انہیں یہ فاسد خیال آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں، یہ حیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہو گی۔

(1)...... یہ انتہا درجہ کی ڈانٹ ہو گی کیونکہ یہ بات تو کفار بھی یقینی طور پر جانتے ہوں گے کہ آج روزِ حشر نہ کوئی داؤ چل سکتا ہے اور نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے۔

(2)...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہلِ جنت کو دنیاوی زندگی کے برخلاف ان کی مرضی کے مطابق جنتی نعمتیں ملیں گی جبکہ دنیا میں آدمی کو جو میسر ہوتا ہے اسی پر اسے راضی ہونا پڑتا ہے۔

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾	اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِیْ	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾
تم عمل کرتے تھے	بیشک ہم	اسی طرح	بدلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)

کھاؤ اور پیو ○ بیشک نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا

وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾	كُلُوْا	وَ	تَمَتَّعُوْا	قَلِیْلًا
خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	(اے کافرو) تم کھالو	اور	فائدہ اٹھالو	کچھ (دن)

اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ (اے کافرو!) تم (بھی دنیا میں) کچھ دن کھالو اور فائدہ اٹھالو،

کفار و مکذبین سے خطاب

اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

اِنَّكُمْ	مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾	وَ
بیشک تم	مجرم (ہو)	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	اور

بیشک تم مجرم ہو ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ اور

عبادتِ الٰہی کو ترک کرنے پر ملامت

اِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ

اِذَا	قِیْلَ	لَهُمُ	ارْكَعُوْا	لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ (1)	وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ
جب	کہا جائے	ان سے	تم جھک جاؤ	(تو) وہ نہیں جھکتے	خرابی ہے	اس دن

جب ان سے کہا جائے کہ جھک جاؤ تو وہ نہیں جھکتے ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾	فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ (2)	بَعْدَهٗ	یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾
جھٹلانے والوں کیلئے	پھر کون سی بات پر	اس کے بعد	وہ ایمان لائیں گے

خرابی ہے ○ پھر اس کے بعد وہ کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟ ○

منکرین کی ہٹ دھرمی پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

ع ۲ ۲۲

1 ...... قیامت کے دن جب کفار کو سجدے کے لئے بلایا جائے گا اور وہ سجدہ نہ کرسکیں گے تو کہا جائے گا: جب دنیا میں ان سے کہا جاتا کہ ایمان لاکر محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ نماز پڑھو تو یہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اسی سبب سے آج یہ سجدہ کرنے سے محروم کر دیئے گئے۔

2 ...... یعنی قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سب سے آخری کتاب اور بہت ظاہر معجزہ ہے، جب یہ لوگ اس پر ایمان نہ لائے تو پھر اس کے بعد وہ کس کتاب پر ایمان لائیں گے۔

آیات:40 — رکوع:02

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قیامت کے بارے میں سوال کرنے والوں کو تنبیہ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

عَمَّ (1)	يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱ (2)	عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲ (3)	الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ
کس چیز کے بارے میں	لوگ آپس میں سوال کررہے ہیں	بڑی خبر سے متعلق	جس میں وہ

لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کررہے ہیں؟ ۝ بڑی خبر کے متعلق ۝ جس میں

مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۴ ثُمَّ كَلَّا

مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳	كَلَّا	سَيَعْلَمُوْنَ ۝۴	ثُمَّ	كَلَّا
اختلاف کرتے (ہیں)	خبردار	عنقریب وہ جان جائیں گے	پھر	خبردار

انہیں اختلاف ہے ۝ خبردار! وہ جلد جان جائیں گے ۝ پھر خبردار!

کائنات میں قدرتِ الٰہی کے آثار

سَيَعْلَمُوْنَ ۝۵ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝۶ وَّ

سَيَعْلَمُوْنَ ۝۵	اَلَمْ نَجْعَلِ	الْاَرْضَ	مِهٰدًا ۝۶	وَّ
عنقریب وہ جان جائیں گے	کیا ہم نے نہ بنایا	زمین (کو)	بچھونا	اور

وہ جلد جان جائیں گے ۝ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟ ۝ اور

1 ...... اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں، یہاں اس بات کے عظیم الشان ہونے کی وجہ سے اسے استفہام کے پیرائے میں بیان فرمایا گیا ہے۔ 2 ...... جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کفارِ مکہ کو توحید کی دعوت اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآنِ کریم انہیں سنایا تو وہ گفتگو کرتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کیسا دین لائے ہیں؟ ان کی اس باہمی گفتگو کو یہاں بیان کیا گیا ہے۔ 3 ...... بڑی خبر سے مراد قرآن پاک ہے اور اس میں کفار کا اختلاف یہ تھا کہ کوئی قرآن پاک کو جادو، کوئی شعر، کوئی کہانت کہتا تھا۔ یا، بڑی خبر سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور

الْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝۷ وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸ وَّ

وَّ	اَزْوَاجًا ۝۸	خَلَقْنٰكُمْ	وَّ	اَوْتَادًا ۝۷	الْجِبَالَ
اور	جوڑے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	اور	میخیں	پہاڑوں (کو)

پہاڑوں کو میخیں ۝ اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا ۝ اور

جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹ وَّ جَعَلْنَا الَّیْلَ

الَّیْلَ	جَعَلْنَا	وَّ	سُبَاتًا ۝۹	نَوْمَكُمْ	جَعَلْنَا
رات (کو)	ہم نے بنایا	اور	سکون وراحت	تمہاری نیند (کو)	بنایا

تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا ۝ اور رات کو ڈھانپ دینے والی

لِبَاسًا ۝۱۰ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱ وَّ بَنَیْنَا

بَنَیْنَا	وَّ	مَعَاشًا ۝۱۱	النَّهَارَ	جَعَلْنَا	وَّ	لِبَاسًا ۝۱۰
ہم نے بنائے	اور	روزی کمانے کا وقت	دن (کو)	بنایا	اور	چھپا دینے والی

بنایا ۝ اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا ۝ اور تمہارے اوپر

فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲ وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳

سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳	جَعَلْنَا	وَّ	سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲	فَوْقَكُمْ
ایک نہایت چمکتا چراغ (یعنی سورج)	بنایا	اور	سات مضبوط (آسمان)	تمہارے اوپر

سات مضبوط آسمان بنائے ۝ اور ایک نہایت چمکتا چراغ (سورج) بنایا ۝

وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴ لِّنُخْرِجَ

لِّنُخْرِجَ	مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴	مِنَ الْمُعْصِرٰتِ	اَنْزَلْنَا	وَّ
تاکہ ہم نکالیں	زوردار پانی	نچوڑنے والیوں (یعنی بدلیوں) سے	ہم نے اتارا	اور

اور بدلیوں سے زوردار پانی اتارا ۝ تاکہ اس کے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آپ کا دین مراد ہے اور اس میں اختلاف یوں تھا کہ کوئی کافر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جادوگر، کوئی شاعر اور کوئی کاہن کہتا تھا۔

قیامت کا وقت اور ہولناک مناظر

بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ

اِنَّ	جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾	وَّ	نَبَاتًا ﴿۱۵﴾	وَّ	حَبًّا	بِهٖ
بیشک	گھنے باغات	اور	سبزہ	اور	اناج	اس کے ذریعے

ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں ○ اور گھنے باغات ○ بیشک

یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِیْقَاتًا ﴿۱۷﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

فِی الصُّوْرِ (1)	یُنْفَخُ	یَّوْمَ	مِیْقَاتًا ﴿۱۷﴾	كَانَ	یَوْمَ الْفَصْلِ
صور میں	پھونک ماری جائے گی	(جس) دن	ایک مقرر وقت	ہے	فیصلے کا دن

فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے ○ جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾

اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾	فَكَانَتْ	السَّمَآءُ	فُتِحَتِ	وَّ	اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾	فَتَاْتُوْنَ
دروازے	تو وہ ہو جائے گا	آسمان	کھول دیا جائے گا	اور	فوج در فوج	تو تم چلے آؤ گے

تو تم فوج در فوج چلے آؤ گے ○ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے بن جائے گا ○

وَّ سُیِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾

سَرَابًا ﴿۲۰﴾	فَكَانَتْ	الْجِبَالُ	سُیِّرَتِ	وَّ
دور سے پانی کا دھوکا دینے والی باریک چمکتی ریت (کی طرح)	تو وہ ہو جائیں گے	پہاڑ	چلائے جائیں گے	اور

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے باریک چمکتی ہوئی ریت جو دور سے پانی کا دھوکا دیتی ہے ○

باغیوں اور سرکشوں کا انجام اور اس کا سبب

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِیْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾

مَاٰبًا ﴿۲۲﴾	لِّلطّٰغِیْنَ	مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ (2)	كَانَتْ	جَهَنَّمَ	اِنَّ
ٹھکانہ (ہے)	سرکشوں کے لئے	تاک (میں)	ہے	جہنم	بیشک

بیشک جہنم تاک میں ہے ○ سرکشوں کے لئے ٹھکانہ ہے ○

1 ...... یہاں دوسری بار صور میں پھونک مارے جانے کا ذکر ہے۔

2 ...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کیے ہیں (1) جہنم کافروں کی منتظر اور ان کی طلبگار ہے۔ (2) جہنم کے فرشتے کفار کے انتظار میں ہیں۔ (3) جہنم ایک گزرگاہ ہے اور کوئی بھی اس پر سے گزرے بغیر جنت تک نہیں پہنچ سکتا۔

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا

بَرْدًا (1)	فِيْهَا	لَا يَذُوْقُوْنَ	اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾	فِيْهَآ	لّٰبِثِيْنَ
ٹھنڈک	اس میں	وہ نہیں چکھیں گے	مدتوں	اس میں	رہنے والے (ہوں گے)

اس میں مدتوں رہیں گے ○ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھیں گے

وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً

جَزَآءً	غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾	وَّ	حَمِيْمًا	اِلَّا	شَرَابًا ﴿۲۴﴾	لَا	وَّ
بدلہ (ہوگا)	دوزخیوں کی پیپ	اور	کھولتا پانی	مگر	کوئی پینے کی چیز	نہ	اور

اور نہ کچھ پینے کو ○ مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کی پیپ ○ برابر

وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ

وَّ	حِسَابًا ﴿۲۷﴾	كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ	اِنَّهُمْ	وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ (2)
اور	حساب ہونے (کا)	امید (یا) خوف نہیں رکھتے تھے	بیشک وہ	(ان کے عمل کے) مطابق

بدلہ ہوگا ○ بیشک وہ حساب کا خوف نہ رکھتے تھے ○ اور

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

اَحْصَيْنٰهُ	كُلَّ شَيْءٍ	وَ	كِذَّابًا ﴿۲۸﴾	بِاٰيٰتِنَا	كَذَّبُوْا
ہم نے شمار کر رکھا ہے اسے	ہر چیز	اور	بہت جھٹلانا	ہماری آیتوں کو	انہوں نے جھٹلایا

انہوں نے ہماری آیتوں کو بہت زیادہ جھٹلایا ○ اور ہم نے ہر چیز لکھ کر

كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ ع اِنَّ

اِنَّ	عَذَابًا ﴿۳۰﴾	اِلَّا	فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ	فَذُوْقُوْا	كِتٰبًا ﴿۲۹﴾
بیشک	عذاب (میں)	مگر	پس ہم زیادہ نہیں کریں گے تمہیں	تو تم چکھو	لکھ (کر)

شمار کر رکھی ہے ○ تو اب چکھو تو ہم تمہارے عذاب ہی کو بڑھائیں گے ○ بیشک

متقین کا صلہ اور صفاتِ باری تعالیٰ

ربع

1 ...... سرکش لوگ جہنم میں کسی طرح کی ایسی ٹھنڈک محسوس نہ کریں گے جس سے انہیں راحت نصیب ہو اور جہنم کی گرمی سے سکون ملے اور نہ جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور جہنمیوں کی پیپ کے علاوہ انہیں کچھ پینے کو ملے گا۔

2 ...... یعنی جیسے عمل ہوں گے ویسی جزا ملے گی اور چونکہ کفر سے بدترین کوئی جرم نہیں ہے اس لئے سب سے سخت عذاب بھی کفار کو ہوگا۔

لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ

لِلْمُتَّقِيْنَ	مَفَازًا ﴿۳۱﴾ (1)	حَدَآئِقَ	وَ	اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾	وَّ	كَوَاعِبَ
ڈرنے والوں کے لئے	کامیابی کی جگہ (ہے)	باغات	اور	انگور (ہیں)	اور	اٹھتے جوبن والیاں

ڈر والوں کے لئے کامیابی کی جگہ ہے ○ باغات اور انگور ہیں ○ اور اٹھتے جوبن والیاں

اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ

اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾	وَّ	كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾	لَا يَسْمَعُوْنَ	فِيْهَا	لَغْوًا	وَّ
ایک عمر (کی بیویاں ہیں)	اور	چھلکتا جام (ہے)	وہ نہیں سنیں گے	اس (جنت) میں	کوئی بیہودہ بات	اور

جو ایک عمر کی ہیں ○ اور چھلکتا جام ہے ○ وہ جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور

لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

لَا	كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾	جَزَآءً	مِّنْ رَّبِّكَ	عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾
نہ	ایک دوسرے کو جھٹلانا	(یہ) بدلہ (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	نہایت کافی عطا

نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا ○ (یہ) بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا ○

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	الرَّحْمٰنِ
آسمانوں اور زمین کا رب	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	نہایت رحم فرمانے والا (ہے)

وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، نہایت رحم فرمانے والا ہے،

لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ

لَا يَمْلِكُوْنَ	مِنْهُ	خِطَابًا ﴿۳۷﴾ (2)	يَوْمَ	يَقُوْمُ	الرُّوْحُ	وَ
لوگ اختیار نہ رکھیں گے	اس سے	بات کرنے (کا)	(جس) دن	کھڑا ہوگا	جبریل	اور

لوگ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے ○ جس دن جبریل اور سب فرشتے

روزِ قیامت عظمت و جلالِ الٰہی کا حال

1 ..... اصل کامیاب وہ نہیں جو دنیا میں کامیابی پالے بلکہ حقیقی کامیاب وہ ہے جو قیامت کے دن جنت حاصل کرلے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسے اعمال کرے جس سے دنیا میں بھی سرخرو ہو اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جنت اور اس کی اَبدی نعمتیں حاصل کرلے۔

2 ..... قیامت کے دن لوگ اللہ تعالیٰ کے جلال اور خوف کی وجہ سے اس سے مصیبت دور کرنے اور عذاب اٹھادینے کی بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے، البتہ جسے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے کلام کرنے یا شفاعت کرنے کی اجازت دی ہو اور اس نے دنیا میں ٹھیک بات کہی ہو اور اُسی کے مطابق عمل کیا ہو تو وہ بارگاہِ الٰہی میں کلام کرسکے گا۔

الْمَلٰٓىِٕكَةُ صَفًّا ۗۚ لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ

مَنْ اَذِنَ لَهُ	اِلَّا	لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ	صَفًّا	الْمَلٰٓىِٕكَةُ
(وہی) جس کو اجازت دی	مگر	لوگ کلام نہ کرسکیں گے	صف بنائے ہوئے	فرشتے

صفیں بنائے کھڑے ہوں گے۔ کوئی نہ بول سکے گا مگر وہی جسے رحمٰن نے

الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ

فَمَنْ	الْیَوْمُ الْحَقُّ	ذٰلِكَ	صَوَابًا ﴿۳۸﴾ (1)	قَالَ	وَ	الرَّحْمٰنُ
تو جو	سچا دن (ہے)	وہ	ٹھیک بات	اس نے کہی	اور	رحمٰن (نے)

اجازت دی ہو اور اس نے ٹھیک بات کہی ہو ○ وہ سچا دن ہے، اب جو

شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ

اَنْذَرْنٰكُمْ	اِنَّاۤ	مَاٰبًا ﴿۳۹﴾	اِلٰى رَبِّهٖ	اتَّخَذَ	شَآءَ
ہم ڈرا چکے تمہیں	بیشک	راستہ	اپنے رب کی طرف	بنالے	چاہے

چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے ○ بیشک ہم تمہیں ایک قریب آئے ہوئے عذاب سے

عَذَابًا قَرِیْبًا ۚۖ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

قَدَّمَتْ	مَا	الْمَرْءُ	یَنْظُرُ	یَّوْمَ	عَذَابًا قَرِیْبًا (2)
آگے بھیجا	جو کچھ	آدمی	دیکھے گا	(جس) دن	نزدیک آنے والے عذاب (سے)

ڈرا چکے جس دن آدمی وہ دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے

یَدٰهُ وَ یَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

تُرٰبًا ﴿۴۰﴾	كُنْتُ	یٰلَیْتَنِیْ	الْكٰفِرُ	یَقُوْلُ	وَ	یَدٰهُ
مٹی	میں ہوجاتا	اے کاش	کافر	کہے گا	اور	اس کے ہاتھوں (نے)

آگے بھیجا اور کافر کہے گا: اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہوجاتا ○

قیامت کی حقیقت اور کفار کی آرزو

ع ۲

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک ٹھیک بات سے کلمۂ طیبہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مراد ہے۔

2 ...... قریب آئے ہوئے عذاب سے مراد روزِ قیامت کا عذاب ہے اور اس کا آنا چونکہ یقینی اور حتمی ہے اس لئے یہ گویا کہ قریب ہے۔

آیات:46 — رکوع:02

سُوْرَةُ النّٰزِعٰت مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾

وَالنّٰزِعٰتِ(1)	غَرْقًا ﴿۱﴾	وَّالنّٰشِطٰتِ(2)	نَشْطًا ﴿۲﴾
کھینچنے والوں کی قسم	سختی سے کھینچنا	اور نرمی سے بند کھولنے والوں (کی)	نرمی سے بند کھولنا

سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم ○ اور نرمی سے بند کھولنے والوں کی ○

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾

وَّالسّٰبِحٰتِ	سَبْحًا ﴿۳﴾	فَالسّٰبِقٰتِ(3)	سَبْقًا ﴿۴﴾
اور آسانی سے تیرنے والوں (کی)	آسانی سے تیرنا	پھر آگے بڑھنے والوں (کی)	آگے بڑھنا

اور آسانی سے تیرنے والوں کی ○ پھر آگے بڑھنے والوں کی ○

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾(4)	یَوْمَ	تَرْجُفُ
پھر کام کی تدبیر کرنے والوں (کی، اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی)	(جس) دن	تھرتھرائے گی

پھر کائنات کا نظام چلانے والوں کی (اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی) ○ جس دن تھرتھرانے والی

مختلف قسموں کے ساتھ قیامت کے مناظر کا بیان

وقف لازم

1 ...... یہاں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ہے جو کافروں کے جسموں سے ان کی روح سختی سے کھینچ کر نکالتے ہیں۔ 2 ...... یہاں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ہے جو مومنوں کے جسموں سے ان کی روحیں نرمی سے قبض کرتے ہیں۔ 3 ...... یعنی ان فرشتوں کی قسم جن کا وصف یہ ہے کہ وہ اپنی اس خدمت پر جلد پہنچتے ہیں جس پر وہ مقرر ہیں۔ 4 ...... اللہ تعالیٰ کی قدرت تو یہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا کام کسی وسیلے کے بغیر خود اسی کے حکم سے ہو جائے، لیکن قانون یہ ہے کہ کام وسیلے کے ذریعے ہو کیونکہ دنیا کا ہر کام کائنات کا نظام چلانے پر مقرر فرشتوں کے سپرد ہے۔

الرَّاجِفَةُ ۟ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۟ؕ قُلُوْبٌ یَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۟ۙ

وَّاجِفَةٌ ۟	یَّوْمَىٕذٍ	قُلُوْبٌ	الرَّادِفَةُ ۟ (2)	تَتْبَعُهَا	الرَّاجِفَةُ ۟ (1)
لرز رہے (ہوں گے)	اس دن	دل	پیچھے آنے والی	پیچھے آئے گی اس کے	تھرتھرانے والی

تھرتھرائے گی ○ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ○ دل اس دن خوفزدہ ہوں گے ○

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۟ۘ یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ

لَمَرْدُوْدُوْنَ	ءَاِنَّا	یَقُوْلُوْنَ	خَاشِعَةٌ ۟	اَبْصَارُهَا
ضرور لوٹائے جائیں گے	کیا بیشک ہم	کافر کہتے ہیں	جھکی ہوئی (ہوں گی)	ان کی آنکھیں

ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ○ کافر کہتے ہیں: کیا بیشک ہم ضرور پھر الٹے پاؤں

فِی الْحَافِرَةِ ۟ؕ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۟ؕ قَالُوْا

قَالُوْا	عِظَامًا نَّخِرَةً ۟	كُنَّا	ءَاِذَا	فِی الْحَافِرَةِ ۟
انہوں نے کہا	گلی ہوئی ہڈیاں	ہم ہوجائیں گے	کیا جب	پہلی حالت میں

پلٹیں گے ○ کیا اس وقت جب ہم گلی ہڈیاں ہوجائیں گے ؟ ○ کہنے لگے:

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۟ۘ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۟ۙ فَاِذَا

فَاِذَا	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۟ (3)	فَاِنَّمَا هِیَ	كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۟	اِذًا	تِلْكَ
تو اسی وقت	ایک جھڑکنا (ہی ہے)	تو وہ صرف	نقصان کا پلٹنا (ہے)	اس وقت	یہ (پلٹنا)

جب تو یہ پلٹنا نقصان کا پلٹنا ہے ○ تو وہ (پھونک) تو ایک جھڑکنا ہی ہے ○ تو فوراً

هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۟ؕ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ۟ۘ اِذْ

اِذْ	حَدِیْثُ مُوْسٰى ۟	اَتٰىكَ	هَلْ	بِالسَّاهِرَةِ ۟	هُمْ
جب	موسیٰ کی خبر	تمہارے پاس آئی	کیا	کھلے میدان میں (ہوں گے)	وہ

وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے ○ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ○ جب

قیامت کی ہولناکیاں اور کفار کے اعتراضات

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کے متعلق واقعات

وقف لازم

وقف لازم

وقف لازم

1 ...... اس سے مراد صور میں ماری جانے والی پہلی پھونک کا وقت ہے، جس دن یہ پھونک ماری جائے گی اس دن زمین اور پہاڑ شدید حرکت کرنے لگیں گے، انتہائی سخت زلزلہ آجائے گا اور تمام مخلوق مر جائے گی۔

2 ...... اس سے مراد صور میں ماری جانے والی دوسری پھونک ہے۔ اس پھونک کے بعد ہر چیز حکمِ الٰہی سے زندہ ہوجائے گی۔

3 ...... یعنی صور میں ماری جانے والی دوسری پھونک صرف ایک ہولناک آواز ہو گی۔

نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ

اِلٰى فِرْعَوْنَ	اِذْهَبْ	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ (1)	رَبُّهٗ	نَادٰىهُ
فرعون کی طرف	(فرمایا کہ) تو جا	پاک وادی طویٰ میں	اس کے رب (نے)	ندا فرمائی اسے

اسے اس کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ندا فرمائی ○ (فرمایا) کہ فرعون کے پاس جا،

اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ

اَنْ	اِلٰۤى	لَّكَ	هَلْ	فَقُلْ	طَغٰى ﴿۱۷﴾	اِنَّهٗ
کہ	(اس بات) کی طرف	تجھے (رغبت ہے)	کیا	پس تو کہہ (اس سے)	سرکش ہوچکا	بیشک وہ

بیشک وہ سرکش ہوگیا ہے ○ تو اس سے کہہ: کیا تجھے اس بات کی طرف کوئی رغبت ہے کہ

تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَ اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ

فَاَرٰىهُ	فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾	اِلٰى رَبِّكَ	اَهْدِيَكَ	وَ	تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾
پھر موسیٰ نے دکھائی اسے	تو تو ڈرے	تیرے رب کی طرف	میں رہنمائی کروں تیری	اور	تو پاکیزہ ہوجائے

تو پاکیزہ ہوجائے؟ ○ اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں تو تو ڈرے ○ پھر موسیٰ نے اسے

الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَ عَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ

اَدْبَرَ	ثُمَّ	عَصٰى ﴿۲۱﴾	وَ	فَكَذَّبَ	الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ (2)
اس نے پیٹھ پھیر دی	پھر	نافرمانی کی	اور	تو اس نے جھٹلایا	بہت بڑی نشانی

بہت بڑی نشانی دکھائی ○ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی ○ پھر اس نے (مقابلے کی)

يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا

اَنَا	فَقَالَ	فَنَادٰى ﴿۲۳﴾	فَحَشَرَ	يَسْعٰى ﴿۲۲﴾
میں	پھر بولا	پھر پکارا	تو اس نے جمع کیا (لوگوں کو)	(مقابلے کی) کوشش کرتے ہوئے

کوشش کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دی ○ تو (لوگوں کو) جمع کیا پھر پکارا ○ پھر بولا: میں

(1)...... یہ جنگل ملک شام میں طور پہاڑ کے قریب واقع ہے۔

(2)...... بڑی نشانی سے عصا کے سانپ بن جانے یا ہاتھ روشن ہونے کا معجزہ مراد ہے۔

دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کے دلائل

ع ۲۶ ۳

رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾	فَاَخَذَهُ	اللّٰهُ	نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
تمہارا سب سے اعلیٰ رب (ہوں)	تو پکڑ لیا اسے	اللہ (نے)	دنیا اور آخرت کے عذاب (میں)	بیشک	اس میں

تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں ○ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا ○ بیشک اس میں

لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ

لَعِبْرَةً	لِّمَنْ	يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾	ءَاَنْتُمْ	اَشَدُّ	خَلْقًا	اَمِ
ضرور عبرت (ہے)	(اس) کیلئے جو	ڈرتا ہے	کیا (تمہارے نزدیک) تم	زیادہ مشکل (ہو)	بنانے (میں)	یا

ڈرنے والے کے لئے عبرت ہے ○ کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا

السَّمَآءُ بَنٰهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ

السَّمَآءُ	بَنٰهَا ﴿۲۷﴾	رَفَعَ	سَمْكَهَا	فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾	وَ	اَغْطَشَ
آسمان	اللہ نے بنایا اسے	اونچی کی	اس کی چھت	پھر ٹھیک کیا اسے	اور	تاریک کیا

آسمان کا؟ اسے اللہ نے بنایا ○ اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا ○ اور اس کی رات کو

لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ

لَيْلَهَا	وَ	اَخْرَجَ	ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾	وَ	الْاَرْضَ	بَعْدَ ذٰلِكَ
اس کی رات (کو)	اور	ظاہر کیا	اس کے دن کی روشنی (کو)	اور	زمین (کو)	اس کے بعد

تاریک کیا اور اس کے نور کو ظاہر کیا ○ اور اس کے بعد زمین

دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ

دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ (1)	اَخْرَجَ	مِنْهَا	مَآءَهَا	وَ	مَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾	وَ	الْجِبَالَ
اس نے پھیلایا اسے	نکالا	اس سے	اس کا پانی	اور	اس کا چارہ	اور	پہاڑوں (کو)

پھیلائی ○ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ○ اور پہاڑوں کو

(1)...... زمین آسمان سے پہلے پیدا فرمادی گئی تھی لیکن اسے پھیلایا آسمانوں کی تخلیق کے بعد گیا تھا۔

روزِ قیامت انسان اپنے اعمال یاد کرے گا

اَرْسٰىهَا ۝۳۲ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ۝۳۳ فَاِذَا

اَرْسٰىهَا ۝۳۲	مَتَاعًا	لَّكُمْ	وَ	لِاَنْعَامِكُمْ ۝۳۳	فَاِذَا
اس نے جمادیا انہیں	فائدے (کے لئے)	تمہارے	اور	تمہارے چوپایوں کے	پھر جب

جمایا○ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے○ پھر جب

جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝۳۴ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا

جَآءَتِ	الطَّآمَّةُ	الْكُبْرٰى ۝۳۴	يَوْمَ	يَتَذَكَّرُ	الْاِنْسَانُ	مَا
آئے گی	عام مصیبت	سب سے بڑی	(اس) دن	یاد کرے گا	آدمی	جو

وہ عام سب سے بڑی مصیبت آئے گی○ اس دن آدمی یاد کرے گا جو

روزِ قیامت جہنم کا ظہور

سَعٰى ۝۳۵ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝۳۶

سَعٰى ۝۳۵ (2)	وَ	بُرِّزَتِ	الْجَحِيْمُ	لِمَنْ	يَّرٰى ۝۳۶
اس نے کوشش کی	اور	ظاہر کردی جائے گی	جہنم	(اس) کے لئے جو	دیکھتا ہوگا

اس نے کوشش کی تھی○ اور جہنم ہر دیکھنے والے کے لئے ظاہر کردی جائے گی○

سرکش اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے کا انجام

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝۳۷ وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۳۸ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ

فَاَمَّا	مَنْ	طَغٰى ۝۳۷	وَ	اٰثَرَ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۳۸	فَاِنَّ	الْجَحِيْمَ
تو بہر حال	جس نے	سرکشی کی	اور	ترجیح دی	دنیا کی زندگی (کو)	تو بیشک	جہنم

تو بہر حال وہ جس نے سرکشی کی○ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی○ تو بیشک جہنم ہی

اللہ سے ڈرنے اور نفس کو خواہش سے روکنے والے کا صلہ

هِيَ الْمَاْوٰى ۝۳۹ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ

هِيَ	الْمَاْوٰى ۝۳۹	وَ	اَمَّا	مَنْ	خَافَ	مَقَامَ رَبِّهٖ	وَ
وہی	(اس کا) ٹھکانہ (ہے)	اور	بہر حال	جو	ڈرا	اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے (سے)	اور

(اس کا) ٹھکانہ ہے○ اور رہا وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور

1 ...... سب سے بڑی مصیبت سے مراد دوسری بار صور میں پھونک مارنا، یا قیامت، یا وہ گھڑی مراد ہے جب اہلِ جنت کو جنت کی طرف اور اہلِ جہنم کو جہنم کی جانب چلایا جائے گا تو یہ گھڑی کفار کے لئے سب سے بڑی مصیبت ہوگی۔

2 ...... بندہ انتہائی غفلت یا طویل عرصہ گزرنے کی وجہ سے اپنے اعمال بھول چکا ہوگا اور جب وہ قیامت کے دن انہیں اپنے اعمال نامہ میں لکھا ہوا دیکھے گا تو اسے سب کیا دھرا یاد آجائے گا۔

نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

نَهَى	النَّفْسَ	عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾	فَاِنَّ	الْجَنَّةَ	هِيَ	الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾
اس نے روکا	نفس (کو)	خواہش سے	تو بیشک	جنت	وہی	ٹھکانہ (ہے)

نفس کو خواہش سے روکا ○ تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے ○

قیامت کے بارے میں سوال کا جواب

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ السَّاعَةِ	اَيَّانَ	مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾	فِيْمَ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	قیامت کے بارے	کب (ہوگا)	اس کا قائم ہونا	کس چیز میں (یعنی کیا تعلق)

تم سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے ○ تمہارا

اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ

اَنْتَ	مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ [1]	اِلٰى رَبِّكَ	مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾	اِنَّمَاۤ اَنْتَ
تمہارا	اس کے بیان سے	تمہارے رب ہی تک	اس کی انتہا (ہے)	تم تو صرف

اس کے بیان سے کیا تعلق؟ ○ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے ○ تم تو فقط

مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا

مُنْذِرُ	مَنْ	يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾	كَاَنَّهُمْ	يَوْمَ	يَرَوْنَهَا
ڈرانے والے (ہو)	(اسے) جو	ڈرتا ہے اس (قیامت) سے	گویا کہ وہ	(جس) دن	دیکھیں گے اسے

اسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے ○ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے

لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

لَمْ يَلْبَثُوْۤا	اِلَّا	عَشِيَّةً	اَوْ	ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾
(تو سمجھیں گے کہ دنیا میں) وہ نہ ٹھہرے تھے	مگر	ایک شام	یا	اس کے دن چڑھے کے وقت (برابر)

(تو سمجھیں گے کہ) وہ صرف ایک شام یا ایک دن چڑھے کے وقت برابر ہی ٹھہرے تھے ○

رکوع ۲

[1] ......یہ آیتِ مبارکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ یہاں جو بیان ہوا یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم نہیں دیا تھا، بعد میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کا علم دے دیا گیا تھا، جیسا کہ کثیر احادیث سے ثابت ہے، رہا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کچھ چیزوں کی غیبی معلومات نہ بتانا تو یہ بھی اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ کو غیب کا علم نہیں تھا کیونکہ علم ہونے کے باوجود آپ کو کچھ باتیں چھپانے کا حکم تھا۔

آیات:42 | رکوع:01

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤى ۙ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ﴿۲﴾

عَبَسَ (1)	وَ	تَوَلّٰۤى ﴿۱﴾	اَنْ	جَآءَهُ	الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ (2)
اس نے تیوری چڑھائی	اور	منہ پھیرا	(اس بات پر) کہ	آیا اس کے پاس	نابینا

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ○ اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا ○

وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰۤى ۙ﴿۳﴾ اَوْ یَذَّكَّرُ

وَ	مَا یُدْرِیْكَ	لَعَلَّهٗ	یَزَّكّٰۤى ﴿۳﴾	اَوْ	یَذَّكَّرُ
اور	تم کیا جانو	شاید وہ (نابینا)	پاکیزہ ہو جائے	یا	وہ نصیحت حاصل کرے

اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزہ ہو جائے ○ یا نصیحت حاصل کرے

فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ؕ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ﴿۵﴾ فَاَنْتَ

فَتَنْفَعَهُ	الذِّكْرٰى ﴿۴﴾	اَمَّا	مَنِ	اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾	فَاَنْتَ
تو فائدہ دے اسے	نصیحت	بہرحال	وہ شخص جو	بے پرواہوا	تو تم

تو نصیحت اسے فائدہ دے ○ بہرحال وہ شخص جو بے پروا بنا ○ تو تم

تبلیغ سے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت

1..... اس سورت کی ابتدائی دس آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت اور اپنی بارگاہ میں ان کی محبوبیت کا ایک پہلو بیان فرمایا ہے کہ جب نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اجتہاد سے ایک کام کو زیادہ اہم سمجھتے ہوئے اسے دوسرے کام پر فوقیت دی اور دوسرے کام کی طرف توجہ نہ فرمائی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے لطیف انداز میں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت فرمائی۔

2..... یہ نابینا حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے اور یہاں نابینا کہنے سے ان کی معذوری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾

اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾	عَلَيْكَ	مَا	وَ	تَصَدّٰى ﴿۶﴾	لَهٗ
کہ وہ (کافر) پاکیزگی حاصل نہ کرے	تم پر (کوئی الزام)	نہیں	اور	پیچھے پڑتے ہو	اس کے

اس کے پیچھے پڑتے ہو ○ اور تم پر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ وہ (کافر) پاکیزہ نہ ہو ○

وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾

يَخْشٰى ﴿۹﴾	هُوَ	وَ	يَسْعٰى ﴿۸﴾	جَآءَكَ	مَنْ	اَمَّا	وَ
ڈر رہا ہے	وہ	اور	دوڑتا ہوا	آیا تمہارے پاس	وہ شخص جو	بہر حال	اور

اور رہا وہ جو تمہارے حضور دوڑتا ہوا آیا ○ اور وہ ڈر رہا ہے ○

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّاۤ اِنَّهَا

اِنَّهَا	كَلَّاۤ	تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾	عَنْهُ	فَاَنْتَ
بیشک یہ (آیتیں)	ایسے نہیں (کریں)	بے پروائی کرتے ہو	اس سے	تو تم

تو تم اسے چھوڑ کر (دوسری طرف) مشغول ہوتے ہو ○ ایسے نہیں، بیشک یہ باتیں

تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾	ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ [1]	شَآءَ	فَمَنْ	تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾
(وہ) عزت والے صحیفوں میں (ہے)	یاد کرے اس (قرآن) کو	چاہے	تو جو	نصیحت (ہیں)

نصیحت ہیں ○ تو جو چاہے اسے یاد کرے ○ ان عزت والے صحیفوں میں ○

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ

كِرَامٍ	بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾	مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾	مَّرْفُوْعَةٍ
(جو) معزز	(ان) لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے)	پاکی والے (ہیں)	(جو) بلندی والے

جو بلندی والے پاکی والے ہیں ○ ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے) ○ جو معزز

معرفت قرآن

وقف لازم

[1] ...... قرآنِ پاک حفظ کرنے کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے "اس شخص کی مثال جو قرآنِ کریم کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کرلیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآنِ کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کے لئے دگنا ثواب ہے۔ (بخاری، ۳/۳۷۳، الحدیث: ۴۹۳۷) لہٰذا جس سے قرآنِ مجید حفظ کرنا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا ممکن ہو تو اسے حفظِ قرآن کی سعادت ضرور حاصل کرنی چاہئے۔

انسان کی ناشکری کا بیان

بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾

مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾	الْاِنْسَانُ (1)	قُتِلَ	بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾
کتنا ناشکرا ہے وہ	آدمی	مارا جائے	نیکی والے (ہیں)

نیکی والے ہیں ○ آدمی مارا جائے، کتنا ناشکرا ہے وہ ○

انسان کی پیدائش، موت اور دوبارہ زندگی کی طرف اشارہ

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ

خَلَقَهٗ	مِنْ نُّطْفَةٍ	خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾	مِنْ اَيِّ شَيْءٍ
اس نے پیدا کیا اسے	ایک بوند سے	اللہ نے پیدا کیا اسے	کس چیز سے

اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ○ ایک بوند سے اسے پیدا فرمایا،

فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ

ثُمَّ	يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ (2)	السَّبِيْلَ	ثُمَّ	فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾
پھر	آسان کردیا اسے	راستہ	پھر	پھر طرح طرح کی حالتوں میں رکھا اسے

پھر اسے طرح طرح کی حالتوں میں رکھا ○ پھر راستہ آسان کردیا اسے ○ پھر

اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾

اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾	شَآءَ	اِذَا	ثُمَّ	فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾	اَمَاتَهٗ
باہر نکالے گا اسے	وہ چاہے گا	جب	پھر	پھر قبر میں رکھوایا اسے	موت دی اسے

اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا ○ پھر جب چاہے گا اسے باہر نکالے گا ○

انسان کو اسباب و سامانِ زندگی کی یاددہانی

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ

فَلْيَنْظُرِ	اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ (3)	مَاۤ	لَمَّا يَقْضِ	كَلَّا
تو چاہئے کہ دیکھے	اللہ نے حکم دیا اسے	جو	اب تک نہ پورا کیا	یقیناً

یقیناً اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اللہ نے اسے حکم دیا تھا ○ تو آدمی کو چاہیے

1 ...... یہاں آدمی سے کافر شخص مراد ہے اور ہر کافر اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے انتہا احسانات کے باوجود اس کے ساتھ کفر کرکے ناشکری کرتا ہے۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اس کیلئے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کا راستہ آسان کردیا۔

3 ...... یعنی کافر انسان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ تکبر اور کفر نہ کرے یونہی توحید، مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور حشر و نشر کا انکار کرنے پر قائم نہ رہے، لیکن اس نے اب تک حکمِ الٰہی پر عمل کرتے ہوئے نہ ایمان قبول کیا ہے اور نہ ہی اپنے تکبر سے باز آیا ہے۔

الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ

ثُمَّ	صَبًّا ﴿۲۵﴾	الْمَآءَ	صَبَبْنَا	اَنَّا	اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾	الْاِنْسَانُ
پھر	خوب برسانا	پانی	ہم نے برسایا	بیشک	اپنے کھانے کی طرف	آدمی

اپنے کھانوں کو دیکھے ○ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا ○ پھر

شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّ عِنَبًا

عِنَبًا	وَّ	حَبًّا ﴿۲۷﴾	فِیْهَا	فَاَنْۢبَتْنَا	شَقًّا ﴿۲۶﴾	الْاَرْضَ	شَقَقْنَا
انگور	اور	اناج	اس میں	تو ہم نے اگایا	خوب چیرنا	زمین (کو)	ہم نے چیرا

زمین کو خوب چیرا ○ تو اس میں اناج اُگایا ○ اور انگور

وَّ قَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّ زَیْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّ حَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ

وَّ	حَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾	وَّ	نَخْلًا ﴿۲۹﴾	وَّ	زَیْتُوْنًا	وَّ	قَضْبًا ﴿۲۸﴾	وَّ
اور	گھنے باغات	اور	کھجور	اور	زیتون	اور	چارہ	اور

اور چارہ ○ اور زیتون اور کھجور ○ اور گھنے باغیچے ○ اور

فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾	وَ	لَّكُمْ	مَّتَاعًا	اَبًّا ﴿۳۱﴾	وَّ	فَاكِهَةً
تمہارے چوپایوں کے	اور	تمہارے	فائدے (کے لئے)	گھاس	اور	پھل

پھل اور گھاس ○ تمہارے فائدے کے لئے اور تمہارے چوپایوں کے لئے ○

روزِ قیامت کی شدت اور اس کا حال

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ

الْمَرْءُ	یَفِرُّ	یَوْمَ	الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ (1)	جَآءَتِ	فَاِذَا
آدمی	بھاگے گا	(اس) دن	کان پھاڑنے والی چنگھاڑ	آئے گی	پھر جب

پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی ○ اس دن آدمی اپنے بھائی سے

(1)...... یہ آواز دوسری بار صور پھونکنے کی ہوگی۔ جب یہ آواز آئے گی تو اس دن آدمی اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا اور ان میں سے کسی کی طرف توجہ نہیں کرے گا تاکہ کوئی اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کرلے اور ان میں سے ہر ایک کو اس دن اپنی ایسی فکر ہوگی جو اسے دوسروں سے بے پروا کردے گی۔

روزِ قیامت ہر کسی کو اپنی فکر ہوگی

مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ

مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾	وَ	اُمِّهٖ	وَ	اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾	وَ	صَاحِبَتِهٖ
اپنے بھائی سے	اور	اپنی ماں	اور	اپنے باپ (سے)	اور	اپنی بیوی

بھاگے گا ○ اور اپنی ماں اور اپنے باپ ○ اور اپنی بیوی

وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَىٕذٍ شَاْنٌ

وَ	بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾	لِكُلِّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	یَوْمَىٕذٍ	شَاْنٌ
اور	اپنے بیٹوں (سے)	ہر شخص کو	ان میں سے	اس دن	ایک فکر (ہوگی)

اور اپنے بیٹوں سے ○ ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی

روزِ قیامت اہلِ ایمان اور کفار کے چہروں کا حال

یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ

یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىٕذٍ	مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ (1)	ضَاحِكَةٌ
جو بے پروا کردے گی اسے (دوسروں سے)	بہت سے چہرے	اس دن	روشن (ہوں گے)	ہنسنے والے

جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کردے گی ○ بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے ○ ہنستے ہوئے

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ عَلَیْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾	وَ	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىٕذٍ	عَلَیْهَا	غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾
خوشیاں منانے والے (ہوں گے)	اور	بہت سے چہرے	اس دن	ان پر	گرد (پڑی ہوگی)

خوشیاں مناتے ہوں گے ○ اور بہت سے چہروں پر اس دن گرد پڑی ہوگی ○

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

تَرْهَقُهَا	قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْكَفَرَةُ	الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾
چڑھ رہی ہوگی ان پر	سیاہی	یہ لوگ	وہی	کافر	بدکار (ہیں)

ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی ○ یہ لوگ وہی کافر بدکار ہیں ○

ع ۱ / ۵

1 ......مکلف لوگ دو طرح کے ہیں۔(1) سعادت مند۔(2) بدبخت۔ روزِ قیامت سعادت مندوں کے چہرے ایمان کے نور، یا رات کی عبادتوں، یا وضو کے آثار سے روشن ہوں گے اور حساب سے فراغت کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت، اس کے کرم اور اس کی رضا پر ہنستے ہوئے خوشیاں منا رہے ہوں گے اور بدبختوں کا حال یہ ہوگا کہ اس دن بدعملیوں کی وجہ سے ان کے چہروں پر گرد پڑی اور کفر کی وجہ سے ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۪ۙ(۱) وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۪ۙ(۲) وَ اِذَا

اِذَا	الشَّمْسُ	كُوِّرَتْ (۱) (1)	وَ	اِذَا	النُّجُوْمُ	انْكَدَرَتْ (۲)	وَ	اِذَا
جب	سورج	لپیٹ دیا جائے گا	اور	جب	تارے	جھڑ پڑیں گے	اور	جب

جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا ○ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب

الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ۪ۙ(۳) وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۪ۙ(۴) وَ اِذَا

الْجِبَالُ	سُیِّرَتْ (۳)	وَ	اِذَا	الْعِشَارُ	عُطِّلَتْ (۴) (2)	وَ	اِذَا
پہاڑ	چلائے جائیں گے	اور	جب	دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں	چھوڑ دی جائیں گی	اور	جب

پہاڑ چلائے جائیں گے ○ اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی ○ اور جب

الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۪ۙ(۵) وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۪ۙ(۶) وَ اِذَا

الْوُحُوْشُ	حُشِرَتْ (۵)	وَ	اِذَا	الْبِحَارُ	سُجِّرَتْ (۶)	وَ	اِذَا
وحشی جانور	جمع کئے جائیں گے	اور	جب	سمندر	سلگائے جائیں گے	اور	جب

وحشی جانور جمع کئے جائیں گے ○ اور جب سمندر سلگائے جائیں گے ○ اور جب

احوالِ قیامت کا بیان اور لوگوں کی تقسیم

1 ...... حدیث پاک میں ہے ”جسے یہ پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو اسے چاہیے کہ وہ سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے۔(ترمذی، ۵ / ۲۲۰، الحدیث: ۳۳۴۴) 2 ...... یہاں ابتدائے قیامت کا حال بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت دنیا تباہ ہونا شروع ہوگی اس وقت دہشت کی وجہ سے حال یہ ہوگا کہ پسندیدہ مال ہونے کے باجود دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں آزاد پھریں گی، انہیں نہ کوئی چرانے والا ہوگا اور نہ ہی ان کا کوئی نگران ہوگا، یا یہاں بطور تمثیل کلام ہے، یعنی قیامت کی ہولناکی کا عالم یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس دس ماہ کی حاملہ اونٹنی ہوتی کہ جس سے بچہ ملنے ہی والا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۪ۙ(۷) وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىٕلَتْ ۪ۙ(۸)

النُّفُوْسُ	زُوِّجَتْ ۝۷ (1)	وَ	اِذَا	الْمَوْءٗدَةُ	سُىٕلَتْ ۝۸
جانیں	جوڑی جائیں گی	اور	جب	زندہ دفن کی گئی لڑکی	اس سے پوچھا جائے گا

جانوں کو جوڑا جائے گا ○ اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا ○

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۚ(۹) وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۪ۙ(۱۰) وَ اِذَا

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ	قُتِلَتْ ۝۹	وَ	اِذَا	الصُّحُفُ	نُشِرَتْ ۝۱۰	وَ	اِذَا
کس خطا کی وجہ سے	اسے قتل کیا گیا	اور	جب	اعمال نامے	کھولے جائیں گے	اور	جب

کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟ ○ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے ○ اور جب

السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۪ۙ(۱۱) وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۪ۙ(۱۲) وَ اِذَا الْجَنَّةُ

السَّمَآءُ	كُشِطَتْ ۝۱۱	وَ	اِذَا	الْجَحِیْمُ	سُعِّرَتْ ۝۱۲ (2)	وَ	اِذَا	الْجَنَّةُ
آسمان	کھینچ لیا جائے گا	اور	جب	جہنم	بھڑکائی جائے گی	اور	جب	جنت

آسمان کھینچ لیا جائے گا ○ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی ○ اور جب جنت

اُزْلِفَتْ ۪ۙ(۱۳) عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ؕ(۱۴) فَلَاۤ اُقْسِمُ

اُزْلِفَتْ ۝۱۳	عَلِمَتْ	نَفْسٌ	مَّاۤ	اَحْضَرَتْ ۝۱۴	فَلَاۤ اُقْسِمُ
قریب لائی جائے گی	(اس وقت) جان لے گی	ہر جان	جو	اس نے حاضر کیا	تو مجھے قسم ہے

قریب لائی جائے گی ○ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی ○ تو ان ستاروں

بِالْخُنَّسِ ۙ(۱۵) الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ(۱۶) وَ الَّیْلِ

بِالْخُنَّسِ ۝۱۵	الْجَوَارِ	الْكُنَّسِ ۝۱۶	وَ	الَّیْلِ
الٹا چلنے والوں کی	سیدھا چلنے والوں	چھپ جانے والوں (کی)	اور	رات (کی)

کی قسم جو الٹے چلیں ○ جو سیدھے چلیں، چھپ جائیں ○ اور رات کی

قرآن حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لایا ہوا کلام ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے تو وہ اسے بھی آزاد چھوڑ دیتا اور اپنی جان کی فکر میں مشغول ہو جاتا۔ 1..... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کئے ہیں (1) نیک لوگ نیکوں کے ساتھ اور برے لوگ بروں کے ساتھ کر دیئے جائیں گے۔ (2) جانیں اپنے جسموں کے ساتھ یا اپنے عملوں کے ساتھ ملا دی جائیں گی۔ (3) ایمانداروں کی جانیں حوروں کے ساتھ اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملا دی جائیں گی۔ (4) روحیں اپنے جسموں کی طرف لوٹا دی جائیں گی۔ 2..... اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن جہنم کی بھڑک میں مزید اضافہ کیا جائے گا تاکہ وہ کفار کو ہمیشہ کے لئے جلاتی رہے ورنہ جہنم تو جب سے پیدا کی گئی ہے تب سے ہی بھڑک رہی ہے۔

حضرت جبریل اور نبی کریم عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے متعلق کلام

اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ لا وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ لا اِنَّهٗ

اِذَا	عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾	وَ	الصُّبْحِ	اِذَا	تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ (1)	اِنَّهٗ
جب	وہ پیٹھ پھیر کر جائے	اور	صبح (کی)	جب	وہ سانس لے	بیشک وہ

جب پیٹھ پھیر کر جائے ○ اور صبح کی جب سانس لے ○ بیشک یہ

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ لا ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾ لا

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ (2)	ذِيْ قُوَّةٍ	عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ	مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾
ضرور عزت والے رسول کا کلام (ہے)	قوت والا (ہے)	عرش والے کے حضور	عزت والا (ہے)

ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے ○ جو قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے ○

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ ط وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ ج وَ

مُّطَاعٍ	ثَمَّ	اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾	وَ	مَا	صَاحِبُكُمْ	بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾	وَ
اس کا حکم مانا جاتا ہے	وہاں	امانت دار (ہے)	اور	نہیں	تمہارے صاحب	مجنون	اور

وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، امانت دار ہے ○ اور تمہارے صاحب ہرگز مجنون نہیں ○ اور

حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب بتانے میں بخیل نہیں

لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾ ج وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ

لَقَدْ	رَاٰهُ	بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾	وَ	مَا	هُوَ	عَلَى الْغَيْبِ
ضرور بیشک	اس نے دیکھا اس (جبریل) کو	روشن کنارے پر	اور	نہیں	وہ (نبی)	غیب (بتانے) پر

یقیناً بیشک انہوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا ○ اور یہ نبی غیب بتانے پر

قرآن پر اعتراض کرنے والوں کو جواب

بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ ج وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لا فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ ط اِنْ

بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ (3)	وَ	مَا	هُوَ	بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾	فَاَيْنَ	تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾	اِنْ
بخیل	اور	نہیں	وہ (قرآن)	شیطان مردود کا پڑھا ہوا	پھر کہاں	تم جاتے ہو	نہیں

ہرگز بخیل نہیں ○ اور وہ (قرآن) ہرگز مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں ○ پھر تم کدھر جاتے ہو؟ ○ وہ تو

1 ...... صبح کے سانس لینے سے مراد یہ ہے کہ وہ ظاہر ہو جائے اور اس کی روشنی خوب پھیل جائے۔

2 ...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ”عزت والے رسول“ سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔

3 ...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم عطا فرمایا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں سے بہت کچھ اپنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُم کو بتایا ہے۔

هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٧﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ(1)	لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٧﴾	لِمَنْ	شَآءَ	مِنْكُمْ	اَنْ
وہ	مگر	نصیحت	تمام جہانوں کے لئے	(اس) کے لئے جو	چاہے	تم میں سے	کہ

سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے ○ اس کے لیے جو تم میں سے

یَّسْتَقِیْمَ ﴿٢٨﴾ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٩﴾

یَّسْتَقِیْمَ ﴿٢٨﴾	وَ	مَا تَشَآءُوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ(2)	اللّٰهُ	رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٩﴾
وہ سیدھا ہو جائے	اور	تم نہیں چاہ سکتے	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)

سیدھا ہونا چاہے ○ اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○

بندوں کا چاہنا مشیتِ الٰہی کے تابع ہے

ع ٢٩ ٦

آیات:19 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَ اِذَا

اِذَا	السَّمَآءُ	انْفَطَرَتْ ﴿١﴾	وَ	اِذَا	الْكَوَاكِبُ	انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾	وَ	اِذَا
جب	آسمان	پھٹ جائے گا	اور	جب	ستارے	جھڑ پڑیں گے	اور	جب

جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب

احوالِ قیامت کا بیان اور لوگوں کو تنبیہ

1 ...... قرآنِ عظیم تمام جنوں اور انسانوں کے لئے نصیحت ہے اور اس سے وہی نصیحت حاصل کر سکتا ہے جسے حق کی پیروی کرنا، اس پر قائم رہنا اور اس سے نفع حاصل کرنا منظور ہو۔

2 ...... اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ اور رضا میں بہت فرق ہے، بندے کا ہر کام اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ سے ہوتا ہے لیکن ہر کام سے اللہ تعالیٰ راضی ہو یہ ضروری نہیں۔

ربِّ کریم سے متعلق دھوکے میں مبتلا انسان کو نصیحت

الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ

عَلِمَتْ[1]	بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾	الْقُبُوْرُ	اِذَا	وَ	فُجِّرَتْ ﴿۳﴾	الْبِحَارُ
(اس وقت) جان لے گی	کریدی جائیں گی	قبریں	جب	اور	بہادیے جائیں گے	سمندر

سمندر بہادیے جائیں گے ○ اور جب قبریں کریدی جائیں گی ○ ہر جان کو

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا

مَا	الْاِنْسَانُ	یٰۤاَیُّهَا	اَخَّرَتْ ﴿۵﴾	وَ	قَدَّمَتْ[2]	مَّا	نَفْسٌ
کس چیز نے	انسان	اے	(جو) پیچھے چھوڑا	اور	اس نے آگے بھیجا	جو	ہر جان

معلوم ہوجائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ○ اے انسان! تجھے کس چیز نے

غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ﴿۶﴾ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ

فَسَوّٰىكَ	خَلَقَكَ	الَّذِیْ	بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ﴿۶﴾	غَرَّكَ[3]
پھر ٹھیک بنایا تجھے	پیدا کیا تجھے	جس نے	اپنے کرم والے رب کے بارے میں	دھوکے میں ڈال دیا تجھے

اپنے کرم والے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا ○ جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا

فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ

بَلْ	كَلَّا	رَكَّبَكَ ﴿۸﴾	مَّا شَآءَ	فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ	فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾
بلکہ	ہرگز نہیں	جوڑ دیا تجھے	اس نے چاہا	جس صورت میں	پھر اعتدال والا کیا تجھے

پھر اعتدال والا کیا ○ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ○ ہرگز نہیں، بلکہ

اعمال لکھنے والے فرشتوں سے متعلق

تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ﴿۹﴾ وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ﴿۱۰﴾

لَحٰفِظِیْنَ ﴿۱۰﴾	عَلَیْكُمْ	اِنَّ	وَ	بِالدِّیْنِ ﴿۹﴾	تُكَذِّبُوْنَ
ضرور نگہبانی کرنے والے (مقرر ہیں)	تمہارے اوپر	بیشک	اور	انصاف ہونے کو	تم جھٹلاتے ہو

تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو ○ اور بیشک تم پر ضرور کچھ نگہبان مقرر ہیں ○

[1] ...... یہ جاننا اعمال نامہ پڑھنے کے ذریعے ہوگا۔ [2] ...... جو آگے بھیجا اس سے مراد نیک یا برا عمل ہے، یا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے مراد نیکی یا بدی ہے یا اس سے میراث مراد ہے۔ [3] ...... اگرچہ اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا ہے لیکن اس کا کرم دیکھ کر اس کی نافرمانی کرنے کی جرأت کرنے کی بجائے اس کے عذاب کا سوچ کر اس کی نافرمانی سے ہر دم بچتے رہنا چاہئے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ جو گناہ کرنے کے بعد بھی توبہ کرنے کی بجائے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے، وہ معاف کردے گا کوئی بات نہیں۔

تمہارے اعمال لکھنے والے نگہبان فرشتے

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿١١﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿١٢﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ

الْاَبْرَارَ	اِنَّ	تَفْعَلُوْنَ ﴿١٢﴾	مَا	يَعْلَمُوْنَ (2)	كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿١١﴾ (1)
نیک لوگ	بیشک	تم کرتے ہو	جو کچھ	وہ جانتے ہیں	معزز لکھنے والے

معزز لکھنے والے ○ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو ○ بیشک نیک لوگ

لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿١٣﴾ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿١٤﴾

لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿١٤﴾	الْفُجَّارَ	اِنَّ	وَ	لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿١٣﴾
ضرور جہنم میں (ہیں)	بدکار لوگ (یعنی کافر)	بیشک	اور	ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہیں)

ضرور چین میں (جانے والے) ہیں ○ اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں ○

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾ وَ مَا هُمْ عَنْهَا

عَنْهَا	هُمْ	مَا	وَ	يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾	يَّصْلَوْنَهَا
اس سے	وہ	نہیں	اور	جزا، انصاف کے دن	وہ داخل ہوں گے اس میں

انصاف کے دن اس میں جائیں گے ○ اور اس سے کہیں

روزِ جزا و انصاف کی حقیقت

بِغَآئِبِيْنَ ﴿١٦﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ

ثُمَّ	يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٧﴾	مَا	مَاۤ اَدْرٰىكَ	وَ	بِغَآئِبِيْنَ ﴿١٦﴾
پھر	جزا، انصاف کا دن	کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے	اور	چھپ سکنے والے

چھپ نہ سکیں گے ○ اور تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ ○ پھر

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ

نَفْسٌ	لَا تَمْلِكُ	يَوْمَ	يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٨﴾	مَا	مَاۤ اَدْرٰىكَ
کوئی جان	اختیار نہ رکھے گی	(جس) دن	جزا، انصاف کا دن	کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے

تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ ○ جس دن کوئی جان

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت والے کریم ہیں۔

2 ......ہمارا چھپا اور ظاہر کوئی عمل فرشتوں سے پوشیدہ نہیں، اسی لئے وہ ہر عمل لکھ لیتے ہیں۔

لِّنَفْسٍ شَیْــٴًـا ؕ وَ الْاَمْرُ یَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ ۠ ﴿۱۹﴾ ع

لِّنَفْسٍ	شَیْــٴًـا	وَ	الْاَمْرُ	یَوْمَىٕذٍ	لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾
کسی جان کے لئے	کچھ	اور	سارا حکم	اس دن	اللہ کا (ہو گا)

کسی جان کے لئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہو گا ○

رکوع: 01 | آیات: 36

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

ناپ تول میں خیانت کرنے والوں کو تنبیہ

وَیْلٌ	لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ﴿۱﴾ (1)	الَّذِیْنَ	اِذَا	اكْتَالُوْا	عَلَى النَّاسِ
خرابی (ہے)	کم تولنے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	جب	ناپ کر لیں	لوگوں سے

کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے ○ وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں

یَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ ط

یَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾	وَ	اِذَا	كَالُوْهُمْ	اَوْ وَّزَنُوْهُمْ	یُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ (2)
(تو) پورا وصول کریں	اور	جب	ناپ کر دیں انہیں	یا تول کر دیں انہیں	(تو) کم کر دیں

تو پورا وصول کریں ○ اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں ○

(1)...... صحیح ناپنے اور تولنے کا انجام دنیا میں بھی بہتر ہوتا ہے کہ اس سے لوگوں کا اعتبار قائم رہتا، تجارت میں خوب اضافہ ہوتا اور رزق میں برکت ہوتی ہے اور آخرت میں بھی یقیناً بہتر ہو گا کہ اِس حوالے سے لوگوں کا اُس پر کوئی حق نہ ہو گا، ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ان آیات میں سخت وعید ہے۔

(2)......ناپ تول میں کمی کرنے کی تمام صورتیں اس آیت میں داخل ہیں جیسے کپڑا ناپتے وقت لچک دار کپڑے کو کھینچ کر ناپنا، ترازو کے جس حصے میں باٹ رکھے جاتے ہیں اس کے نیچے کوئی چیز لگا دینا، وزن کرنے کے الیکٹرونک آلات کی سیٹنگ میں یا میٹر میں تبدیلی کر کے کم تول کے دینا وغیرہ۔

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝۴ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝۵

اَلَا یَظُنُّ	اُولٰٓئِكَ	اَنَّهُمْ	مَّبْعُوْثُوْنَ ۝۴	لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝۵
کیا یقین نہیں رکھتے	یہ لوگ	کہ وہ	اٹھائے جائیں گے	ایک عظمت والے دن کے لئے

کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھایا جائے گا ۝ ایک عظمت والے دن کے لیے ۝

یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۶

یَّوْمَ (1)	یَقُوْمُ	النَّاسُ	لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۶
(جس) دن	کھڑے ہوں گے	تمام لوگ	تمام جہانوں کے رب کے حضور

جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے ۝

کفار کے اعمال ناموں کا مقام اور اس کی حقیقت

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۝۷ وَ

كَلَّاۤ	اِنَّ	كِتٰبَ الْفُجَّارِ (2)	لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۝۷	وَ
یقیناً	بیشک	بدکاروں کا اعمال نامہ	ضرور سجین میں (ہے)	اور

یقیناً بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجین میں ہے ۝ اور

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌ ۝۸ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۹

مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	سِجِّیْنٌ ۝۸	كِتٰبٌ	مَّرْقُوْمٌ ۝۹
کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	سجین	(وہ) ایک کتاب (ہے)	مہر لگائی ہوئی

تجھے کیا معلوم کہ سجین کیا ہے؟ ۝ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ۝

روزِ انصاف کو جھٹلانے والے کا انجام

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝۱۰ الَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ

وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝۱۰	الَّذِیْنَ	یُكَذِّبُوْنَ
خرابی (ہے)	اس دن	جھٹلانے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	جھٹلاتے ہیں

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ۝ جو انصاف کے دن کو

1 ......یعنی جس دن سب لوگ اپنے اعمال کے حساب اور ان کی جزا کے لئے ربُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے اس دن ان لوگوں کا ناپ تول میں کمی کرنا اور اس کا بدلہ ظاہر ہو جائے گا۔

2 ......یہاں بدکاروں سے مراد کفار ہیں اور سجین کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ ساتویں زمین کے نیچے ایک مقام ہے اور یہ مقام ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔

روزِ انصاف کو جھٹلانے والوں کی صفات

بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۱۱﴾ وَ مَا یُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ

كُلُّ مُعْتَدٍ	اِلَّا	بِهٖۤ	مَا یُكَذِّبُ	وَ	بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۱۱﴾
ہر سرکش	مگر	اس کو	نہیں جھٹلائے گا	اور	جزاء، انصاف کے دن کو

جھٹلاتے ہیں ○ اور اسے نہیں جھٹلائے گا مگر ہر سرکش،

اَثِیْمٍ ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ

قَالَ	اٰیٰتُنَا	عَلَیْهِ	تُتْلٰى	اِذَا	اَثِیْمٍ ﴿۱۲﴾
(تو) کہتا ہے	ہماری آیتیں	اس پر	پڑھی جاتی ہیں	جب	بڑا گناہگار

بڑا گناہگار ○ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے

جھٹلانے والوں کا بُرا کردار اور ان کا انجام

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ﳜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	رَانَ (1)	بَلْ	كَلَّا	اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾
ان کے دلوں پر	زنگ چڑھا دیا ہے	بلکہ	ہرگز نہیں	(یہ) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہیں)

(یہ قرآن) اگلوں کی کہانیاں ہیں ○ (ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ ان کے کمائے ہوئے اعمال نے

مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ

عَنْ رَّبِّهِمْ	اِنَّهُمْ	كَلَّاۤ	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾	مَّا
اپنے رب (کے دیدار) سے	بیشک وہ	یقیناً	وہ کماتے (کام کرتے) تھے	(اس نے) جو

ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ○ یقیناً بیشک وہ اس دن اپنے رب کے

یَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا

لَصَالُوا	اِنَّهُمْ	ثُمَّ	لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ (2)	یَوْمَىٕذٍ
ضرور داخل ہونے والے	بیشک وہ	پھر	ضرور حجاب یعنی پردے میں ہوں گے	اس دن

دیدار سے ضرور محروم ہوں گے ○ پھر بیشک وہ ضرور جہنم میں

1 ...... گناہ دل کو میلا کرتے ہیں اور گناہوں کی زیادتی دل کے زنگ کا باعث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: "جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آجاتا ہے اور توبہ و استغفار کرلیتا ہے تو اس کا دل صاف ہوجاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا دل سیاہ ہوجاتا ہے اور یہی رَان یعنی وہ زنگ ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہوا۔ (ترمذی، ۵/۲۲۰، الحدیث: ۳۳۴۵)

2 ...... آخرت میں دیدارِ الٰہی کی نعمت سے محرومی کی وعید کفار کے لیے ہے، مومنین کو اللہ تعالٰی کے فضل سے دیدارِ الٰہی کی نعمت نصیب ہوگی۔

الْجَحِیْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ یُقَالُ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾	الَّذِیْ	هٰذَا	یُقَالُ	ثُمَّ	الْجَحِیْمِ ﴿۱۶﴾
تم اس کو جھٹلاتے تھے	وہ جو	یہ (ہے)	کہا جائے گا	پھر	جہنم (میں)

داخل ہونے والے ہیں ○ پھر کہا جائے گا: یہ وہ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے ○

نیک لوگوں کے اعمال نامے کا مقام اور اس کی حقیقت

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ﴿۱۸﴾ وَ

وَ	لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ﴿۱۸﴾ [1]	كِتٰبَ الْاَبْرَارِ	اِنَّ	كَلَّاۤ
اور	ضرور علیین میں (ہے)	نیک لوگوں کا اعمال نامہ	بیشک	یقیناً

یقیناً بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال ضرور علیین میں ہے ○ اور تجھے

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾

مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾	كِتٰبٌ	عِلِّیُّوْنَ ﴿۱۹﴾	مَا	مَاۤ اَدْرٰىكَ
مہر لگائی ہوئی	(وہ) ایک کتاب (ہے)	علیین	کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے

کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ ○ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ○

نیک لوگوں کے لیے جنتی انعامات

یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ

الْاَبْرَارَ	اِنَّ	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾	یَّشْهَدُهُ
نیک لوگ	بیشک	قرب والے (فرشتے)	حاضر ہوتے ہیں اس پر

قرب والے اس کی زیارت کرتے ہیں ○ بیشک نیک لوگ

لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآىٕكِ یَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ

تَعْرِفُ	یَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ [2]	عَلَى الْاَرَآىٕكِ	لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۲۲﴾
تو پہچان لے گا	نظارے کر رہے ہوں گے	تختوں پر	ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہوں گے)

ضرور چین میں ہوں گے ○ تختوں پر نظارے کر رہے ہوں گے ○ تم ان کے چہروں میں

[1] ...... علیین ساتویں آسمان میں عرش کے نیچے سب سے اونچا مقام ہے۔

[2] ...... اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار نیک بندے جنت میں تختوں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو اور اس کے علاوہ طرح طرح کے عذابات میں گرفتار اپنے دشمنوں کو دیکھیں گے۔

فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ﴿۲۴﴾ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ

خِتٰمُهٗ	مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾	یُسْقَوْنَ	نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ﴿۲۴﴾	فِیْ وُجُوْهِهِمْ
اس کی مہر	مہر لگائی ہوئی خالص شراب سے	انہیں پلایا جائے گا	نعمتوں کی تروتازگی	ان کے چہروں میں

نعمتوں کی تروتازگی پہچان لوگے ○ انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگائی ہوئی ہوگی ○ اس

مِسْكٌ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ

مِزَاجُهٗ	وَ	الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ (1)	فَلْیَتَنَافَسِ	فِیْ ذٰلِكَ	وَ	مِسْكٌ
اس کی ملاوٹ	اور	للچانے والے	تو چاہئے کہ للچائیں	اسی میں (پر)	اور	مشک (کی ہے)

کی مہر مشک (کی) ہے اور للچانے والوں کو تو اسی پر للچانا چاہئے ○ اور اس کی ملاوٹ

مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ

اِنَّ	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾	بِهَا	یَشْرَبُ	عَیْنًا	مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾
بیشک	مقرب بندے	اس سے	پئیں گے	(وہ) ایک چشمہ (ہے)	تسنیم سے (ہے)

تسنیم سے ہے ○ ایک چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے ○ بیشک

الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ

وَ	یَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ (2)	مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	كَانُوْا	اَجْرَمُوْا	الَّذِیْنَ
اور	ہنسا کرتے	ایمان والوں / سے (پر)	وہ تھے	جرم کئے	وہ لوگ جنہوں نے

مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے ○ اور

اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا

انْقَلَبُوْۤا	اِذَا	وَ	یَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾	بِهِمْ	مَرُّوْا	اِذَا
وہ پلٹتے	جب	اور	(تو) یہ آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے	ان پر	وہ گزرتے	جب

جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو یہ آپس میں (ان پر) آنکھوں سے اشارے کرتے تھے ○ اور جب یہ کافر

1 ......یعنی للچانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف سبقت کرکے اور برائیوں سے باز رہ کر جنت میں مشک کی مہر لگی شراب پر للچانا چاہئے۔ 2 ......ابوجہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار کے سردار، حضرت عمار، حضرت خباب، حضرت صہیب اور حضرت بلال وغیرہ غریب مومنین پر ہنسا کرتے تھے اور جب وہ غریب مومنین ان مالدار کافر سرداروں کے پاس سے گزرتے تو یہ سردار آپس میں طعن کے طور پر ان مومنین پر آنکھوں سے اشارے کرتے تھے۔ ان کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ

رَاَوْهُمْ	اِذَا	وَ	فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾	انْقَلَبُوْا	اِلٰۤى اَهْلِهِمُ
وہ دیکھتے ان (مسلمانوں) کو	جب	اور	خوش ہوتے ہوئے	(تو) پلٹتے	اپنے گھروں کی طرف

اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تو خوش ہو کر لوٹتے ○ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے

قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا

مَاۤ اُرْسِلُوْا	وَ	لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾	هٰۤؤُلَآءِ	اِنَّ	قَالُوْۤا
انہیں نہیں بھیجا گیا	اور (حالانکہ)	ضرور بھکے ہوئے (ہیں)	یہ لوگ	بیشک	(تو) کہتے

تو کہتے: بیشک یہ لوگ بھکے ہوئے ہیں ○ حالانکہ ان کافروں کو

عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	فَالْيَوْمَ	حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ (1)	عَلَيْهِمْ
ایمان لائے	وہ لوگ جو	تو آج	نگہبان (بنا کر)	ان (مسلمانوں) پر

مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا ○ تو آج ایمان والے

مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾	عَلَى الْاَرَآئِكِ	يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ (2)	مِنَ الْكُفَّارِ
دیکھ رہے ہوں گے	تختوں پر (بیٹھ کر)	ہنسیں گے	کافروں سے (پر)

کافروں پر ہنسیں گے ○ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے ○

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾	مَا	الْكُفَّارُ	ثُوِّبَ	هَلْ
وہ کام کرتے تھے	(اس کا) جو	کافروں (کو)	بدلہ دیا گیا	کیا

کیا بدلہ دیا گیا کافروں کو اس کا جو وہ کام کرتے تھے ○

ع ۳۶ / ۸

(1)...... یعنی ان کافروں کو مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ وہ اُن کے احوال اور اعمال پر گرفت کریں بلکہ ان کفار کو اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنا حال درست کریں۔

(2)...... جب جہنم کا دروازہ کھولا جائے گا تو کافر جہنم سے نکلنے کے لئے دروازے کی طرف دوڑیں گے اور جب قریب پہنچیں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا: ان کے ساتھ بار بار ایسا ہی ہو گا اور کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان اُن پر ہنسیں گے اور مسلمانوں کا یہ ہنسنا کفار کے ہنسنے کا بدلہ ہو گا۔

آیات:25 | رکوع:01

ظہورِ قیامت کے وقت آسمان و زمین کا حال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ① وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ					
اِذَا	السَّمَآءُ	انْشَقَّتْ ①	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّهَا	وَ
جب	آسمان	پھٹ جائے گا	اور	وہ سنے گا	اپنے رب کا (حکم)	اور
جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گا اور						

حُقَّتْ ② وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ③ وَ اَلْقَتْ						
حُقَّتْ ②	وَ	اِذَا	الْاَرْضُ	مُدَّتْ ③ (1)	وَ	اَلْقَتْ (2)
(یہی) اسے لائق ہے	اور	جب	زمین	دراز کردی جائے گی	اور	وہ (باہر) ڈال دے گی
اسے یہی لائق ہے ○ اور جب زمین کو دراز کردیا جائے گا ○ اور جو کچھ						

مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ④ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ							
مَا	فِيْهَا	وَ	تَخَلَّتْ ④	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّهَا	وَ
جو کچھ	اس میں (ہے)	اور	خالی ہوجائے گی	اور	وہ سنے گی	اپنے رب کا (حکم)	اور
اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی ہوجائے گی ○ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی اور							

1 ...... یعنی جب زمین کی وسعت میں اضافہ کرکے اسے دراز کردیا جائے گا اور اس پر کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہے گا۔

2 ...... یعنی جب زمین اپنے اندر موجود سب خزانے اور مردے باہر ڈال دے گی اور خزانوں اور مردوں سے خالی ہوجائے گی۔

انسان کو ایک تنبیہ

حُقَّتْ ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ

كَادِحٌ	اِنَّكَ	الْاِنْسَانُ	یٰۤاَیُّهَا	حُقَّتْ ﴿۵﴾
دوڑنے والا (ہے)	بیشک تو	انسان	اے	(یہی) اسے لائق ہے

اسے یہی لائق ہے ○ اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا حال

اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ

مَنْ	فَاَمَّا	فَمُلٰقِیْهِ ﴿۶﴾	كَدْحًا	اِلٰى رَبِّكَ
جسے	تو بہر حال	پھر ملنے والا (ہے) اس سے	دوڑنا	اپنے رب کی طرف

دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے ○ تو بہر حال جسے

اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ

فَسَوْفَ یُحَاسَبُ	بِیَمِیْنِهٖ ﴿۷﴾	كِتٰبَهٗ	اُوْتِیَ
تو عنقریب اس سے حساب لیا جائے گا	اس کے دائیں ہاتھ میں	اس کا اعمال نامہ	دیا جائے گا

اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ○ تو عنقریب اس سے

حِسَابًا یَّسِیْرًا ﴿۸﴾ وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾

مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾	اِلٰۤى اَهْلِهٖ	یَنْقَلِبُ	وَّ	حِسَابًا یَّسِیْرًا ﴿۸﴾ [1]
خوش ہوتا ہوا	اپنے گھر والوں کی طرف	وہ پلٹے گا	اور	آسان حساب

آسان حساب لیا جائے گا ○ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی خوشی پلٹے گا ○

پیٹھ پیچھے اعمال نامہ پانے والے کا حال اور اس کا سبب

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾

وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾	كِتٰبَهٗ	اُوْتِیَ	مَنْ	اَمَّا	وَ
اس کی پیٹھ کے پیچھے (سے)	اس کا اعمال نامہ	دیا جائے گا	جسے	بہر حال	اور

اور رہا وہ جسے اس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا ○

1 ..... قیامت کے دن بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے وقت ان سے تحقیق اور جرح والا حساب نہیں ہوگا بلکہ صرف ان کے اعمال ان پر پیش کئے جائیں گے، وہ اپنی نیکیوں اور گناہوں کو پہچانیں گے، پھر انہیں نیکیوں پر ثواب دیا اور گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔ یہ وہ آسان حساب ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے یعنی نہ تو شدید اعتراضات کر کے اعمال کی تنقیح ہوگی، اور نہ یہ کہا جائے گا کہ ایسا کیوں کیا، اور نہ اس پر حجت قائم کی جائے گی کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا تو اس کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا اور نہ ہی وہ کوئی حجت پائے گا، اس طرح وہ رسوا ہو جائے گا۔

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿۱۲﴾

سَعِيْرًا ﴿۱۲﴾	يَصْلٰى	وَّ	ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾	فَسَوْفَ يَدْعُوْا
بھڑکتی آگ (میں)	وہ داخل ہوگا	اور	موت	تو عنقریب وہ مانگے گا

تو وہ عنقریب موت مانگے گا ○ اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا ○

اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ

اَنْ	ظَنَّ	اِنَّهٗ	مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ (1)	فِيْۤ اَهْلِهٖ	كَانَ	اِنَّهٗ
کہ	سمجھا	بیشک وہ	خوش	اپنے گھر والوں میں	تھا	بیشک وہ

بیشک وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا ○ بیشک اس نے سمجھا کہ

لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى ۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾

بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾	بِهٖ	كَانَ	رَبَّهٗ	اِنَّ	بَلٰۤى	لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾
دیکھنے والا	اس کو	ہے	اس کا رب	بیشک	کیوں نہیں	وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا

وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا ○ ہاں، کیوں نہیں! بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے ○

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّيْلِ وَ مَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾

وَسَقَ ﴿۱۷﴾ (2)	مَا	وَ	الَّيْلِ	وَ	بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾	فَلَاۤ اُقْسِمُ
وہ جمع کردے	(اس کی) جسے	اور	رات (کی)	اور	شام کے اجالے کی	تو مجھے قسم ہے

تو مجھے شام کے اجالے کی قسم ہے ○ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں رات جمع کردے ○

وَ الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا

طَبَقًا	لَتَرْكَبُنَّ	اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ (3)	اِذَا	الْقَمَرِ	وَ
ایک حالت (کی طرف)	ضرور تم چڑھوگے	وہ پورا ہوجائے	جب	چاند (کی)	اور

اور چاند کی جب اس کا نور پورا ہوجائے ○ ضرور تم ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف

معانقة

انسانوں کو مختلف احوال پیش آنے کی خبر اور ایمان والا سلامت

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دنیا کے اندر اپنے گھر والوں میں اپنی خواہشات میں مگن اور اپنے تکبر و غرور میں خوش تھا۔

2 ......ان چیزوں سے مراد یا تو جانور ہیں جو کہ دن میں منتشر ہوتے اور رات میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں، یا ان سے مراد وہ اعمال ہیں جو رات میں کئے جاتے ہیں جیسے تہجد کی نماز، یا ان سے مراد تاریکی اور ستارے ہیں کہ یہ رات میں جمع ہوتے ہیں۔

3 ......چاند کا نور ایامِ بیض یعنی قمری مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ میں کامل ہوتا ہے۔

عَنۡ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٢٠﴾ وَ اِذَا

عَنۡ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ (1)	فَمَا	لَهُمۡ	لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٢٠﴾	وَ	اِذَا
ایک حالت سے	تو کیا ہوا	ان کو	وہ ایمان نہیں لاتے	اور	جب

چڑھو گے ○ تو انہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور جب

قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا يَسۡجُدُوۡنَ ﴿٢١﴾ السجدة

قُرِئَ	عَلَيۡهِمُ	الۡقُرۡاٰنُ	لَا يَسۡجُدُوۡنَ ﴿٢١﴾
پڑھا جاتا ہے	ان پر (کے سامنے)	قرآن	(تو) وہ سجدہ نہیں کرتے

ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ○

بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُكَذِّبُوۡنَ ﴿٢٢﴾ وَ اللّٰهُ

بَلِ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	يُكَذِّبُوۡنَ ﴿٢٢﴾	وَ	اللّٰهُ
بلکہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	وہ جھٹلا رہے ہیں	اور	اللہ

بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ○ اور اللہ

اَعۡلَمُ بِمَا يُوۡعُوۡنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرۡهُمۡ

اَعۡلَمُ	بِمَا	يُوۡعُوۡنَ ﴿٢٣﴾	فَبَشِّرۡهُمۡ
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں	تو تم بشارت سنادو انہیں

اسے خوب جانتا ہے جو وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں ○ تو تم انہیں دردناک عذاب کی

بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿٢٤﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿٢٤﴾	اِلَّا	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ
دردناک عذاب کی	مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

بشارت سنادو ○ مگر جو ایمان لائے اور

1 ..... اس آیت میں عام انسانوں سے خطاب ہے اور ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف چڑھنے سے مراد پہلے موت کی سختیوں اور ہولناکیوں میں مبتلا ہونا، پھر مرنے کے بعد اُٹھنا اور پھر حساب کیلئے جانے کی جگہ میں پیش ہونا ہے۔ یا اس آیت میں خاص حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خطاب ہے اور مراد یہ ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف چڑھیں گے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج کی رات ایک آسمان پر تشریف لے گئے، پھر دوسرے آسمان پر اسی طرح درجہ بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالٰی کے قرب کی منازل میں پہنچے۔

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾ ع

غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾	اَجْرٌ	لَهُمْ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا
نہ ختم ہونے والا	ثواب (ہے)	ان کے لئے	اچھے، نیک	انہوں نے عمل کئے

انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا ○

رکوع: 01 | آیات: 22

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللّٰہ	نام سے (شروع)

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ

شَاهِدٍ	وَ	الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ (2)	وَ	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ (1)
گواہ (دن کی)	اور	وعدہ کئے گئے دن (کی)	اور	برجوں والے آسمان کی قسم

برجوں والے آسمان کی قسم ○ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ○ اور گواہ دن کی

وَّمَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾

اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ (3)	قُتِلَ	مَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾	وَّ
کھائی والے	مارے جائیں	حاضر کئے ہوئے (دن کی)	اور

اور اس دن کی جس میں (لوگ) حاضر ہوتے ہیں ○ کھائی والوں پر لعنت ہو ○

اصحابِ اُخدود کے واقعہ کی طرف اشارہ

(1)...... آسمان میں موجود برجوں کی تعداد بارہ ہے اور ان کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی گئی کہ ان میں اللّٰہ تعالیٰ کی حکمت کے عجائبات نمودار ہیں جیسے سورج، چاند اور ستاروں کا ان بروج میں ایک معین اندازے پر چلنا اور اس چال میں اختلاف نہ ہونا وغیرہ۔

(2)...... رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "وعدے کے دن سے قیامت کا دن، حاضر ہونے کے دن سے عرفہ کا دن اور گواہ کے دن سے جمعہ کا دن مراد ہے۔ (ترمذی، ۵/۲۲۲، الحدیث: ۳۳۵۰) (3)...... کھائی والوں کے واقعہ کی تفصیل جاننے کے لیے تفسیر صراط الجنان کے اسی مقام کا مطالعہ کریں۔

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝۵ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝۵	اِذْ	هُمْ	عَلَيْهَا
بھڑکنے والی آگ (والے)	جب	وہ	اس (کے کناروں) پر

بھڑکتی آگ والے ○ جب وہ اس کے کناروں پر

قُعُوْدٌ ۝۶ وَّ هُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

قُعُوْدٌ ۝۶	وَّ	هُمْ	عَلٰى	مَا	يَفْعَلُوْنَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ
بیٹھے ہوئے (تھے)	اور	وہ	(اس) پر	جو	وہ کررہے تھے	ایمان والوں کے ساتھ

بیٹھے ہوئے تھے ○ اور وہ خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ

شُهُوْدٌ ۝۷ وَ مَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا

شُهُوْدٌ ۝۷	وَ	مَا نَقَمُوْا	مِنْهُمْ	اِلَّاۤ	اَنْ	يُّؤْمِنُوْا[1]
گواہ (ہیں)	اور	انہیں برا نہ لگا	ان (مسلمانوں) کی طرف سے	مگر	یہ کہ	وہ ایمان لائے

کررہے تھے ○ اور انہیں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اس اللہ پر

بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۸ الَّذِيْ لَهٗ

بِاللّٰهِ	الْعَزِيْزِ	الْحَمِيْدِ ۝۸	الَّذِيْ لَهٗ
اللہ پر	(جو) بہت عزت والا، غلبے والا	ہر تعریف کے لائق (ہے)	جس کے لئے

ایمان لے آئے جو بہت عزت والا، ہر تعریف کے لائق ہے ○ وہ جس کے لئے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ۝۹ؕ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	شَهِيْدٌ ۝۹
آسمانوں اور زمین کی سلطنت (ہے)	اور	اللہ	ہر چیز پر	گواہ (ہے)

آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ○

[1]...... کافر مومن کے ایمان کی وجہ سے اس کا دشمن ہے اور کوئی مومن، مومن رہتے ہوئے کفار کو خوش نہیں کر سکتا۔ نیز مومن کی علامت یہ ہے کہ کافر اس سے ناخوش رہیں اور مومن خوش رہیں، لہٰذا جو کفار کو خوش کرنے کی کوشش میں مصروف ہو وہ عموماً دین میں مداہنت کرنے والا ہوتا ہے۔ اس سے ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو کفار کی خوشی کے لئے ان کی مذہبی تقریبات منعقد کرتے یا ان میں شرکت کرتے ہیں، کفار کی خوشی کے لئے اسلام کے احکامات پر عمل کرنا چھوڑتے اور مسلمانوں کو اذیتیں دیتے ہیں۔

مسلمانوں کو ایذا دینے والوں کے لئے جہنم ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	فَتَنُوا	الْمُؤْمِنِیْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ
بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	آزمائش میں ڈالا	مسلمان مردوں	اور	مسلمان عورتوں (کو)

بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا

ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ

ثُمَّ	لَمْ یَتُوْبُوْا	فَلَهُمْ	عَذَابُ جَهَنَّمَ	وَ	لَهُمْ
پھر	انہوں نے توبہ نہ کی	تو ان کے لئے	جہنم کا عذاب (ہے)	اور	ان کے لئے

پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے

نیک عمل والے مسلمانوں کے لئے بشارت

عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿۱۰﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
آگ کا عذاب (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

آگ کا عذاب ہے ○ بے شک جو ایمان لائے اور انہوں نے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ ذٰلِكَ

الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ	جَنّٰتٌ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	ذٰلِكَ
اچھے، نیک	ان کے لئے	باغات (ہیں)	بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	یہی

اچھے کام کئے ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں، یہی

صفاتِ باری تعالیٰ کا بیان

الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ﴿۱۱﴾ؕ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ﴿۱۲﴾ؕ اِنَّهٗ هُوَ

الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ﴿۱۱﴾	اِنَّ	بَطْشَ رَبِّكَ	لَشَدِیْدٌ ﴿۱۲﴾ (1)	اِنَّهٗ	هُوَ
بڑی کامیابی (ہے)	بیشک	تیرے رب کی پکڑ	ضرور بہت سخت (ہے)	بیشک وہ	وہی

بڑی کامیابی ہے ○ بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے ○ بیشک وہی

آیۃ حمصیۃ ۱۲

(1)...اللہ تعالیٰ جب ظالموں کو اپنے عذاب میں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے اگرچہ یہ پکڑ کچھ عرصہ ظالموں کو مہلت دینے کے بعد ہو کیونکہ انہیں مہلت دینا عاجز ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ حکمت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس آیت میں ہر ظالم شخص کے لئے نصیحت ہے کہ اگرچہ ابھی اللہ تعالیٰ نے اس کی پکڑ نہیں فرمائی لیکن جب بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ظلم کی وجہ سے اس کی گرفت فرمائی تو وہ بہت سخت ہوگی اور یہ گرفت دنیا و آخرت کہیں بھی ہو سکتی ہے۔

يُبۡدِئُ وَيُعِيۡدُ ﴿۱۳﴾ۚ وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ

يُبۡدِئُ	وَ	يُعِيۡدُ ﴿۱۳﴾	وَ	هُوَ	الۡغَفُوۡرُ
(پیدائش کی) ابتداء فرماتا ہے	اور	(وہی موت کے بعد) لوٹائے گا	اور	وہی	بہت بخشنے والا

پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا ○ اور وہی بہت بخشنے والا ہے،

الۡوَدُوۡدُ ﴿۱۴﴾ۙ ذُو الۡعَرۡشِ الۡمَجِيۡدُ ﴿۱۵﴾ۙ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيۡدُ ﴿۱۶﴾ؕ

الۡوَدُوۡدُ ﴿۱۴﴾	ذُو الۡعَرۡشِ	الۡمَجِيۡدُ ﴿۱۵﴾	فَعَّالٌ	لِّمَا	يُرِيۡدُ ﴿۱۶﴾
نہایت محبت فرمانے والا (ہے)	عرش کا مالک	بڑی عظمت والا	(ہمیشہ) کرنے والا	(اس) کو جو	وہ چاہے

نہایت محبت فرمانے والا ہے ○ عرش کا مالک بڑی عظمت والا ہے ○ (ہمیشہ) جو چاہے کرنے والا ہے ○

فرعون اور ثمود کے احوال کی طرف اشارہ

کفارِ مکہ کا حال اور انہیں تنبیہ

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡجُنُوۡدِ ﴿۱۷﴾ۙ فِرۡعَوۡنَ وَثَمُوۡدَ ﴿۱۸﴾ؕ بَلِ

هَلۡ	اَتٰىكَ	حَدِيۡثُ الۡجُنُوۡدِ ﴿۱۷﴾ (1)	فِرۡعَوۡنَ	وَ	ثَمُوۡدَ ﴿۱۸﴾	بَلِ
کیا	آئی تمہارے پاس	لشکروں کی بات	فرعون	اور	ثمود	بلکہ

کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی ○ فرعون اور ثمود ○ بلکہ

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ تَكۡذِيۡبٍ ﴿۱۹﴾ۙ وَّاللّٰهُ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ

الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	فِىۡ تَكۡذِيۡبٍ ﴿۱۹﴾	وَّ	اللّٰهُ	مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	جھٹلانے میں (لگے ہوئے ہیں)	اور	اللہ	ان کے پیچھے سے

کافر جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ○ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں

عظمتِ قرآن

مُّحِيۡطٌ ﴿۲۰﴾ۚ بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ﴿۲۱﴾ۙ فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾ؑ

مُّحِيۡطٌ ﴿۲۰﴾ (2)	بَلۡ	هُوَ	قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ﴿۲۱﴾	فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾
گھیرے ہوئے (ہے)	بلکہ	وہ	بہت بزرگی والا قرآن (ہے)	لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا ہے)

گھیرے ہوئے ہے ○ بلکہ وہ بہت بزرگی والا قرآن ہے ○ لوحِ محفوظ میں ○

ع-۱۰ / ۲۲

(1)......اس سے پہلی آیات میں کفار کی طرف سے اہلِ ایمان کو اذیتیں پہنچنے کے حوالے سے اصحابُ الاخدود کا حال بیان کر کے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تسلی دی گئی اور اب یہاں سے اصحابُ الاخدود سے بھی پہلے کے کفار کا حال بیان کر کے تسلی دی جا رہی ہے۔

(2)......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن کافروں کو جانتا ہے اور اِن کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ سے چھپا ہوا نہیں اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ اِن کفار پر بھی ویسا ہی عذاب نازل کر دے جیسا اِن سے پہلے کفار پر نازل کیا تھا۔

آیات:17 | رکوع:01

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾

وَالسَّمَآءِ	وَ	الطَّارِقِ ﴿۱﴾	وَ	مَآ اَدْرٰىكَ	مَا	الطَّارِقُ ﴿۲﴾
آسمان کی قسم	اور	رات کو آنے والے (کی)	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	رات کو آنے والا

آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ ○

ہر جان پر نگہبان مقرر ہے

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾	اِنْ	كُلُّ نَفْسٍ	لَّمَّا	عَلَيْهَا	حَافِظٌ ﴿۴﴾ [1]
خوب چمکنے والا ستارا (ہے)	نہیں	کوئی جان	مگر	اس پر	نگہبان (موجود ہے)

خوب چمکنے والا ستارا ہے ○ کوئی جان نہیں مگر اس پر نگہبان موجود ہے ○

دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی وجودِ انسان سے دلیل

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾ خُلِقَ

فَلْيَنْظُرِ	الْاِنْسَانُ	مِمَّ	خُلِقَ ﴿۵﴾	خُلِقَ
تو چاہئے کہ غور کرے	انسان	کس چیز سے	اسے پیدا کیا گیا	اسے پیدا کیا گیا

انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا ○ اچھل کر نکلنے والے

[1] ...... یہ نگہبان ایک فرشتہ ہے۔ اگرچہ رب تعالیٰ خود سب کی ہر طرح حفاظت فرمانے پر قادر ہے، مگر قانون یہ ہے کہ یہ کام اس کے مقرر کردہ فرشتے کریں۔ نیز اس آیت سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کے بعض نام اس کے بندوں کو دے سکتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک نام حافظ ہے اور یہاں آیت میں فرشتوں کو حافظ بتایا گیا، لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے حافظ وناصر ہیں۔

مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ یَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَ التَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّہٗ

اِنَّہٗ	مِنۡۢ بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿۷﴾	یَّخۡرُجُ	مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾
بیشک وہ (اللہ)	پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے	جو نکلتا ہے	اچھل کر نکلنے والے پانی سے

پانی سے پیدا کیا گیا ○ جو پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے ○ بیشک اللہ

عَلٰی رَجۡعِہٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾ یَوۡمَ تُبۡلَی السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾

السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ (1)	تُبۡلَی	یَوۡمَ	لَقَادِرٌ ﴿۸﴾	عَلٰی رَجۡعِہٖ
چھپی باتوں (کو)	جانچا جائے گا	(جس) دن	ضرور قادر (ہے)	اسے واپس کرنے پر

اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے ○ جس دن چھپی باتوں کو جانچا جائے گا ○

فَمَا لَہٗ مِنۡ قُوَّۃٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾

نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾	لَا	وَّ	مِنۡ قُوَّۃٍ	لَہٗ	فَمَا
کوئی مددگار	نہ	اور	کوئی قوت	آدمی کے لئے	تو نہ (ہوگی)

تو آدمی کے پاس نہ کچھ قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار ○

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۙ﴿۱۱﴾ وَ الۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ۙ﴿۱۲﴾

الۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ﴿۱۲﴾	وَ	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ﴿۱۱﴾
پھاڑی جانے والی زمین (کی)	اور	لوٹ لوٹ کر آنے (برسنے) والے آسمان کی قسم

اس آسمان کی قسم جو لوٹ لوٹ کر برستا ہے ○ اور پھاڑی جانے والی زمین کی ○

اِنَّہٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّ مَا ہُوَ بِالۡہَزۡلِ ؕ﴿۱۴﴾

بِالۡہَزۡلِ ﴿۱۴﴾	ہُوَ	مَا	وَّ	لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ﴿۱۳﴾	اِنَّہٗ
کوئی ہنسی مذاق کی بات	وہ	نہیں	اور	ضرور فیصلہ کر دینے والا کلام (ہے)	بیشک وہ (قرآن)

بیشک قرآن ضرور فیصلہ کر دینے والا کلام ہے ○ اور وہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے ○

روزِ قیامت منکرِ بعثت کی بے بسی

قرآن فیصلہ کن بات ہے

(1)...... چھپی باتوں سے مراد عقائد، نیتیں اور وہ اعمال ہیں جنہیں آدمی چھپاتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا۔ لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے ظاہری اعمال درست کرنے کے ساتھ ساتھ باطنی اور پوشیدہ اعمال بھی درست کرے تا کہ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے رسوا ہونے سے بچ سکے۔

کفار کی ہلاکت کی دعا نہ کرنے کی تعلیم

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾ وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾

اِنَّهُمْ	يَكِيْدُوْنَ (۱)	كَيْدًا ﴿۱۵﴾	وَّ	اَكِيْدُ	كَيْدًا ﴿۱۶﴾
بیشک وہ (کافر)	چالیں چل رہے ہیں	چال	اور	میں خفیہ تدبیر کرتا ہوں	خفیہ تدبیر

بیشک کافر اپنی چالیں چل رہے ہیں ○ اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ○

ع

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾

فَمَهِّلِ	الْكٰفِرِيْنَ	اَمْهِلْهُمْ	رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾
تو تم ڈھیل دو	کافروں (کو)	مہلت دو انہیں	تھوڑی سی

تو تم کافروں کو ڈھیل دو، انہیں کچھ تھوڑی سی مہلت دو ○

آیات: 19 | رکوع: 01

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

رب تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا حکم اور اس کی صفات کا بیان

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَ

سَبِّحِ	اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾	الَّذِيْ	خَلَقَ	فَسَوّٰى ﴿۲﴾	وَ
پاکی بیان کرو	اپنے سب سے بلند رب کے نام (کی)	جس نے	پیدا کیا	پھر ٹھیک بنایا	اور

اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بلند ہے ○ جس نے پیدا کرکے ٹھیک بنایا ○ اور

(1)......یعنی کفارِ مکہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے، حق کے نور کو بجھانے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیف پہنچانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چل رہے ہیں اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں جس کی انہیں خبر نہیں تو اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کافروں کی ہلاکت کی دعا نہ فرمائیں بلکہ انہیں ڈھیل دیں اور انہیں چند روز کے لئے کچھ تھوڑی سی مہلت دیں کیونکہ وہ عنقریب ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور غزوۂ بدر میں انہیں عذابِ الٰہی نے اپنی گرفت میں لے لیا۔

الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۪ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۪ۙ﴿۴﴾

الَّذِیْ	قَدَّرَ	فَهَدٰى ﴿۳﴾	وَ	الَّذِیْۤ	اَخْرَجَ	الْمَرْعٰى ﴿۴﴾
جس نے	اندازے پر رکھا	پھر راہ دکھائی	اور	جس نے	نکالا	چارہ

جس نے اندازے پر رکھا پھر راہ دکھائی ○ اور جس نے چارہ نکالا ○

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۙ﴿۶﴾ اِلَّا

فَجَعَلَهٗ	غُثَآءً	اَحْوٰى ﴿۵﴾	سَنُقْرِئُكَ	فَلَا تَنْسٰۤى ﴿۶﴾ [1]	اِلَّا
پھر کر دیا اسے	خشک	سیاہ	عنقریب ہم پڑھائیں گے تمہیں	تو تم نہ بھولو گے	مگر

پھر اسے خشک سیاہ کر دیا ○ (اے حبیب!) اب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے ○ مگر

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دو بشارتیں

مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا یَخْفٰى ؕ﴿۷﴾

مَا	شَآءَ	اللّٰهُ	اِنَّهٗ	یَعْلَمُ	الْجَهْرَ	وَ	مَا	یَخْفٰى ﴿۷﴾
جو	چاہے	اللہ	بیشک وہ	جانتا ہے	ہر ظاہر (کو)	اور	(اسے) جو	چھپا ہوتا ہے

جو اللہ چاہے بیشک وہ ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے ○

وَ نُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰى ۚۖ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ

وَ	نُیَسِّرُكَ	لِلْیُسْرٰى ﴿۸﴾	فَذَكِّرْ	اِنْ	نَّفَعَتِ
اور	ہم آسانی دیں گے تمہیں	سب سے آسان چیز کے لئے	تو تم نصیحت کرو	اگر	فائدہ دے

اور ہم تمہارے لئے آسانی کا سامان کر دیں گے ○ تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت

نصیحت کرنے سے متعلق ہدایت

الذِّكْرٰى ؕ﴿۹﴾ سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰى ۙ﴿۱۰﴾ وَ یَتَجَنَّبُهَا

الذِّكْرٰى ﴿۹﴾ [2]	سَیَذَّكَّرُ	مَنْ	یَّخْشٰى ﴿۱۰﴾	وَ	یَتَجَنَّبُهَا
نصیحت	عنقریب وہ نصیحت مانے گا	جو	ڈرتا ہے	اور	دور رہے گا اس (نصیحت) سے

فائدہ دے ○ عنقریب وہ نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ○ اور نصیحت سے وہ بڑا بدبخت

1 ...... حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وحی لے کر نازل ہوتے اور ابھی آیت کا آخری حصہ پڑھ کر فارغ نہیں ہوتے تھے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس آیت کا ابتدائی حصہ پڑھنا شروع کر دیتے تاکہ اسے بھول نہ جائیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہم حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے تمہیں قرآن پڑھائیں گے تو جو کچھ آپ کے سامنے پڑھا جائے گا آپ اسے نہیں بھولیں گے۔

2 ...... یہاں نصیحت کرنے میں جو نصیحت فائدہ دینے کی شرط لگائی گئی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر نصیحت فائدہ نہ دے تو نصیحت نہ کی جائے بلکہ نصیحت فائدہ دے یا نہ دے دونوں صورتوں میں

الْاَشْقَى ⑪ الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ⑫ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا

الْاَشْقَى ⑪	الَّذِیْ	یَصْلَى	النَّارَ الْكُبْرٰى ⑫	ثُمَّ	لَا یَمُوْتُ	فِیْهَا
بڑا بدبخت	جو	داخل ہوگا	سب سے بڑی آگ (میں)	پھر	نہ وہ مرے گا	اس میں

دور رہے گا○ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا○ پھر وہ نہ اس میں مرے گا

وَ لَا یَحْیٰى ⑬ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ⑭ وَ ذَكَرَ

وَ	لَا یَحْیٰى ⑬	قَدْ	اَفْلَحَ	مَنْ	تَزَكّٰى ⑭ (1)	وَ	ذَكَرَ
اور	نہ جیے گا	بیشک	کامیاب ہوا	وہ جو	پاکیزہ بن گیا	اور	اس نے ذکر کیا

اور نہ جیے گا○ بیشک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگا○ اور اس نے

حقیقی کامیاب شخص کی صفات

اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ⑮ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ⑯

اسْمَ رَبِّهٖ	فَصَلّٰى ⑮	بَلْ	تُؤْثِرُوْنَ	الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ⑯ (2)
اپنے رب کا نام	پھر نماز پڑھی	بلکہ	تم ترجیح دیتے ہو	دنیاوی زندگی (کو)

اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی○ بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو○

دنیاوی زندگی کو ترجیح دینے والوں کو تنبیہ

وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ⑰ اِنَّ

وَ	الْاٰخِرَةُ	خَیْرٌ	وَّ	اَبْقٰى ⑰	اِنَّ
اور (حالانکہ)	آخرت	بہتر	اور	(ہمیشہ) باقی رہنے والی (ہے)	بیشک

اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے○ بیشک

هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ⑱ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى ⑲

هٰذَا	لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ⑱	صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى ⑲
یہ (بات)	ضرور پہلے صحیفوں میں (ہے)	ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں (میں)

یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے○ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں○

حضرت ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں کے مضمون کی طرف اشارہ

ع ۱۲ | ۱۹

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نصیحت کرنے کا حکم ہے کیونکہ قرآنِ پاک کی آیات میں مفہومِ مخالف کا اعتبار نہیں ہے۔ 1...... لفظ "تَزَكّٰى" سے مراد خود کو کفر و شرک اور گناہوں سے پاک کرنا ہے۔ یا اس سے مراد نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا ہے۔ اس صورت میں اس آیت سے نماز کے لئے وضو اور غسل کرنا ثابت ہوتا ہے۔ 2...... ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دنیاوی زندگی کی فانی لذتوں، رنگینیوں اور رعنائیوں میں کھو کر اپنی آخرت کو نہ بھول جائے بلکہ اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی زندگی اطاعتِ الٰہی میں گزارے اور آخرت میں جنت کی دائمی نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ افسوس! فی زمانہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو

آیات:26

رکوع:01

روزِ قیامت مجرموں کو پیش آنے والی صورتِ حال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ			
هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ (1)	وُجُوْهٌ
کیا (یعنی بیشک)	آگئی تمہارے پاس	چھاجانے والی (مصیبت) کی خبر	بہت سے چہرے
بیشک تمہارے پاس چھاجانے والی مصیبت کی خبر آچکی ۝ بہت سے چہرے			

يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى				
يَّوْمَئِذٍ	خَاشِعَةٌ ۝٢	عَامِلَةٌ	نَّاصِبَةٌ ۝٣ (2)	تَصْلٰى
اس دن	ذلیل ورسوا ہوں گے	کام کرنے والے	مشقت اٹھانے والے	وہ داخل ہوں گے
اس دن ذلیل ورسوا ہوں گے ۝ کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے ۝ بھڑکتی آگ میں				

جہنمیوں کا مشروب اور کھانا

نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥ لَيْسَ لَهُمْ				
نَارًا حَامِيَةً ۝٤	تُسْقٰى	مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥	لَيْسَ	لَهُمْ
بھڑکتی آگ (میں)	انہیں پلایا جائے گا	کھولتے ہوئے چشمے سے	نہ ہوگا	ان کے لئے
داخل ہوں گے ۝ انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا ۝ ان کے لیے				

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنی دنیا بہتر بنانے میں ایسی مصروف ہے کہ اسے اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں۔

1 ...... چھاجانے والی مصیبت سے مراد قیامت ہے جس کی شدتیں اور ہولناکیاں ہر چیز پر چھاجائیں گی۔

2 ...... اس سے بت پرست یا کتابی کافر مراد ہیں، انہوں نے اپنی طرف سے عبادت وریاضت کے نام پر محنتیں بھی اُٹھائیں، مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنم میں جائیں گے۔ یونہی جوگی، سادھو لوگ کہ دنیا چھوڑتے، لذتوں سے منہ موڑتے اور تکالیف اٹھاتے ہیں مگر آخرت میں کوئی صلہ نہیں اور یونہی بدمذہبوں کا اپنے باطل عقائد کے تحفظ وترویج میں کوششیں کرنا اور کتابیں لکھنا وغیرہا سب بے فائدہ رہے گا۔

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ ۙ﴿۶﴾ لَّا یُسْمِنُ وَ لَا یُغْنِیْ

طَعَامٌ	اِلَّا	مِنْ ضَرِیْعٍ ﴿۶﴾ [1]	لَّا یُسْمِنُ	وَ	لَا یُغْنِیْ
کوئی کھانا	مگر	کانٹے دار گھاس	وہ (کھانا) موٹا نہ کرے گا	اور	نجات نہ دے گا

کانٹے دار گھاس کے سوا کوئی کھانا نہیں ○ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے

مِنْ جُوْعٍ ؕ﴿۷﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ﴿۸﴾ لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌ ۙ﴿۹﴾

مِنْ جُوْعٍ ﴿۷﴾	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىٕذٍ	نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾	لِّسَعْیِهَا	رَاضِیَةٌ ﴿۹﴾
بھوک سے	بہت سے چہرے	اس دن	تروتازہ ہوں گے	اپنی کوشش پر	راضی ہوں گے

نجات دے گا ○ بہت سے چہرے اس دن چین سے ہوں گے ○ اپنی کوشش پر راضی ہوں گے ○

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۙ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً ؕ﴿۱۱﴾ فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌ ۘ﴿۱۲﴾

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۱۰﴾	لَّا تَسْمَعُ	فِیْهَا	لَاغِیَةً ﴿۱۱﴾	فِیْهَا	عَیْنٌ جَارِیَةٌ ﴿۱۲﴾
بلند باغ میں	نہ سنیں گے	اس میں	کوئی بیہودہ بات	اس میں	جاری چشمے (ہوں گے)

بلند باغ میں ○ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے ○ اس میں جاری چشمے ہوں گے ○

فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ﴿۱۴﴾ وَّ

فِیْهَا	سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿۱۳﴾	وَّ	اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾	وَّ
اس میں	بلند تخت (ہوں گے)	اور	رکھے ہوئے پیالے (ہوں گے)	اور

اس میں بلند تخت ہوں گے ○ اور رکھے ہوئے گلاس ہوں گے ○ اور

نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ﴿۱۵﴾ وَّ زَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ﴿۱۶﴾ اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ

نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾	وَّ	زَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾	اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ
صف در صف لگے ہوئے گاؤ تکیے (ہوں گے)	اور	بچھے ہوئے عمدہ قالین (ہوں گے)	تو کیا وہ نہیں دیکھتے

صف در صف گاؤ تکیے لگے ہوئے ہوں گے ○ اور عمدہ قالین بچھے ہوئے ہوں گے ○ تو کیا وہ اونٹ کو

روزِ قیامت باعمل مسلمانوں کا حال اور ان کا صلہ

جنت کا خوشنما منظر اور سامانِ آرائش

مظاہرِ قدرت کی طرف اشارہ

وقف لازم

[1] ..."ضَرِیع" عرب میں ایک خاردار زہریلی گھاس ہے، جو جانور کے پیٹ میں آگ سی لگا دیتی ہے، نہایت بدمزہ اور سخت نقصان دہ ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ قیامت کے دن عذاب مختلف طرح کا ہوگا اور عذاب پانے والوں کے بہت سے طبقے ہوں گے، ان میں بعض کو زقوم (تھوہڑ کا درخت) کھانے کو دیا جائے گا اور بعض کو غِسْلِیْن یعنی دوزخیوں کی پیپ اور بعض کو آگ کے کانٹے کھانے کو دیئے جائیں گے۔ انہی مختلف اقسام کی وجہ سے قرآنِ پاک میں مختلف مقامات پر جہنمیوں کے کھانے کیلئے مختلف اشیاء بیان کی گئی ہیں۔

اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَ اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾

رُفِعَتْ ﴿١٨﴾	كَيْفَ	اِلَى السَّمَآءِ	وَ	خُلِقَتْ ﴿١٧﴾	كَيْفَ	اِلَى الْاِبِلِ
اسے اونچا کیا گیا ہے	کیسا	آسمان کی طرف	اور	اسے بنایا گیا ہے	کیسا	اونٹ کی طرف

نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے ○ اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا ہے ○

وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ

كَيْفَ	اِلَى الْاَرْضِ	وَ	نُصِبَتْ ﴿١٩﴾	كَيْفَ	اِلَى الْجِبَالِ	وَ
کیسے	زمین کی طرف	اور	اسے قائم کیا گیا ہے	کیسے	پہاڑوں کی طرف	اور

اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے ○ اور زمین کو، کیسے

سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ

لَسْتَ	مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾	اِنَّمَآ اَنْتَ	فَذَكِّرْ (1)	سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾
تم نہیں ہو	نصیحت کرنے والے (ہو)	تم تو صرف	تو تم نصیحت کرو	اسے بچھایا گیا ہے

بچھائی گئی ہے ○ تو تم نصیحت کرو تم تو نصیحت کرنے والے ہی ہو ○ تم کچھ

عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ ﴿٢٣﴾

كَفَرَ ﴿٢٣﴾	وَ	تَوَلّٰى	مَنْ	اِلَّا	بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ (2)	عَلَيْهِمْ
کفر کیا	اور	منہ پھیرا	جس نے	مگر	زبردستی کرنے والے	ان پر

ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو ○ ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا ○

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ

اِلَيْنَآ	اِنَّ	الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ (3)	اللّٰهُ	فَيُعَذِّبُهُ
ہماری طرف (ہی)	بیشک	بہت بڑا عذاب	اللّٰه	تو عذاب دے گا اسے

تو اسے اللّٰه بہت بڑا عذاب دے گا ○ بیشک ہماری ہی طرف

تبلیغ و نصیحت سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تلقین و تسلّی

1 ......اس آیت میں خطاب حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہے لیکن ہمیں بھی یہی حکم ہے کہ جو سمجھانے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ دوسروں کو سمجھائے۔

2 ......اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ ذمہ داری نہیں کہ آپ کفار کو مسلمان کر کے ہی چھوڑیں بلکہ اللّٰہ تعالیٰ کا پیغام احسن طریقے سے پہنچا دینا آپ کا کام ہے، اس کے بعد اگر ایک بھی شخص ایمان نہ لائے تو آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

3 ......بڑے عذاب سے مراد جہنم کا عذاب ہے۔

اِيَابَهُمْ ۝٢٥ لا ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝٢٦ ع				
اِيَابَهُمْ ۝٢٥	ثُمَّ	اِنَّ	عَلَيْنَا	حِسَابَهُمْ ۝٢٦
ان کالوٹنا (ہے)	پھر	بیشک	ہم پر (ہی)	ان کا حساب (لینا ہے)
ان کالوٹنا ہے ○ پھر بیشک ہم پر ہی ان کا حساب (لینا) ہے ○				

آیات: 30 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

وَالْفَجْرِ ۝١ لا وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝٢ لا وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝٣ لا وَ							
وَالْفَجْرِ ۝١ (1)	وَ	لَيَالٍ عَشْرٍ ۝٢ (2)	وَّ	الشَّفْعِ (3)	وَ	الْوَتْرِ ۝٣ (4)	وَ
صبح کی قسم	اور	دس راتوں (کی)	اور	جفت	اور	طاق (کی)	اور
صبح کی قسم ○ اور دس راتوں کی ○ اور جفت اور طاق کی ○ اور							

الَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝٤ ج هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝٥ ط						
الَّيْلِ (5)	اِذَا	يَسْرِ ۝٤	هَلْ	فِيْ ذٰلِكَ	قَسَمٌ	لِّذِيْ حِجْرٍ ۝٥
رات (کی)	جب	وہ چل پڑے	کیا	اس (قسم) میں	قسم (ہے)	عقل والے کے لئے
رات کی جب وہ چل پڑے ○ کیا اس قسم میں عقلمند کے لیے قسم ہے؟ ○						

اربابِ عقل کے لئے اہم اوقات کی قسمیں

(1)......اس صبح سے پہلی محرم کی، یا یکم ذی الحجہ کی، یا عید الاضحیٰ کی، یا ہر دن کی صبح مراد ہے۔ (2)......ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں، یا محرم الحرام کے پہلے عشرے کی دس راتیں مراد ہیں۔ (3)......جفت سے ذوالحجہ کی 10 تاریخ، یا مخلوق، یا 2 اور 4 رکعت والی نمازیں مراد ہیں۔

(4)......طاق سے ذوالحجہ کی 9 تاریخ، یا اللہ تعالیٰ کی ذات، یا 3 رکعت والی نماز یعنی مغرب مراد ہے۔

(5)......اس رات سے خاص مزدلفہ کی رات، یا شبِ قدر، یا ہر رات مراد ہے اور رات کے چلنے سے مراد اس کا گزرنا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٦ اِرَمَ

اَلَمْ تَرَ	كَيْفَ	فَعَلَ	رَبُّكَ	بِعَادٍ ۝٦ [1]	اِرَمَ
کیا تم نے نہ دیکھا	کیسا	کیا	تمہارے رب (نے)	عاد کے ساتھ	(وہ) ارم (کے لوگ)

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا؟ ۝ اِرم (کے لوگ)،

ذَاتِ الْعِمَادِ ۝٧ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ۝٨ وَ

ذَاتِ الْعِمَادِ ۝٧	الَّتِیْ	لَمْ یُخْلَقْ	مِثْلُهَا [2]	فِی الْبِلَادِ ۝٨	وَ
ستونوں (جیسے قد) والے	وہ جو	نہ پیدا کیا گیا	ان جیسا	شہروں میں	اور

ستونوں (جیسے قد) والے ۝ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا ۝ اور

ثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝٩ وَ

ثَمُوْدَ	الَّذِیْنَ	جَابُوا	الصَّخْرَ	بِالْوَادِ ۝٩	وَ
ثمود (کے ساتھ)	جنہوں نے	کاٹیں	پتھر کی چٹانیں	وادی میں	اور

ثمود (کے ساتھ) جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں ۝ اور

فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۝١٠ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ۝١١

فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۝١٠ [3]	الَّذِیْنَ	طَغَوْا	فِی الْبِلَادِ ۝١١
میخوں والے فرعون (کے ساتھ)	جنہوں نے	سرکشی کی	شہروں میں

فرعون (کے ساتھ) جو میخوں والا تھا ۝ جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی ۝

فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ۝١٢ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ

فَاَكْثَرُوْا	فِیْهَا	الْفَسَادَ ۝١٢	فَصَبَّ	عَلَیْهِمْ	رَبُّكَ
پھر بہت پھیلایا	ان میں	فساد	تو برسایا	ان پر	تمہارے رب (نے)

پھر ان میں بہت فساد پھیلایا ۝ تو ان پر تمہارے رب نے

1 ...... قومِ عاد دو تھیں: (1) عادِ اولیٰ، (2) عادِ اُخریٰ۔ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے جن کے قد بہت دراز تھے، انہیں عادِ ارم بھی کہتے ہیں۔

2 ...... قومِ عاد کی قوت وطاقت اور قد و قامت کے بارے میں بہت کچھ مروی ہے جس میں بہت کچھ اسرائیلی روایات میں سے ہے لیکن یہ بات قطعی ہے جو قرآن میں بیان کی گئی کہ وہ غیر معمولی قوت وطاقت اور قد کاٹھ والے تھے۔

3 ...... فرعون نے جس کو سزا دینا ہوتی اس کے ہاتھ پاؤں میخوں سے باندھ دیتا یا ہاتھ پاؤں میں ہی میخیں گاڑ دیتا تھا۔

نعمت ملنے اور نعمت سے محرومی کے وقت انسان کا حال

سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ

الْاِنْسَانُ	فَاَمَّا	لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾	رَبَّكَ	اِنَّ	سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾
آدمی	پس بہر حال	ضرور دیکھ رہا ہے	تمہارا رب	بیشک	عذاب کا کوڑا

عذاب کا کوڑا برسایا ○ بیشک تمہارا رب یقیناً دیکھ رہا ہے ○ تو بہر حال آدمی کو

اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ

فَیَقُوْلُ	نَعَّمَهٗ	وَ	فَاَكْرَمَهٗ	رَبُّهٗ	اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ [1]
تو وہ کہتا ہے	نعمت دے اسے	اور	پس عزت دے اسے	اس کا رب	جب آزمائے اسے

جب اس کا رب آزمائے کہ اس کو عزت اور نعمت دے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ

رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ

فَقَدَرَ	اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ	اَمَّاۤ	وَ	اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾	رَبِّیْۤ
پس تنگ کردے	جب وہ آزمائے اسے	بہر حال	اور	عزت دی مجھے	میرے رب (نے)

میرے رب نے مجھے عزت دی ○ اور بہر حال جب (اللہ) بندے کو آزمائے اور اس کا رزق

کفار کی مذموم عادات

عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا

كَلَّا	اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾	رَبِّیْۤ	فَیَقُوْلُ	رِزْقَهٗ	عَلَیْهِ
ہر گز نہیں	ذلیل کردیا مجھے	میرے رب (نے)	تو وہ کہتا ہے	اس کا رزق	اس پر

اس پر تنگ کردے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کردیا ○ ہر گز نہیں

بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ

لَا تَحٰٓضُّوْنَ	وَ	الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾	لَّا تُكْرِمُوْنَ	بَلْ
ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے	اور	یتیم (کی)	تم عزت نہیں کرتے	بلکہ

بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ○ اور تم ایک دوسرے کو

[1] ......اللہ تعالیٰ بندوں کو مال و دولت اور نعمت و عزت دے کر اور واپس لے کر آزماتا ہے۔ اس میں مومن و مخلص اور مطیع و فرمانبردار تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا، نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر کرتا ہے، لیکن غافل اور جاہل کا طرزِ عمل اس کے برخلاف ہوتا ہے کہ اگر اسے نعمت و عزت کے ذریعے آزمایا جائے تو وہ خود پسندی کا شکار ہو جاتا؛ نعمت پر شکرِ الٰہی ادا کرنے اور اُسے فضلِ الٰہی قرار دینے کی بجائے اپنا حق سمجھتا، اسے اپنا کمال قرار دیتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کی دلیل قرار دیتا ہے۔ اس کے برعکس جب اللہ تعالیٰ اُسے رزق کی تنگی میں مبتلا کرکے یا دوسری تکالیف کے ذریعے آزماتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے شکوہ و شکایت کرتا،

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مال کے پرستاروں کو روزِ حشر کی یاددہانی اور تنبیہ

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۱۸﴾ وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّ

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۱۸﴾	وَ	تَاْكُلُوْنَ	التُّرَاثَ	اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾	وَّ
مسکین کو کھلانے پر	اور	تم کھاجاتے ہو	میراث کا سارامال	جمع کر کے کھاجانا	اور

مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے ○ اور میراث کا سارامال جمع کر کے کھاجاتے ہو ○ اور

تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ

تُحِبُّوْنَ (1)	الْمَالَ	حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾	كَلَّاۤ	اِذَا	دُكَّتِ	الْاَرْضُ
محبت رکھتے ہو	مال (سے)	بہت زیادہ محبت	ہاں ہاں	جب	ریزہ ریزہ کردی جائے گی	زمین

مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو ○ ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر ریزہ ریزہ

دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾	وَّ	جَآءَ	رَبُّكَ	وَ	الْمَلَكُ	صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾
خوب ریزہ ریزہ کرنا	اور	آئے گا	تمہارے رب (کا حکم)	اور	فرشتے	قطار در قطار (آئیں گے)

کردی جائے گی ○ اور تمہارے رب کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار (آئیں گے) ○

وَ جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ﳔ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ

وَ	جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ	یَوْمَىٕذٍ	یَّتَذَكَّرُ	الْاِنْسَانُ	وَ
اور	اس دن جہنم لائی جائے گی	اس دن	سوچے گا	آدمی	اور

اور اس دن جہنم لائی جائے گی، اس دن آدمی سوچے گا اور

اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ

اَنّٰى	لَهُ	الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾	یَقُوْلُ	یٰلَیْتَنِیْ
(اب) کہاں (ہے)	اس کے لئے	سوچنے کا وقت	وہ کہے گا	اے کاش

اب اس کے لئے سوچنے کا وقت کہاں ؟ ○ وہ کہے گا: اے کاش کہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہر ایک کے سامنے جا کر واویلا کرتا یا اس چیز کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مردودیت کی علامت سمجھتا ہے۔ یہ طرزِ عمل حقیقی مسلمان کی شان کے برخلاف ہے۔

1 ...... ان آیات میں کفار کی ذلت و رسوائی کے یہ اسباب بیان کئے گئے ہیں (1) یتیم کی عزت نہ کرنا۔ (2) مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا۔ (3) حقداروں کا مالِ وراثت ہڑپ کر جانا۔ (4) مال سے بہت زیادہ محبت رکھنا۔ ان اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنی عملی حالت پر غور کرنے کی شدید حاجت ہے۔

عذابِ الٰہی کی شدت

قَدَّمۡتُ لِحَیَاتِیۡ ۚ﴿۲۴﴾ فَیَوۡمَئِذٍ

قَدَّمۡتُ	لِحَیَاتِیۡ ﴿۲۴﴾ [1]	فَیَوۡمَئِذٍ
میں نے آگے بھیجی ہوتی (کوئی نیکی)	اپنی (اخروی) زندگی کے لئے (یا) اپنی (دنیاوی) زندگی میں	تو اس دن

میں نے اپنی زندگی میں (کوئی نیکی) آگے بھیجی ہوتی ○ تو اس دن

لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَہٗۤ اَحَدٌ ۙ﴿۲۵﴾ وَّ لَا یُوۡثِقُ

لَّا یُعَذِّبُ	عَذَابَہٗۤ	اَحَدٌ ﴿۲۵﴾	وَّ	لَا یُوۡثِقُ
عذاب نہ کرے گا	اللہ کے عذاب (کی طرح)	کوئی ایک	اور	نہیں باندھے گا

اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہیں دے گا ○ اور اس کے باندھنے کی طرح

مستحقینِ جنت کو ملنے والی بشارت کی طرف اشارہ

وَ ثَاقَہٗۤ اَحَدٌ ﴿ؕ۲۶﴾ یٰۤاَیَّتُہَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ ﴿٭ۖ۲۷﴾ ارۡجِعِیۡۤ

وَثَاقَہٗۤ	اَحَدٌ ﴿۲۶﴾	یٰۤاَیَّتُہَا	النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ ﴿۲۷﴾	ارۡجِعِیۡۤ
اس کے باندھنے (کی طرح)	کوئی ایک	اے	اطمینان والی جان	تو لوٹ

کوئی نہ باندھے گا ○ اے اطمینان والی جان ○ اپنے رب کی طرف

اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً ۚ﴿۲۸﴾ فَادۡخُلِیۡ

اِلٰی رَبِّکِ [2]	رَاضِیَۃً	مَّرۡضِیَّۃً ﴿۲۸﴾	فَادۡخُلِیۡ
اپنے رب کی طرف	(اس سے) راضی	(اس کی بارگاہ میں) پسندیدہ	پھر داخل ہوجا

اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو ○ پھر میرے خاص بندوں میں

فِیۡ عِبٰدِیۡ ﴿ۙ۲۹﴾ وَ ادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ﴿ع۳۰﴾

فِیۡ عِبٰدِیۡ ﴿۲۹﴾ [3]	وَ	ادۡخُلِیۡ	جَنَّتِیۡ ﴿۳۰﴾
میرے خاص بندوں میں	اور	داخل ہوجا	میری جنت (میں)

داخل ہوجا ○ اور میری جنت میں داخل ہوجا ○

الربع

1 ...... یہاں زندگی سے مراد یا دنیاوی زندگی ہے یا اُخروی زندگی، پہلی صورت میں آیت کا مطلب یہ ہے کہ کاش میں دنیاوی زندگی میں کچھ نیکیاں کما کر آگے بھیج دیتا۔ دوسری صورت میں مطلب یہ ہے کہ کاش میں نے آخرت کی دائمی زندگی کے لئے کچھ بھیج دیا ہوتا۔ 2 ...... رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹنے سے مراد اس کی رحمت، قرب اور حضوری میں حاضر ہونا ہے۔ 3 ...... اس آیت سے نیک لوگوں کی معیت و قرب کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مخلص مومن کو نیک بندوں کی معیت میں جانے کا فرمایا، پھر جنت میں داخل ہونے کا فرمایا اور یہ حقیقت ہے کہ نیکوں کی صحبت اصلاحِ قلب اور دخولِ جنت کا ذریعہ ہے۔

رکوع:01 | آیات:20

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

انسان کے مشقت میں رہنے کا قسمیہ بیان

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَ

وَ	بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾	حِلٌّ	اَنْتَ	وَ	بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ (1)	لَآ اُقْسِمُ
اور	اس شہر میں	جلوہ گر (ہو)	تم	اور (جبکہ)	اس شہر کی	مجھے قسم ہے

مجھے اِس شہر کی قسم ○ جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ○ اور

وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا

خَلَقْنَا	لَقَدْ	مَا وَلَدَ ﴿۳﴾	وَّ	وَالِدٍ (2)
ہم نے پیدا کیا	ضرور بیشک	اس کی اولاد (کی)	اور	باپ (کی قسم)

باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی ○ یقیناً بیشک ہم نے آدمی کو

کفارِ قریش کے ایک سردار کے گمان اور مقولے کی طرف اشارہ

الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ

لَّنْ يَّقْدِرَ	اَنْ	اَيَحْسَبُ	فِيْ كَبَدٍ ﴿۴﴾	الْاِنْسَانَ
ہرگز قدرت نہ پائے گا	کہ	کیا آدمی سمجھتا ہے	مشقت میں (رہتا)	انسان (کو)

مشقت میں رہتا پیدا کیا ○ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت

1 ...... اس آیت میں شہر سے مراد مکۂ مکرمہ ہے، یہ شہر اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی معزز و مکرم ہے اور اسے یہ عظمت نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔

2 ...... یہاں باپ سے مراد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی اولاد سے مراد حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، یا باپ سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولاد سے آپ کی ذریت مراد ہے، یا والد سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اولاد سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت مراد ہے۔

وقف لازم

عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝۵ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝۶ ط

مَالًا لُّبَدًا ۝۶ [1]	اَهْلَكْتُ	يَقُوْلُ	اَحَدٌ ۝۵	عَلَيْهِ
ڈھیروں مال	میں نے ختم کر دیا	وہ کہتا ہے	کوئی ایک	اس پر

نہیں پائے گا ۝ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال ختم کر دیا ۝

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ۝۷ ط اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ

لَّهٗ	اَلَمْ نَجْعَلْ	اَحَدٌ ۝۷	لَّمْ يَرَهٗۤ	اَنْ	اَيَحْسَبُ
اس کی	کیا ہم نے نہ بنائیں	کسی ایک (نے)	نہیں دیکھا اسے	کہ	کیا وہ سمجھتا ہے

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا ۝ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں

کفارِ قریش کے سردار کو نعمتوں کی یاد دہانی اور تنبیہ

عَيْنَيْنِ ۝۸ لا وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ ۝۹ لا وَ هَدَيْنٰهُ

هَدَيْنٰهُ	وَ	شَفَتَيْنِ ۝۹	وَّ	لِسَانًا	وَ	عَيْنَيْنِ ۝۸
ہم نے دکھائے اسے	اور	دو ہونٹ	اور	ایک زبان	اور	دو آنکھیں

نہ بنائیں ۝ اور ایک زبان اور دو ہونٹ ۝ اور ہم نے اسے دو راستے

النَّجْدَيْنِ ۝۱۰ ج فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝۱۱ صلے وَ

وَ	الْعَقَبَةَ ۝۱۱	فَلَا اقْتَحَمَ	النَّجْدَيْنِ ۝۱۰ [2]
اور	گھاٹی (میں)	پھر کیوں نہ سوچے سمجھے بغیر کود پڑا	دو راستے

دکھائے ۝ پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کود پڑا ۝ اور

اعمالِ صالحہ کی گھاٹی کی تفصیل

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝۱۲ ط فَكُّ رَقَبَةٍ ۝۱۳ لا اَوْ اِطْعٰمٌ

اِطْعٰمٌ	اَوْ	فَكُّ رَقَبَةٍ ۝۱۳	الْعَقَبَةُ ۝۱۲	مَا	مَاۤ اَدْرٰىكَ
کھانا کھلانا	یا	(کسی کی غلامی سے) گردن چھڑانا	(وہ) گھاٹی	کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے

تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ ۝ کسی بندے کی گردن چھڑانا ۝ یا بھوک کے دن میں

(1)...... بری نیت سے اور بری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام بہت سخت ہے، اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو رشوت کے ذریعے دنیا کا عہدہ اور منصب حاصل کرنے اور شادی کی ناجائز رسمیں پوری کرنے کے لئے بے تحاشہ مال خرچ کرتے ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی درس حاصل کریں کہ جو ظاہری طور پر تو نیک کاموں میں اپنا مال خرچ کر رہے ہیں لیکن ان کی نیت یہ ہے کہ اس عمل سے لوگ ان کی واہ واہ کریں اور لوگوں میں ان کی نیک نامی مشہور ہو۔

(2)...... مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے اچھائی اور برائی کے دو راستے مراد ہیں جو جنت یا جہنم تک پہنچاتے ہیں۔

فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝۱۴ لا يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝۱۵ لا اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝۱۶ ط

مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝۱۶ (2)	اَوْ	يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝۱۵	فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝۱۴ (1)
خاک نشین مسکین (کو)	یا	رشتہ دار یتیم (کو)	بھوک والے دن میں

کھانا دینا ○ رشتہ دار یتیم کو ○ یا خاک نشین مسکین کو ○

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

بِالصَّبْرِ	تَوَاصَوْا	وَ	اٰمَنُوْا (3)	مِنَ الَّذِيْنَ	كَانَ	ثُمَّ
صبر کی	انہوں نے آپس میں نصیحتیں کیں	اور	ایمان لائے	ان لوگوں میں سے جو	وہ ہو	پھر

پھر یہ ان میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور

اعمالِ صالحہ قبول ہونے کی بنیادی شرط

وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝۱۷ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝۱۸ ط

اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝۱۸	اُولٰٓئِكَ	بِالْمَرْحَمَةِ ۝۱۷	تَوَاصَوْا	وَ
دائیں طرف والے (ہیں)	یہ لوگ	مہربانی کی	آپس میں تاکیدیں کیں	اور

آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں ○ یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں ○

باعمل مسلمانوں اور کفار کے انجام میں فرق

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ

هُمْ	بِاٰيٰتِنَا	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ	وَ
وہ	ہماری آیتوں کے ساتھ	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	اور

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہی

اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝۱۹ ط عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝۲۰ ع

مُّؤْصَدَةٌ ۝۲۰	نَارٌ	عَلَيْهِمْ	اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝۱۹
(ہر طرف سے) بند کی ہوئی	آگ (ہوگی)	ان پر	بائیں طرف والے (ہیں)

بائیں طرف والے ہیں ○ ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہو گی ○

ع ۱۵

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اُسے رحیق مختوم (یعنی جنت کی سربند شراب) پلائے گا۔ (ترمذی، ۴/۲۰۴، الحدیث: ۲۴۵۷) 2 ...... حدیثِ پاک میں ہے: یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تھکے مسلسل شب بیداری کرنے والے اور ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔ (مسلم، ص ۱۵۹۲، الحدیث: ۴۱(۲۹۸۲))

3 ...... ایمان کے بغیر اچھی جگہوں پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا، لہٰذا جو کافر راہِ خدا میں خرچ پر ثواب چاہتا ہو تو اسے پہلے توحید و رسالت پر ایمان لانا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

آیات:15 | رکوع:01

سُوۡرَۃُ الشَّمۡسِ مَکِّیَّۃٌ

مخلوقات کی قسمیں ارشاد فرما کر کامیاب اور ناکام انسان کا بیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰىهَا ۪ۙ﴿۱﴾ وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۪ۙ﴿۲﴾ وَ

وَالشَّمۡسِ (1)	وَ	ضُحٰىهَا ﴿۱﴾	وَ	الۡقَمَرِ	اِذَا	تَلٰىهَا ﴿۲﴾	وَ
سورج کی قسم	اور	اس کی روشنی (کی)	اور	چاند (کی)	جب	وہ پیچھے آئے اس کے	اور

سورج اور اس کی روشنی کی قسم ○ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے ○ اور

النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۪ۙ﴿۳﴾ وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰىهَا ۪ۙ﴿۴﴾ وَ

النَّهَارِ	اِذَا	جَلّٰىهَا ﴿۳﴾	وَ	الَّيۡلِ	اِذَا	يَغۡشٰىهَا ﴿۴﴾	وَ
دن (کی)	جب	وہ چمکائے اس (سورج) کو	اور	رات (کی)	جب	وہ چھپادے اسے	اور

دن کی جب وہ سورج کو چمکائے ○ اور رات کی جب وہ سورج کو چھپادے ○ اور

السَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۪ۙ﴿۵﴾ وَالۡاَرۡضِ وَمَا

السَّمَآءِ	وَ	مَا	بَنٰىهَا ﴿۵﴾	وَ	الۡاَرۡضِ	وَ	مَا
آسمان (کی)	اور	(اس کی) جس نے	بنایا اسے	اور	زمین (کی)	اور	(اس کی) جس نے

آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی قسم ○ اور زمین کی اور اس کے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ضروری ہے ورنہ دنیا میں تو بدلہ مل جائے گا لیکن آخرت میں نہیں۔

1 ......اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور وحدانیت کا اظہار کرنے کے لئے متعدد چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اور یہ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے ساتھ مخلوق کے عظیم منافع وابستہ ہیں اور ان میں غور و فکر کر کے ہر انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتا ہے۔

طَحٰىهَا ۪ۙ(۶) وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۪ۙ(۷) فَاَلْهَمَهَا

طَحٰىهَا (۶)	وَ	نَفْسٍ	وَّ	مَا	سَوّٰىهَا (۷)	فَاَلْهَمَهَا
پھیلایا اسے	اور	جان (کی)	اور	(اس کی) جس نے	ٹھیک بنایا اسے	پھر دل میں ڈالی اس کے

پھیلانے والے کی قسم ○ اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ○ پھر اس کی نافرمانی

فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ۪ۙ(۸) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ

فُجُوْرَهَا	وَ	تَقْوٰىهَا (۸)	قَدْ	اَفْلَحَ	مَنْ
اس کی نافرمانی	اور	اس کی پرہیزگاری (کی سمجھ)	بیشک	وہ کامیاب ہوا	جس نے

اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی ○ بیشک جس نے نفس کو پاک کرلیا

زَكّٰىهَا ۪ۙ(۹) وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ؕ(۱۰)

زَكّٰىهَا (۹) (1)	وَ	قَدْ	خَابَ	مَنْ	دَسّٰىهَا (۱۰)
پاک کرلیا اس (نفس) کو	اور	بیشک	وہ ناکام ہوا	جس نے	(گناہوں میں) چھپادیا اسے

وہ کامیاب ہوگیا ○ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپادیا وہ ناکام ہوگیا ○

قومِ ثمود کے احوال اور انجام کی طرف اشارہ

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَاۤ ۪ۙ(۱۱) اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۪ۙ(۱۲)

كَذَّبَتْ	ثَمُوْدُ	بِطَغْوٰىهَاۤ (۱۱)	اِذِ انْۢبَعَثَ	اَشْقٰىهَا (۱۲) (2)
جھٹلایا	(قوم) ثمود (نے)	اپنی سرکشی سے	جس وقت اٹھ کھڑا ہوا	اس کا سب سے بڑا بدبخت آدمی

قومِ ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا ○ جس وقت ان کا سب سے بڑا بدبخت آدمی اٹھ کھڑا ہوا ○

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ

فَقَالَ	لَهُمْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	نَاقَةَ اللّٰهِ	وَ
تو فرمایا	ان سے	اللہ کے رسول (نے)	(بچو) اللہ کی اونٹنی	اور

تو اللہ کے رسول نے ان سے فرمایا: اللہ کی اونٹنی اور

1 ...... اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ اور اسے گناہوں میں چھپا دینا ناکامی کا سبب ہے۔ نفس برائیوں سے اسی وقت پاک ہوسکتا ہے جب اللہ تعالٰی اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کی جائے، لہٰذا جو شخص حقیقی کامیابی حاصل کرنا اور ناکامی سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اللہ تعالٰی اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرکے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرے۔

2 ...... یہ سب سے بڑا بدبخت آدمی قدار بن سالف تھا۔

سُقْيٰهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا		
سُقْيٰهَا ﴿١٣﴾	فَكَذَّبُوْهُ	فَعَقَرُوْهَا
اس کے پینے کی باری (سے)	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں اس (اونٹنی) کی
اس کی پینے کی باری سے بچو ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں		

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ			
فَدَمْدَمَ	عَلَيْهِمْ	رَبُّهُمْ	بِذَنْۢبِهِمْ
تو تباہی ڈال دی	ان پر	ان کے رب (نے)	ان کے گناہ کے سبب
تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب تباہی ڈال کر			

فَسَوّٰىهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿١٥﴾			
فَسَوّٰىهَا ﴿١٤﴾	وَ	لَا يَخَافُ	عُقْبٰهَا ﴿١٥﴾ [1]
پھر برابر کر دیا اس (بستی) کو	اور	وہ نہیں ڈرتا	اس (بستی والوں) کے پیچھا کرنے (سے)
ان کی بستی کو برابر کر دیا ○ اور اسے ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں ○			

آیات: 21 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الَّيْل مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

1 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں کیونکہ کسی کو اس کے آگے دم مارنے کی مجال نہیں۔ بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ عذاب نازل ہونے کے بعد وہ انہیں ایذا پہنچا سکے۔

لوگوں کی کوشش مختلف ہونے کا قسمیہ بیان

وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۙ﴿۱﴾ وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۙ﴿۲﴾ وَ مَا

وَ الَّیْلِ	اِذَا	یَغْشٰی ﴿۱﴾	وَ	النَّهَارِ[1]	اِذَا	تَجَلّٰی ﴿۲﴾	وَ	مَا
رات کی قسم	جب	وہ چھاجائے	اور	دن (کی)	جب	وہ روشن ہو	اور	(اس کی) جس نے

رات کی قسم جب وہ چھاجائے○ اور دن کی جب وہ روشن ہو○ اور

آسانی کا اہل بنانے والے اعمال

خَلَقَ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰۤی ۙ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰی ؕ﴿۴﴾ فَاَمَّا

خَلَقَ	الذَّكَرَ	وَ	الْاُنْثٰۤی ﴿۳﴾	اِنَّ	سَعْیَكُمْ	لَشَتّٰی ﴿۴﴾	فَاَمَّا
پیدا کیا	مذکر	اور	مؤنث (کو)	بیشک	تمہاری کوشش	ضرور مختلف (ہے)	پس بہر حال

مذکر اور مؤنث کو پیدا کرنے والے کی○ بیشک تمہاری کوشش ضرور مختلف قسم کی ہے○ تو بہر حال وہ

مَنْ اَعْطٰی وَ اتَّقٰی ۙ﴿۵﴾ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۙ﴿۶﴾

مَنْ	اَعْطٰی	وَ	اتَّقٰی ﴿۵﴾	وَ	صَدَّقَ	بِالْحُسْنٰی ﴿۶﴾[2]
جس نے	دیا	اور	پرہیز گار بنا	اور	سچا مانا	سب سے اچھی (راہ) کو

جس نے دیا اور پرہیز گار بنا○ اور سب سے اچھی راہ کو سچا مانا○

تنگی میں مبتلا کرنے والے اعمال

فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ

فَسَنُیَسِّرُهٗ	لِلْیُسْرٰی ﴿۷﴾	وَ	اَمَّا	مَنْۢ	بَخِلَ
تو عنقریب ہم آسانی دیں گے اسے	سب سے آسان چیز کے لئے	اور	بہر حال	جس نے	بخل کیا

تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے○ اور رہا وہ جس نے بخل کیا

وَ اسْتَغْنٰی ۙ﴿۸﴾ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۙ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ

وَ	اسْتَغْنٰی ﴿۸﴾	وَ	كَذَّبَ	بِالْحُسْنٰی ﴿۹﴾	فَسَنُیَسِّرُهٗ
اور	بے پروا بنا	اور	جھٹلایا	سب سے اچھی (راہ) کو	تو عنقریب ہم مہیا کر دیں گے اسے

اور بے پروا بنا○ اور سب سے اچھی راہ کو جھٹلایا○ تو بہت جلد ہم اسے

1 ...... رات اور دن اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں اور اس کی قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں، اسی طرح رات کے بعد دن کا آنا اور دن کے بعد رات کا آنا بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اگر قیامت تک ہمیشہ رات ہی رہے تو مخلوق کے لئے اپنی معاشی ضروریات پورا کرنا ممکن نہ رہے گا اور اگر قیامت تک ہمیشہ دن ہی رہے تو مخلوق کا چین، سکون اور راحت ختم ہو جائے گی۔ عقلمند لوگ اس میں بھی غور کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ 2 ...... اس سے مراد ملت اسلام ہے۔

بخل کرنے والوں کا انجام

لِلْعُسْرٰی ﴿۱۰﴾ وَ مَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا

لِلْعُسْرٰی ﴿۱۰﴾	وَ	مَا یُغْنِیْ	عَنْهُ	مَالُهٗۤ	اِذَا
سب سے بڑی مشکل کا (راستہ)	اور	کام نہیں آئے گا	اس سے (اسے)	اس کا مال	جب

دشواری مہیا کردیں گے ○ اور جب وہ ہلاکت میں پڑے گا تو اس کا مال

ہدایت کا ذمہ دار اور دنیا و آخرت کا مالک

تَرَدّٰی ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی ﴿۱۲﴾ وَ اِنَّ

تَرَدّٰی ﴿۱۱﴾	اِنَّ	عَلَیْنَا	لَلْهُدٰی ﴿۱۲﴾	وَ	اِنَّ
وہ ہلاکت میں پڑے گا	بیشک	ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	ضرور ہدایت فرمانا	اور	بیشک

اسے کام نہ آئے گا ○ بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ہی ذمہ ہے ○ اور بیشک

جہنم کا حقدار شخص

لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰی ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا

لَنَا	لَلْاٰخِرَةَ	وَ	الْاُوْلٰی ﴿۱۳﴾	فَاَنْذَرْتُكُمْ	نَارًا
ہماری ہی ملک (ہے)	ضرور آخرت	اور	دنیا	تو میں ڈرا چکا تمہیں	(اس) آگ (سے)

آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں ○ تو میں تمہیں اس آگ سے ڈرا چکا

تَلَظّٰی ﴿۱۴﴾ لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَی ﴿۱۵﴾ الَّذِیْ

تَلَظّٰی ﴿۱۴﴾	لَا یَصْلٰىهَاۤ	اِلَّا	الْاَشْقَی ﴿۱۵﴾	الَّذِیْ
جو بھڑک رہی ہے	نہیں داخل ہوگا اس میں	مگر	بڑا بدبخت	وہ جس نے

جو بھڑک رہی ہے ○ اس میں بڑا بدبخت ہی داخل ہوگا ○ جس نے

جہنم سے بچایا جانے والا شخص

كَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ﴿۱۶﴾ وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ﴿۱۷﴾

كَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰی ﴿۱۶﴾	وَ	سَیُجَنَّبُهَا	الْاَتْقَی ﴿۱۷﴾ (1)
جھٹلایا	اور	منہ پھیرا	اور	دور رکھا جائے گا اس (آگ) سے	سب سے بڑا پرہیزگار

جھٹلایا اور منہ پھیرا ○ اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا ○

1 ...... تمام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں سب سے بڑے پرہیزگار سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ اس سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے 6 فضائل معلوم ہوئے (1) گناہوں سے محفوظ رہیں گے کیونکہ سب سے بڑے متقی ہیں۔ (2) انہیں جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا۔ (3) جہنم سے دور رکھے جانے میں ان کے لئے جنتی ہونے کی بشارت ہے۔ (4) سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت میں سب سے بڑے متقی اور پرہیزگار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ (5) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے تمام صدقات و خیرات قبول ہیں۔ (6) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ

الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰیۚ(۱۸) وَ مَا

مَا	وَ	یَتَزَكّٰی(۱۸)	مَالَهٗ	یُؤْتِیْ	الَّذِیْ
نہیں (ہے)	اور	(تاکہ) پاکیزگی حاصل کرے	اپنا مال	دیتا ہے	وہ جو

جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے ○ اور کسی کا

لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤیۙ(۱۹) اِلَّا

اِلَّا	تُجْزٰۤی(۱۹)	مِنْ نِّعْمَةٍ (1)	عِنْدَهٗ	لِاَحَدٍ
لیکن	(جس کا) بدلہ دیا جاتا ہو	کچھ احسان	اس کے نزدیک (پر)	کسی ایک کے لئے

اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جاتا ہو ○ صرف

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰیۚ(۲۰) وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى۠(۲۱)

لَسَوْفَ یَرْضٰى(۲۱)	وَ	ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی(۲۰)
ضرور عنقریب وہ خوش ہو جائے گا	اور	اپنے سب سے بلند (شان والے) رب کی رضا چاہنے (کے لئے)

اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے ○ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا ○

آیات: 11 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تَعَالٰی عَنْہ کے ہر صدقے میں اعلیٰ درجے کا اخلاص ہے جس کی گواہی رب تعالیٰ دے رہا ہے۔

1 ......جب حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور اُنہوں نے کہا کہ حضرتِ صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ان پر کوئی احسان ہو گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ فعل محض رضائے الٰہی کے لئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں۔

قسموں کے ساتھ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شان کا بیان

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ

وَالضُّحٰی ﴿۱﴾ [1]	وَ	الَّیْلِ	اِذَا	سَجٰی ﴿۲﴾	مَا وَدَّعَكَ
چڑھتے دن کے وقت کی قسم	اور	رات (کی)	جب	وہ ڈھانپ دے	نہیں چھوڑا تجھے

چڑھتے دن کے وقت کی قسم ○ اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے ○ تمہارے رب نے

رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ

رَبُّكَ	وَ	مَا قَلٰی ﴿۳﴾	وَ	لَلْاٰخِرَةُ	خَیْرٌ
تیرے رب (نے)	اور	نہ ناپسند کیا	اور	بیشک آخرت (یا) ہر پچھلی (گھڑی)	بہتر (ہے)

نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا ○ اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی

لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ

لَّكَ	مِنَ الْاُوْلٰی ﴿۴﴾ [2]	وَ	لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ	رَبُّكَ
تمہارے لئے	دنیا (یا) پہلی (گھڑی) سے	اور	ضرور عنقریب دے گا تجھے	تیرا رب

پہلی سے بہتر ہے ○ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر خاص فضلِ الٰہی کا بیان

فَتَرْضٰی ؕ﴿۵﴾ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۪﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ

فَتَرْضٰی ﴿۵﴾	اَلَمْ یَجِدْكَ	یَتِیْمًا	فَاٰوٰی ﴿۶﴾	وَوَجَدَكَ
تو تم راضی ہو جاؤ گے	کیا اس نے نہیں پایا تجھے	یتیم	پھر جگہ دی	اور اس نے پایا تجھے

کہ تم راضی ہو جاؤ گے ○ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ○ اور اس نے تمہیں

ضَآلًّا فَهَدٰی ۪﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ عَآىِٕلًا فَاَغْنٰی ؕ﴿۸﴾

ضَآلًّا	فَهَدٰی ﴿۷﴾	وَوَجَدَكَ	عَآىِٕلًا	فَاَغْنٰی ﴿۸﴾
(اپنی محبت میں) گم	تو (اپنی طرف) راہ دی	اور اس نے پایا تجھے	حاجت مند	تو غنی کر دیا

اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی ○ اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا ○

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک "ضُحٰی" سے وہ وقت مراد ہے جس وقت سورج بلند ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک یہاں "ضُحٰی" سے پورا دن مراد ہے۔

2 ...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، بیشک تمہارے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے کیونکہ وہاں آپ کے لئے بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں اور ایک معنی یہ ہے کہ آنے والے احوال آپ کے لئے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالٰی کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ہر آنے والی گھڑی میں آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یتیم و سائل پر شفقت کا حکم

فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡ ؕ﴿۹﴾ وَ اَمَّا السَّآئِلَ

فَاَمَّا	الۡیَتِیۡمَ	فَلَا تَقۡهَرۡ ﴿۹﴾	وَ	اَمَّا	السَّآئِلَ
تو بہر حال	یتیم (پر)	تو تم سختی نہ کرو	اور	بہر حال	مانگنے والے (کو)

تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو ○ اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو

نعمتِ الٰہی کے چرچے کا حکم

فَلَا تَنۡهَرۡ ؕ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾ ع

فَلَا تَنۡهَرۡ ﴿۱۰﴾	وَ	اَمَّا	بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ [1]	فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾
تو تم نہ جھڑکو	اور	بہر حال	اپنے رب کی نعمت کا	تو تم خوب چرچا کرو

نہ جھڑکو ○ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ○

آیات: 08 | رکوع: 01

سُوۡرَةُ الۡمَ نَشۡرَحۡ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر انعاماتِ الٰہیہ

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ۙ﴿۲﴾

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ	لَكَ	صَدۡرَكَ ﴿۱﴾	وَ وَضَعۡنَا	عَنۡكَ	وِزۡرَكَ ﴿۲﴾ [2]
کیا ہم نے کشادہ نہ کر دیا	تمہارے لئے	تمہارا سینہ	اور ہم نے اتار دیا	تم سے	تمہارا بوجھ

کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا؟ ○ اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا ○

1 ...... یہاں نعمت سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائیں اور وہ نعمتیں بھی مراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وعدہ فرمایا ہے اور نعمتوں کا چرچا کرنے کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کو بیان کرنا شکر گزاری ہے۔

2 ...... اس بوجھ سے وہ غم مراد ہے جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رہتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے اُمت کے گناہوں کا غم مراد ہے جس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قلبِ مبارک مشغول رہتا تھا۔

الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَۙ(۳) وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَؕ(۴)

ذِكْرَكَ (۴)[1]	لَكَ	رَفَعْنَا	وَ	ظَهْرَكَ (۳)	اَنْقَضَ	الَّذِیْۤ
تمہارا ذکر	تمہارے لئے	ہم نے بلند کردیا	اور	تمہاری پیٹھ	توڑی تھی	جس نے

جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی ۝ اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کردیا ۝

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاۙ(۵) اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاؕ(۶) فَاِذَا

تنگی کے بعد آسانی کی بشارت — عبادت کا حکم

فَاِذَا	یُسْرًا (۶)	مَعَ الْعُسْرِ	اِنَّ	یُسْرًا (۵)	مَعَ الْعُسْرِ	فَاِنَّ
توجب	آسانی (ہے)	دشواری کے ساتھ	بیشک	آسانی (ہے)	دشواری کے ساتھ	تو بیشک

تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ۝ بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ۝ توجب

فَرَغْتَ فَانْصَبْۙ(۷) وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ۠(۸)

فَارْغَبْ (۸)	اِلٰى رَبِّكَ	وَ	فَانْصَبْ (۷)	فَرَغْتَ
توتم رغبت رکھو	اپنے رب ہی کی طرف	اور	تو محنت کرو	تم فارغ ہو

تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو ۝ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو ۝

ع ۱۹

آیات:08 — رکوع:01

سُوْرَةُ التِّیْنِ مَكِّیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... مفسرین نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر بلند ہونے کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا مخلوق پر لازم کردیا ہے حتی کہ کسی کا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اس کی وحدانیت کا اقرار اور اس کی عبادت کرنا اس وقت تک مقبول نہیں جب تک وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہ لے آئے اور ان کی اطاعت نہ کرنے لگے۔ (2) اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اذان، اقامت، نماز، تشہد، خطبے وغیرہ میں اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کیا ہے۔

تخلیقِ انسانی کا قسمیہ بیان

وَ التِّيْنِ وَ الزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَ طُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾

هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ﴿۳﴾	وَ	طُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴿۲﴾	وَ	الزَّيْتُوْنِ ﴿۱﴾	وَ	وَ التِّيْنِ
اس امن والے شہر (مکہ کی)	اور	طور سینا (کی)	اور	زیتون (کی)	اور	انجیر کی قسم

انجیر کی قسم اور زیتون کی ○ اور طور سینا کی ○ اور اس امن والے شہر کی ○

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿۴﴾

فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿۴﴾	الْاِنْسَانَ	خَلَقْنَا	لَقَدْ
سب سے اچھی صورت میں	آدمی (کو)	ہم نے پیدا کیا	ضرور بیشک

بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ○

باعمل مسلمانوں کے لیے بے انتہا اجر کی بشارت

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا

اِلَّا	اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ﴿۵﴾ (1)	رَدَدْنٰهُ	ثُمَّ
مگر	سب نیچوں سے زیادہ نیچے (حال کی طرف)	ہم نے پھیر دیا اسے	پھر

پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا ○ مگر

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ

فَلَهُمْ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوْا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ
تو ان کے لئے	اچھے، نیک	انہوں نے عمل کئے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو

وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لئے

کافر کو تنبیہ

اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ

بَعْدُ	يُكَذِّبُكَ	فَمَا	اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۶﴾
(ان دلائل کے) بعد	جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے تجھے	تو کیا چیز	نہ ختم ہونے والا ثواب (ہے)

بے انتہاء ثواب ہے ○ تو اب کون سی چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر

1 ...... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ انسان کو سب سے اچھی صورت پر پیدا کرنے کے بعد اسے بڑھاپے کی طرف پھیر دیا اور اس وقت بدن کمزور، اعضاء ناکارہ، عقل ناقص، پشت خم، بال سفید ہو جاتے اور جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اور وہ اپنی ضروریات انجام دینے میں دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب اس نے اچھی شکل و صورت کی شکر گزاری نہ کی، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر جمارہا اور ایمان نہ لایا تو اس کا انجام یہ ہوا کہ ہم نے جہنم کے سب سے نچلے درکات کو اس کا ٹھکانہ کر دیا۔

بِالدِّيۡنِ ۞ اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡكَمِ الۡحٰكِمِيۡنَ ۞			
بِاَحۡكَمِ الۡحٰكِمِيۡنَ ۞ (1)	اللّٰهُ	اَلَيۡسَ	بِالدِّيۡنِ ۞
سب حاکموں سے بڑا حاکم	اللہ	کیا نہیں ہے	انصاف، جزاء (کے دن) کو
آمادہ کرتی ہے ۞ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟ ۞			

ع ١٨ ٢

رکوع: 01 | آیات: 19

سُوۡرَةُ الۡعَلَقِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ			
الرَّحِيۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰهِ	بِسۡمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

رب کے نام سے پڑھنے کا حکم

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ ۞ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ					
الۡاِنۡسَانَ	خَلَقَ	خَلَقَ ۞	الَّذِىۡ	بِاسۡمِ رَبِّكَ	اِقۡرَاۡ (2)
آدمی (کو)	اس نے بنایا	پیدا کیا	جس نے	اپنے رب کے نام سے	پڑھو
اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا ۞ انسان کو خون کے لوتھڑے					

رب تعالیٰ کی کرم نوازیاں

مِنۡ عَلَقٍ ۞ اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ۞ الَّذِىۡ					
الَّذِىۡ	الۡاَكۡرَمُ ۞	رَبُّكَ	وَ	اِقۡرَاۡ	مِنۡ عَلَقٍ ۞
جس نے	سب سے بڑا کریم (ہے)	تمہارا رب (ہی)	اور	پڑھو	خون کے لوتھڑے سے
سے بنایا ۞ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے ۞ جس نے					

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو سورۂ "وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ" پڑھتے ہوئے "اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡكَمِ الۡحٰكِمِيۡنَ" پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے "بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيۡنَ" یعنی کیوں نہیں، یقیناً ہے اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔ (ترمذی، ٥/٢٣٠، الحدیث: ٣٣٥٨)

2 ...... دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لئے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قراءت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور اُمت کی تعلیم کے لئے پڑھے۔

انسان کی سرکشی اور اسے تنبیہ

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ

عَلَّمَ	بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾	عَلَّمَ	الْاِنْسَانَ(1)	مَا	لَمْ یَعْلَمْ ﴿۵﴾	كَلَّاۤ	اِنَّ
(لکھنا) سکھایا	قلم سے	اس نے سکھایا	آدمی (کو)	جو	وہ نہ جانتا تھا	ہاں ہاں	بیشک

قلم سے لکھنا سکھایا ○ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا ○ ہاں ہاں، بیشک

الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴿۷﴾

الْاِنْسَانَ(2)	لَیَطْغٰۤى ﴿۶﴾	اَنْ	رَّاٰهُ	اسْتَغْنٰى ﴿۷﴾
آدمی	ضرور سرکشی کرتا ہے	(اس بنا پر) کہ	اس نے سمجھ لیا اپنے آپ کو	غنی، بے نیاز

آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے ○ اس بنا پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ○

ایک خاص کافر کا ذکر اور اسے تنبیہ

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ﴿۸﴾ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى ﴿۹﴾

اِنَّ	اِلٰى رَبِّكَ	الرُّجْعٰى ﴿۸﴾	اَرَءَیْتَ	الَّذِیْ	یَنْهٰى ﴿۹﴾
بیشک	تیرے رب ہی کی طرف	لوٹنا (ہے)	کیا تو نے دیکھا	(اس کو) جو	منع کرتا ہے

بیشک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے ○ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے ○

عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ﴿۱۰﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ﴿۱۱﴾

عَبْدًا	اِذَا	صَلّٰى ﴿۱۰﴾	اَرَءَیْتَ	اِنْ	كَانَ	عَلَى الْهُدٰۤى ﴿۱۱﴾
بندے (کو)	جب	وہ نماز پڑھے	بھلا دیکھو تو	اگر	وہ ہوتا	ہدایت پر

بندے کو جب وہ نماز پڑھے ○ بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا ○

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ﴿۱۲﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ

اَوْ	اَمَرَ	بِالتَّقْوٰى ﴿۱۲﴾	اَرَءَیْتَ	اِنْ	كَذَّبَ
یا	وہ حکم دیتا	پرہیز گاری کا (تو کیا ہی اچھا تھا)	بھلا دیکھو تو	اگر	اس نے جھٹلایا

یا پرہیز گاری کا حکم دیتا (تو کیا ہی اچھا تھا) ○ بھلا دیکھو تو اگر اس نے جھٹلایا

1...... یہاں انسان سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مراد ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد اشیاء کے ناموں کا علم ہے۔ یا، یہاں انسان سے حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں کہ انہیں اللّٰہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے۔

2...... یہاں آدمی سے مراد ابو جہل ہے، اس کے پاس کچھ مال آ گیا تو اس نے لباس، سواری اور کھانے پینے میں تکلفات شروع کر دیئے اور اس کا غرور و تکبر بہت بڑھ گیا تھا اور عموماً اکثر لوگوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے کہ مال کی فراوانی سرکشی اور گناہوں میں ڈال دیتی ہے۔

وَ تَوَلّٰى ﴿۱۳﴾ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	بِاَنَّ	اَلَمْ یَعْلَمْ	تَوَلّٰى ﴿۱۳﴾	وَ
اللہ	کہ	کیا وہ جانتا نہیں	منہ پھیرا (تو کیا حال ہوگا)	اور

اور منہ پھیرا (تو کیا حال ہوگا) ○ کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ

یَرٰى ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَىٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ﳔ لَنَسْفَعًۢا

لَنَسْفَعًا (1)	لَّمْ یَنْتَهِ	لَىٕنْ	كَلَّا	یَرٰى ﴿۱۴﴾
(تو) ضرور ہم پکڑ کر کھینچیں گے	وہ باز نہ آیا	ضرور اگر	ہاں ہاں	دیکھ رہا ہے

دیکھ رہا ہے ○ ہاں ہاں یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر

بِالنَّاصِیَةِ ﴿۱۵﴾ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾

خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾	كَاذِبَةٍ	نَاصِیَةٍ	بِالنَّاصِیَةِ ﴿۱۵﴾
خطا کار (ہے)	جھوٹی	(وہ) پیشانی (جو)	پیشانی (کے بالوں) سے

کھینچیں گے ○ وہ پیشانی جو جھوٹی خطا کار ہے ○

فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ﴿۱۸﴾

الزَّبَانِیَةَ ﴿۱۸﴾	سَنَدْعُ (2)	نَادِیَهٗ ﴿۱۷﴾	فَلْیَدْعُ
دوزخ کے فرشتوں (کو)	ابھی ہم (بھی) بلائیں گے	اپنی مجلس (کو)	تو اسے چاہئے کہ پکارے

تو اسے چاہیے کہ اپنی مجلس کو پکارے ○ ہم (بھی) جلد ہی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے ○

كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ ۩ السجدة

وَ اقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾	وَ اسْجُدْ (3)	لَا تُطِعْهُ	كَلَّا
اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ	اور سجدہ کرو	تم نہ مانو اس کی (بات)	خبردار

خبردار! تم اس کی بات نہ مانو اور سجدہ کرو اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ ○

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عبادات

ع ۲۱ ۱۹ السجدة

1..... پیشانی کے بالوں سے گھسیٹنا فرشتوں کا کام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم گھسیٹیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے کام اپنی طرف منسوب فرماتا ہے۔ 2..... ابوجہل نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دھمکی دی کہ وہ اپنے ہم مجلس لوگوں کو آپ سے مقابلے کیلئے بلالے گا تو اس کے جواب میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم زبانیہ فرشتوں کو بلالیں گے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ 3..... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

آیات:05 رکوع:01

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

شبِ قدر میں نزولِ قرآن

شبِ قدر کی فضیلت

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ۝۱ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ

اِنَّاۤ	اَنْزَلْنٰهُ	فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ (1)	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ
بیشک	ہم نے نازل کیا اس (قرآن) کو	شبِ قدر میں	اور	کیا معلوم تجھے

بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا۝ اور تجھے کیا معلوم کہ

مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ؕ۝۲ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ۝۳

مَا	لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲	لَيْلَةُ الْقَدْرِ	خَيْرٌ	مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳
کیا (ہے)	شبِ قدر	شبِ قدر	بہتر (ہے)	ہزار مہینوں سے

شبِ قدر کیا ہے؟۝ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۝

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ

تَنَزَّلُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	وَ	الرُّوْحُ	فِيْهَا	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ
اترتے ہیں	فرشتے	اور	جبریل	اس میں	اپنے رب کے حکم سے

اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(1)......شبِ قدر انتہائی شرف و برکت والی رات ہے، اسے شبِ قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت و قدر کے باعث اس کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب بیداری کرکے عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے۔(بخاری، ۱/۲۵، الحدیث: ۳۵)

مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ﴿۵﴾

حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ﴿۵﴾	هِیَ	سَلٰمٌ	مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ﴿۴﴾
صبح طلوع ہونے تک	وہ (رات)	سلامتی (ہے)	ہر کام سے (کے لئے)

ہر کام کے لیے اترتے ہیں ○ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے ○

آیات:08 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْبَيِّنَة مَدَنِيَّة

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الرَّحِیۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰهِ	بِسۡمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ

الۡمُشۡرِکِیۡنَ	وَ	مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ (1)	کَفَرُوۡا	الَّذِیۡنَ	لَمۡ یَکُنِ
مشرکین	اور	اہلِ کتاب میں سے	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	نہ تھے

کتابی کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے والے

مُنۡفَکِّیۡنَ حَتّٰی تَاۡتِیَهُمُ الۡبَیِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُوۡلٌ

رَسُوۡلٌ	الۡبَیِّنَةُ ﴿۱﴾	تَاۡتِیَهُمُ	حَتّٰی	مُنۡفَکِّیۡنَ
(وہ) رسول (ہے)	روشن دلیل	آجائے ان کے پاس	یہاں تک کہ	(اپنا دین) چھوڑنے والے

نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے ○ (یعنی) اللہ کا

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے کفار اہلِ کتاب اور مشرکین کا حال

(1)...... اگرچہ اہلِ کتاب اور مشرکین سب ہی کافر ہیں مگر چونکہ اہلِ کتاب کو کسی پیغمبر اور کتاب سے نسبت ہے اس لئے ان کے احکام نرم ہیں اور اگر یہ ایمان قبول کریں تو انہیں دگنا ثواب ملتا ہے۔ جب کتاب اور پیغمبر سے نسبت کفار کو اتنا فائدہ دے دیتی ہے تو جس مومن کو حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن سے خصوصی نسبت ہو جائے تو اس کو کتنا فائدہ ہوگا۔

مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾ لا فِيْهَا كُتُبٌ

مِّنَ اللّٰهِ	يَتْلُوْا	صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾ (1)	فِيْهَا	كُتُبٌ
اللہ کی طرف سے	وہ تلاوت کرتا ہے	پاک صحیفوں (کی)	ان میں	لکھی ہوئی (ہیں)

رسول جو پاک صحیفوں کی تلاوت فرماتا ہے ○ ان صحیفوں میں سیدھی باتیں

قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾ ط وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا

قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾	وَ	مَا تَفَرَّقَ (2)	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	اِلَّا
سیدھی (باتیں)	اور	پھوٹ میں نہ پڑے	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	مگر

لکھی ہوئی ہیں ○ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے (آپس میں) تفرقہ نہ ڈالا مگر

مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۴﴾ ط وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا

مِنْ بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنَةُ ﴿۴﴾	وَ	مَآ اُمِرُوْٓا	اِلَّا
(اس کے) بعد	کہ	آگئی ان کے پاس	روشن دلیل	اور	انہیں حکم نہ دیا گیا	مگر

اس کے بعد کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس آچکی تھی ○ اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا

لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ لا

لِيَعْبُدُوا	اللّٰهَ	مُخْلِصِيْنَ	لَهُ	الدِّيْنَ
یہ کہ وہ عبادت کریں	اللہ (کی)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین / عبادت

کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے،

حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ

حُنَفَآءَ	وَ	يُقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	يُؤْتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	ذٰلِكَ
ہر باطل سے جدا (ہوکر)	اور	وہ قائم کریں	نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	اور	یہی

ہر باطل سے جدا ہوکر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کے بعد اہلِ کتاب کا حال

(1)...... اس سے مراد قرآنِ کریم ہے جو سب صحیفوں کے مضامین کی جامع کتاب ہے اور یہ ہر طرح سے پاک ہے کہ پاک جگہ سے، پاک فرشتوں کے ذریعے، پاک نبی پر آیا، پھر ہمیشہ پاک زبانوں، پاک سینوں، پاک ہاتھوں میں رہے گا، نیز ملاوٹ اور ردوبدل سے محفوظ ہے۔ (2)...... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ پہلے تو سب اس بات پر متفق تھے کہ جب وہ نبی تشریف لائیں گے جن کی بشارت دی گئی ہے تو ہم ان پر ایمان لائیں گے لیکن جب وہ نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ افروز ہوئے تو ان میں پھوٹ پڑ گئی اور ان میں سے بعض ان پر ایمان لائے اور بعض نے حسد اور عناد کی وجہ سے کفر اختیار کیا۔

دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ

الۡمُشۡرِكِيۡنَ	وَ	مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ	كَفَرُوۡا [1]	الَّذِيۡنَ	اِنَّ	دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ ﴿۵﴾
مشرکین	اور	اہلِ کتاب میں سے	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	بیشک	سیدھا دین (ہے)

سیدھا دین ہے ○ بیشک اہلِ کتاب میں جو کافر ہوئے وہ اور مشرک

فِيۡ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمۡ

هُمۡ	اُولٰٓئِكَ	فِيۡهَا	خٰلِدِيۡنَ	فِيۡ نَارِ جَهَنَّمَ
وہی	یہ لوگ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	(یہ سب) جہنم کی آگ میں (ہوں گے)

سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی

شَرُّ الۡبَرِيَّةِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا

عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوۡا	الَّذِيۡنَ	اِنَّ	شَرُّ الۡبَرِيَّةِ ﴿۶﴾
انہوں نے عمل کئے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	بیشک	تمام مخلوق میں سب سے بدتر (ہیں)

تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں ○ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمۡ خَيۡرُ الۡبَرِيَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ

عِنۡدَ رَبِّهِمۡ	جَزَآؤُهُمۡ	خَيۡرُ الۡبَرِيَّةِ ﴿۷﴾	هُمۡ	اُولٰٓئِكَ	الصّٰلِحٰتِ
ان کے رب کے پاس	ان کی جزا	تمام مخلوق میں سب سے بہتر (ہیں)	وہی	یہ لوگ	اچھے، نیک

کئے وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں ○ ان کا صلہ ان کے رب کے پاس

جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِيۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ

خٰلِدِيۡنَ	الۡاَنۡهٰرُ	مِنۡ تَحۡتِهَا	تَجۡرِيۡ	جَنّٰتُ عَدۡنٍ
ہمیشہ رہنے والے	نہریں	ان کے نیچے	بہتی ہیں	ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)

بسنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ

کفارِ اہلِ کتاب اور مشرکین کے لئے وعید

ایمان والوں کے لئے بشارت

[1] ......اہلِ کتاب میں سے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو مانتے اور اس کی عبادت تو کرتے تھے لیکن انہوں نے آخری نبی حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کو نہ مانا اور ان کی عزت و توقیر نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کافر قرار دیا اور کافر چاہے کتابی ہو یا مشرک جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔

فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ

فِيْهَآ	اَبَدًا	رَضِيَ(1)	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ
ان میں	ہمیشہ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور

رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور

رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾ ع

رَضُوْا	عَنْهُ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	خَشِيَ	رَبَّهٗ ﴿۸﴾
وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ (صلہ)	(اس) کے لئے جو	ڈرے	اپنے رب (سے)

وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ○

ع ۸ / ۲۳

آیات:08 | رکوع:01

سُوْرَةُ الزِّلْزَال مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قیامت قائم ہوتے وقت کی ہولناکیاں

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ لا وَ

اِذَا	زُلْزِلَتِ	الْاَرْضُ	زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾(2)	وَ
جب	تھرتھرا دی جائے گی	زمین	(جیسے) اس کا تھرتھرانا (طے ہے)	اور

جب زمین تھرتھرا دی جائے گی جیسے اس کا تھرتھرانا طے ہے ○ اور

1 ...... ہر ولی اور بزرگ کو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہ کہہ سکتے ہیں، یہ لفظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے ساتھ خاص نہیں۔ اس آیت میں یہ مضمون صاف موجود ہے۔

2 ...... زمین کا یہ تھرتھرانا اس وقت ہو گا جب قیامت نزدیک ہو گی یا قیامت کے دن زمین تھرتھرائے گی۔

اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَاۙ(۲) وَ قَالَ الْاِنْسَانُ

اَخْرَجَتِ	الْاَرْضُ	اَثْقَالَهَا(۲) [1]	وَ	قَالَ	الْاِنْسَانُ
باہر نکال دے گی	زمین	اپنے بوجھ	اور	کہے گا	آدمی

زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی ○ اور آدمی کہے گا:

مَا لَهَاۚ(۳) یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَاۙ(۴)

مَا	لَهَا(۳)	یَوْمَىٕذٍ	تُحَدِّثُ	اَخْبَارَهَا(۴) [2]
کیا ہوا	اس کو	اس دن	وہ بتائے گی	اپنی خبریں

اسے کیا ہوا؟ ○ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ○

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَاؕ(۵) یَوْمَىٕذٍ

بِاَنَّ	رَبَّكَ	اَوْحٰى	لَهَا(۵)	یَوْمَىٕذٍ
(اس) لئے کہ	تیرے رب (نے)	حکم بھیجا	اس کو	اس دن

اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا ○ اس دن

روزِ قیامت اعمال کا حساب اور مشاہدہ

یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ﳔ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْؕ(۶)

یَّصْدُرُ	النَّاسُ	اَشْتَاتًا	لِّیُرَوْا	اَعْمَالَهُمْ(۶)
لوٹیں گے	لوگ	مختلف (حالتوں میں)	تاکہ انہیں دکھائے جائیں	ان کے اعمال

لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں ○

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗؕ(۷)

فَمَنْ	یَّعْمَلْ	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	خَیْرًا	یَّرَهٗ(۷)
تو جو	کرے	ایک ذرے کے برابر	بھلائی	وہ دیکھے گا اسے

تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا ○

[1]..... زمین کے بوجھ سے مراد اس کے اندر موجود خزانے اور مردے وغیرہ ہیں۔

[2]..... حدیثِ پاک میں ہے "زمین کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے، وہ کہے گی: اِس نے فلاں دن یہ عمل کیا اور اُس نے فلاں دن یہ عمل کیا، یہی اس کی خبریں ہیں۔ (ترمذی، ۴/۱۹۴، الحدیث: ۲۴۳۷) دوسری حدیثِ پاک میں ہے "زمین سے محتاط رہو کہ یہ تمہاری اصل ہے اور جو کوئی اس پر اچھا یا برا عمل کرے گا یہ اس کی خبر دے گی۔ (معجم الکبیر، ۵/۶۵، الحدیث: ۴۵۹۶)

ع ۸ / ۲۴

وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۠ ﴿۸﴾

وَ	مَنْ	یَّعْمَلْ	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	شَرًّا [1]	یَّرَهٗ ﴿۸﴾
اور	جو	کرے	ایک ذرے کے برابر	برائی	وہ دیکھے گا اسے

اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا ○

آیات: 11 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْعٰدِیٰت مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

انسان کی ناشکری کا تفصیلی بیان

وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾

وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ [2]	فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾
ہانپتے ہوئے تیز دوڑنے والے (گھوڑوں) کی قسم	پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں (کی)

ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں ○ پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں کی ○

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾	فَاَثَرْنَ	بِهٖ	نَقْعًا ﴿۴﴾
پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں (کی)	پھر اڑاتے ہیں	اس وقت	غبار

پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں کی ○ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں ○

1 ...... نیکی تھوڑی سی بھی کار آمد ہے اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ تعالیٰ اُس (بات) کی وجہ سے اس کے بہت سے درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا اِس (بات) کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔ (بخاری، ۴/۲۴۱، الحدیث: ۶۴۷۸)

2 ...... "عادیات" سے مراد غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝۵ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

فَوَسَطْنَ	بِهٖ	جَمْعًا ۝۵	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لِرَبِّهٖ
پھر بیچ میں گھس جاتے ہیں	اسی وقت	(دشمن کے) لشکر (کے)	بیشک	آدمی	اپنے رب کا

پھر اسی وقت دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں ○ بیشک انسان ضرور اپنے رب کا

لَكَنُوْدٌ ۝۶ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝۷ وَ اِنَّهٗ

لَكَنُوْدٌ ۝۶ [1]	وَ	اِنَّهٗ	عَلٰى ذٰلِكَ	لَشَهِيْدٌ ۝۷	وَ	اِنَّهٗ
ضرور بڑا ناشکرا (ہے)	اور	بیشک وہ	اس (بات) پر	ضرور گواہ (ہے)	اور	بیشک وہ

بڑا ناشکرا ہے ○ اور بیشک وہ اس بات پر ضرور خود گواہ ہے ○ اور بیشک وہ

لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝۸ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ

لِحُبِّ الْخَيْرِ [2]	لَشَدِيْدٌ ۝۸	اَفَلَا يَعْلَمُ	اِذَا	بُعْثِرَ
بھلائی (یعنی مال) کی محبت میں	ضرور سخت (ہے)	تو کیا وہ نہیں جانتا	جب	اٹھایا جائے گا

مال کی محبت میں ضرور بہت شدید ہے ○ تو کیا وہ نہیں جانتا جب وہ اٹھائے جائیں گے

مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝۹ وَ حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝۱۰

مَا	فِي الْقُبُوْرِ ۝۹	وَ	حُصِّلَ	مَا	فِي الصُّدُوْرِ ۝۱۰
(انہیں) جو	قبروں میں (ہیں)	اور	کھول دیا جائے گا	جو	سینوں میں (ہے)

جو قبروں میں ہیں؟ ○ اور جو سینوں میں ہے وہ کھول دی جائے گی ○

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱

اِنَّ	رَبَّهُمْ	بِهِمْ	يَوْمَئِذٍ	لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱
بیشک	ان کا رب	ان کی	اس دن	ضرور خوب خبر رکھنے والا (ہے)

بیشک ان کا رب اس دن ان کی یقیناً خوب خبر رکھنے والا ہے ○

انسان کی محبتِ مال اور اس کا نتیجہ

ع ۱ | ۲۵

[1] ناشکرے سے مراد وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے۔ یا، اس سے مراد گناہگار انسان ہے۔ یا، اس سے مراد وہ انسان ہے جو مصیبتوں کو یاد رکھے اور نعمتوں کو بھول جائے۔ [2] محبتِ مال چار طرح کی ہے: (1) ایمانی محبت، جیسے حج وغیرہ کے لئے مال کی چاہت۔ (2) نفسانی محبت: جیسے اپنے آرام وراحت کے لیے مال سے رغبت۔ (3) طغیانی محبت، جیسے محض جمع کرنے اور چھوڑ جانے کے لئے مال سے محبت۔ (4) شیطانی محبت، جیسے گناہ وسرکشی کے لیے مال کی محبت۔ مال سے محبت تو مطلقاً ہوتی ہے لیکن مذموم وہ ہے جو خدا سے دور کردے۔

آیات:11 رکوع:01

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ

اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ (1)	مَا	الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ (2)
دل دہلا دینے والی	کیا (ہے)	دل دہلا دینے والی	اور	کیا معلوم تجھے

وہ دل دہلا دینے والی ○ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ ○ اور تجھے کیا معلوم

مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ

مَا	الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾	يَوْمَ	يَكُوْنُ	النَّاسُ
کیا (ہے)	دل دہلا دینے والی	(جس) دن	ہوں گے	آدمی

کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ ○ جس دن آدمی پھیلے ہوئے

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾	وَ	تَكُوْنُ	الْجِبَالُ	كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾
پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح	اور	ہو جائیں گے	پہاڑ	دھنکی ہوئی اون کی طرح

پروانوں کی طرح ہوں گے ○ اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے ○

قیامت کی ہولناکیاں

(1)...... قیامت کی دہشت، ہولناکی اور سختی سے تمام انسانوں کے دل دہل جائیں گے، اس لئے اسے "قَارِعہ" کہتے ہیں اور بعض مفسرین کے نزدیک حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آواز کی وجہ سے قیامت کو "قَارِعہ" کہتے ہیں کیونکہ جب وہ صور میں پھونک ماریں گے تو اس کی آواز کی شدت سے تمام مخلوق مر جائے گی۔ (2)...... اگر یہاں خطاب حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے تو مراد یہ ہے کہ وحی کے بغیر آپ کو قیامت کی ہولناکی کا علم نہیں ہے، مطلق علم کی نفی مراد نہیں۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ﴿۷﴾

فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۷﴾	فَهُوَ	مَوَازِیْنُهٗ ﴿۶﴾ (1)	ثَقُلَتْ	مَنْ	فَاَمَّا
پسندیدہ زندگی میں (ہوگا)	تو وہ	اس کے ترازو	بھاری ہوں گے	وہ جو	تو بہرحال

تو بہر حال جس کے ترازو بھاری ہوں گے ○ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا ○

وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ

فَاُمُّهٗ	مَوَازِیْنُهٗ ﴿۸﴾	خَفَّتْ	مَنْ	اَمَّا	وَ
تو اس کا ٹھکانہ	اس کے ترازو	ہلکے پڑیں گے	وہ جو	بہرحال	اور

اور بہر حال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے ○ تو اس کا ٹھکانہ

هَاوِیَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿۱۱﴾ ع

نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿۱۱﴾	مَا هِیَهْ ﴿۱۰﴾	مَاۤ اَدْرٰىكَ	وَ	هَاوِیَةٌ ﴿۹﴾
شعلے مارتی ایک آگ (ہے)	وہ کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے	اور	ہاویہ (ہوگا)

ہاویہ ہوگا ○ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ○ ایک شعلے مارتی آگ ہے ○

آیات: 08 | رکوع: 01

سُوْرَةُ التَّكَاثُر مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... قیامت کے دن مومنوں اور کفار سبھی کے اعمال کا وزن کیا جائے گا، مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لا کر میزان میں رکھی جائیں گی، اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لئے جنت ہے اور اگر گناہ غالب ہوئے اور اسے معاف نہ فرمایا گیا تو اسے مخصوص مدت تک داخلِ جہنم کر دیا جائے گا۔ کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لا کر میزان میں رکھی جائیں گی، پھر اسے داخلِ جہنم کر دیا جائے گا۔ نیز بعض مومن ایسے ہوں گے جنہیں اعمال کا وزن کئے بغیر ہی بے حساب داخلِ جنت کر دیا جائے گا۔

طلبِ مال کی ہوس کا نتیجہ اور تخویفِ عظیم

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُۙ(۱) حَتّٰى زُرْتُمُ

اَلْهٰىكُمُ	التَّكَاثُرُ(۱) (1)	حَتّٰى	زُرْتُمُ
غافل کر دیا تمہیں	زیادہ مال جمع کرنے کی طلب (نے)	یہاں تک کہ	تم نے منہ دیکھا

زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا○ یہاں تک کہ تم نے

جہنم کو جاننے اور دیکھنے کا بیان

الْمَقَابِرَؕ(۲) كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَۙ(۳) ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَؕ(۴)

الْمَقَابِرَ(۲)	كَلَّا	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ(۳)	ثُمَّ	كَلَّا	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ(۴)
قبروں (کا)	ہاں ہاں	عنقریب تم جان جاؤ گے	پھر	یقیناً	عنقریب تم جان جاؤ گے

قبروں کا منہ دیکھا○ ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے○ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے○

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِؕ(۵) لَتَرَوُنَّ

كَلَّا	لَوْ	تَعْلَمُوْنَ	عِلْمَ الْيَقِيْنِ(۵)	لَتَرَوُنَّ
یقیناً	اگر	تم جانتے	یقینی علم (کے ساتھ تو مال سے محبت نہ رکھتے)	بیشک ضرور تم دیکھو گے

یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے)○ بیشک تم ضرور جہنم کو

الْجَحِيْمَۙ(۶) ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِۙ(۷)

الْجَحِيْمَ(۶)	ثُمَّ	لَتَرَوُنَّهَا	عَيْنَ الْيَقِيْنِ(۷)
جہنم (کو)	پھر	بیشک ضرور تم دیکھو گے اسے	یقین کی آنکھ (سے)

دیکھو گے○ پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے○

ہر نعمت کے متعلق سوال ہو گا

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۠(۸)

ع ۱۸ ۲۷

ثُمَّ	لَتُسْـَٔلُنَّ	يَوْمَىٕذٍ	عَنِ النَّعِيْمِ(۸) (2)
پھر	بیشک ضرور تم سے پوچھا جائے گا	اس دن	نعمتوں کے متعلق

پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا○

1...... کثرتِ مال کی حرص اور اس پر اور اولاد پر فخر کا اظہار کرنا انتہائی مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی اُخروی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: دو بھوکے بھیڑیئے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ ان بکریوں کو اتنا تباہ نہیں کرتے جتنا مال اور عزت کی حرص انسان کے دین کو خراب کر دیتی ہے۔ (ترمذی، ۴/ ۱۶۶، الحدیث: ۲۳۸۳) اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے، آمین۔ 2...... قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں سوال ہو گا چاہے وہ نعمت جسمانی ہو یا روحانی، ضرورت کی ہو، یا عیش وراحت کی حتی کہ ٹھنڈے پانی، درخت کے سائے اور راحت کی نیند کے بارے میں بھی سوال ہو گا۔

آیات:03 ركوع:01

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

زمانے کی قسم سے انسان کے خسارے میں ہونے کا بیان

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾			
وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾ (1)	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لَفِيْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ (2)
زمانے کی قسم	بیشک	آدمی	ضرور خسارے میں (ہے)
زمانے کی قسم ○ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے ○			

خسارے سے محفوظ لوگ

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ					
اِلَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ
مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک
مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے					

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾					
وَ	تَوَاصَوْا	بِالْحَقِّ	وَ	تَوَاصَوْا	بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾
اور	ایک دوسرے کو تاکید کی	حق کی	اور	ایک دوسرے کو وصیت کی	صبر کی
اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ○					

ع ۲۸

1 ......یہاں عصر سے مطلق زمانہ، یا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مخصوص زمانہ مراد ہے، یا اس سے وہ وقت مراد ہے جو سورج غروب ہونے سے پہلے ہوتا ہے، یا اس سے مراد نمازِ عصر ہے۔ 2 ......بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے کہ اس کی عمر جو اس کا سرمایہ اور اصل پُونجی ہے وہ ہر دم کم ہو رہی ہے مگر جو ایمان لائے اور انہوں اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو ایمان اور نیک عمل کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو ان تکلیفوں اور مشقتوں پر صبر کرنے کی وصیت کی جو دین کی راہ میں انہیں پیش آئیں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خسارے میں نہیں بلکہ نفع پانے والے ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری وہ نیکی اور طاعت میں گزری ہے۔

آیات:09 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

غیبت، چغلی اور مال جمع کرنے والے کفار کے لئے وعید

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ۝١ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا

وَيْلٌ (1)	لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝١	الَّذِيْ	جَمَعَ	مَالًا
خرابی (ہے)	ہر منہ پر عیب نکالنے والے پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کے لئے	جس نے	جمع کیا	مال

اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے ○ جس نے مال جوڑا

وَّعَدَّدَهٗ ۙ ۝٢ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ ۝٣ كَلَّا

وَّ	عَدَّدَهٗ ۝٢ (2)	يَحْسَبُ	اَنَّ	مَالَهٗٓ	اَخْلَدَهٗ ۝٣	كَلَّا
اور	گن گن کر رکھا اسے	وہ سمجھتا ہے	کہ	اس کا مال	(دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا اسے	ہرگز نہیں

اور اسے گن گن کر رکھا ○ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا ○ ہرگز نہیں،

جہنم کی آگ کی شدت کا بیان

لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝٤ ۖ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا

لَيُنْۢبَذَنَّ	فِي الْحُطَمَةِ ۝٤	وَ	مَآ اَدْرٰىكَ	مَا
وہ ضرور ضرور پھینکا جائے گا	چورا کر دینے والی میں	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)

وہ ضرور ضرور چورا چورا کر دینے والی میں پھینکا جائے گا ○ اور تجھے کیا معلوم کہ

1 ...... یہ آیتیں ان کفار کے بارے میں نازل ہوئیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم پر اعتراضات اور ان کی غیبت کرتے تھے، جیسے اَخنس بن شُریق، اُمیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہ۔ نیز اس آیت میں مذکور حکم ہر عیب جو اور غیبت کرنے والے کے لئے عام ہے۔ 2 ...... مال جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا چند صورتوں میں برا ہے، (1) حرام ذرائع سے مال جمع کیا جائے۔ (2) جمع شدہ مال سے شرعی حقوق ادا نہ کئے جائیں۔ (3) مال جمع کرنے میں ایسا مشغول ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائے۔ (4) اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کی بجائے صرف مال کو آفات دور کرنے کا ذریعہ سمجھا جائے۔

اَلْحُطَمَةُ ۝۵ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝۶ الَّتِیْ تَطَّلِعُ

تَطَّلِعُ	الَّتِیْ	نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝۶ [1]	الْحُطَمَةُ ۝۵
چڑھ جائے گی	وہ جو	اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ (ہے)	چورا کر دینے والی

وہ چورا چورا کر دینے والی کیا ہے؟ ○ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے ○ وہ جو دلوں پر

عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝۸ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹	مُّؤْصَدَةٌ ۝۸	عَلَیْهِمْ	اِنَّهَا	عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷ [2]
لمبے لمبے ستونوں میں	بند کر دی جائے گی	ان پر	بیشک وہ	دلوں پر

چڑھ جائے گی ○ بیشک وہ ان پر بند کر دی جائے گی ○ لمبے لمبے ستونوں میں ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝۱ اَلَمْ یَجْعَلْ

اَلَمْ یَجْعَلْ	بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝۱ [3]	رَبُّكَ	فَعَلَ	كَیْفَ	اَلَمْ تَرَ
کیا اس نے نہ ڈالا	ہاتھی والوں کے ساتھ	تیرے رب (نے)	کیا	کیسا	کیا تم نے نہ دیکھا

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ ○ کیا اس نے

1 ...... جہنم کی آگ عام آگ کی طرح نہیں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جہنم کی آگ ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی حتی کہ وہ سیاہ ہوگئی، تو اب وہ سیاہ اور اندھیری ہے۔ (ترمذی، ۴/۲۶۶، الحدیث: ۲۶۰۰) 2 ...... دل ایسی چیز ہے جس میں ذرا سی گرمی برداشت کرنے کی تاب نہیں تو جب جہنم کی آگ ان پر چڑھ جائے گی اور موت آئے گی نہیں تو اس وقت کیا حال ہوگا اور دلوں کو جلانا اس لئے ہے کہ وہ کفر، باطل عقائد اور فاسد نیتوں کے مقام ہیں۔ 3 ...... اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ یمن اور حبشہ کے بادشاہ ابرہہ نے صنعاء میں اس غرض سے

كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝۲ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝۳

كَيْدَهُمْ	فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝۲	وَّ	اَرْسَلَ	عَلَيْهِمْ	طَيْرًا	اَبَابِيْلَ ۝۳
ان کا مکر و فریب	تباہی میں	اور	بھیجے	ان پر	پرندے	فوج در فوج

ان کے مکر و فریب کو تباہی میں نہ ڈالا ۝ اور ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے ۝

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝۵

تَرْمِيْهِمْ	بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۴	فَجَعَلَهُمْ	كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝۵
وہ مارتے تھے انہیں	کنکر کے پتھروں سے	تو اس نے کر ڈالا انہیں	کھائے ہوئے بھوسے کی طرح

جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے ۝ تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا ۝

آیات:04 | رکوع:01

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝۲

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۱	اٖلٰفِهِمْ	رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝۲
قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے	انہیں مانوس کرنے (کی وجہ سے)	گرمی اور سردی کے سفر (سے)

قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے ۝ انہیں سردی اور گرمی دونوں کے سفر سے مانوس کرنے کی وجہ سے ۝

قریش پر احسانِ الٰہی اور حکمِ عبادت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا کہ حج کرنے والے مکہ مکرمہ جانے کی بجائے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں۔ اہلِ عرب کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کر کے اسے آلودہ کر دیا۔ معلوم ہونے پر ابرہہ طیش میں آیا اور کعبہ معظمہ کو گرانے کی قسم کھائی۔ پھر یہ اپنے لشکر کے ساتھ جس میں بہت سے ہاتھی بھی تھے، مکۂ مکرمہ پہنچا، یہاں جب اس نے فوج کو تیاری کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی فوجیں بھیجیں جنہوں نے کنکر کے پتھروں سے ابرہہ اور اس کے لشکریوں کو مارا اور انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾ الَّذِيْۤ		
الَّذِيْۤ	رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾	فَلْيَعْبُدُوْا
جس نے	اس گھر کے رب (کی)	تو انہیں چاہئے کہ عبادت کریں
تو انہیں اِس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہیے ○ جس نے		

اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾				
مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ (1)	اٰمَنَهُمْ	وَّ	مِّنْ جُوْعٍ	اَطْعَمَهُمْ
خوف سے	امن عطا کیا انہیں	اور	بھوک سے (میں)	کھانا دیا انہیں
انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں خوف سے امن بخشا ○				

آیات: 07 | سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 01

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

انکارِ آخرت یتیم سے بدسلوکی اور بخل کی بنیاد ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ						
يَدُعُّ	الَّذِيْ	فَذٰلِكَ	بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾	يُكَذِّبُ	الَّذِيْ	اَرَءَيْتَ
دھکے دیتا ہے	(ایسا ہے) جو	پھر وہ	دین کو	جھٹلاتا ہے	(اسے) جو	کیا تم نے دیکھا
کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے ○ پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو						

1 ...... بھوک اور خوف معاشرے میں گناہوں اور بدکاریوں کی تعداد میں اضافے، جرائم کی شرح بڑھانے، بد امنی اور بے سکونی پھیلانے میں انتہائی خطرناک کردار ادا کرتے ہیں جبکہ بھوک کا ختم ہونا اور خوف کا دور ہو جانا معاشرے میں پاکیزہ ماحول اور امن وامان کی فضا قائم کرنے میں بہت معاون ہے۔ دینِ اسلام کے احکام اور تعلیمات پر نظر کی جائے تو یہ حقیقت روشن دن سے زیادہ صاف نظر آئے گی کہ لوگوں کی بھوک کو ختم کرنا، انہیں سہولیات فراہم کرنا، پاکیزہ معاشرے کا قیام اور امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیحات اور خصوصیات میں سے ہے، لہٰذا ان احکام پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

نماز سے غافل، ریاکار اور بخل کے لیے وعید

الْيَتِيْمَ ۝٢ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣ فَوَيْلٌ

اَلْيَتِيْمَ ۝٢	وَ	لَا يَحُضُّ	عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣	فَوَيْلٌ
یتیم (کو)	اور	وہ ترغیب نہیں دیتا	مسکین کو کھانا دینے پر	تو خرابی (ہے)

دھکے دیتا ہے ۝ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا ۝ تو ان نمازیوں کے لئے

لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٥ الَّذِيْنَ

لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤ [1]	الَّذِيْنَ	هُمْ	عَنْ صَلَاتِهِمْ	سَاهُوْنَ ۝٥ [2]	الَّذِيْنَ
(ان) نمازیوں کے لئے	جو	وہ	اپنی نماز سے	غفلت کرنے والے (ہیں)	وہ لوگ جو

خرابی ہے ۝ جو اپنی نماز سے غافل ہیں ۝ وہ جو

هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝٦ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧

هُمْ	يُرَآءُوْنَ ۝٦ [3]	وَ	يَمْنَعُوْنَ	الْمَاعُوْنَ ۝٧
وہ	دکھاوا کرتے ہیں	اور	(مانگنے پر) منع کر دیتے ہیں	برتنے کی معمولی چیزوں (سے)

دکھاوا کرتے ہیں ۝ اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے ۝

ع ٢٢

آیات:03 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... یہاں سے منافقوں کی عملی حالت بیان کی جارہی ہے۔

2 ...... نماز سے غفلت کی چند صورتیں ہیں، جیسے پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، فرائض وواجبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شرعی عذر کے بغیر باجماعت نہ پڑھنا، نماز کی پرواہ نہ کرنا، تنہائی میں قضا کر دینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لینا وغیرہ۔

3 ...... ریاکاری یہ ہے کہ اپنے اچھے عمل کو اس ارادے سے ظاہر کرنا کہ لوگ اسے دیکھ کر اس کی عبادت گزاری کی تعریف کریں یا اسے اچھا سمجھیں۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطائے کوثر

نماز و قربانی کا حکم

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱) فَصَلِّ لِرَبِّكَ

اِنَّاۤ	اَعْطَیْنٰكَ	الْكَوْثَرَ(۱) [1]	فَصَلِّ	لِرَبِّكَ
بیشک	ہم نے عطا کیں تمہیں	بے شمار خوبیاں	تو تم نماز پڑھو	اپنے رب کے لئے

اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ○ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو

دشمنِ رسول کے لئے وعید

وَانْحَرْؕ(۲) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۠(۳)

وَ	انْحَرْ(۲)	اِنَّ	شَانِئَكَ	هُوَ	الْاَبْتَرُ(۳) [2]
اور	قربانی کرو	بیشک	تمہارا دشمن	وہی	ہر خیر سے محروم (ہے)

اور قربانی کرو ○ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ○

آیات:06 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عبادت سے متعلق کفار سے دو ٹوک کلام

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ(۱) لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَۙ(۲) وَ

قُلْ	یٰۤاَیُّهَا	الْكٰفِرُوْنَ(۱) [3]	لَاۤ اَعْبُدُ	مَا	تَعْبُدُوْنَ(۲)	وَ
تم کہو	اے	کافرو	میں عبادت نہیں کرتا	(ان کی) جنہیں	تم پوجتے ہو	اور

تم فرماؤ! اے کافرو! ○ میں ان کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو ○ اور

[1]...... کوثر سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ اس سے دنیا اور آخرت کی بے شمار خوبیاں مراد ہیں۔ [2]...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرزند حضرت قاسم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہوا تو کفار نے یہ کہا کہ ان کی نسل ختم ہوگئی، ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا اور یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا، اس پر سورۂ کوثر نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کا رد فرمایا۔ اس سورت کا ایک ایک لفظ بلکہ نفسِ نزول حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقامِ محبوبیت کو بیان کرتا ہے کہ آپ کے گستاخ کو جواب خود ربِّ تعالیٰ دیتا ہے۔ [3]...... قریش کی ایک جماعت نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا

اَنَا	لَاۤ	وَ	اَعْبُدُ ﴿۳﴾	مَاۤ	عٰبِدُوْنَ	اَنْتُمْ	لَاۤ
میں (اس کی)	نہ	اور	میں عبادت کرتا ہوں	جس کی	عبادت کرنے والے (ہو)	تم (اس کی)	نہ

تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ اور نہ میں

عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

عٰبِدُوْنَ	اَنْتُمْ	لَاۤ	وَ	عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾	مَّا	عَابِدٌ
عبادت کرنے والے (ہو)	تم (اس کی)	نہ	اور	تم نے پوجا	جسے	عبادت کرنے والا (ہوں)

اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا ○ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو

مَاۤ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾

دِیْنِ ﴿۶﴾	وَلِیَ	دِیْنُكُمْ	لَكُمْ	اَعْبُدُ ﴿۵﴾	مَاۤ
میرا دین (ہے)	اور میرے لئے	تمہارا دین	تمہارے لئے	میں عبادت کرتا ہوں	جس کی

جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے ○

آیات: 03 — رکوع: 01

سُوْرَةُ النَّصْر مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آپ ہمارے دین کی پیروی کیجئے ہم آپ کے دین کی پیروی کریں گے۔ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا: اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ اس کے غیر کو شریک کروں۔ کفار کہنے لگے: تو آپ ایسا کیجئے کہ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ① وَ رَاَیْتَ					
اِذَا	جَآءَ	نَصْرُ اللّٰهِ	وَ	الْفَتْحُ ① (1)	وَ	رَاَیْتَ
جب	آئے گی	اللہ کی مدد	اور	فتح	اور	تم دیکھو گے

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی ○ اور تم لوگوں کو

مدد الٰہی اور فتح کی بشارت

گروہ در گروہ لوگوں کے اسلام قبول کرنے کی پیشگی خبر

النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ② فَسَبِّحْ				
النَّاسَ	یَدْخُلُوْنَ	فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ	اَفْوَاجًا ② (2)	فَسَبِّحْ
لوگوں (کو)	وہ داخل ہورہے ہیں	اللہ کے دین میں	فوج در فوج	تو تم پاکی بیان کرو

دیکھو گے کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہورہے ہیں ○ تو اپنے رب کی

تسبیح، حمد اور استغفار کی تلقین

بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ③ ع					
بِحَمْدِ رَبِّكَ	وَ	اسْتَغْفِرْهُ (3)	اِنَّهٗ	كَانَ	تَوَّابًا ③
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	بخشش چاہو اس سے	بیشک وہ	ہے	بہت توبہ قبول کرنے والا

تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ○

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ع ۲۵ ۳

آیات:05 — رکوع:01

سُوْرَةُ اللَّهَب مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... یہاں فتح سے خاص فتحِ مکہ یا اسلام کی عام فتوحات مراد ہیں۔

2 ...... اس آیت میں غیبی خبر دی گئی ہے۔ یہ غیبی خبر فتحِ مکہ کے موقع پر پوری ہوئی اور لوگ مختلف جگہوں سے قبولِ اسلام کیلئے گروہ در گروہ آکر شرفِ اسلام سے باریاب ہوئے۔ 3 ...... یہ سورت نازل ہونے کے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" کی بہت کثرت فرمائی۔ ہمیں بھی اس کی کثرت کرنی چاہئے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزانہ ستر یا سو مرتبہ استغفار کرتے تھے۔

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ

تَبَّتۡ (1)	یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ	وَّ	تَبَّ ﴿۱﴾	مَاۤ اَغۡنٰی	عَنۡہُ
تباہ ہو جائیں	ابولہب کے دونوں ہاتھ	اور	وہ تباہ ہو گیا	کوئی فائدہ نہ دیا	اس سے (اسے)

ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا○ اس کا مال اور اس کی کمائی

مَالُہٗ وَ مَا کَسَبَ ؕ﴿۲﴾ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ۚۖ﴿۳﴾ وَّ

مَالُہٗ	وَ	مَا	کَسَبَ ﴿۲﴾	سَیَصۡلٰی	نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ﴿۳﴾	وَّ
اس کے مال (نے)	اور	جو	اس نے کمایا	عنقریب وہ داخل ہو گا	شعلوں والی آگ (میں)	اور

اس کے کچھ کام نہ آئی○ اب وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہو گا○ اور

امۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ﴿۵﴾ ع

امۡرَاَتُہٗ	حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ﴿۴﴾	فِیۡ جِیۡدِہَا	حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ﴿۵﴾
اس کی بیوی	لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی (ہے)	اس کے گلے میں	کھجور کی چھال کی رسی (ہے)

اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے○ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے○

آیات:04 — رکوع:01

سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاصِ مَکِّیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1...... جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی تو ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا ”اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌۢ بَیۡنَ یَدَیۡ عَذَابٍ شَدِیۡدٍ“ اس پر ابولہب نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا۔ اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے اس گستاخ کو جواب دیا۔

وحدانیتِ الٰہی کا جامع بیان

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ

لَمۡ یَلِدۡ	الصَّمَدُ ﴿۲﴾	اَللّٰهُ	اَحَدٌ ﴿۱﴾ (1)	اللّٰهُ	هُوَ	قُلۡ
نہ اس نے (کسی کو) جنم دیا	بے نیاز (ہے)	اللہ	ایک (ہے)	اللہ	وہ	تم کہو

تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے ○ اللہ بے نیاز ہے ○ نہ اس نے کسی کو جنم دیا

وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ع

اَحَدٌ ﴿۴﴾	کُفُوًا	لَّهٗ	لَمۡ یَکُنۡ	وَ	لَمۡ یُوۡلَدۡ ﴿۳﴾	وَ
کوئی	برابر	اس کے	نہیں ہے	اور	نہ وہ کسی سے پیدا ہوا	اور

اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ○ اور کوئی اس کے برابر نہیں ○

ع ۲۷

آیات: 05 — رکوع: 01

سُوۡرَۃُ الۡفَلَقِ مَکِّیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الرَّحِیۡمِ	الرَّحۡمٰنِ	اللّٰهِ	بِسۡمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

مختلف چیزوں کے شر سے پناہ کی طلب کرنے کی تعلیم

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ

وَ	خَلَقَ ﴿۲﴾	مَا	مِنۡ شَرِّ	بِرَبِّ الۡفَلَقِ ﴿۱﴾	اَعُوۡذُ	قُلۡ (2)
اور	اس نے پیدا کیا	جو	(اس مخلوق کے) شر سے	صبح کے رب کی	میں پناہ لیتا ہوں	تم کہو

تم فرماؤ: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں ○ اس کی تمام مخلوق کے شر سے ○ اور

(1)...... کفار نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ رب العزت کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے، کوئی کہتا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نسب کیا ہے؟ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے؟ کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا، وہ کیا کھاتا ہے؟ کیا پیتا ہے؟ ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی؟ اور اس کا کون وارث ہو گا؟ ان کے جواب میں اللہ تعالٰی نے یہ سورت نازل فرمائی کہ وہ بے نیاز اور ولادت و اولاد سے پاک ہے۔ (2)...... لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جادو کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ مبارک اور ظاہری اعضاء پر اس کا اثر ہوا، البتہ

جادو کے شر سے پناہ

مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۟ۙ ۳ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ				
مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ	اِذَا	وَقَبَ ۳	وَ	مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
سخت اندھیری رات کے شر سے	جب	وہ چھا جائے	اور	پھونکیں مارنے والی عورتوں کے شر سے

سخت اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے ○ اور ان عورتوں کے شر سے جو

حاسد کے شر سے پناہ

فِی الۡعُقَدِ ۟ۙ ۴ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۵				
فِی الۡعُقَدِ ۴	وَ	مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ[1]	اِذَا	حَسَدَ ۵
گرہوں میں	اور	حسد کرنے والے کے شر سے	جب	وہ حسد کرے

گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں ○ اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ○

۱۸ ع۵

آیات: 06 — رکوع: 01

سُوۡرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ			
بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے پناہ کی طلب کرنے کی تعلیم

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۟ۙ ۱ مَلِكِ النَّاسِ ۟ۙ ۲			
قُلۡ	اَعُوۡذُ	بِرَبِّ النَّاسِ ۱	مَلِكِ النَّاسِ ۲
تم کہو	میں پناہ لیتا ہوں	تمام لوگوں کے رب کی	(جو) سب لوگوں کا بادشاہ

تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں ○ تمام لوگوں کا بادشاہ ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دل، عقل اور اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر دی اور جادو کے سامان کا مقام بتایا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بھیج کر یہ سامان نکلوایا۔ اللہ تعالٰی نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس نازل فرمائی، ان کی برکت سے جادو کا اثر ختم ہوا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالکل تندرست ہو گئے۔

1 ...... حسد والا وہ ہے جو دوسرے کی نعمت چھن جانے کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے بطورِ خاص یہودی مراد ہیں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حسد

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۬ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ

اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾	مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ [1]	الَّذِیْ
تمام لوگوں کا معبود (ہے)	بار بار وسوسے ڈالنے والے، دبک جانے والے کے شر سے	وہ جو

تمام لوگوں کا معبود ○ بار بار وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے (پناہ لیتا ہوں) ○ وہ جو

یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾ ع

یُوَسْوِسُ	فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾	مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾
وسوسے ڈالتا ہے	لوگوں کے دلوں میں	جنوں اور انسانوں میں سے

لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے ○ جنوں اور انسانوں میں سے ○

جن اور انسان دونوں کی برائی سے [illegible]

ع ۱ - ۲ - ۳۹

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی مراد ہے اور عمومی طور پر ہر حاسد سے پناہ کیلئے یہ آیت مبارکہ کافی ہے۔

1 ...... وسوسے ڈالنے والے اور دبک جانے والے سے مراد شیطان ہے اور یہ اس کی عادت ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دِل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔